(ایک مردِ قلندر کی ایمان افروز داستان)

تذکار

حضرت حاجی
رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

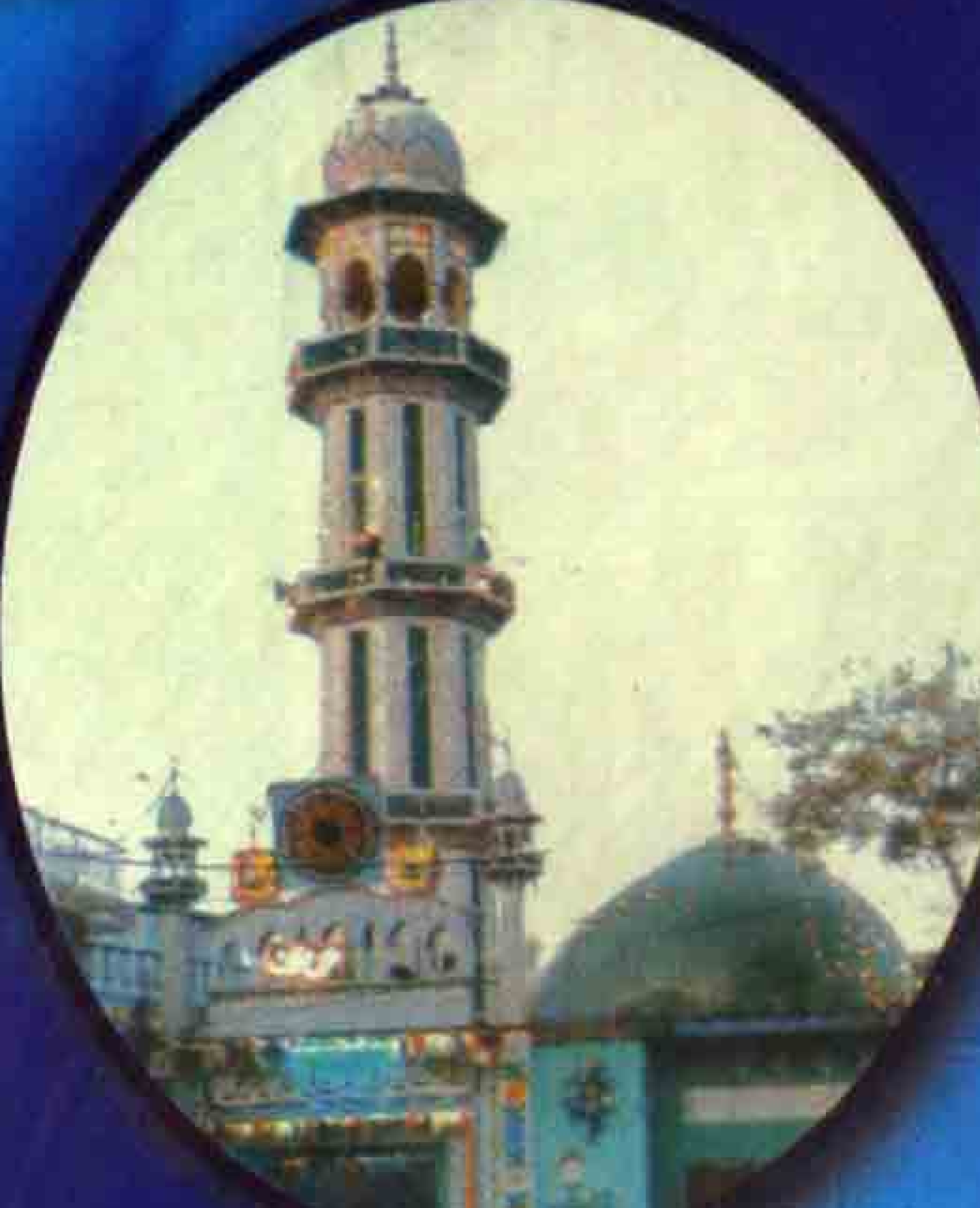

حاجی محمد افضل

مکتبہ رحمت آستانہ عالیہ چڑیا ولہ شریف گجرات
زیر نگرانی رحمت فاؤنڈیشن

(ایک مردِ قلندر کی ایمان افروز داستان)

تذکار

حضرت حاجی رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

حاجی محمد افضل

مکتبہ رحمت آستانہ عالیہ چڑیاولہ شریف گجرات
زیرِ نگرانی رحمت فاؤنڈیشن

marfat.com

جملہ حقوق بحق رحمت فائونڈیشن محفوظ ہیں۔

نام کتاب: **تذکار** حضرت حاجی رحمت علی سرکارؒ

مرتب: محمد افضل

اہتمام ونظر ثانی: ظفر اقبال

نگران طباعت: منیر احمد شیخ

پروف ریڈنگ: رانا محمد بلال

حاشیہ ترتیب وتدوین، شجرہ شریف: ملک اظہار احمد نقشبندی

کمپوزنگ: غلام نبی قادری

اشاعت دوم:

تعداد: 1100 گیارہ سو

قیمت: -/100

تاریخ اشاعت: اکتوبر 2003

زیر نگرانی: رحمت فاؤنڈیشن

مکتبہ رحمت آستانہ عالیہ چڑیاولہ شریف گجرات

marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	3
2	شریعت وطریقت کا قیام	10
3	آرادت کی شرائط	12
4	تصور شیخ	13
5	باہمہ بے ہمہ	19
6	جسٹس محمد الیاس	24
	باب اول	
7	ابتدائی حالات	25
8	دربار شریف پر آپ کا قیام	29
9	آپ کی چڑیاولہ شریف آمد	30
10	مائی صاحبہ کی دعا	34
	باب دوئم	
11	شمائل وخصائل	
12	قد مبارک	36
13	سر مبارک	36
14	مقدس بال	36
15	شکم	37
16	عقیدہ	37
17	غذا	39
18	روزمرہ کے معمولات	40
19	مجلس زندگی	41
20	انداز تکلم	42
21	عبادات - ذکر وفکر	42

marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
22	دستار بندی	53
23	سادات کا ادب	57
24	ماں کا ادب	57
25	پڑوسی	60
26	دولت دنیا سے بے نیازی	61
27	اہل قبور سے کسب فیض	64
	باب سوئم	
28	ریاضت ومجاہدہ-مشقت	67
29	انڈیا کی جاسوسی کاالزام	68
30	فوجی سیکورٹی کاواقعہ	
31	مساجد سے غائت درجہ عشق	71
32	چڑیاولہ شریف	72
33	جامعہ مسجد کا قیام (منظوم)	73
34	جامعہ سفینہ غوثیہ	
35	مسجد چڑیاولہ شریف	74
36	مینار مسجد شریف	76
37	رنگ	77
38	فرش	78
39	درس گاہ کی تعمیر	79
40	درس گاہ کی دوسری منزل	80
41	پیاری مسجد	81
42	دربار شریف	82
43	جامعہ مسجد سفینہ غوثیہ تھنڈر	86

marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
44	دربارو مسجد رانا شفیع	88
45	بھمبر ڈگری کالج	90
46	چوکی بنڈی مسجد	90
47	مسجد چوکی سماہنی	91
48	مسجد منانہ کیمپ	91
49	رستہ کی تعمیر	96
50	مسجد ٹول بروھنگ	98
51	مسجد بھٹہ خشت جڑیاولہ شریف	98
52	مسجد ملکاں دا گڑھا	99
53	تعمیر گنبد دربار حضرت پیر ولائت شاہؒ	99
54	حجرہ و مسجد حضرت شاہ دولہ دریائیؒ	99
55	مستری حضرات کے نام	100
56	حادثہ	101
57	ختم شکرانہ کا اہتمام	105
58	جادو سے بے اثر	106
59	روداد احوال سفر	109
60	سفر حج	112
61	علالت کے زمانے کی کچھ یادیں	114
62	آخری ایام	114

marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	باب چہارم	
128	ارشادات وملفوظات	66
143	اقوال رحمت	67
	باب پنجم	
167	فیوض وکرامات	68
169	پانی	69
175	دولت	70
182	شفاء	71
199	کشف	72
213	دعا سے اولاد کی نعمت	73
222	اللہ دے ان کی طاقت پرواز	74
225	کھانے میں برکت	75
231	فوج کے لئے لنگر	76
231	فوج کی دعوت	77
232	غیبی کھانا	78
232	خواب کا واقعہ	79
235	بجری چوری ہوگئی	80
236	حضرت شاہ دولاؒ کی زیارت	81
238	حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری میں حاضری	82
239	طلب مرشد	83
241	بشارت	84

marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	باب ہفتم	
	سکھیوں کے تاثرات	87
272	خلیفہ حاجی عنائت علیؒ	88
277	بابا نور الٰہی	89
279	اخلاص خاں	90
280	چوہدری فتح خاں	91
281	گل میر خان	92
284	محمد یوسف	93
286	لیاقت علی	94
288	چوہدری نیاز علی	95
288	صوفی سلطان احمد	96
289	سردار علی	97
290	شیخ فیاض احمد	98
290	قاری ہدایت اللہ	99
291	چوہدری محمد یوسف	100
292	محمد بشیر آف ڈھیرا	101
292	محمد شریف	102
293	منظور حسین	103
293	راجہ جاوید	104
294	چوہدری اقبال آف سندھڑ	105
294	چوہدری محمد فاضل	106

marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
294	مستری محمد حاجی آف بڑھنگ	107
296	مستری ولائت	108
297	ماسٹر محمد صدیق	109
298	چوہدری محمد افضل	110
302	راجہ محمد صدیق	111
303	محمد اشرف شمیم	112
304	صوفی محمد ارشاد	113
312	مستری محمد صادق	114
313	چوہدری محمد انور	115
316	محمد اشرف	116
318	محمد زمرد خان	117
319	شیخ مشتاق احمد	118
322	حاجی اختر بٹ	119
322	قاری علی اکبر	120
328	ملک اعجاز	121
328	ملک اظہار احمد	122
	باب ہشتم	
330	رانا محمد شفیع صاحبؒ	123
336	معمولات و عادات	124
344	سرکار کا انوکھے طریقے سے قرآن پاک سننا اور رانا صاحب کے الفاظ	125
346	پیدائش پر سونے کا پھول	126
349	رانا صاحب کا ناراض ہونا اور سرکار کا پیار سے منانا	127
353	رانا صاحب کے آخری ایام غسل	128
358	رانا صاحب کی آخری آرام گاہ	129

marfat.com

تذکار حضرت حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اقبال

جے لکھ واری عطر گلاباں دھویے نت زباناں
نام اوناں دے لائق ناہی کی قلمے دا کانا

marfat.com

حرف آغاز

رسول اللہ ﷺ کی پاک زندگی کی صحبت صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کو نصیب ہوئی تو انہیں درجہ صحابیت کے ساتھ ساتھ سند رضا بھی مل گئی اور حسب ارشاد ربانی ''رضی اللہ عنھم ورضوعنہ'' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے ۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان کی زندگیاں تابعین کے لیے نمونہ ہدایت بنیں تو وہ درجہ تابعیت کے ساتھ ساتھ خیر القرون کے لقب سے نوازے گئے ۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

ترجمہ:- نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ سب زمانوں سے بہتر اور اچھا زمانہ میرا زمانہ ہے اس کے بعد صحابہ اکرام علیھم الرضوان کا زمانہ بہتر ہے اس کے بعد تابعین کا۔

صحابہ کرام علیھم الرضوان نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کو اپنے سامنے رکھا اور تابعین نے صحابہ اکرام علیھم الرضوان کی زندگی کو اپنایا۔ اسلامی زندگی میں کسی عملی نمونہ کا ہونا بے حد ضروری ہے جسے دیکھ کر اپنے عمل کو درست کیا جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ- مسلمانو! تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔ اسے سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کو درست کرلو۔ اور مقصد حیات کو پورا

marfat.com

صحابہ اکرام علیھم الرضوان اور تابعین رضی اللہ عنھم کے بعد اگر کوئی چیز عملی زندگی میں درس ہدایت اور مشعل راہ بن سکتی ہے تو وہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کا وجود اقدس ہے۔ جن کی زندگی کا ہر لمحہ ذکر الٰہی اور خوف خدا سے عبارت ہوتا ہے اور یاد الٰہی کو اصل مقصد حیات سمجھ کر زندگی بھر اسی نظریہ کی تکمیل میں کوشاں رہتے ہیں کہ بقول عارف رومی:

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

ترجمہ:- بندہ بندگی کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے اور بندگی کے بغیر زندگی نری شرمندگی ہے۔

اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر ہم اللہ ﷻ کے ایک انتہائی مقرب بندے سلف صالحین کی یادگار اس آشوب و پرفتن دور الحاد میں عارف کامل، واصل باللہ فانی فی اللہ، سرتاپا عشق مصطفیٰ ﷺ میں غرق عظیم روحانی شخصیت کے سوانح حیات قلم بند کرنے بیٹھے ہیں ہماری مراد حضرت قبلہ و کعبہ حافظ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ لجپال جڑیاولہ شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات سے ہے۔ آپ کے احوال زندگی بیان کرنے کا مقصود یہ ہے کہ آپ کے متوسلین، مریدین و معتقدین کے سامنے آپ کے زہد و ورع، تقوی و عبادت گزاری، فقر و درویشی، خوف و خشیت الٰہی، عشق الٰہی اور صوفیانہ بود و باش کے جس قدر گوشے ممکن ہیں لفظی مرقع کی صورت میں رکھے جائیں تاکہ جس طرح حضور قبلہ عالم کا فیض ظاہری زندگی میں جاری رہا آپ کے انتقال کے بعد بھی جاری رہے اور لوگوں کو آپکے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل پیرا ہونے کا موقع نصیب ہو۔

بلاشبہ مقبولان خدا عزوجل جس طرح زندگی میں لوگوں کو اپنے فیض سے فیض یاب کرتے ہیں ان کی پردہ پوشی کے بعد بھی ان کا فیض جاری رہتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ زندگی مین تو ظاہری طور پر رشد و ہدایت کے ذریعے فیض رسانی ہوتی ہے جبکہ دنیا سے اوجھل ہو جانے پر روحانی طور پر یہ فیض پہنچتا ہے۔ کیونکہ خاصان خدا کی بعد از وصال حقیقی زندگی شروع ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

من عمل صالحاً من ذکر او انثی و ھو مؤمن فلنحیینہ حیاۃً طیبۃً (ط)

ترجمہ:- جو آدمی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار ہو تو ہم اسے پاکیزہ اور ستھری زندگی عطا کرتے ہیں۔

اسی حقیقت کو کسی شاعر نے فارسی میں یون بیان کیا ہے۔

marfat.com

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

ترجمہ:- کہ جس شخص کا دل عشق سے زندہ ہوگیا اسے موت کبھی فنا نہیں کرسکتی۔

اس مضمون کو مولانا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کے جواب میں ارشاد فرمایا جب مرید نے عرض کیا حضرت زندگی میں تو ہم آپ کے پاس آتے ہیں اور فیوضات حاصل کرتے ہیں مگر آپ کے انتقال فرما جانے کے بعد کیا ہوگا تو انہوں نے فرمایا

مرا زندہ پندار چوں خویشتن

من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

دعائے کہ تو بر کہ آرد شتاب

من آمین کنم تا شود مستجاب

ترجمہ:- اے پوچھنے والے شخص تو مجھے اپنی طرح زندہ سمجھنا اگر تو میرے پاس جسم کے ساتھ چل کر آئے گا تو میں تیرے پاس روح کے ساتھ چل کر آؤں گا تو جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں آمین کہوں گا تا کہ خداوند تعالیٰ قبول فرمائیں۔

لہذا خیال رہے کہ یہ سلسلہ فیض جاری وساری رہتا ہے اور رشد و ہدایت کا یہ سمندر بدستور موجزن رہتا اور تشنگان ہدایت کو سیراب کرتا ہے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ حاجی رحمت علی سرکار گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ایک مکمل عارفانہ زندگی تھی جو اس ۲۰ ویں صدی کے گمراہ کن اور قحط الرجال میں خدا تعالیٰ کی نعمت غیر مترقبہ تھی اور اس کے خصوصی احسان وفضل کا نتیجہ بھی بقول علامہ اقبال

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہر کہ دمہ کو یہ سعادت نصیب کہاں۔ قدرت نے ازل سے ہی مخصوص ہستیوں کو نظر انتخاب ڈال کر انہیں اپنی بارگاہ میں قبولیت کے لیے چن لیا ہوتا ہے بحکم ارشاد باری تعالیٰ:

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

marfat.com

بلاشبہ یہ دین ہے اسی کی جس کو پروردگار دے

توفیق بلند ازہ ہمت ہے ازل سے

آنکھوں میں ہے وہ قطرہ جو گوھر نہ ہوا تھا

یعنی بارش کے سارے قطرے موتی بننے کی سعادت حاصل نہیں کر سکتے یہ قدرت نے کسی خاص قطرہ کا مقدر کر رکھا ہوتا ہے کہ وہ سیدھا سیپ کے منہ میں جائے اور گوہر تابدار بن کر تاج شاہی کو زینت دے۔

یہی حال ان مقبولان خدا کا ہے جو بے شمار مخلوق میں سے بارگاہ حمدیت میں منتخب کر لیے جاتے ہیں اور انہیں تقرب الٰہی اور قبولیت حق کے اعلیٰ وارفع مقام پر سرفراز کر دیا جاتا ہے اور خدا کا کوئی بندہ جب اس درجہ پر ممتاز ہوتا ہے تو باقی مخلوق کے لیے اس کا دم غنیمت اور وجود مسعود سرمایہ فخر ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ

بهم ترزقون وبهم تنفون وبهم تمطيرون

''انہی اللہ کے بندوں کے صدقہ میں تمہیں رزق ملتا ہے اور انہی کے طفیل تمہاری مدد کی جاتی ہے اور ان ہی کے دم قدم اور برکت سے تم پر بارش نازل کی جاتی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے مخلوق میں 300 اولیا ہیں ان کے دل آدم علیہ اسلام کے دل پر ہیں اور 40 کے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل پر اور 7 کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل پر اور 5 کے دل جرائیل علیہ السلام پر اور 3 کے دل میکائیل علیہ السلام پر اور ایک کا اسرافیل علیہ السلام پر ہے۔ جب ان سے ایک فوت ہو جاتا ہے تو تین میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو 5 میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے تو 7 میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب 7 میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو 40 میں سے کوئی اس کا قائم مقام کر دیا جاتا ہے اور جب 40 میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو 300 میں سے اس کا قائم مقام کر دیا جاتا ہے اور جب 300 میں سے کوئی فوت ہو جائے تو عوام سے لیا جاتا ہے۔ انہیں سے حیات وموت۔ بارش کا برسنا۔ نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہو، اس امت کا ہوا کرتا ہے۔

از (زرقانی شرح مواہب لدینہ) تحریر: علامہ شیخ محمد عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ ان مقبولان حق کے حالات زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہدایت ہیں۔ اسی راہبری اور ہدایت کا سلسلہ جاری رکھنے کی خاطر خاکسار نے اپنے پیر ومرشد حضرت قبلہ حاجی رحمت علی گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح زندگی کو ایک چشم دید گواہ کی صورت من وعن تحریر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے سوا شیخ کے واسطے کے بغیر کوئی شخص بظاہر یا بباطن اللہ جلالہ کی بارگاہ میں رسائی نہیں پا سکتا۔ اور نہ ہی وہ خود بینی کی گمراہی سے خلاصی حاصل کر سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتی

"شیخ اپنے مریدوں میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ نبی اپنی امت میں"

بقول حافظ شیراز

بکوے عشق منہ بے دلیل راہ قدم
کہ گم شد آنکہ دریں رہ بہ رہبر نے رسید

اس دشوار گزار راہ سے گزرنا بجز عنایت شیخ دیگر ذرائع سے ناممکنات ومحالات میں سے ہے۔

حضرت ابو صالحین حیری علیہا الرحمۃ فرماتے ہیں۔

من صحب اولیا اللہ تعالیٰ وفق للوصول الی الطریق الی اللہ تعالیٰ

جو اولیا اللہ کی صحبت میں رہا اس کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق دی گئی۔ (کشف المحجوب)

مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
گو نشین اندر حضور اولیا
چوں شدی دور از حضور اولیا
در حقیقت گشتہ دور از خدا
گر تو سنگ صخرہ و مرمر شدی
چوں بے صاحب دل رسی گوہر شدی

marfat.com

فقر خواہی آں بہ صحبت قایم است
نہ ذہانت کار می آید نہ دست
ایں طلب مفتاح مطلوبات نیست
ایں سیاہ نصرت و روایات نیست

علامہ اقبال فرماتے ہیں:

کیمیا کن ز مشت گل
بوسہ زن بر آستان کامل

میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

فقر دو جہاں دا آسرا اے تابع فقر دی کل جہان سائیں
بناں مرشداں نہ ملدے راہ سائیں بناں دودھاں نہ پکدی کھیر سائیں

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے راہ دے
راہبر باجھوں راہ نہ ملدے رُل مرسیں وچہ راہ دے

جس طرح علم ظاہر سیکھنے کے لیے ظاہری معلم کا ہونا ضروری ہے اسی طرح علم باطن کے لیے بھی کسی باطنی معلم کا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ علم باطن دل کی راہ سے دل میں پہنچتا ہے زبان یا کتابی علم کے ذریعے نہیں۔

سر حق از کتاب نتوان یافت
لیس تلک الرموز فی الاوراق

(حق تعالیٰ کا بھید کتابوں میں نہیں ملتا۔ کیونکہ اسرار و رموز کتابوں کے اوراق سے بالاتر ہے)

جب یہ تحقق ہو گیا کہ شیخ کے واسطے کے بغیر حضرت جل وعلا کی بارگاہ میں شرف حضوری حاصل نہیں ہو سکتی تو ضروری ہے کہ تم اس کی جستجو کرو۔ پہلے تو شیخ کی ایسی طلب ہونی چاہیئے کہ جب تک اسے پا نہ لے چین سے نہ بیٹھے طلب الٰہی عزوجل کا یہ پہلا قدم ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امت کبھی ایسے گروہ سے جو نیکی پر ہوں خالی نہیں ہوتی نیز یہ کہ ہمیشہ

marfat.com

میری امت کے ۴۰ ہزار افراد ابراہیم علیہ السلام کی خصلت کے حامل ہوں گے۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''خداوند تعالیٰ روئے زمین کو بلا سبب قائم نہیں رکھتا۔پس وہ ہرگز اس امت کو بھی بغیر ولی کے نہیں رکھتا''

اولیاء اللہ ایسے بھی ہیں جنہیں اس نے اپنی دوستی اور ولائت سے مخصوص کیا ہے انہیں طبعی آفات سے پاک اور نفسانی خواہشات سے دور کر دیا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کے سوائے وہ کسی کی اطاعت نہیں کرتے اور اس کے علاوہ وہ کسی سے انس نہیں رکھتے۔گزشتہ زمانے میں ہم سے پہلے بھی ایسے ہی بزرگ ہوئے اور اب بھی ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں پر شرف بخشا ہے۔اور ذمہ لیا ہے کہ میں شریعت محمدی ﷺ کا محافظ ہوں جس طرح عالموں کے پاس علمی براہان اور عقلی دلائل ہیں اسی طرح اولیاء اور خاصان خدا عزوجل کے پاس باطنی دلیلیں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ عزوجل نے دنیا کا والی بنایا ہے۔تاکہ ان کے عمل کی برکت سے آسمان اور زمین پر بارش برسے اور ان کی صفائی احوال سے زمین سے نباتات اگے اور انہی کی دعا سے مسلمان کافروں پر فتح پائیں ایسے لوگوں کی تعداد ایک روایت کے مطابق ۴ ہزار ہے وہ پوشیدہ ہیں اور ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں۔یہاں تک کہ خود اپنے حال سے بھی واقف نہیں۔اپنے آپ کو مخلوق سے چھپائے رہتے ہیں اس کی تصدیق و تائید احادیث اور اولیاء کے اقوال سے ہوتی ہے جن برگزیدہ لوگوں کو اہتمام و انتظام سونپا گیا ہے ان مقبولان بارگاہ الٰہی عزوجل کی تعداد ۳۰۰ ہے۔جنہیں ''اخیار'' کہتے ہیں۔انہی میں سے ۴۰ ابدال، ۷ ابرار، ۴ اوتار اور ۳ نقباء ہیں۔اور ایک کو غوث و قطب کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔یہ سب ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں اور بعض امور میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہوتے ہیں۔

شیخ روزبہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ آیت کریمہ " وقطعنهم اثنتي عشرة اسباطا امما " (سورہ اعراف) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ اہل اللہ کے گروہ ۱۲ ہیں۔''موحد، عارف، عاشق، سابق، محب، موقن، مکاشف، مشاہد، سالک، صادق، راضی بہ رضا اور مرید''

شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے روئے زمین کو ۷ اقلیموں میں منقسم کیا ہے۔اور اپنے بندوں میں سے ۷ برگزیدہ افراد کو چنا اور ان میں ہر فرد ایک اقلیم پر نظر رکھتا ہے۔ان برگزیدہ انسانوں کو'ابرار کہتے ہیں۔

marfat.com

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"بدلاء امتی یعون اثنا عشر فی العراق و ثمانیت و عشرون فی الشام"

ترجمہ:- میری امت کے ابدال ۴۰ ہیں جن میں سے ۱۲ عراق مین ہیں اور ۲۸ شام میں ہیں"

حضور پاک ﷺ نے تمام کائنات کو دو حصوں میں منقسم کیا ہے نصف حصہ شرقی ہے اور نصف غربی۔ عراق سے مراد نصف شرقی حصہ ہے شام سے مراد نصف غربی حصہ ہے۔

حضرت غوث علی شاہ قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اولیاء اللہ عزوجل کی بہت سی قسمیں ہیں اگرچہ ٹھیک سوائے ذات پاک کے کوئی بھی نہیں جانتا لیکن مشہور یہ ہیں۔ قطب ارشاد، قطب مدار، قلندر، خضر وقت غوث، ابدال، اوتاد، صوفی ابوالوقت، صوفی ابن الوقت

قلندر وہ ہے کہ تجرید وتفریط میں یکتا اور بے پرواہ ہو اور تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہیئے اس میں بے مثل ہو اور شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۱۷۱/۱۷۲ مولفہ حضرت سید گل حسن قادری)

طریقت کا مقام

حضرت میاں جیور حمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلوک کے مرتبوں میں سے پہلا مرتبہ شریعت ہے شریعت کے سالک کے لیے لازم ہے کہ احکام شریعت کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ جب اپنی اہلیت کے مطابق کوشش کرلے اور شریعت کی پیروی سے مستحکم ہوجائے تو احکام شریعت کی پیروی کی برکت سے اس کے دل میں طریقت کا مرتبہ وکمال حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور جب طریقت کے فرائض درست طور پر ادا کرے گا تو حق سبحانہ وتعالی اس کے دل کی آنکھوں سے بشریت کا پردہ اٹھادے گا۔ اور حقیقت کے معنی اس پر ظاہر ہوجائیں گے۔ جس کا تعلق روح سے ہے۔ پس شریعت سے روحانی تعلق کی نگہداشت ہوتی ہے اور مراتب طریقت کے حاصل ہونے کا سبب بنتی ہے اور طریقت بری حصلتوں سے باطن کو پاک کرنے، مقام حقیقت کو سمجھنے، فنائے وجود کی اصلیت کا ادراک کرنے، ماسواللہ عزوجل دل کو خالی کرنے اور درجہ قرب میں داخل ہونے کا موجب ہے۔

marfat.com

یہ بھی جان لو کہ آدمی تین چیزوں یعنی نفس، دل اور روح کا مجموعہ ہے اور ہر ایک کی اصلاح تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

اصلاح نفس:	شریعت کی پیروی سے
اصلاح دل:	طریقت کے فرائض ادا کرنے سے
اصلاح روح:	حقیقت کے مرتبوں کی حفاظت سے

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں کہ شریعت دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں کی خاص ہے اور ایسا کوئی مطلب نہیں ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں شریعت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت پڑے۔ اور طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے خادم ہیں۔ شریعت کے تین اجزاء ہیں علم وعمل اور اخلاص۔ جب تک تینوں متحقق نہیں ہوتیں۔ اور جب شریعت حاصل ہوگئی تو گویا حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑھ کر ہے مزید فرمایا کہ قیامت کے روز شریعت کے بارے میں پوچھا جائیگا نہ کہ تصوف کے متعلق۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سالک کو امور شریعت میں فراواں کوشش کرنی چاہیے کیونکہ شریعت ہی طریقت اور حقیقت کا زینہ ہے۔ جو شخص بھی منزل کو پہنچا ہے اس کے ذریعے پہنچا ہے۔ اور اطاعت شیخ میں ثابت قدم رہنا چاہیے تاکہ اسے منزل مقصود مل جائے۔

(مراۃ العاشقین ص ۲۳۹)

حضرت قبلہ حاجی صاحب فرماتے ہیں جس کسی پر بھی کرم ہوا سجدہ کی حالت ہیں ہوا اور جس پر کرم ہوگا سجدہ کی حالت میں ہوگا۔

تذکرہ اولیاء پاک وہند میں حضرت سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شارع چلنے والا آداب واحکام شریعت میں اور طارق چلنے والا ہے آداب سر حقیقت میں۔ کپڑے نگاہ رکھنا لوث کا نجاست ہے اور جسم کا معصیت شریعت ہے اور دل نگاہ رکھنا کدورت بشریت سے طریقت ہے اور خاطر کا نگاہ رکھنا غیر خدائے عزوجل سے حقیقت ہے۔ منہ قبلہ کی طرف لانا شریعت ہے اور دل حق تعالیٰ کی طرف لانا طریقت اور اس میں ملازم رہنا حقیقت ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "یہ عقیدہ نہ رکھو کہ شریعت ٗطریقت اور حقیقت ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ دیکھو بادام کے اندر تین چیزیں ہیں پوست، مغز اور روغن تینوں ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ

marfat.com

ایک دوسرے کا خلاصہ ہیں یعنی پوست کا خلاصہ مغز ہے اور مغز کا خلاصہ روغن۔ اسی طرح شریعت کا خلاصہ طریقت اور طریقت کا خلاصہ حقیقت ہے"۔

علامہ اقبال اسرار ورموز میں لکھتے ہیں۔

در شریعت معنی دیگر مجو
غیر ضو در باطن گوہر مجو
ایں گہر رخود خدا گوہر گر است
ظاہرش گوہر بطونش گوہر است
علم حق غیر از شریعت ہیچ نیست
اصل سنت جز محبت ہیچ نیست
فرد را شرع است مرقات یقین
پختہ تر از وے مقامات یقین

ترجمہ: شریعت میں کوئی اور معنی نہ ڈھونڈ۔ گوہر کے باطن میں بھی چمک کے سوا اور کچھ نہیں۔ شریعت ایسا موتی ہے۔ جسے خود اللہ تعالی نے بنایا ہے۔ اس کا ظاہر بھی موتی ہے اور باطن بھی موتی۔ سچا علم شریعت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اور سنت رسول پاک ﷺ کی بنیاد محبت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ فرد کے لیے شرع ایمان کا زینہ ہے۔ اسی سے ایمان کے مقامات میں پختگی آتی ہے۔

ارادت کی شرائط:

آپ فرماتے ہیں "مبتدی کے واسطے مقدم یہ ہے کہ مرشد ہادی کی تلاش وجستجو کرے دوسری شرط یہ ہے کہ طالب جوان مرد اور ہمت والا ہونا چاہئے جو اپنے دل، گھر بار اور مال واسباب اور جورو بچوں کا تعلق منقطع کرے تیسری شرط تزکیہ نفس یعنی نفس کو پاک بنانا ہے اسکی حد نہیں جہاں تک ہو سکے کیا جائے۔ اخلاق ذمیمہ مثلاً حرص، حسد، غضب شہوت کذب غیبت وغیرہ سے باز رہے اور تمام محرمات ومکروہات شرعی کو چھوڑ دے دنیا کی لذتوں اور تمام محسوسات ومعقولات سے جدا ہو جائے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اپنی ریاضت ومجاہدہ کو شمار میں نہ لائے اور یہ سمجھے کہ میں نے کچھ نہیں پانچویں شرط یہ ہے کہ خلوت اور تنہائی اختیار کرے۔

marfat.com

ساتویں شرط یہ ہے کہ عورت سے الگ رہے اگر بیوی ہو تو اشد ضرورت کے علاوہ اس کے پاس نہ جائے ساتویں شرط یہ کہ اکل حلال کا انتظام کرے اور جہاں تک ممکن اختیاط سے کام لے غذا اتنی کھائے کہ جس سے جسمانی کاروبار چلتے رہیں طے کا روزہ بہتر ہے اور بعض صوم و دوام کو بھی اسی کے قریب سمجھتے ہیں پانی کم پینے میں بہت کوشش کرے۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ پیر کا حکم بجالانے میں بڑی مستعدی سے کام لے اور خفیف باتوں پر توجہ نہ کرے۔ نویں شرط یہ ہے کہ تھوڑا سوئے اور غافل نہ سوئے۔ شرط یہ ہے کہ دو کام سامنے آئیں تو ان میں سے جو بہتر ہو اس کو اختیار کرے مگر طالب کے نزدیک وہی کام بہتر ہوتا ہے جو سخت دشوار ہو گیا ہو۔ گیارھویں شرط یہ ہے کہ نفس کی خواہش پر ہرگز عمل نہ کرے۔ اگر نفس کی خاطر کسی حظ انسانی کا مرتکب ہو جائے تو پھر نفس پر اس کا سخت دباؤ ڈالے یعنی کسی سخت مجاہدے میں مبتلا کرے۔ بارھویں شرط یہ ہے کہ آباؤاجداد اور علم و عقل پر فخر نہ کرے اپنے تئیں سب سے بدتر اور ذلیل و خوار سمجھے کیونکہ جو شخص ایسا سمجھتا ہے خدا سے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ تیرھویں شرط یہ ہے کہ دین وملت کی ترجیح اور مباحث علمی میں اتنا مشغول نہ ہو کہ وہی اس کا مقصود معلوم ہو۔ چودھویں شرط وضو و طہارت میں اتنا وہم نہ کرے کہ نماز اوراذکار کا وقت فوت ہو جائے۔ طالب کو سب سے زیادہ دو باتوں کا اہتمام کرنا چاہئے ایک تزکیہ نفس دوسرے توجہ تام یعنی نفس کا پاک کرنا اور خدا کی طرف سے پورے طور سے متوجہ ہونا پندرویں شرط یہ ہے کہ اپنے واسطے کوئی خاص لباس و ہیئت اختیار نہ کرے سولہویں شرط فراغت وقت میں کوشش کرے مراقبہ اور حضوری سے دل کو خالی نہ رکھے تزکیہ نفس یہی ہے کہ نفسانی خواہشات ترک کرے اور توجہ تام یہ ہے کہ تمام خطرات دل سے دفع کرے طالب کے نزدیک درددرماں برابر ہو درماں کی خالت میں ایسا درد ہو جو حرماں کی حالت میں بھی نہ ہو اور حرماں کی حالت میں ایسا درد ہو جو درماں کی میں بھی نہ ہو۔

تصور شیخ

ایک روز کسی نے حضرت خواجہ توکل شاہ سیالوی قدس سے عرض کیا۔ حضور فنا فی الشیخ کس قدر فائدہ دیتا ہے فرمایا۔ دوہرہ۔

پیر نبی کو جانکے نبی نگر نوں جا
نبی نگر میں بیٹھ کے درشن یار کا پا

اور ارشاد فرمایا کہ جلدی فائدہ تو یہی دیتا ہے اور یہ بہت آسان اور جلدی واصل ہونے کا طریقہ

marfat.com

ہے۔ کیونکہ جب پیشوا کا تصور پختہ ہو جاتا ہے تو کمالات اور تجلیات جو پیشوا پر بالاصالتہ وراد ہیں وہ بوجہ اس کی محبت کے بالتبع اس پر بھی وارد ہونے لگتی ہیں اور پیشوا کے ساتھ ساتھ اس کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

تصور کو یہاں تک کیسے پکانا چاہئے کہ تمام حرکات وسکنات ۔نشست و برخاست غرض ہر فعل میں پیشوا کی ادائیں آ جائیں اور آ کر کار پیشوا کی صورت کے مشابہ ہو جائے اسی سے پھر آگے کا رستہ کھل جاتا ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از علامہ محمد نور بخش توکلی صفحہ 467)

محققین ارباب طریقت کا اتفاق ہے کہ جو نوعیت اہل محبت کے ذکر کی ہے کہ ان کی محبت کا اقتضا ہوتا ہے۔ وہی شان اس کے شغل کی ہوتی ہے کہ نہ تعلیم کی حاجت نہ تربیت کی ضرورت ان کا وفور شوق ان کو خیال یار میں ہر وقت مصروف مشغول رکھتا ہے۔

چنانچہ صاحب طبقات الکبریٰ لکھتے ہیں کہ ابوحمزہ بن ابراہیم بغدادی علیہ الرحمتہ سے ان کے اصحاب نے دریافت کیا کہ

ھل یتفرء المحب لشیءسوئے المحب فقال لا

یعنی محب کو محبوب کے سوا اور کسی چیز کے خیال کی بھی فرصت ملتی ہے۔ فرمایا نہیں

اور شیخ امنصور بطائحی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

المحب لم یزل سکون فی خمارہ حیران فی شرابہ۔

یعنی محب تو ہمیشہ اپنے خمار میں سرشار اور شراب میں حیران رہتا ہے۔

اہل محبت کی اسی حالت کا نام اصطلاح صوفیہ میں شغل بے شغلی ہے اور ان کی اس کیفیت کا ضمیمہ ہے جس کو عرف عام میں تصور کہتے ہیں۔ اور دوسرے مقام پر مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے مفاد تصور کی اور زیادہ وضاحت فرمائی ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ جو صورت آج دلنشین ہوگی اسی صورت متصودہ کے ساتھ محشورہ ہونا لازمی ہے کہ

صورتے کان بر نہادت غالب است   ہم برآں تصویر حشرت واجب است

مولانا کا یہ ارشاد مطابق اصول شریعت ہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

''کما تعیشو ن تمونو ن وکما تموتون تحشو ن''

کہ زندگی میں جو خیال رہے گا۔ اسی میں مرو گے۔ اور جس خیال میں مرو گے اسی خیال میں محشور ہو گے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ تصور اگر صورت خمود کا ہے تو فائدہ اٹھائیں گے اور اگر شخص مذموم کا ہے تو

marfat.com

اسی قدر نقصان ہوگا۔

اور اس کا تصفیہ کہ خیال محمود اور تصور مذموم کا امتیاز کیونکر ہو۔اس کے واسطے حضرات صوفیائے کرام کی تصانیت کا مطالعہ کافی ہے۔جن کا ایک ایک ورق زبان حال سے منادی کر رہا ہے کہ دنیا میں پیشوائے کامل کے تصور سے بہتر کوئی خیال نہیں ہے۔اس لئے کہ خیال درحقیقت صحبت روحانی ہے اور مسلمہ ہے کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔اور اثر بھی کیسا اثر کہ ایک لحہ کی صحبت کو "بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا" فرمایا ہے۔پس تصور شیخ جملہ موجودات کے خیال سے افضل ہے جب ہم ایسے سعید خیال کے ساتھ رہیں گےاور اسی مقدس خیال کے ساتھ محشور ہونگے۔تو ضرور سعادت ابدی نصیب ہوگی۔

بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی برزخ شیخ کی امداد سے ہم کو مفاد حاصل ہوتے ہیں۔چنانچہ ایک مرتبہ شیخ عنایت اللہ صاحب حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب خدمت میں ملتمس ہوئے کہ تعلقات زمیندار ہمیشہ پیچیدہ رہتے ہیں۔لہٰذا کوئی اسم حلل مشکلات تعلیم ہو جس کا ورد کروں۔آپ نے متبسم لبوں سے فرمایا۔شیخ جی جب کوئی مشکل پیش آئے تو ہمارا تصور کرلیا کرو۔اور تصور کا قاعدہ تعلیم فرمایا۔

شیخ صاحب موصوف نے ہمیشہ اس ہدایت پر عمل کیا اور مشکلات اور مہمات میں ان کو اسی تصور شیخ کے تصرفات سے کامیابی ہوئی۔

ایک نوآموز حلقہ بگوش نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ بموجب ہدایت تصور کرتا ہوں۔لیکن کشف صورت کے ساتھ فوراً حجاب حائل ہوجاتا ہے۔حضور قبلہ عالم نے فرمایا؛ جب حجاب حائل ہو چندمرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو صورت قائم ہونے لگے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ طریق محبت جس طرح ذکر کے واسطے کوئی قائدہ معین نہیں ہے اسی طرح شغل کے واسطے بھی کوئی طریقہ مخصوص نہیں۔مشاغل کی حالت کے اعتبار سے کوئی طریقہ بتا بھی دیتا ہے۔کیونکہ محبت میں آورد نہیں۔طالب صادق یاد مطلوب میں وہی کرتے ہیں جو ان کی سچی بے قراری ان سے کراتی ہے۔

چنانچہ اہل محبت کا تصور بھی بغیر کسی سعی اور کوشش کے یوں قائم ہوجاتا ہے کہ فراق محبوب میں جب وہ زیادہ بے قرار ہوتے ہیں۔تو صورت محبوب کے خیال سے دل کو تسکین دیتے ہیں اور رفتہ رفتہ صورت متصورہ ایسی قائم ہوجاتی ہے کہ موجودات میں بجز صورت ان کو دوسری صورت نظر نہیں آتی۔

حالانکہ ارباب طریقت نے تصور کے قواعد منضبط فرمائے ہیں۔اور بجائے خود وہ بہت صحیح اور بکار آمد ہیں۔جن کے لئے تھوڑی سعی اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔اور جدوجہد سے تصور پختہ ہوجاتا

marfat.com

ہے مگر وہ تصور جو ''کما تعیشو ن تمو تو ن تبعثو ن '' کا مصداق ہے بغیر محبت کے قائم نہیں ہوتا۔ کیونکہ تصور کا نتیجہ ہے اس لئے محبت ہے تو تصور بھی ہے۔ اور محبت نہیں تو تصور بھی نہیں۔ اور محبت چونکہ وہبی ہوتی ہے جو کسب سے نہیں حاصل ہوتی۔ پس وہ تصور محبت یا محبت کا ضمیمہ ہے کیوں کر سعی وکوشش سے حاصل ہوسکتا ہے۔

تذکرہ اولیاء پاک وہند کے باب 46 حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجا نہ میں درج ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ''قریب تر راستہ ذکر ہے اور اس سے بھی قریب تر صورت پیر ومرشد کے ساتھ مشغول ہونا ہے حق سبحانہ تعالیٰ جس کسی کے توفیق رفیق حال کرے کہ اس کو مشغول واسطے پیر ہوجائے اس کے لیے اس سے بہتر اور کوئی کام نہیں اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر اسی ملاحظہ میں مشغول رہے اگرچہ کوئی اور ریاضت نہ کی ہو فقط یہی اس کو خدا تک پہنچا دے گی اور مبتدی کو پیر کی صورت میں مشغول ہوئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ عالم الٰہی عالم معنی ہے اور اس کا دیکھنا ممکن نہیں ہے مگر صاحب کمال کی صورت میں کہ انسان کامل کی ذات حق ہے اور کمال حق کی مظہر ہے۔''

وصیت شیخ۔

اے بھائی! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کی صورت وحقیقت کو ہمیشہ مستحضر رکھ۔ اگر اس تصور میں تجھے تکلف بھی اٹھانا پڑے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بہت جلد تو حضور علیہ صلوۃ والسلام کے ساتھ مانوس ہوجائے گا اور حضور اکرم ﷺ تیرے سامنے ظاہرہ وباہر رونق افروز ہوں گے۔ تو اپنے آقا ﷺ کو پالے گے اور آپ ﷺ سے باتیں کرنے کا شرف حاصل کرلے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجھے جواب دیں گے۔ اور تجھ سے گفتگو اور خطاب فرمائیں گے پس تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجہ پر فائز اور ان کے ساتھ حق ہوگا۔ (مدارج النبوۃ ۶۲۳=۶۲۱:۲)

اذ غاب عند الشیخ تخیل صورۃ تعظیما الفید صورۃ کما تفید صحبتہ (قول جمیل از شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ)
جب پیر آنکھ سے اوجھل ہو تو مرید کو چاہیئے کہ اس کی صورت کا تصور کرے۔ کیونکہ شیخ کا تصور بھی اسی طرح مفید ہوتا ہے جس طرح اسکی صحبت۔

(مرآۃ العاشقین: ترجمہ صاجزادہ غلام نظام الدین صاحب مرولوی)

بقول مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

اے برادر تو ہمیں اندیشہ ای
بقی تو استخوان و ریشہ ای
گر گل است اندیشہ تو گلشنی
ور بود خار تو ہمہ گلخنی

(اے بھائی تیری ذات کا اصل جو ہر فکر و خیال ہے اور اس کے علاوہ تو محض چند ہڈیوں اور چند رگوں کا مجموعہ ہے۔ اگر تیرے فکر و خیال میں گلاب کا تصور چھایا رہے تو تو چمن بن جائے گا اور اگر کانٹے کو اپنا مرکز خیال بنائے تو تو بھٹی میں جلانے والی سوکھی لکڑی سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے)

حضرت قبلہ عالم حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ بھی ظاہر جسم کے لحاظ سے عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ یعنی جب کوئی جسمانی تکلیف و مشقت ان پر وارد ہوتی ہے تو اس کی تکلیف ان صاحبان خدا کو اس طرح ہی ہوتی ہے جیسے ایک عام آدمی کو۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ عام آدمی میں قوت برداشت کم ہوتی ہے اس لیے وہ شکوہ کرتا ہے اہل اللہ میں قوت برداشت زیادہ ہوتی ہے اس لیے وہ صابر ہیں۔ بلکہ ان تکلیفوں میں اس قدر لذت اور اطمینان پاتے ہیں کہ تمام دنیوی لذتیں ان کے سامنے ہیچ ہو جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ جو ریاضت کو محض رنج و محنت کہتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ محبوب کی خدمت کرنا رنج و محنت نہیں بلکہ عاشق کے لیے یہ خدمت عین راحت ہے۔

پیر کا مقام کیا ہے اس کی چشم کشا حقیقت کسی مرد با خدا سے پوچھو۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

صورت پیر کامل صورت ظل الہ
یعنی دید پیر دید کبریا
گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را
چوں تو ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

ترجمہ:۔ اگر تو پیر کو اللہ عزوجل سے جدا دیکھتا ہے تو غلطی میں ہے جب پیر کی ذات کو تو نے

marfat.com

قبول کرلیا اس میں اللہ عزوجل بھی آ گیا اور رسول ﷺ بھی)

حضرت چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفتم پیمبری تو یا پیر
گفتا دوئی ز رہ بر گیر
چوں نیک بدیدم آن نکو بود
من و پیمبر و پیر ھمہ او بود

ترجمہ:- میں نے پوچھا تو پیر ہے یا پیغمبر؟ فرمایا دوئی کو دور کر جب اچھی طرح دیکھا تو سب وہی تھا۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وسوانح حیات مرتب کرنے کا خیال محمد اسلم صاحب پینٹر کی وفات سے نہاں خانہ دل میں جاگزیں ہوا کہ اگر اسی طرح ایک ایک کر کے ہمارے تمام ساتھی داعی اجل کو لبیک کہتے رہے تو حضرت صاحب کے تذکار سیرت اور یاداشتوں کی وہ گنج گراں بہا جو ہر کوئی اپنے اپنے سینے میں اٹھائے ہوئے ختم ہو جائے گا۔ ایک دن شاید ایسا آئے کہ یہ بتانے والا کوئی نہ رہے کہ یہ مرد قلندر کون تھا۔ یہ خیال دامنگیر ہوتے ہی حضرت قبلہ حاجی صاحب کے تذکروں کو قلمبند کرنے کا ارادہ قوی ہو گیا۔ سب اہل محبت کو جمع کیا اور سینوں میں جمع خزانے کو قلم وقرطاس کے ذریعے محفوظ کرنے کی ٹھان لی۔ جگر مراد آبادی کا یہ شعر میری ترجمانی کرتا ہے۔

میری طلب بھی اسی کے کرم کا صدقہ ہے قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے جن جن احباب نے میری ہمت بندھائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کے تذکروں کو اکٹھا کرنے میں میری مدد کی۔ ان تمام ساتھیوں کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان میں برکت عطا فرمائے۔ ان کو ہمیشہ خوش رکھے اور سکھی رکھے۔ اور انہیں صحیح معنوں میں پابند شریعت بنائے اور آخرت کی نعمتوں سے نوازے (آمین)

خصوصی طور پر جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مشکور وممنون تھا کہ انہوں نے

marfat.com

ذاتی دلچسپی سے ہر ایک واکر کار خیر میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی لحد پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

خلیفہ محمد عارف صاحب مدظلہ العالی کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی میری بہت مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قایم رکھے۔ امین۔

باھمه بے ھمه

حسن وخوبی کے پروردگار نے جہاں رنگ و نیرنگ اس اصول پر تخلیق فرمایا ہے کہ یہاں دوام اور بقاء اس ذات واجب الوجود کے سوا کسی کو حاصل نہیں نیر اعظم آفتاب زریں کرنوں کا تاج سر پر سجائے مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو سر شام مغرب میں ڈوب جاتا ہے۔ ماہتاب جیسا حسین فن پارہ، ستاروں کی انجمن کو جبین کی خیرات دے کے ڈھل جاتا ہے۔ صحن چمن میں پھول کھلتا ہے مسکراتا ہے اور مرجھا جاتا ہے شمع جلتی ہے جھلملاتی ہے پھر ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جاتی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ خیابان وجود اور چمنستان شہود میں ہر پھول مرجھانے کے لیے کھلتا ہے ہر چراغ

marfat.com

دلوں کو فکر دو عالم سے کر دیا آزاد
خدا تیرے جنوں کا سلسلہ دراز کرے

زیرِ نظر کتاب اسی پیکر صدق و صفا اور عمل و کاوش کے کشور کشا کی زندگی کے مختلف گوشوں کا حسین مرقع ہے۔ جسے عقیدت و محبت کے قلم سے عرفان و آگہی کی روشنی میں ڈوب کر قلب و نظر کی لوح پر یوں ترتیب دیا گیا ہے کہ محبت کی وہ تمام جلوہ گاہیں، جہاں جہاں وہ کبھی ٹھہرے تھے اور جہاں جہاں سے وہ کبھی گزرے تھے نگاہوں کے سامنے تصویر بن کر ابھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اس نادرِ روزگار ہستی کے جمال سیرت کی دل آویزیوں کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش اس خیال کے تحت کی گئی ہے کہ اولیاء کرام کے ملفوظات سلوک الی اللہ میں خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا

عند ذکر الذین تنزل الرحمۃ

ترجمہ:- یعنی طالبانِ راہ حق کا ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

حضرت بوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ کے حالات و واقعات سنے اور ان پر عمل نہ کر سکے تو فقط سننا نفع بخش و سودمند ہے یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اولیائے کرام کے ملفوظات سننے کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ اگر سامع حقیقت کا متلاشی ہے تو اس کی آتش شوق اور بھڑک اٹھے گی اور اگر متکبر ہے تو اس کا تکبر کم ہو جائے گا۔

اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن اسکاف رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ قرآن و حدیث کا پڑھنا مطالب و مفاہیم سمجھے بغیر مفید ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا بہت مفید ہے جس طرح دوا کا استعمال کرنے والا دوا سے فائدہ پاتا ہے اگرچہ اس کے اجزاء سے بے خبر ہی کیوں نہ ہو۔

سرخیلِ اولیاء حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ مریدوں کو پیروں کے ذکر سے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ مردانِ خدا آگاہ کا ذکر اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ہے مرید باصفا کو اس لشکر سے نصرت و فتح یابی میسر آتی ہے اور اس کا خستہ و شکستہ دل مضبوط ہو جاتا ہے۔

ضروری ہے خیالِ رفتگاں بھی
بڑی شے ہے غبارِ کارواں بھی

حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ جو شخص اولیاء کی باتوں کو تسلیم کرے ان کو حق

marfat.com

سمجھے اوران سے فیض حاصل کرے تو اسے میرا اسلام پہنچادو۔

شہزادہ داراشکوہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جس کومحبوب کا وصل اور دیدار نصیب نہیں ہوتا وہ محبوب کے ذکر ہی سے اپنے جذبہ محبت کوتسکین دے لیتا ہے گویا

معطر ہے گزرگاہ تصور
تیرے قدموں کی آہٹ سن رہا ہوں

زیرنظر تالیف انہی جذبات واحساسات کی آئینہ دار ہے دراصل یہ کتاب اس دل کی خاموش صدا ہے جس میں لذت دید کی طلب بھی ہے اور جو پرتو جمال کی آرزومند بھی۔ جومشتاق دیدار بھی ہے اور نگاہ کرم کا امیدوار بھی جسے چادر رحمت کا سایہ درکار بھی ہے اور جس میں محبت شیخ کا جذبہ کارفرما بھی۔ جس کی کیفیت صاف بتارہی ہے کہ

تپ شوق تیز تر ہے دل و جاں پگھل رہے ہیں
جنہیں تم جلا گئے ہو وہ چراغ جل رہے ہیں

وہ اپنے شیخ کا ذکر کرتے ہوئے زیب داستان کے لیے لفاظی تصنع اور تکلف کا سہارا بالکل نہیں لیتا۔ اسلوب کی سادگی خیالات کی نزہت کا سلیقہ دل اور روح دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ جس سرزمین میں مؤلف کا شہر یار جمال محوخواب ہے اسی شہر کی گلیوں میں وہ دل یہ صدا دیتا ہوا سنائی دیتا ہے کہ

غم بھی مجھے عزیز ہے اب جان کی طرح
سینے میں یہ بھی رہتا ہے ایمان کی طرح
اس کی ہزار باتیں مجھے اب تلک ہیں یاد
رہتا ہے دل کے کعبے میں اذان کی طرح

حضرت علامہ محمد کمال الدین معظمی

قمرالعلوم جامعہ معظمیہ گجرات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

marfat.com

جسٹس محمد الیاس صاحب سپریم کورٹ لاہور:

حضرت قبلہ رحمہ اللہ علیہ کے جتنے بھی عقیدت مند ہیں ان کو چاہئے کہ آپ کی جتنی بھی تعلیمات ہین ان کا جوطرز زندگی ہے اس کو اپنائیں۔ اپنی زندگی اسی طرح بسر کریں جس طرح انہوں نے کی۔ اپنے آپ کو دنیا کی آلائشوں سے پاک رکھیں تا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں ان کو کوئی ندامت نہ ہوا۔

میں جناب افضل صاحب کو بہت خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نیک کام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور ایک مرد درویش کے حالات زندگی مبسوط انداز میں قارئین کے سامنے پیش کرنے کی ہمت کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے۔ ان کی کتاب بہتر اور خوبصورت شکل میں قارئین کے سامنے آئے۔

marfat.com

باب اول

ابتدائی حالات زندگی

حضرت قبلہ عالم حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم حضرت صوفی فتح علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاؤں ناروالی کے رہنے والے تھے یہ گاؤں گجرات شہر کے مغرب کی جانب سرگودھا روڈ پر، چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے آپ کے والد محترم نا صرف نیک سیرت، پابند شریعت، متقی، شب بیدار، عاشقِ رسول ﷺ بلکہ اکثر اوقات ذکر و فکر میں مشغول اور مسجد میں گوشہ نشیں رہنے والے تھے۔ آپ کے تقوی کا

marfat.com

یہ عالم تھا کہ جب آپ اپنے مویشیوں کو باہر لے جاتے تو ان کے منہ باندھ دیا کرتے تھے کہ کوئی کسی کی فصل کا نقصان نہ کر دے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بھاگ بھری تھا۔ آپ بھاگووال کے قریب شیخ سخلی کے سے تعلق رکھتی تھیں۔ والدہ محترمہ تہجد گزار اور عاشق رسول ﷺ تھیں سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کوئی سائل بھی آپ کے دروازے سے کبھی خالی نہ جاتا تھا۔

آپکے سال ولادت کے بارے میں آپ کے بڑے بھائی جناب محمد دین صاحب فرماتے ہیں کہ مسلسل تین سال تک بالکل بارش نہ ہوئی جس کی وجہ سے زبردست قحط پڑا۔ کھیتی باڑی کا کام بالکل ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ جب حضرت صاحب کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس صبح بہت بارش ہوئی۔ ہمارے گاؤں کا ہر فرد یہی کہتا تھا کہ فتح علی صاحب کے گھر جو لڑکا پیدا ہوا ہے وہ اللہ کی رحمت ساتھ لایا ہے۔ اس لیے آپ کا نام نامی اسم گرامی رحمت علی رکھا گیا۔ آپ کی ولادت باسعادت 19 دسمبر 1924ء بروز جمعۃ المبارک ہوئی۔

آپ فرماتے تھے کہ سات سال کی عمر میں والدہ محترمہ مجھے ابتدائی تعلیم کے لیے پیر سید ولائت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چھوڑنے آئیں۔ آپ فرماتے تھے کہ اماں جی مجھے پیر سید ولائت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جب چھوڑنے آئیں تو معروض ہوئیں کہ یہ لڑکا اب آپ کا ہے اس کی ہڈیاں بھی آپ کی ہیں اور گوشت بھی آپ کا۔ بس پھر آپ نے درس میں پڑھنا شروع کر دیا اور قرآن پاک حفظ فرما لیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں گھر سے چلا تو اماں جی نے مجھے تلقین کی کہ میرے جیسی ہر عورت کو اپنی ماں سمجھنا اور اپنی بہنوں کی طرح ہر لڑکی کو اپنی بہن جاننا۔ پھر تمہیں رب مل جائے گا۔ یہ ذکر کر کے آپ فرمایا کرتے کہ رب مل گیا ہے ناں۔

راوی:- جناب غلام نبی صاحب ہمارے والد صاحب نے ایک رات بیٹوں کو اکٹھا کیا اور جائیداد سب کو تقسیم کر دی اور صبح کو انتقال کر گئے۔ تین بھائی فوج میں تھے میں چھوٹا تھا اور حاجی صاحب کو قرآن پاک پڑھنے کا شوق تھا۔ قرآن پاک پڑھتے اور بھینس دھو لیتے، تیل مل لیتے اور بس۔ ان کی قسمت اعلیٰ تھی وہ اس دنیا کے دوزخ سے نکل گئے ان پر اللہ عزوجل کی رحمت تھی اس لیے ان کو اس راہ پر لگا لیا۔ والد صاحب بھی اسی طرح کے تھے اور حاجی صاحب بھی اسی طرح کے ہو گئے اور اب پتہ نہیں

marfat.com

ہماری نسل میں کوئی اس طرح کا ہوگا کہ نہیں۔

راوی:- جناب محمد خان صاحب جب حاجی صاحب نے گھر چھوڑا اس کے بعد کبھی اس طرف دل نہیں لگایا۔ ہر جمعرات کو تشریف لاتے اور والدہ صاحبہ کی زیارت کر کے واپس چلے جاتے۔ جب آتے تو کبھی یہ خیال نہ فرماتے کہ یہ بھینس ہماری ہے یا کھیت میں ہل چلاؤں یا کسی اور چیز میں دلچسپی لوں۔ اپنا حصہ اپنے بھائیوں کو دے دیا۔ جب کبھی تشریف لاتے تو نماز روزہ کی تلقین فرماتے اور بس۔

جب بھی والدہ صاحبہ کو ملتے تو جھک کر ملتے۔ پھر کبھی یہ بھی نہیں جتلایا کہ محمد خان آپ مجھ سے کوڈی کھیلا کرتے تھے کبھی مذاق کیا کرتے تھے۔ یکسر ہی بدل گئے تھے۔ ان کے والد صاحب نے مجھے نماز سکھائی۔ زمینداری کے طور طریقے بھی سکھائے میں نے ان کو کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔

راوی بشیر صاحب: قبلہ حاجی صاحب نے میرے والد صاحب کو کئی بار فرمایا کہ ایک لڑکا ہمیں دیں پھر میرے بڑے بھائی کو دربار شاہدولہ صاحب لے گئے اور قرآن حفظ کروایا۔ پھر بھکھی شریف پہنچادیا پھر بھیرہ شریف چلے گئے۔ پھر چڑیا ولہ شریف بھی کچھ عرصہ رہے۔ آج کل بھائی صاحب کراچی میں ہیں اور خوشحال ہیں۔

آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ بچپن میں پہلوانی کیا کرتے۔ کھانا بہت کم تناول فرماتے اپنے حصے کا لنگر بھی دوسرے درویشوں کو دیکر خود ادھر ادھر ہو جاتے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت قبلہ شاہ صاحب کے اتنے قریب ہو گئے کہ شاہ صاحب جہاں تشریف لے جاتے آپ کو ساتھ رکھتے اور جب کبھی انہیں کہیں اکیلے جانا ہوتا تو اپنے حجرہ مبارک کی چابیاں اپ کو دے جاتے تھے۔

شاہ صاحب آپ کو سفر میں بھی ساتھ لے جاتے خاص طور پر جب آپ علی پور سیداں اپنے مرشد پاک کے آستانہ عالیہ پر حاضری کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ ساتھ ہوا کرتے۔

آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے مرشد پاک کے ساتھ علی پور شریف جا رہا تھا گاڑی سے اتر کر ۲ میل پیدال چلنا پڑتا تھا جب ہم علی پور شریف کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ میرے کپڑے مرغیوں نے بیٹوں سے آلودہ کر دیئے ہیں۔

جب شاہ صاحب نے میری اس ہیئت کذائی کو دیکھا تو فرمانے لگے بزرگو لاؤ میں اپکے کپڑے دھودوں۔ میں نے عرض کی کہ حضور یہ کپڑے تو میں صاف کر ہی لوں گا آپ میرا دل صاف کر دیں۔ تو

marfat.com

فرمانے لگے کہ وہ تو ہم نے صاف کر دیا ہے۔

جب ہم علی پور شریف پہنچے تو ہجوم میں ایک شخص نے آواز دی کہ پانی ختم ہو گیا ہے۔ میں نے یہ آواز سنتے ہی گھڑے لیے اور کنویں سے بھر بھر کر لنگر خانے کے لیے پانی جمع کرنا شروع کر دیا۔ پھر مین مسلسل پانی بھرتا رہا حتیٰ کہ لنگر خانے کے تمام مٹکے بھر گئے۔

میں نے جامع مسجد شاہ ولائت علی پورہ کی تعمیر میں بھر پور حصہ لیا۔ میں نے ایک بڑا سا ٹوکرہ رکھا ہوا تھا جس میں مٹی بھر بھر کے بھرتی ڈالتا تھا اور بیک وقت ۷۵ اینٹیں اٹھالیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی ہمت دے رکھی تھی۔

ایک دفعہ ایک بڑھیا نے میرے مرشد پاک کے پاس آ کر اپنی تنگ دستی کا شکوہ کیا تو آپ نے اس کو فرمایا کہ مسجد میں جھاڑو دیا کرو مسجد کی صفائی کرنے والا کبھی بھوکا نہیں سوتا۔ پتہ نہیں اس مائی نے کبھی مسجد میں جھاڑو دیا یا نہیں مگر مین نے اس دن سے اس کو اپنا معمول بنالیا۔

ایک دفعہ منڈری سے بھینسیں لانے کا مسئلہ درپیش تھا تو مرشد پاک کے استفسار پر کہ منڈری سے بھینسیں کیسے لائی جائیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں لے آتا ہوں انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے تو میں منڈری گیا اور وہاں سے پیدل ہی گجرات تک بھینسیں لایا۔

جب میں گجرات آ گیا تو میں مسجد کے بالا خانے پر جا کر سو رہا۔ میرے مرشد پاک کھانا پکوا کر نیچے مسجد میں میرا انتظار فرمانے لگے۔ بار بار طالب علموں کو اوپر بھیجتے کہ رحمت علی سو کے اٹھتے ہیں تو انہیں نیچے بلا لائیں۔ شاہ صاحب نے بہت انتظار کی زحمت اٹھائی اور اس دوران آپ مسجد میں ٹہلتے رہے پھر جب میں بیدار ہوا تو کہا کہ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں چلو کھانا کھاؤ۔ تقریباً ۱۵ سال کی عمر میں اپنے مرشد پاک کے حکم سے مغلورہ گیا اور وہاں امامت کے فرائض کے ساتھ ساتھ بچوں کو قرآن پاک پڑھاتا رہا۔ تقریباً ایک سال بعد واپس گجرات آ گیا۔

راوی:- حاجی محمد دین صاحب آپ مغلورہ ایک سال رہے ابتداً آپ کو نماز تراویح پڑھانے کی دعوت دی گئی مگر بعد میں آپ نے ایک سال وہاں قیام رکھا۔ امامت کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے۔ پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے (آپ کی عمر غالباً اس وقت ۱۵ برس کے لگ بھگ تھی) جناب فضل کریم صاحب معذور تھے ان کو آپ جمعہ کی نماز کے لیے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے اور بھمبر لے جاتے۔ مغلورہ سے بھمبر کا فاصلہ ۸ میل ہے۔ نماز

marfat.com

کے بعد واپس مغلورہ لے آتے۔ سوا دو من کا وزن بڑی آسانی سے اٹھا لیتے داڑھی مبارک ابھی نہ آئی تھی چھوٹے چھوٹے ابتدائی بال اُگے ہوئے تھے۔ ایک دن میرے مرشد پاک نے مجھے بلایا اور ازراہ شفقت فرمانے لگے کہ آؤ آپکو بھی کوئی دم درود بتا دوں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میرے لیے بس دعا فرما دیں میرے مرشد پاک نے فرمایا دعا تو ہم نے کر دی ہے اب اپنے لیے کچھ اور مانگ۔ عرض کیا حضور! مجھے مانگنا ہی نہیں آتا پھر فرمانے لگے کہ جن کو پتہ تھا انہوں نے سب کچھ عطا فرما دیا ہے۔ پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے پتہ ہے کہ آپ کا دل ابھی بھرا نہیں چلو میں آپ کو شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چھوڑ آؤں پھر شاہ صاحب شاہدولہ دریائی کے ہاں چھوڑ گئے۔

۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۵۲ء تک میں نے حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارا۔ ۱۹۵۲ء میں حج بیت اللہ کے لیے جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

فرمایا کہ میری شادی ہوئی اور حضرت شاہدولہ نے جب رخصتی فرمائی تو کہی اور ڈانبہ مجھے جہیز میں دیا اکثر فرمایا کرتے میں بیایا ہوا آیا ہوں۔

ایک دفعہ میری اماں جی دربار شاہدولہ تشریف لائیں اور دربار شریف پر کھڑے ہو کر فرمانے لگیں کہ "باباجی میں نے اپنا سب سے زیادہ خوبصورت اور جوان بیٹا آپ کو دیا ہے اس کا خیال رکھنا" آپ فرماتے ہیں کہ باباجی اس بات پر جلال میں آئے اور میں سخت بیمار ہو گیا۔ کئی دن گزر گئے کہ ایک دن میرے مرشد دربار شریف تشریف لائے اور مجھے آم دیئے۔ نہ جانے ان کی کیا تاثیر تھی، جب میں نے کھائے تو مجھے حاجت ہوئی اور سیاہ رنگ کا مواد اندر سے خارج ہوا اور میں تندرست ہو گیا۔

جب میرے مرشد نے پردہ فرمایا تو غسل دینے والوں مین، میں بھی شامل تھا مین نے اپنے مرشد پاک کے غسل کا پانی خوب پیا۔

دربار شریف حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ پر آپ کا قیام

چند یادیں

آپ رات گئے تک مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہتے اور دم فراغت دربار شریف کے سرہانے کی طرف بیٹھ کر تا دم سحر بآواز بلند قرآن پاک کی تلاوت فرماتے رہتے۔

آپکی صحت اتنی مثالی تھی کہ پانی کا بہت بڑا ہوکا اس طرح کھینچتے جیسے کوئی چھوٹا سا ڈبہ کھینچا جاتا ہے۔ ہر کسی کو بلا بلا کر نہانے کی دعوت دیتے۔ مسجد شریف کے طہارت خانوں کی صفائی اپنے ہاتھوں سے

marfat.com

خود فرماتے۔تمام مسجد کی صفائی کرنا روز کا معمول تھا۔صفائی بھی اس طرح کہ نیچے سے لیکر اوپر مینار تک اور پھر دربار شریف کی صفائی بھی اس طرح کہ اوپر گنبد تک صاف کرتے اس کے بعد مسجد دربار شریف کے اردگرد سڑک اور نالیاں صاف کرتے۔زائرین کی خاطر مدارت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔رات گئے تک آپ مہمانوں کی خاطر مدارت فرماتے رہتے۔آپ نے چائے بنانے کے لیے اپنے حجرہ مبارک میں دو سٹوو STOVE رکھے ہوئے تھے۔جن پر چائے اللہ عزوجل کی مخلوق کے لیے تیار ہوتی رہتی تھی۔

راوی:- نیاقت علی کالو پورہ شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر آپ ساری ساری رات نفل پڑھتے رہے بعض نے دیکھا کہ ساری رات صفائی کرتے رہتے۔بعض نے دیکھا کہ ادھر صفائی کر رہے ہوتے اور ادھر نفل پڑھ رہے ہوتے اور آپنے خود فرمایا کہ ہم ساری رات قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے اور سحری کے وقت صفائی شروع کرتے۔اور پھر نماز کے وقت پانی بھرتے۔اور فرمایا کہ آج ہم ادھر صفائی کر رہے ہیں کل کو لوگ ہماری بھی صفائی کریں گے۔اور مثال دیکر فرمایا کرتے کہ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وقت عام لوگوں نے کہا کہ لوگ یہاں فرید فرید کرتے رہتے ہیں اور اللہ عزوجل کا نام نہیں پکارتے اللہ عزوجل نے فرمایا جو میرا ذکر کرے گا میں اسکا ذکر کرونگا۔اور جس نے ہمارا نام روشن کیا اس کا نام ہم روشن کریں گے۔فرمایا ہم نے اللہ عزوجل کا نام روشن کیا ہے اور کل کو اللہ تعالیٰ ہمارا نام روشن کرے گا۔

آپ کی چڑیاولہ شریف آمد

۱۹۶۰ء کی سرد راتوں میں ایک درویش خدامست کو لوگوں نے اس جنگل من جہاں دور دور تک آبادی کا نام ونشان تک نہ تھا، بنیادیں کھودتے دیکھا حضرت قبلہ حاجی صاحب کنویں سے پانی نکالتے، ریت ڈھوتے اور اتنی شدید مشقت کرتے کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں ان دنوں حضرت قبلہ حاجی صاحب کا عالم شباب تھا اس عالم شباب کو مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹانا کسی کسی کا کام ہے۔بس اسی خدامستی اور بندہ نوازی کی دلآ ویز اداؤں نے بہت سے لوگوں کو حضرت قبلہ حاجی صاحب کا فریفتہ کر دیا جن میں ایک حکیم مرزا فیض میراں بھی تھے۔

حکیم مرزا عبید الرحمٰن فرماتے ہیں۔یہ دونوں اہل علم وحکمت اور صاحب بصیرت وفقرآپس میں

marfat.com

جب مل بیٹھتے تو خوبصورت پر حلاوت اور دانائی کی باتوں کے گویا پھول جھڑا کرتے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب ہمہ صفت وموصوف شخصیت تھے۔آپ ہمہ جہت اور شاندار اوصاف کے مالک تھے۔آپ حافظ قرآن، معاملہ فہم، دوراندیش، نیک نفس اور مہمانوں کی خدمت کرنے والے تھے دولت مند تھے یہ الگ بات کہ عام آدمی کو پتہ نہ تھا کہ اتنی دولت کہاں سے آتی ہے مگر اہل دل جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ جو اللہ عزوجل کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے لیے دنیا سے منہ موڑتا ہے اللہ کریم اس کے لیے اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے۔آپ شہ زور فولاد جیسا بدن رکھتے تھے۔۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۱ء تک آپ دربار شریف شاہدولہ دریائی ہی میں مقیم رہے۔

۱۹۶۱ء میں مسجد چڑیاولہ شریف کی بنیاد رکھی۔اس کے بعد ۱۹۶۳ء تک آپ کا معمول یہ رہا کہ صبح چڑیاولہ شریف ہوتے اور سارا دن مسجد میں کام کرتے اور شام تک تعمیر میں لگے رہتے۔

چوھدری محمد یوسف صاحب راوی ہیں کہ ایک دفعہ دوران گفتگو آپ فرمانے لگے کہ آپ نے کبھی مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ میں چڑیاولہ شریف کیسے پہنچا؟ میں نے عرض کیا حضرت آپ خود ہی اپنے معمولات سے آگاہ فرمادیں۔فرمایا کہ میرے مرشد نے میری ڈیوٹی مغلورہ (آزاد کشمیر) لگا رکھی تھی جہاں بچوں کو قرآن پاک پڑھاتا اور نماز با جماعت کی امامت کراتا تھا ان دنوں ایک ہی بس بھمبر تک جاتی جو پچھلے پہر ڈاک لے کر گجرات واپس آتی تھی۔میں اس بس کے ذریعے سفر کرتا۔بارہا ایسا ہوا کہ بس چھوٹ جاتی اور میں پیدل ہی گجرات کی طرف چل پڑتا۔ایک دفعہ ظہر کے وقت اس حال میں چڑیاولہ شریف پہنچا کہ دور دور تک پانی نہ تھا۔صرف ایک جوہڑ تھا جو برسات کے دنوں میں پانی سے بھر جاتا اور اسی سے خلق خدا سیراب ہوتی۔آپ نے حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کے وسیلہ جلیلہ سے رب العزت کے حضور دعا کی کہ اس علاقے کی دو ضرورتیں پوری ہوں ایک پانی اور دوسری خوبصورت پیاری سی مسجد۔ایک عرصہ کے بعد یہ آرزو بر آئی تو آپ چڑیاولہ شریف تشریف لے گئے وہاں آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔

راوی:۔چوھدری محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ میں پہلی دفعہ بسلسلہ ملازمت ۱۹۵۱ء میں وہاں گیا تھا۔اور پھر دوسری دفعہ اس وقت گیا جب آپ بنیادیں بھر رہے تھے اور ایک چھوٹے سے کمرے میں آپ تعمیر

marfat.com

سے متعلقہ سامان رکھے ہوئے تھے- سب سے پہلے آپ نے پانی کا ایک کنواں اس جگہ کھودا جہاں آج کل جوتیاں اتاری جاتی ہیں بعد میں اس کو بند کر دیا گیا اور دوسری جگہ وہاں کھودا جہاں آجکل کنواں موجود ہے- مسجد کی جگہ آپ نے اپنی گرہ سے خریدی تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کوئی واسطے والا ہے کہ ہم مانگ کر لیں ہم تو قیمت ادا کر کے لیں گے- جو کوئی آپ کے پاس مزدوری کرنے کے لیے آتا آپ اس کو پوری اجرت ادا فرماتے-

شروع زمانے میں آپ عشاء کے بعد دربار شریف سے چڑیا ولہ شریف تشریف لے جاتے اور فجر سے پہلے واپس تشریف لے آتے- نصف شب آپ چڑیا ولہ شریف میں بھرتی ڈالتے اور دن کا سارا وقت مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہتے تھے-

صوفی محمد ارشاد صاحب راوی ہیں- پیر ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیرِ صدارت ڈیرہ پگا نوالہ پر سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا وہاں میرے والد صاحب اور ہمارے گاؤں کے نمبر دار راجہ علی بہادر صاحب جلسہ سننے کے لیے تشریف لائے- میں بھی ان کے ہمراہ تھا کہ جلسہ گاہ میں حضرت حاجی رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ سے نمبر دار صاحب اور میرے والد صاحب کی ملاقات ہوئی حضرت صاحب نے میرے والد صاحب اور نمبر دار صاحب کو جلسہ ختم ہونے کے بعد دربار شاہد ولہ صاحب آنے کو کہا- میں نے نمبر دار صاحب سے پوچھا کہ آپ حضرت صاحب کو کیسے جانتے ہیں؟ تو نمبر دار کہنے لگا کہ آپ پاکستان بننے سے پہلے ہمارے گاؤں مغلورہ کی درسگاہ میں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے جس میں بہت سارے درویش قرآن مجید حفظ کرتے تھے لیکن جب پاکستان بنا اور کشمیر میں لڑائی ہوئی تو ہمارا گاؤں اجڑ گیا- پھر جب امن بحال ہوا تو ہم واپس اپنے گھروں کو چلے گئے- لیکن بدقسمتی سے درس دوبارہ نہ چل سکا- والد صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت قبلہ حاجی صاحب ہمارے مدرسہ میں تھے اسوقت نماز جمعہ صرف بھمبر شہر میں ہوتی تھی جو ہمارے گاؤں سے تقریباً ۵ میل دور ہے- حاجی صاحب اپنے استاد حافظ فضل کریم صاحب کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر نماز جمعہ پڑھنے کے لیے بھمبر لے جاتے اور نماز کے بعد واپس اپنے گاؤں لے آتے کندھوں پر اٹھانے کی وجہ یہ تھی کہ حافظ فضل کریم صاحب کا ایک پاؤں ٹیڑھا تھا اور کھونٹی کے سہارے چلتے تھے لیکن زیادہ سفر نہیں کر سکتے تھے جبکہ قبلہ حاجی صاحب اپنی خوشی سے اپنے استاد محترم کو فخر کے ساتھ نماز جمعہ کے لیے بھمبر لے جاتے اور واپس لاتے تھے-

چوہدری احمد دین صاحب کا بیان ہے کہ میں کئی دفعہ رات کو کافی دیر سے آتا- آدھی رات

marfat.com

کے قریب یا اس کے بعد میں نے آپ کو مسجد کے کاموں میں مصروف پایا - دن رات بدستور مشقت میں مصروف رہتے تھے میں نے ان کو کبھی سوئے ہوئے نہیں دیکھا - میں کبھی عرض کرتا حضور کبھی تو آرام کر لیا کریں دن رات مشقت ہی کرتے رہتے ہیں - فرماتے کہ میں ادھر آرام کے لیئے نہیں آیا - آپکے پاس جو کوئی بھی آتا چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے کتنا ہی عالی مقام کیوں نہ ہوتا آپ اس کو مسجد کے کام پر لگا دیتے - کوئی شخص بھی انکار نہیں کرتا تھا - آپ بڑی قوت کے مالک تھے میں نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں اتنا پر عزم، صابر اور اتنا دلیر شخص نہیں دیکھا آپ اپنے ہاتھ مبارک سے کھانا پکا کر مخلوق کو کھلاتے تھے جس نے ایک دفعہ آپ کے ہاتھ کا کھایا وہ پھر کہیں اور نہیں گیا -

گل میر خان آپ سے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ دربار شریف کے باہر چائے پلا رہے تھے کہ میں نے پیالے بھرنے چاہے مگر آپ مصر ہوئے کہ پیالے آپ نہیں میں بھروں گا - پھر آپ نے پیالے بھرے جب میرے پیالے کو چائے سے بھر دیا اور اپنے لیے چائے ڈالی تو آپ کا اپنا پیالہ نہ بھرا اور چائے ختم ہوگئی اسکے بعد آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ تعالیٰ میں تم سے بہت راضی ہوں - آپ نے فرمایا کہ ابھی تو آپ کو کوئی آدمی ادھر نظر نہیں آتا جب میں دنیا سے پردہ کروں گا تو پھر ادھر بہت رونق ہوگی -

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ

روای بیگم رانا صاحب

ایک دن میں اور رانا صاحب حضرت قبلہ عالم کی اماں جی کی تیمارداری کے لیے نارووالی شریف حاضر ہوئے - رانا صاحب کو ماش کی دال کی جلیبیاں بہت پسند تھیں -

فرمانے لگے اماں جی کے لیے لے لیتے ہیں - جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو آپ کی اماں جی نے اپنی بہو سے پوچھا کون آیا ہے؟ جب انہوں نے بتایا کہ رانا صاحب آئے ہیں تو بہت خوش ہوئیں - فرمانے لگیں نہیں! اے رحمت ہی آیا ہے اماں جی کی نظر تھوڑی سی کمزور تھی - مجھے ان کی آواز اور گفتگو بڑی پیاری لگتی تھی تھوڑی دیر ہم آپ کے پاس بیٹھے پھر ہم واپس آگئے - تھوڑے دنوں بعد اماں جی فوت ہو

marfat.com

گئیں۔ جب ہمیں اطلاع ملی تو میں اور رانا صاحب سکوٹر پر بیٹھ کر گئے۔ تو رانا صاحب کہنے لگے کہ مجھے خیال آیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پہلے پہنچ جائیں اور حضرت قبلہ حاجی صاحب بعد میں پہنچیں۔ کہیں اگر ایسا ہوا تو یہ بے ادبی کی بات ہوگی۔ وہ ان باتوں میں بہت محتاط تھے۔

ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک ویگن ہمارے آگے آ کر رک گئی اس میں سے حضرت صاحب قبلہ اتر آئے۔ رانا صاحب بہت خوش ہوئے مجھے وہیں اتار کر کہنے لگے کہ تو آہستہ آہستہ چلی آ میں آ کر تجھے لے جاؤں گا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اماں جی کا غسل شروع تھا۔

رانا صاحب پھر گجرات پھول وغیرہ لینے کے لیے آئے۔ پھولوں کی چادر ڈالی گئی۔ سارا گاؤں زیارت کرنے اُمڈ آیا۔

جب جنازہ کے ساتھ چلے تو آپ آزردہ اور پریشان تھے۔ آخر ماں کی جدائی کا گہرا زخم لگا تھا۔ آپ نے خود اپنی والدہ کا جنازہ پڑھایا۔

مائی صاحبہ کی دعا

راوی محمد اشرف صاحب: ایک دفعہ آپ کی والدہ محترمہ چڑیاولہ شریف تشریف لائیں۔ جب مجھے مائی صاحبہ کی آمد کی خبر ملی تو میں زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ باتوں میں آپ فرمانے لگیں عرصہ دراز سے میری دلی خواہش تھی کہ رحمت علی شادی کرے جب آپ دربار شریف شاہدولہ ہوا کرتے تھے تب بہت کوشش کی کہ شادی کر لیں دوسرے بیٹے تو صاحب اولاد ہیں اور رحمت علی کی شادی ہی نہیں ہو سکی۔ آپ مائی صاحبہ کے یہ الفاظ سن کر فرمانے لگے اماں جی! آپ میرے لیے بس دعا کر دیا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ دوسرے دن آپ نے مائی صاحبہ کو تمام مساجد کی سیر کروائی۔ میں دوسرے روز شام کو حاضر خدمت ہوا۔ بعد از نماز مغرب میں نے پوچھا کہ اماں جی نے آج کہاں کہاں کی سیر فرمائی ہے اور کیا کچھ دیکھا ہے؟ فرمانے لگیں آج خوش ہوں مجھے ڈر تھا کہ مرنے کے بعد میرے رحمت کا دیوا کون جلائے گا؟ مگر آج میں نے یہ دیکھا کہ مستری مساجد بنا رہے ہیں لنگر جاری ہے۔ عقیدت مند ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہیں، دین کا پرچار ہو رہا ہے۔ خرچ کا کوئی حساب نہیں اور یہ پتہ نہیں کہ یہ آمدن کہاں سے ہو رہی ہے؟ مائی صاحبہ فرما رہی تھیں۔

جتھے میرا رحمت علی وسدا اے
اوتھے چو وی گھنٹے رب دی رحمت سدی اے

marfat.com

میرے رحمت علی تے رب نے
اپنی خاص رحمت دا جھولا جھلایا اے
لوکاں دے دو چار پتر خدمت گار ہوندے نے
میرے رحمت علی دے سینکڑے خدمت گار نے

اور اب میں بڑی خوش ہوں اور بڑی راضی ہوں۔ اس کے بعد مائی صاحبہ نے بڑی خاص دعا فرمائی۔ عشاء کے بعد میں اپنے ڈیرا پر آ گیا۔

marfat.com

باب دوم

شمائل عادات وخصائل

قد مبارک

آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد بلکہ آپ درمیانہ قامت تھے۔آپ کا بدن انتہائی خوبصورت تھا۔جب چلتے تھے تو قدرے خمیدہ ہوکر پنجوں کے بل چلتے تھے۔

سر مبارک

آپ کا سر مبارک جسمانی ساخت کے لحاظ سے بڑا مناسب تھا۔اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ منظور حسین صاحب سکنہ تھنڈر فرماتے ہیں۔میں آپ کے سر کی مالش کرتا تھا کئی بوتلیں جو کا تیل ملا۔آپ نے ایک بوتل تھنڈر حاجی شریف صاحب پٹیاں والے کی دکان پر رکھی ہوئی تھی اور ایک بوتل اپنے حجرہ مبارک میں۔تازہ تازہ سر منڈا کر جو کا تیل لگواتے تھے۔اور سر سے پاؤں تک آپ پسینہ میں ڈوب جاتے۔اور فرماتے کہ اب میری تھکاوٹ ختم ہوگئی آپ کی آنکھوں سے بھی پانی چل پڑتا۔

مقدس بال

حضرت کے مبارک بال نہ گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے، بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔آپ ہمیشہ اپنے بالوں کو اتروا دیتے آپ نے کبھی بھی لمبے بال نہ رکھے۔آپ نے سر پر ٹوکری اٹھانے کی اس قدر مشقت کی کہ آپ کے بال پیشانی مبارک کے اوپر سے گر گئے اور پیشانی کچھ اور کشادہ ہوگئی۔

حجام محمد شریف صاحب راوی ہیں کہ آپ نے سر کے اوپر استرا کبھی نہیں لگوایا۔ ہمیشہ مشین سے بال کٹواتے تھے۔میں سر کے پچھلی طرف گردن پر استرا لگاتا تھا۔داڑھی مبارک کو کبھی نہ کاٹا ۔مونچھیں قینچی سے درست کرتا تھا اور گالوں پر بال بھی قینچی سے ہی تراشتا تھا

۱- سرکار علیہ السلام کا فرمان خوشبودار ہے داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کراؤ۔اور چونکہ آپ ولی کامل ہیں اس لیے آپ ہر لحہ ان باتوں کا خیال رکھتے۔

۲- مسئلہ یہ ہے کہ انسان کے بال خواہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں۔ناخن حیض کا لتہ خواہ (وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کردینے کا حکم ہے (عالمگیری)

marfat.com

آپ اپنے بال اور ناخن ایک کاغذ میں لپیٹ کر اپنے ساتھ ہی لے جاتے۔
آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے کنگھی نہ کی۔ آخر زمانے میں جب ساتھی آپ کو نہلاتے تھے تو وہ آپ کی مقدس داڑھی میں کنگھی کرتے تھے آپ نے کبھی منع نہ فرمایا۔ میرے حمام پر آپ روزانہ تشریف لاتے اور فرماتے شریف دیکھ! حجامت ٹھیک ہے؟ تو میں قینچی سے تھوڑی بہت حجامت بنا دیتا۔ حجامت کا معاوضہ کبھی نہیں لیا مگر جس روز نہاتے اس دن پیسے ضرور دیتے۔ کبھی سردیوں میں صابن اپنا لے کر آتے اور غسل فرماتے۔ پیسے فوراً نہ عطا فرماتے۔ بلکہ سردار کے ذریعے بعد میں بھجوا دیتے تھے۔

ایک دفعہ گجرات سے ایک حجام آ گیا اس نے آپ کے بال ایک طرف سے کاٹے مجھے بھی بلا بھیجا۔ جب گجرات والا حجام ایک طرف سے بال کاٹ چکا تو دوسری طرف سے میں نے بال کاٹے ان کے پاس ڈھیر سارا پھل تھا۔ بال کاٹنے کے بعد وہ مجھے دے دیا۔

آپ کے آخری ایام میں، میں جمعہ کو صبح ۸ بجے جاتا اور آپ کی حجامت بنایا کرتا۔ جب آپ کا پیغام آ جاتا تو میں فوراً حکم کی تعمیل کرتا چاہے دکان پر کتنے ہی گاہک کیوں نہ بیٹھے ہوتے۔
ایک دفعہ میرے عزیز منظور حسین آف تھنڈر نے مجھ سے کہا کہ مجھے حاجی صاحب کے بال مبارک چاہئیں۔ میں نے کہا کہ حاجی صاحب سے اجازت لیکر ہی دے سکوں گا جب آپ سے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت نہ دی۔
ایک دفعہ اخلاص خان کو خواب میں فرمایا شریف کو کچھ معاوضہ دینا ہے وہ حجامت بنا کر گیا ہے اخلاص خان نے مجھے ۵ روپے دیئے۔ یہ سب نوٹ (جو آپ نے مجھے عطا فرمائے) میں نے محفوظ کر کے رکھے ہوئے ہیں آج تک خرچ نہیں کیے۔

شکم

آپ کا شکم و سینہ اقدس معرفت الٰہی عزوجل کا خزینہ تھا سینہ کی جلد پر سفید چٹاخ پڑے ہوئے تھے۔ کسی نے ان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ عشق کی تپش سے یہ سفید چٹاخ پڑ گئے ہیں۔
آپ کی رفتار مبارک پر وقار اور تواضع و انکساری کی حامل تھی۔ آپ چلنے میں بڑے تیز رفتار تھے گویا زمین آپ کے لیے لپٹی جا رہی ہے آپ پنجوں کے بل چلتے تھے۔

عقیدہ

حضور قبلہ نے زندگی بھر عمل سے عقیدہ کو مقدم سمجھا۔ اپنے مبارک خطبات میں جس چیز پر زیادہ

marfat.com

زور دیتے تھے وہ اصلاح عقیدہ سے متعلق تھی۔ آپ کو مذاہب باطلہ سے نفرت تھی۔ آپ اتباع سنت رسول اللہ ﷺ پر پوری طرح زور دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اصل دین اتباع سنت کا نام ہے۔

اور یہی نہیں بلکہ دوسروں کو اس کی ترغیب دی۔ آپ کی اپنی مقدس زندگی عملی طور پر اس الحاد کے دور میں بھی سنت کا جیتا جاگتا نمونہ تھی اور زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں حضور ﷺ کی سنت ترک کی ہو خوراک میں، لباس مبارک، رہنے سہنے میں غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو میں اتباع سنت ہی مطلوب تھی۔

لباس مبارک کا یہ حال تھا لباس فاخرہ سے طبعی نفرت تھی اپنے لیے اچھا کپڑا خریدنے اور فاخرہ لباس بنوانے کی خواہش کا اظہار کبھی نہ فرمایا۔ بلکہ جو کپڑا میسر آیا پہن لیا مجالس میں جاتے وقت اور گھر سے باہر نکلتے وقت کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ اچھا لباس پہن کر نکلنا چاہیے البتہ جمعتہ المبارک کے روز عادت تھی کہ نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہنتے۔ جمعتہ المبارک کو غسل کرنا، مسواک کرنا، ناخن تراشنا، حجامت بنوانا اور اچھا لباس پہننا خوشبو لگانا سنت ہے۔ آپ اس سنت کی ادائیگی کرتے۔

آپ کا لباس مبارک بڑا ہی سادہ تھا سادی سی تیلوں کی ٹوپی زیب سر فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ کرتہ اور تہبند پہنا کرتے اور کرتے کا گریبان کھلا رکھتے اور فرماتے کہ سینہ سے گرمی نکلتی ہے۔

عام طور پر آپ سلوکہ زیب تن فرما لیتے تھے اور اس کے اوپر ہی کرتہ پہن لیتے۔ رات کو اکثر دھوتی باندھتے اور دوسری دھوتی اوپر اوڑھ لیتے۔

گرمیوں میں ململ کا کرتہ پہنتے تھے مگر سردیوں میں قدرے موٹے کپڑے کا کرتہ اور تہبند زیب تن فرماتے سردیوں میں جرابیں پہن لیتے۔ لوئی اوڑھ لیتے تھے سویٹر وغیرہ کبھی نہ پہنا۔ تہبند کے نیچے لنگوٹ استعمال فرماتے جمعتہ المبارک کی نماز کے وقت آپ ٹوپی کے اوپر رومال باندھ لیتے تھے اور نماز کے بعد اتار دیتے۔ آپ اکثر اپنے کپڑے ساتھیوں میں تقسیم کرتے رہتے۔ جب آپ نیا لباس پہنتے تو دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ لباس میں سفید اور نیلا رنگ آپ کو پسند تھا۔ سرخ رنگ پسند نہ فرماتے۔ پاؤں میں دیسی جوتے یعنی ملتانی جوتے زری والے پسند فرماتے۔ اس کے علاوہ سلیپر بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔

اس سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ آپ نمود و نمائش کی خاطر بڑھیا سواری تلاش فرماتے نہیں بلکہ معاملہ یہ ہے چونکہ آقا ﷺ کا فرمان ہے۔ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مرد مسلمان کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت میں سے ہے کہ اسکا پڑوسی صالح ہو۔ مکان کشادہ ہو اور سواری اچھی ہو۔ (حاکم)

آپ خوشبو پسند فرماتے آپ اپنے پاس خوشبو نہ رکھتے تھے۔اور نہ ہی خود خوشبو لگاتے تھے اگر کوئی آپ کے پاس خوشبو لے آتا تو آپ رد نہ فرماتے اور لانے والا ہی تھوڑی سی آپ کے کپڑوں پر لگا دیتا۔آپ سواری کیلیے بہترین گھوڑا تانگہ پسند فرماتے تھے اور گھوڑا وہ پسند فرماتے تھے جو سر اٹھا کر ٹھمک ٹھمک چال چلتا۔آپ کا مزاج نہایت ہی لطیف اور نفاست پسند تھا۔

غذا

قبلہ عالم کی خوراک بہت سادہ تھی اور کبھی کسی اچھے کھانے کی خواہش نہیں کی۔ بلکہ جو میسر آیا اور طبیعت مبارک نے چاہا تو کھا لیا اور اگر نہیں چاہا تو چھوڑ دیا مگر کھانے میں عیب نہ نکالا۔آپ عملی نمونہ پیش فرماتے ہوئے اتباع سنت کی مثال قائم کر گئے۔

آپ چائے کے ساتھ پراٹھا پسند فرماتے اور اپنے دوستوں کی بھی خاطر تواضع کرتے۔خرگوش کا گوشت آپ کا من بھاتا۔اکثر ساگ پکوا کر کھاتے تھے۔گاجر مولیاں بہت پسند تھیں اکثر ان میں سیب، انگور اور ناشپاتی ملا کر پکاتے۔آپ کو پائے اور چنے خصوصیت کے ساتھ پسند تھے۔

آپ کا کمال یہ تھا کہ جو چیز بھی پکاتے خواہ توری کے پتے ہی کیوں نہ ہوں اتنا مزہ دیتے تھے کہ آدمی دنگ رہ جاتا۔آپ کبھی اکیلے کھانا نہ کھاتے بلکہ سنت ابراہمی علیہ السلام کے مطابق ہمیشہ کسی نہ کسی کو شریک طعام رکھتے تھے۔

روای:- بیگم رانا صاحب آپ کی غذا واقعی بڑی سادی تھی۔جب ہم نے جانا شروع کیا ان دنوں آپ نے توریاں لگائی ہوئی تھیں توریاں ابھی لگی نہیں تھیں۔پتے ہی توڑ کر پکا لیتے جب پکتے تو ان کی لذت ہی کچھ اور ہوتی تھی اور سمجھ میں نہ آتا کیا پکا ہوا ہے۔آپ نے کبھی بھی اکیلے کھانا تناول نہ فرمایا۔

آپ ماش کی دال کی جلیبیاں پسند فرماتے تھے۔لسی بڑے شوق سے پیتے تھے۔

حکیم مرزا عبید الرحمن صاحب روای ہیں بابا جی (حکیم فیض میراں صاحب) سے اکثر مقوی ادویات بنوا کر استعمال کرتے۔جن میں مغزیات کا کثرت سے استعمال ہوتا بابا جی کہتے حاجی صاحب! آپ یہ کیسے برداشت کر لیتے ہیں؟ تو آپ فرماتے آپ مجھے دوگنی خوراک دیں میں آدھے دن کی مشقت کے پسینے میں اڑا دوں گا۔

مغزیات کے استعمال کا طریقہ عجیب تھا۔بابا جی کی وفات کے بعد جب میں طبیہ کالج پڑھتا

marfat.com

تھا ایک روز کی چھٹی پر گھر آیا۔ آپ فرمانے لگے پچھلی سردیوں میں بابا جی نے مجھے جو کچھ بنا کر دیا تھا وہی مجھے دوبارہ بنا دو۔ اور ڈھیر سے مغز، پستہ مغز، چلغوزہ، مغز بادام اور زعفران مشک وغیرہ منگوا دیئے۔ ہم کئی دن وہ مرکب تیار کرتے رہے تو وہ ڈھیر سا خوش ذائقہ قیمتی مرکب بن گیا خیال تھا کہ ساری سردیاں بھی کھاتے رہیں تو ختم نہ ہوگا اگلے جمعہ میں آیا تو پتہ چلا وہ سب ختم ہو گیا ہے۔ فرمانے لگے کہ اور بنا دو۔ میں نے پوچھا کہ وہ جو تولوں کے حساب سے کھانا تھا اتنی جلدی ختم کیسے ہو گیا؟ پتہ چلا کہ خود تو جو کھایا مہمانوں اور ساتھیوں کو بھی ہر وقت کھلاتے رہے۔ اور یہی سخاوت ان کی عادت تھی۔

سیب، ٹماٹر، گاجر، غرض ہر طرح کی سبزی اور پھل ملا کر خود پکاتے۔ عجب خوش ذائقہ سالن ہوتا راہگزروں، مسافروں، دوستوں اور نمازیوں کو بٹھا لیتے اور کھاؤ کھاؤ کہتے جاتے۔ کھاؤ کھاؤ ان کا عام فقرہ تھا جو دستر خوان پر ہر تھوڑی دیر بعد دہراتے۔

لیاقت علی صاحب (کالو پورہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ذہن میں خیال آیا کہ آپ اتنے پیسے خرچ کرتے ہیں مگر اپنا لباس اور غذا سادہ رکھتے ہیں۔ آپ رہن سہن کیوں نہیں بہتر کرتے؟ میرے ذہن میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ آپ نے فرمایا کہ خود اچھا کھانے سے کسی کو کھلا دینا اور خود اچھا پہننے سے کسی کو اچھا پہنا دینا بہتر ہے اور اس میں مزہ زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس میں راضی ہوتا ہے اور حشر کے دن وہ آدمی میرے پاس ہوگا جس نے مجھ سے چائے پی لی۔ میں اس کے لیے بھی دعا کرتا ہوں۔ کبھی کبھی آپ تلقین فرمایا کرتے کہ اللہ عزوجل کی راہ میں اور اپنی آخرت کے لیے خرچ کیا کرو سب ساتھیوں نے پیسے پیش کئے تو آپ نے کسی سے کم اور کسی سے زیادہ پیسے قبول فرمائے اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پیسے قبول کرے۔

روز مرہ کے معمولات

شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت سے آپ اجتناب فرماتے تھے۔

جب آپ سفر کے لیے روانہ ہوتے تو سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے اور یہ قرآنی الفاظ زبان مبارک سے ادا فرماتے۔

"سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا المنقلبون"

ترجمہ:- اللہ عزوجل پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا۔ اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

marfat.com

آپ بہت کم سوتے تھے۔ایک دفعہ آپ نے فرمایا ۵۶ سال ہوئے ہیں کبھی سویا ہی نہیں اگر کبھی ایک گھنٹہ نیند آجائے تو سر درد سے آرام مل جائے۔

حضرت صاحب کے بیٹھنے کا ایک طریقہ یہ تھا کہ دونوں گھٹنے اٹھا کر اور کمر کو کسی دیوار وغیرہ سے ٹیک کر بیٹھتے تھے اس طریقہ کو ''جلوہ'' کہتے ہیں۔روایات میں مذکور ہے کہ حضور پاک ﷺ بھی اسی طرح جلوہ فرمایا کرتے تھے۔دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آپ اکثر جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو دوزانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ آپ کو کبھی آلتی پالتی مار کر بیٹھے نہیں دیکھا گیا۔جب آپ دسترخوان پر بیٹھتے تو دائیں گھٹنہ کھڑا رکھتے اور دوسرا لٹا دیتے اور اسی طریقہ سے بیٹھنے کی سب کو تلقین فرماتے۔کہ یہ کھانے کا سنت طریقہ ہے۔

وضو کرنے کے لیے آپ زیادہ پانی دینے والی ٹوٹی یا لوٹے کو استعمال کرتے۔غسل کے لیے کوئی ایک جگہ مختص نہ تھی۔مسجد یا دربار شریف کی بیرونی جگہ میں ستر ڈھانپ کر غسل فرما لیتے آپ تقریباً روزانہ غسل فرماتے تھے کبھی کبھار شریف کے حمام پر غسل کے لیے جاتے۔

آپ سردیوں میں بھی ٹینکی کے ٹھنڈے پانی سے غسل فرماتے تھے۔یہ پانی اتنا ٹھنڈا ہوتا تھا کہ کوئی وضو بھی بمشکل کر سکتا تھا۔مگر آپ روز اس سے غسل فرماتے۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میں سردیوں میں غسل کر رہا تھا کہ ایک عورت ادھر آ گئی میں ٹینکی میں کود گیا۔آپ ہر وقت باوضو رہتے۔اور بغیر وضو کسی کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہ بخشتے۔

فجر کی نماز کے بعد تمام نمازیوں کے سامنے کنکریاں رکھ دی جاتیں جن پر درج ذیل درود پاک پڑھا جاتا۔اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے (الحمدللہ)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ و بارک وسلم

آپ کی مجلسی زندگی

آپ کی مجالس میں گو وقار و سنجیدگی اور متانت کی فضا ہر وقت قائم رہتی مگر پھر بھی کبھی کبھار ہلکا سا مزاح فرما دیتے تھے۔کیونکہ اگر ایک طرف ولی اللہ کی حیثیت سے احترام ولایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ و تلقین میں مصروف رہتے تو دوسری طرف ساتھیوں کے ساتھ ایک بے تکلف اور خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے بھی میل جول رکھتے۔اکثر آپ کی مجلس جائے محنت و مشقت اور دینی درسگاہ کا منظر پیش

marfat.com

کرتی - کچھ دیر کے لیے خوش طبع مہذب دوستوں کی بھی بیٹھک بن جاتی جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں گھربار کے روزانہ کے قصے بھی بیان ہوتے ۔غرض بے تکلفی سے آپ اور ساتھیوں میں باہمی گفتگو چلتی رہتی ۔آپ کی طبیعت میں اس قدر اعتدال تھا کہ نہ تو آپ زیادہ سنجیدہ اور متین ہوتے کہ خوش طبعی اور ظرافت آپ سے کوسوں دور رہتی ہو اور نہ آپ اس قدر خوش طبع کہ تہذیب کے دائرہ کو پھلانگ جاتے ۔ آپ کا ایک خاص معیار تھا اور یہ مزاج سچائی اور حق ہوتا تھا۔

درحقیقت کسی مرد کامل کے لب اس وقت تک ہلتے ہی نہیں جب تک اذن نہ ہو اور جب ہلتے ہیں تو سوائے سچائی اور حق کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ فضول گو کبھی ولی نہیں بنتا کہ سرکار ﷺ کا فرمان ہے۔ خاموشی کا ایک لمحہ ۶۰ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

کبھی کوئی لطیفہ یا کوئی مزاحیہ واقعہ بیان کرتے اور کبھی کسی کے ساتھ ہلکا پھلکا مزاح بھی فرماتے ۔ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ نظام دین نے (جو کہ ریڈیو پر پروگرام کرتا تھا) کہا ہے کہ فلاں شخص کے پاس اب ۲۰ لاکھ روپے جمع ہو گئے ہیں اس پر نظام دین نے کہا کہ اب وہ زیادہ مرغن غذائیں کھایا کرے گا؟ نظام دین نے کہا کہ نہیں بلکہ اب وہ رات کو نوٹ ہی گنتا رہے گا اور ان کی حفاظت ہی کرتا رہے گا۔

انداز تکلم

حضرت قبلہ حاجی صاحب نہ بہت تیزی کے ساتھ اور نہ ہی بہت ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے بلکہ آپ کا قدرتی درمیانہ انداز تھا۔ جو کوئی عقیدت مند حاضر خدمت ہوتا اس کے دلی حالات آپ پر عیاں ہوتے اور آتے ہی اس کے ساتھ اس کے احوال کے مطابق بات چیت فرماتے اور سب لوگوں کی حاضری کے باوجود صرف وہی سمجھ پاتا جس کے احوال زیر گفتگو ہوتے آپ راز کی باتیں اکثر میاں محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار کے حوالے سے اشاروں کنایوں میں بیان کر دیتے تھے۔

عبادات:- ذکر و فکر

حضرت قبلہ حاجی صاحب باوجود بے شمار مشاغل کے اتنے بڑے عبادت گزار تھے کہ اولیاء اللہ کی زندگیوں میں اس کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔ دربار شریف (حجرہ مبارک) کے قریب آپ نے قبر سے زیادہ گہری ایک جگہ کھود رکھی تھی جس میں آپ ساری ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے۔ اسکی حکمت یہ ہے کہ ولی اللہ کے پیش نظر ہر دم قبر و آخرت ہوتی ہے اور آپ نے اسکے پیش نظر کہ خوف خدا دل

marfat.com

میں گامزن رہے اور زیادہ یکسوئی سے اللہ عزوجل کی عبادت ہو سکے۔

مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھتے اور مسجد سے نکلتے وقت ہمیشہ پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔ مسجد میں داخل ہو کر دو نفل ضرور پڑھتے اگر مکروہ وقت نہ ہوتا بلکہ دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضو بھی ادا کرتے اور عقیدت مندوں کو بھی تاکید فرماتے۔ اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ اپنی زندگی کے آخری حصے میں جب کھڑے نہیں ہو سکتے تھے تو پھر آپ اپنے خادموں کو حکم فرماتے کہ مجھے اٹھاؤ تو حکم کے مطابق کھڑا کیا جاتا دونوں طرف خادم کھڑے رہتے کہ کہیں زمین پھر نہ گر پڑیں اور خود نماز ادا فرما لیتے۔

چوھدری محمد افضل صاحب راوی ہیں- کہ مجھے حضور قبلہ حاجی صاحب کے پاس کچھ دن سعادت حاصل ہوئی ہے تو دیکھا کہ فرض نماز ادا کرتے یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب حضور قبلہ حاجی صاحب عالم زندگی کے آخری ایام میں تمام دیگر مشاغل ترک فرما کر پورا پورا دن ذکر الٰہی عزوجل میں مستغرق رہتے تھے اور آپ پر جذب و مستی سی طاری رہتی تھی۔ حضور قبلہ حاجی صاحب کمزوری کی حالت میں بھی فرض نماز با جماعت پڑھتے رہے۔ اتنی بے بسی اور کمزوری میں بھی فرض نماز کے علاوہ نفلی نمازیں بھی ادا فرمانے کے لیے خادموں کو کھڑے کرنے کا حکم دینا اس سے اتباع سنت کو زندہ رکھنا مقصود تھا اور دوسروں کے لیے مثال قائم کرنا تھا۔ زبان مبارک سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اصل اسلام اتباع سنت کا نام ہے۔

چوھدری محمد افضل روایت کرتے ہیں ایک دفعہ عاجز حضور قبلہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ مسجد کے صحن میں تنہا آرام فرماتے تھے۔ اپنے جسم مبارک پر چادر اوڑھ رکھی تھی عاجز نے السلام علیکم عرض کیا دیکھ کر فرمانے لگے آؤ بیٹھ جاؤ تو حضور قبلہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ اتباع سنت کے بارے میں مجھے ارشاد فرمایا اور اتباع سنت نیز غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ حضور قبلہ جب بھی غوث الاعظم پیر دستگیر کا نام مبارک زبان سے نکالتے تو ادب کے طور اور سچی عقیدت کے پیش نظر اپنے سر مبارک کو خم کر دیتے۔ یعنی سر مبارک کو ادب سے نیچے کر دیتے تھے۔ واقعہ بیان کرنے کے دوران یہ بھی دیکھا کہ حضور قبلہ بڑی پرکشش نگاہوں سے چاروں اطراف دیکھ کر بڑی ہی میٹھی زبان سے اور بڑے ہی پر سرور انداز میں فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا پہ جلوہ افروز ہیں۔ واہ سبحان اللہ واہ حضور غوث پاک دنیا کی رونق کو دوبالا فرما رہے ہیں۔ ساتھ ہی حضور قبلہ بڑی

marfat.com

میٹھی زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جا رہے ہیں۔ مگر مجھ جیسے گنہگار کو کیا نظر آتا کیونکہ یہ اہل نظر اہل دل اور کامل ہستیاں ہی دیکھ سکتی ہیں۔ کیونکہ ان پاک لوگوں کی آنکھ نور الٰہی سے روشن ہوتی ہے جس کے بارے میں حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

دل مومن دا شیشہ بنیا اک دوجے دے ویکھن کارن
پر جاں سان عشق دی دھر کے خوب زنگار اتارن
لگن پتال نہ چھپن دیندا چیز تکے ہر دل دی
دور بین انگریزی لاکھاں اس اک نال نہ رلدی

واقعہ درج ذیل ہے کہ ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ آپ کا ایک مخلص مرید جو آپ کا خدمت گار بھی تھا اس کا نام عبدالرحمان تھا اس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی مگر رکوع کے بعد قومہ نہ کیا اور سیدھا سجدہ میں چلا گیا حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے مرید عبدالرحمٰن کو غضب ناک ہو کر فرمایا کہ تو عبدالرحمان نہیں عبدالشیطان ہو گیا ہے میری نظر سے اوجھل ہو جاوہ بے چارہ ڈر کے مارے گھر چلا گیا۔ اور اپنی والدہ سے بیان کیا کہ جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اماں جان آپ چلو اور میری سفارش کرو عبدالرحمان کی والدہ بڑی مایوسی اور اضطراب کے عالم میں دربار غوثیت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور عبدالرحمان سے جو غلطی ہوئی ہے وہ خدارا معاف فرمائیے۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں تھے فرمایا زمین عبدالرحمان کو پکڑے عبدالرحمٰن زمین میں دھنس گیا بیچاری ماں اپنے بیٹے کا یہ حال دیکھ کر گھبرائی اور عرض کیا حضور والا! میرے بیٹے کی موت اگر یونہی مقدر ہے تو کوئی بات نہیں مگر خدارا! یہ تو بتائیں کہ میرے بیٹے سے غلطی کیا سرزد ہوئی ہے؟ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہو کر رسول اللہ ﷺ کی سنت ترک کرے اور میرے نانا جان ﷺ کے طریقہ کو چھوڑے اس نے رکوع کے بعد قومہ نہیں کیا جو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ آخر کار بڑی منت وزاری سے اس کا قصور معاف فرمایا اور کہا کہ زمین اس کو چھوڑ دے اور عبدالرحمان کی جان بخشی ہوئی مگر فرمایا کہ آئندہ میرے پیچھے پیچھے چلنا آگے نہ آنا تاکہ مجھے تیرے دیکھنے سے ترک سنت کی یاد تازہ نہ ہو جائے اور تیرے حق میں بہتر نہ ہو۔

یہ واقعہ حضور رحمت علی سرکار نے اس انہماک سے فرمایا کہ عاجز کے دل میں اتباع سنت کے لیے ایک عجیب ولولہ پیدا ہوا اور ترک سنت کا یہ انجام دیکھ کر دل میں خوف پیدا ہو گیا۔

marfat.com

چونکہ نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا۔تبسم (یعنی ایسا ہنسنا کہ جس میں دانت نظر نہ آئیں) فرماتے۔ حضور ﷺ سے ثابت ہے۔اسی لیے حضور رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ کھل کر نہیں ہنسے زیادہ سے زیادہ اگر دل میں خوشی کی بات آئی تو مسکراہٹ پر اکتفا کیا اور وہ بھی بہت کم۔کبھی کوئی فضول بات یا دنیاوی قصہ اور کہانی بیان نہیں فرمائی کیونکہ اول تو آپ کے دینی مشاغل اس قدر زیادہ تھے کہ آپ کو فرصت ہی بہت کم ملتی تھی اور اگر ملنے والے حاجت مند کے لیے فراغت کا وقت نکلا تو بھی اسے مقصد کی بات سمجھانے کے بعد دینی تبلیغ کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچایا۔دنیا اور اس کے معاملات سے دلچسپی نہ تھی آپ نے دنیاوی معاملات میں کبھی بھی فکرمندی اور بے جا سوچ و بچار سے کام نہیں لیا۔غرضیکہ حضور قبلہ سرکار کی زندگی سنت کے قدم بقدم تھی اور آپ نے شاید ہی کوئی ایسی سنت ہو جو دانستہ ترک کی ہو۔غرباء سے بے حد محبت تھی اپنے پاس سے ان کی مالی امداد فرماتے۔

اتنی بڑی کامل ہستی کے مالک، بلند پائے کے ولی اللہ، اپنے بدن سے مجاہدہ کرنے والے مردان حق کی صف میں سرفہرست مگر عاجزی کا یہ عالم تھا کہ حضور قبلہ کو بارہا دیکھا کہ لمبی لمبی آئیں مار کر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرماتے۔رحمت علی! تم نے کچھ نہیں کیا یہاں کیا لینے آئے تھے۔سچے بادشاہ کے ہاں کیا جواب دو گے اے رحمت علی! تم دنیا پر کیا لینے آئے تھے؟ تو نے کوئی کمائی نہیں کی رب کے حضور کیا جواب دو گے؟

آپ نے سیمنٹ کا ایک بڑا مصلہ بنا رکھا تھا جس پر آپ عبادت فرماتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہماری عشق کی منزل ہے (اور عاشق تو ہر دم اپنے محبوب کا ہی نام پکارتا رہتا ہے) جن دنوں آپ دربار شاہدولہ ڈیوٹی پر تھے آپ دربار شریف کے شمال کی طرف بیٹھ کر ساری ساری رات بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتے۔آپ نے ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف ادا فرمایا۔

حضرت صاحب تسبیح ہاتھ میں نہ رکھتے تھے بلکہ اکثر فرمایا کرتے کہ محنت و مشقت ہی ہمارا وظیفہ ہے۔ایک دفعہ آپ نے تسبیح کے بارے میں یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مستری کے بیٹے کو زمین پر پڑی ہوئی تسبیح ملی تو مستری نے بیٹے کو فوراً متنبہ کیا کہ اس کو ہاتھ نہ لگانا کہ جس نے تسبیح ہاتھ میں لی اس نے مانگ کر ہی کھایا۔

ترک دنیا سب سے بڑی عبادت ہے۔حضرت صاحب فرمایا کرتے کہ میرے والد صاحب کے ترکہ کا جو حصہ مجھے ملا وہ بھی میں نے اپنے بھائیوں کو ہی دیدیا۔

marfat.com

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی   وگرنہ ہمچو چرخ سرگردان شوی

کئی دفعہ لوگ مسجد میں کام کر رہے ہوتے اور اذان ہو جاتی اذان ہو چکنے کے بعد جب جماعت کا وقت ہوتا تو آپ تشریف لاتے اور استفسار فرماتے کہ نماز امام صاحب کے پیچھے پڑھنی ہے یا اس فقیر کے پیچھے؟ سب ساتھی یہ آرزو رکھتے تھے کہ آپ کے پیچھے پڑھیں گے۔ کام سے فارغ ہو کر جب سب لوگ آ جاتے تو آپ خود مصلے پر کھڑے ہو جاتے اور جماعت کرواتے۔ آپ نماز روزہ بہت اہتمام کے ساتھ ادا فرماتے آپ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نفلی نمازیں بھی ادا فرماتے اور خاص طور پر تہجد کی نماز بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ اپنے تمام سنگیوں کو نماز پنجگانہ کی بہت تاکید فرماتے تھے۔ وضو کے نوافل آپ نے عمر بھر نہ چھوڑے۔ مسجد میں وضو کے بعد دو رکعت نفل وضو اور مسجد کے ادا فرماتے مسجد کے صدر دروازہ سے داخل ہوتے ہی آپ نے یہ عبارت تحریر کروائی ہوئی ہے۔ مسجد میں داخل ہو کر وضو کریں اور پھر دو رکعت نفل ادا کریں۔

جن دنوں آپ راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج تھے راتوں کو بھی آپ بار بار اٹھتے اور نفل ادا فرماتے یہ سلسلہ تسلسل سے ساری رات چلتا آپ نے اپنے مبارک جسم کو کبھی آرام نہ کرنے دیا۔ میں نے اکثر ساتھیوں سے سنا ہے کہ آپ جب کسی سے بیعت لیتے تو جہاں آپ ہر کسی کے ذوق وشوق اور میلان طبیعت کو بخوبی جانتے ہوئے ورد و ظائف کی تلقین فرماتے وہاں سحری کے نوافل کی خاص طور پر تلقین فرماتے۔ اور بعد ادائے نوافل درود شریف کے ورد کو لازم فرماتے۔ شریعت کی پیروی میں اس قدر انہماک اور محویت اختیار فرماتے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

حرم چڑیا ولہ شریف

آپ نے چڑیا ولہ شریف کی حدود کے اندر کبھی رفع حاجت نہ کی ایک رات ظفر اقبال اور راقم نے آپ کے پاس قیام کیا شام کے بعد آپ فرمانے لگے کہ آؤ باہر ہو آئیں چنانچہ آپ ہمیں لیکر شمال کی طرف چل پڑے۔ قریباً آدھ فرلانگ دور جا کر آپ نے ہمیں (مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ ادھر چلے جاؤ اور خود آپ بھی ایک طرف چلے گئے اور رفع حاجت کیا۔

marfat.com

اخلاق عالیہ

حکیم مرزا عبید الرحمان صاحب فرماتے ہیں کہ بات کو اگر بڑھا کر پیش نہ کیا جائے جھوٹ موٹ تعریف کے پل نہ باندھے جائیں فرضی کراماتیں نہ گنوائی جائیں تو بھی جو کچھ ظاہر ظاہر ہے نظر آتا ہے اور سچ سچ ہے۔ وہ کیا کم ہے ایک آدمی عقلمند ہے تو اتنا جیسے کوئی انجینئر، صحت مند ہے تو ایسے جیسے کوئی پہلوان، وہی آدمی حافظ قرآن ہے۔ بات کرنے کی ایسی ادا ہے کہ جس سے بات کرتا ہے دل موہ لیتا ہے۔ اگر ایسا شخص دنیا کمانے لگتا تو کیا کچھ نہ کما لیتا انبار لگا دیتا۔ مگر اس مرد درویش نے سمجھ کر استعمال کیا تو مسجد کا شاندار نقشہ بنا دیا۔ صحت استعمال کی تو مسجد کی مٹی ڈھونے اور پانی نکالنے میں صرف کی۔

قرآن حفظ کیا تو قرآن مجید کی ترجیحات کو اپنا مقصد حیات بنا لیا۔ لفظوں کا رنگ گھولا تو ایسے لوگوں کو دین کی معمار بنا دیا جو کبھی دین کے قریب تک نہ تھے۔ دولت استعمال کی تو مسجد کے حسن کو چار چاند لگا دیئے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ہر کسی کو ان چار سوالوں کے جواب دینا ہونگے۔ عمر کہاں صرف کی؟ جوانی کس طرح گزار دی دولت کہا خرچ کی؟ صحت کا کیا استعمال کیا؟

واہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتوں کی بارش برسائے۔ کیا سوچ تھی۔ رب تعالیٰ جب یہ چاروں سوال پوچھے گا (۱)۔ تو ان چاروں کا ایک ہی جواب تیار کر لیا میرے مولا۔ میں نے اپنے عمر کی ہر ہر گھڑی، اپنی صحت کی ہر ہر لذت، جوانی کی ہر ادا، اپنی دولت، اپنی زندگی کے سانسوں و سے لیکر دل کی دھڑکنوں کے ارمانوں تک تیرے گھر کی تعمیر کرنے میں صرف کر دیئے۔ تو رب تعالیٰ کیوں نہ فرمائے گا ہاں حاجی رحمت علی میرا تو بندہ ہو کے میرا گھر ایسا خوبصورت تیار کرتا رہا اب آ دیکھ میں خدا ہو کے تجھے کیسا گھر عنایت کرتا ہوں اور ہم جیسے لوگ آرزو کریں گے کہ ان نیک لوگوں کی گلی کے کہیں آخر پر ہمیں بھی ٹھکانہ مل جائے۔

آپ اپنے پاس آنے والے ہر شخص سے اس قدر اپنائیت سے ملتے کہ اسے یوں لگتا کہ جیسے یہ

---

(۱)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بندہ روز محشر ایک قدم بھی نہ اٹھا سکے گا جب تک ان چار سوالوں کا جواب نہ دے لے۔ ۱۔ جوانی کیسے گزاری (۲)۔ عمر کہاں صرف کی؟ (۳)۔ مال کتنا کمایا اور کہاں پر خرچ کیا۔ (۴) علم دین کس قدر حاصل کیا اور اس پر کتنا عمل کیا۔

marfat.com

سلوک اس کے ساتھ ہی ہوا ہے۔ گرم جوشی سے اور پیار سے اس کو فرماتے ''آ گئے ہو'' وہ آنے والا شخص یہ محسوس کیے بغیر نہ رہ سکتا کہ آپ سب سے زیادہ پیار مجھ سے ہی فرماتے ہیں۔ علماء کرام کی آپ بیحد قدر فرماتے۔ ان کے لیے تکیے لگاتے ان کے کھانے پینے کا بہت خیال فرماتے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے ان کی صحبت اختیار کرتے۔ مشائخ کرام کی بہت عزت فرماتے راقم کو یاد ہے کہ ایک دفعہ جب آپ ظفر اقبال صاحب کے ماموں جان کی نماز جنازہ ادا فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے تو حافظ سید علی صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رستے میں آپ بڑے پیار سے حافظ صاحب سے گفتگو فرماتے رہے نماز جنازہ کی امامت کے وقت بھی آپ نے حافظ صاحب کو مصلے پر کھڑا کر دیا اور خود پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہ لیا اور نہ ہی کبھی بددعا فرمائی۔

حضرت صاحب کی طبیعت میں کبھی غم و غصہ یا خفگی نہ دیکھی گئی محمد اشرف شمیم ولد یوسف بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ دھنڈز مسجد کی چھت کی شٹرنگ مکمل ہو چکی تھی کہ اچانک گر گئی آپ اسوقت باہر بازار میں تھے۔ میں نے جب انہیں نہایت افسردگی کی حالت میں اس امر پر مطلع کیا تو آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ پتہ نہیں کتنے لوگوں کا یہاں ابھی حصہ پڑتا ہے آپ کو جب بھی غصہ آتا تو فرقہ واریت پر غصہ آتا تھا۔ آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی عام آدمی بھی آپ سے کھل کر بات کر سکتا تھا۔ آپ سے ملاقات کا کوئی وقت مقرر نہ تھا بلکہ عام طور پر آپ سے ملاقات مسجد میں کام کرتے ہوئے ہوتی تھی آپ اس قدر مہمان نواز تھے کہ جب کبھی کوئی آپ سے ملنے آتا آپ اسے ضرور کچھ نہ کچھ کھلاتے۔ یہی نہیں مسجد میں کام کرنے والے مزدوروں کو بھی کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہتے۔

بیگم رانا صاحب بیان کرتی ہیں۔ حضرت قبلہ عالم اتنے حیادار اور باطینت تھے کہ ارادت مند خواتین کو جو آپ سے دعا کرانے کے لیے آتیں انہیں اپنے قریب نہیں آنے دیتے تھے۔ دعا کے وقت آنکھیں بند کر لیتے کسی میں مجال نہیں تھی کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپ سے بات کر سکے اس لحاظ سے آپ کی طبیعت جلالی تھی۔ زیادہ بے تکلفی برداشت نہیں کرتے تھے۔

آپ اکثر بڑے ہی پیار سے پوچھا کرتے کہ رانا صاحب کچھ کہتے تو نہیں تنگ تو نہیں کرتے۔ اور فرماتے کہ یہ درویش لوگ بڑے اچھے ہوتے ہیں ناں کسی وقت جلالیت میں بھی آ جاتے ہیں۔ میرے بچیا غصہ نہیں کرنا۔

مستری محمد حسین راوی ہیں کبھی کوئی عورت آ جاتی تو مجھے آواز دیتے کہ محمد حسین اس سے پوچھ

marfat.com

کیا چاہتی ہے؟ میں پوچھ کر عرض کرتا تو آپ دعا فرماتے اور میں اس کو وہاں سے رخصت کر دیتا۔ حضرت خلاف شرع امور کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ہر کام میں پابند شریعت تھے آپ اپنے سارے ساتھیوں کو نام لیکر پکارتے تھے۔

یاد آئی ہے ان کے کرم کی آج پھر اک بات ہمیں

قاری ہدایت اللہ صاحب راوی ہیں کہ ایک دفعہ آپ مجھے اور قاری علی اکبر کو سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے گئے وہاں بے پناہ رش تھا۔ میں تھوڑا سا چل کر واپس ہوگیا۔ آپ نے ہم دونوں کو بازوؤں سے پکڑ لیا اور کھینچ کر دربار لے گئے اور ہمارے ہاتھ پکڑ کر مزار کے پاس لے گئے اور فرمانے لگے کہ حضور! ان لڑکون کا خیال رکھیں میں نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا آپ فرمانے لگے مجھے نظر آ رہا ہے۔

صوفی محمد ارشاد راوی ہیں گرمیوں کا موسم تھا میں واہ کینٹ سے گھر کے لیے روانہ ہوا جب کوٹلہ اڈہ پر بس سے اترا تو میرے دل میں کشش پیدا ہوئی کہ سرکار بازار میں فلاں دوکان پر بیٹھے ہیں جس کا نام یاد نہیں ہے میں کھاریاں سٹینڈ سے سیدھا اسی دوکان پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اسی دوکان میں تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب سے گفتگو میں مصروف ہیں میں نے دوزانو ہو کر قدم بوسی کی آپ کافی دیر مجھ پر شفقت فرماتے رہے۔

ان دنوں آم کا موسم تھا پاس ہی ایک آموں کی ریڑھی والا تھا۔ آپ نے اس کو کہا کہ 5 کلو اچھے اچھے آم لفافہ میں ڈال دو جب اس نے آم دے دیئے اور میں پیسے دینے لگا تو آپ نے فرمایا کہ پیسے تو پہلے ہی دے دیئے ہیں پھر وہاں سے میں سرکار کے ہمراہ چڑیا ولہ شریف آ گیا یہ تھی سرکار کی دلی کشش ورنہ مجھ جیسا گنہگار کہاں اور حاجی صاحب سرکار کہاں۔

ایک دفعہ میں نے اپنی نئی سوزوکی پک اپ گیراج میں کھڑی کی جب صبح اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گاڑی غائب ہے میں نے تھانہ میں رپورٹ درج کرائی اچانک ۴ دن کے بعد رات ۱۰ بجے آپ میرے پاس آئے ان کے ہمراہ خلیفہ عنایت علی اور چند دیگر احباب تھے مجھے ہر طرح سے تسلی دی اور فرمانے لگے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں نئی گاڑی لے دوں گا۔ میں نے عرض کیا سرکار! آپ تشریف لائے ہیں مجھے گاڑی مل جائے گی مجھے مکمل یقین ہے آپ رات کو ہی واپس چلے گئے میں نے گاڑی تلاش کرنا چھوڑ دی اور اپنی کریانہ کی دکان کرنے لگا۔ چند دن گزرے ہوں گے کہ ایک آدمی میرے پاس ایبٹ آباد سے

marfat.com

آیا اور کہنے لگا میرے پاس گاڑی ہے آپ لے لیں میں نے اسے بتایا فی الحال میرے پاس رقم نہیں ہے تو وہ شخص کہنے لگا آپ میرے ساتھ چل کر گاڑی پسند کریں رقم بعد میں دے دینا میں اس کے ہمراہ ایبٹ آباد گیا جا کر گاڑی دیکھی اور سودا طے ہو گیا۔ میں نے اسے 5 ہزار روپیہ دیا اور باقی کا وعدہ کر لیا اور شام کو گاڑی گھر لے آیا میں نے آتے ہی اس کی تھوڑی بہت مرمت کرائی جس سے گاڑی کی حالت ہی بدل گئی ایک ہفتہ کے بعد میں نے وہ گاڑی فروخت کر دی جس سے تقریباً 15 ہزار نفع بھی مل گیا اور گاڑی کی رقم بھی وعدہ سے پہلے واپس کر دی۔ پھر کیا تھا ایک ماہ میں میں نے دو تین گاڑیاں لیکر فروخت کیں جس سے میری اپنی گاڑی جو چوری ہوئی تھی اس کی رقم بھی پوری ہو گئی اور گاڑی بھی مل گئی۔ یہ سب قبلہ حاجی صاحب سرکار کی نگاہ کرم کا فیض تھا مجھے اپنے والی گاڑی بھول گئی جیسے چوری ہوئی ہی نہ ہو۔

میں ایک دفعہ چڑیاولہ شریف سے واہ کینٹ جانے لگا تو مسجد میں قبلہ سرکار سے ملاقات کی اور اجازت مانگی آپ فرمانے لگے چلو میں تم کو گاڑی پر بٹھا دوں۔ اس دن میرے ساتھ دینہ ضلع جہلم تک آئے اور دینہ آ کر فرمانے لگے اچھا بیٹا اب جاؤ اور پیچھے کا فکر نہ کیا کرو۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ اور واقعی مجھے گھر کا کبھی فکر نہیں تھا یہ سرکار کی شفقت اور پیار تھا۔ جو کبھی نہیں بھولے گا۔

حاجی صاحب سرکار کی طبیعت اس قدر خاکسارانہ تھی کہ دنیاوی لحاظ سے چھوٹے سے غریب سے غریب انسان کے ساتھ بھی بات کرتے تو اس شفقت اور پیار سے کہ اسے اپنی حقارت کی بجائے عزت دار ہونے کا خیال گزرنے لگتا۔ اور عاجزی اور مسکینوں سے محبت محض اتباع سنت ﷺ اور پیروی رسول مقبول ﷺ تھی کیونکہ حضور ﷺ کا بھی طرز زندگی مسکینوں جیسا تھا۔ حضور ﷺ ہمیشہ یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ عزوجل مجھے مسکین حالت میں زندہ رکھنا اے اللہ عزوجل مجھے مسکین کر کے مارنا اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں گروہ میں بٹھانا۔ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کے مصداق آپ ساری زندگی مسکین رہے اور قیامت کے دن ان شاء اللہ آپ مسکینوں کے زمرہ میں ہی اٹھیں گے۔

محبت رسول ﷺ کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ حضور ﷺ کے شان پاک میں رطب اللسان رہتے اور فضائل نبوی ﷺ بیان کرتے وقت کسی چیز کا دھیان نہ رہتا۔ اگر کسی نے نبی پاک ﷺ کی صفت میں نعت خوانی کا تذکرہ شروع کیا جونہی پیارے مصطفیٰ ﷺ کا پاک ذکر آیا آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ پر نوٹوں کی بارش کر دیتے۔ اشک بار آنکھوں سے روپے دبا رہے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کی صفت بیان کر رہا ہے حضور اکثر فرمایا کرتے تھے غیر مذاہب سے اسی لیے نفرت ہے کہ ان کے دل

marfat.com

میں محبت رسول مقبول ﷺ نہیں حضور کئی بار مسلمانوں کی بے راہروی اور خلاف سنت طریقوں کو دیکھ کر غمگین ہوتے اور ان کے حق میں دعا فرماتے۔ اتباع سنت ﷺ کا یہ عالم تھا کہ حضور عالم اپنی تبلیغ میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ایک با مقصد زندگی گزارنی چاہئے اور ایسے کام کرنے چاہئیں جس سے خلق خدا کو فائدہ پہنچے اور انسان کی عاقبت بھی سنورے۔ یہ کام ہم پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں پر چل کر ہی کر سکتے ہیں۔ بسا اوقات اپنے خصوصی اوقات میں میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ عارف کھڑی کا یہ شعر اپنے مخصوص لہجے میں خوش الحانی سے پڑھتے آپ کے بار بار پڑھنے سے ایک عجیب رقت اور گداز پیدا ہوتا۔

لکھ ہزار بہار حسن دی اندر خاک سمانی
لا پریت محمد جس دی جگ تے روے کہانی

دنیا اور مال و دولت کی محبت قطعاً نہ تھی۔ اور یہ بھی اتباع سنت ﷺ ہی کا نتیجہ تھا کہ حضور ﷺ نے دنیا میں زندگی جس طریقہ سے گزاری اس کا صحیح نمونہ میرے قبلہ عالم تھے۔ حضور ﷺ کی زندگی کا جو خاکہ اس شعر میں کھینچا گیا ہے آپ اس کا عملی نمونہ تھے شعر یہ ہے۔

پاؤں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا
اور اپنا یہ حال کہ پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا

یہاں بھی بالکل یہی حال تھا کہ سب کچھ موجود ہوتے ہوئے بھی امیرانہ زندگی کی بجائے فقیرانہ حالت رکھی غرضیکہ حضور قبلہ اتباع سنت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ مندرجہ ذیل اشعار میں حضور کی بے لوث اور مخلص زندگی کا نمونہ کھینچا گیا ہے۔

زندگی تھی آپ کی بس اک مثالی زندگی
عجز و مسکینی میں گویا اک نرالی زندگی
زندگی بھر دور تھے کبر و ریا و نام سے
تھا خدا پیش نظر اور تھی غرض اس کام سے
گفتگو اور بیٹھنے میں سادگی مطلوب تھی
روز و شب میں سنت خیر الوری محبوب تھی

marfat.com

ظاہری زینت بناوٹ سے ہمیشہ تھے نفور
تھے مرقع اک مثالی زندگی میرے حضور
علم کا اک بے کراں قلزم تھے اپنی ذات میں
عمل کا کامل نمونہ تھے عادات میں
اپنی ہستی کو مٹا کر اس طرح گم نام تھے
کہ بہت کم آشنا تھے ان کے فیض عام سے
دین کا جذبہ تھا پیدا آپ کی ہر بات میں
تھے نمونہ قرون اولی کا وہ اپنی ذات میں
جو دیا بہر خدا اور جو کیا بہر خدا
زندگی بھر نفس و خواہش سے رہی ٹکر سدا
واہ کیا مقبول اور محبوب تھی وہ زندگی
روز و شب کا مشغلہ تھا بندگی ہی بندگی
ظلمت الحاد میں روشن ستارہ آپ تھے
گمراہی کے دور میں روشن منارہ آپ تھے
آپ تھے قطب زماں اور آپ تھے غوث زماں
آپ کی ذات مقدس دین میں تھی اک نشان
مصطفیٰ کے دین کے عاشق تھے اور جانباز تھے
دین کا غم اس زمانہ میں نہ تھا جز آپ کے
یاخدا اس تربت اقدس پہ رحمت ہو مدام
جس میں اک بندہ کامل ہے تصوف کا امام
اے خدا ہم سب کو توفیق کر دیجو عطا
ہم رہیں ان کے نشان راہ پر قائم سدا
ہم چلیں اس راہ پر جس پر ہیں وہ چلتے رہے
اور کریں جو زندگی بھر آپ ہیں کرتے رہے

marfat.com

حضرت شیخ رحمت علی
ہر خفی از نور جان او جلی
ہر طریق مصطفیٰ محکم پے
نغمہ عشق و محبت را نے
تربتش ایمان خاک شہر ما
مشعل نور ہدایت بہر ما

ترجمہ: حضرت حاجی رحمت علی رحمتہ اللہ علیہ جن کی جان کے نور سے روحانیت کا ہر راز عیاں ہے۔ جو حضور اکرم ﷺ کے طریقے پر مضبوطی سے قایم ہے۔ جن کی جان سے عشق ومحبت کے نغمے پھوٹتے تھے۔ ان کا مزار ہمارے شہر کی مٹی کے لیے ایمان کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ ہمارے لیے نور ہدایت کی مشعل ہیں۔ وہ خود عشق کے سرشار تھے۔ اور عشق کے تیز رفتار پیامبر بھی تھے۔ اور انکی روشن پیشانی سے عشق کے بھید آشکار ہوئے۔

سلسلہ بیعت و دستار بندی

حضور قبلہ عالم نقشبدی سلسلہ میں قبلہ پیر سید ولایت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ساکن گجرات کے دست حق پر بیعت تھے۔ اس لحاظ سے حضور قبلہ عالم نقشبدی سلسلہ سے ہی بیعت فرماتے تھے مگر یہ زندگی بھر آپ کا معمول رہا کہ آپ حتی الوسع لوگوں کو مرید بنانے میں تامل فرمایا کرتے تھے اور آپ نے بیعت کو کاروبار بنانے سے پوری طرح اجتناب کیا اور اس وقت تک کسی کو مرید نہ بناتے جب کی اس کے خلوص اور ایمانی جذبہ کا پورا جائزہ نہ لیتے عام طور پر جب لوگ آپ کے پاس بیعت ہونے کے لیے آتے تو آپ انکو مشہور ومعروف گدیوں کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت فرماتے۔

marfat.com

خود اسی کو بیعت فرماتے جو جذبہ خلوص سے مالا مال ہو کر مرید بننے کی خواہش کا اظہار کرتا اور پیہم اصرار کے ساتھ بضد ہوتا اور حلقہ ارادت میں داخل ہونے والوں میں زیادہ مقبول نگاہ وہ ہوتا جو دنیاوی اغراض کی بجائے دین سیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتا اور خالص سلوک کا طالب ہوتا اور حقیقت میں بیعت کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ اہل اللہ سے دین کا راستہ سیکھا جائے اور دین پر چلنے کے لیے اسے اپنا عملی نمونہ بنایا جائے اس زمانے میں پیری مریدی کا کاروبار زیادہ تر دنیاداری پر چل رہا ہے مرید پیر کے پاس اس لیے آتا ہے اور بیعت کرتا ہے کہ پیر صاحب خرقہ خلافت عنایت کریں اور آگے پیری مریدی کا سلسلہ چل نکلے۔ نذریں نیازیں آنی شروع ہوں اور روزی کا ذریعہ بن جائے اور پیر صاحب بھی خوش ہوتے ہیں کہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے۔ حلقہ ارادت وسیع ہوتا جا رہا ہے اور مرید نذریں، نیازیں دے رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ مخصوص بندگان خدا کے سوا عام طور پر پیری مریدی میں دنیاداری کا دخل زیادہ ہو گیا ہے مگر یہ حقیقت ثانیہ ہے کہ حضور قبلہ عالم اس کے بالکل برعکس تھے۔ آپ تو کسی کو مرید بنانے میں بڑے تامل سے کام لیتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے

کہ پیری مریدی کوئی آسان کام نہیں۔ کسی کا ہاتھ ہاتھ میں لینا بہت بھاری کام ہے۔ کیونکہ مرشد مرید کا نہ صرف اس دنیا میں خیال رکھتا ہے بلکہ اس کی عاقبت سنوارنے کا بھی ضامن ہوتا ہے اس لیے ہم کسی کا ہاتھ ہاتھ میں نہیں لیتے یہ بڑا بھاری کام ہے۔ دنیا میں گناہ گاروں کی اصلاح فرما کر راہ دین پر چلانا اور آخرت میں اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق جیسا کہ قرآن شریف میں ہے (مفہوم) ہر کوئی اپنے پیشوا امام کے ساتھ اٹھے گا۔ حضور قبلہ عالم سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ اشعار اس ضمن میں بیان فرمایا کرتے۔

مرشد کامل اوہ سہیڑیے باہو جیہڑا دو جگ خوشی وکھاوے ہو
پہلے غم ٹکڑے دا میٹے پچھے رب دا راہ سمجھاوے ہو

حضور فرمایا کرتے تھے کہ مرشد کامل ایسا ہونا چاہیئے جو طالب کو دارین کی خوشی دکھائے اور دونوں جہان میں سرفراز اور کامران فرمائے پہلے طالب کے دل سے روزی اور رزق کا غم دور کرے اور پھر رب کی طرف رہنمائی فرمائے۔

marfat.com

حضور قبلہ حاجی صاحب ایسی پیری مریدی کو سخت ناپسند فرمایا جس میں صرف دنیاوی اغراض ہوں آپ دنیاداری کے طور پر اس سلسلہ کو وسعت دینا چاہتے تو آپ کے لاکھوں مرید ہوتے مگر آپنے اس سے گریز کیا اور حضرات صوفیاء کرام نے جو اصل بیعت سے غرض رکھی تھی اسی کے مطابق چل کر زندگی بسر فرمائی اور چند ایک عقیدت مندوں کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کو پیارے ہوگئے۔ آپ خصوصی طور پر ان برگزیدہ بندگان خداعزوجل کے معمول کے مطابق زندگی بسر فرماتے رہے جو خدا کے فضل کے مخصوص تھے اس دور قحط الرجال میں ایسی روحانی ہستیوں کا ملنا دشوار ہے۔

بقول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دی شیخ با چراغ ھمی گشت گرد شہر
کز دام و دد ملولم و انسانم آرزو ست
زیں ھمرہان ست عناصر دلم گرفت
شیرخدا و رستم دستانم آرزو ست
گفتم کہ یافت می نشود جستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزو ست

مولانا روم کے اشعار کا یہ مفہوم اسی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

ایک دن خدا کا ایک بندہ دن دیہاڑے چراغ ہاتھ میں رکھ کر سارے شہر کے اردگرد پھرا اور کسی کی تلاش کر رہا تھا کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا ڈھونڈ تے ہو؟ جواب دیا کسی انسان کی تلاش کر رہا ہوں کیا تمہیں اس آباد گنجان شہر میں انسانوں کا یہ ہجوم اور بھیڑ دکھائی نہیں دیتی؟ تو صاحب دل نے جواب دیا کہ یہ تو مجھے حیوان اور چوپائے معلوم ہوتے ہیں اور میں کسی انسان کی تلاش میں ہوں جو شیر خدا ہو اور رستم کی سی قوت رکھتا ہو یعنی روحانی اور بدنی دونوں قوتیں رکھتا ہو۔

اور سچی بات بھی یہی ہے کہ انسان صرف اس کو ہی نہیں کہتے جو ظاہری طور پر انسانوں جیسی شکل وصورت رکھتا بلکہ حقیقی انسان وہ ہے جس کی سیرت وعادات انسانی ہوں اور وہ انسانی کمال کے لحاظ سے ممتاز ہو۔

حضور قبلہ عالم کی زندگی ایک حقیقی انسان کی زندگی تھی حضور رکو دیکھنے والے لوگ بشرطیکہ وہ سیاہ دل نہ ہوں۔ اللہ عزوجل کی یاد میں محو ہو جاتے اور دنیا سے بے رغبت ہو جاتے تھے جیسا حدیث شریف میں ہے کہ خدا کے بندے وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے یہ چیز حضور میں موجود تھی اور

marfat.com

دیکھنے والے دیکھ کر خدا کو یاد کرتے تھے۔اور دنیا سے بے رغبت ہو جاتے کیونکہ آپ خود خدا کی یاد میں محو رہتے تھے اور دنیا سے عملاً بے رغبت تھے اور یہ محض خدائے تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تھا۔

علم میں اور عمل میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا
عشق احمد ﷺ میں کٹتا تھا چکر دن رات کا
راز مخفی کی طرح مخفی رہے مخلوق سے
بھید کو محفوظ رکھا اور خود چھپ کر رہے
ظاہری آنکھیں تو ان کو پا کبھی سکتی نہ تھیں
باطنی آنکھیں تو ان سے دور جا سکتی نہ تھیں
جوھری نے دیکھتے ہی اصل جوھر پالیا
ہو گئی پہچان نظر جس دم وہ چہرہ آ گیا
میرے حضرت کی نرالی اور عجوبہ ذات تھی
دین کے اسرار میں ڈوبی ہوئی بات تھی
میرے حضرت علم کا تھے اک سمندر بیکراں
جسکی تہہ میں پہونچنا تھا کار مشکل بے گماں
پھر مخالف آپ کے جوھر کا اقراری ہوا
کوئی ضدی ہٹ دھرم ہوگا جو انکاری ہوا
گفتگو شیریں تھی ان کی رس بھری جادو مقال
پھنس گیا تو سامنے آیا نظر بے قیل و قال
سادہ گفتگو اور سادگی وہ بات میں
ایک دلکش سادگی تھی ان کی ہر ہر بات میں
مسلک حنفی تھا ان کا مشغلہ دن رات میں
عشق محبوب ﷺ خدا میں محو تھے اور بس فنا

marfat.com

ذکر پیغمبر ﷺ عمر بھر تھا وظیفہ آپ کا
ہوں خدا کی رحمتیں اس ذات اقدس پر ہزار
جس کے صدقہ میں ہوئے ہیں حنفیوں میں ہم شمار

سادات کا ادب

حضرت سادات اکرام کا بہت ادب واحترام ملحوظ رکھتے تھے۔ایک دفعہ حضور قبلہ کی مجلس میں ایک شخص آیا اور باتوں کا سلسلہ چل نکلا باتوں میں اس شخص نے کہا کہ آج کل کے سید بھی بدکردار ہو چکے ہیں اس شخص نے سید کی ذات پر لعن طعن شروع کردی۔تو آپ کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو گیا اور اس شخص سے کہا کہ تمام آل رسول ﷺ کی توہین کرنے سے باز رہ کیونکہ آل رسول ﷺ کی توہین کرنا کفار کا شیوہ تھا ۔ہاں سادات میں جو کوئی غلط کام کرے اس پر انگلی رکھو اور اس کا نام لیکر کہو کہ فلاں سید نے یہ غلط کام کیا ہے اگر ایک غلط ہو تو آل رسول ﷺ کی بے ادبی نہیں کرنی چاہیئے۔

ماں کے ادب و تعظیم کی قابل تقلید مثال

چوہدری محمد افضل صاحب راوی ہیں۔جب مجھے قبلہ سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا تو کچھ عرصہ بعد مرشد پاک نے حکم دیا کہ اپنی مائی صاحبہ کو بھی ملاقات کے لیے ہمراہ لانا میں نے اپنی اماں جی سے مرشد کی خواہش عرض کی ۔اماں جی نے کہا ٹھیک ہے تمہارے ساتھ چلوں گی کیئی تین ہفتے گزر گئے اور جانا نہ ہوا پھر مرشد پاک نے اماں جی کا ذکر کیا اور پوچھا کیوں نہیں آئیں چنانچہ میں نے اماں جی کو اصرار کے ساتھ تیار کر لیا اور آپ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوا۔مرشد پاک دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور مسکراتے ہوئے آگے بڑے مینار کے نیچے بچھی ہوئی جائے نماز پر اماں جی کو بٹھایا اور کہا ''سخت گرمی ہے آپ آرام کریں۔'' چنانچہ میں اپنی مائی صاحبہ کے پاس بیٹھ گیا اور پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔اتنے میں مرشد

علماء اکرام ارشاد فرماتے ہیں۔

''ہیرا اگر گندگی میں پڑا ہو۔تو گندگی میں پڑے ہونے کی وجہ سے ہیرا بدل نہیں جاتا۔لیکن چونکہ یہ اسکا مقام نہیں اسلیے اسکی قدر و قیمت وہ نہیں ہوتی۔اسی طرح سادات اگر برائی کریں تو انکا وہ مقام نہیں۔لیکن اس برائی کی وجہ سے ان کے سید ہونے میں شک نہیں کیا جا۔ کا۔''

marfat.com

پاک تشریف لے آئے اور میرے اماں جی کے پاس بیٹھ کر اچھی اچھی باتیں کرنے لگے اور فرمایا کہ اماں جی ماں جیسی محبت و پیار والی بے لوث ہستی اور کہیں نہیں مل سکتی آپ بار بار دہراتے اماں جی! ماواں تے ٹھنڈیاں چھاواں۔

یہ الفاظ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اس کے بعد آپ نے اپنے اماں جی کا واقعہ سنانا شروع کیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر قیام کے دوران خلق خدا کی بھلائی کے کام سے فراغت پانے کے بعد کبھی کبھی اپنے اماں جی کو ملنے اپنے گاؤں ناروالی چلا جاتا جب گھر پہنچتا تو اماں جی کے قدموں میں گر پڑتا پھر وہ مجھے اٹھا کر میرے چہرہ پر بوسہ دیتی۔ اماں جی چارپائی پر بیٹھتیں اور میں زمین پر آپ کے قدموں میں بیٹھتا اور ایک کوزہ پانی لیکر اپنے اماں جی کے پاؤں دھوتا اور پانی کا دھوؤں از راہ ادب پیتا اور اپنے چہرہ پر ملتا اس طرح اماں جی مجھے دعائیں دیتی اور کہتی میرے بیٹے رحمت علی تیرا سینہ خدا کے سینے سے لگا ہوا ہے۔ میں مسکرا کر کہتا اماں جی ایک دفعہ سینے سے سینہ لگا تو پھر میں نہ چھوڑوں گا۔

قبلہ حضور فرماتے ہیں کچھ وقت گزارنے کے بعد جب میں اپنی اماں جی سے رخصت لیتا تو واپس ہوتے وقت جب تک مجھے اماں جی نظر آتی رہتیں ان کی طرف پیٹھ نہ کرتا تھا کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔

جب حاجی صاحب سرکار کی مائی صاحبہ اس فانی دنیا سے پردہ فرما گئیں تو آپ نے اپنے گاؤں جانا بند کر دیا۔ صرف اپنے آبائی قبرستان میں مرحومہ کی قبر مبارک کو بوسہ دیتے اور ایصال ثواب کے بعد واپس آجاتے

جو ماں کا بے ادب ہے اس سے خدا کی رحمت روٹھ جاتی ہے

آپ کو یہ گوارہ نہ تھا کہ کوئی ماں کا بے ادب ہو اور انکے پاس آئے۔ ایک دفعہ گجرات کا ایک آدمی حضور قبلہ حاجی صاحب کے پاس آیا چونکہ وہ اپنی ماں کا بے ادب تھا اور اس کی ماں اس سے ناراض تھی آپ نے اسے دھتکار دیا اور فرمایا کہ پیچھے ہٹ جاؤ کہ تم ماں کے گستاخ ہو اور جو ماں کا بے ادب ہے وہ

marfat.com

ہمارے پاس ہرگز نہ آئے اور نہ ہم سے کسی خیر کی توقع رکھے۔اس لیے جاؤ پہلے اپنی ماں کو راضی کرو اور پھر ہمارے پاس آنا۔آپ فرمایا کرتے تھے جو ماں کا بے ادب ہے اس سے خدا کی رحمت روٹھ جاتی ہے اور جس سے خدا کی رحمت روٹھ جوئے وہ کسی طرف سے بھی بھلائی کی توقع نہ رکھے۔

جب آپ سول ملٹری ہسپتال کھاریاں میں زیر علاج تھے تو مجھے بھی آپ کے پاس ہسپتال میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک دفعہ ایک مائی صاحبہ قبلہ حاجی صاحب سرکار کی عیادت کے لیے آئیں تو آپ نے بڑے پیار سے ان کے سر پر ہاتھ دھرا اور مجھے حکم دیا کہ میٹھے پانی سے ان کی تواضع کروں۔پھر چائے منگوا کر ان کو پیش کی۔تقریباً آدھا گھنٹہ کے بعد وہ آپ سے رخصت ہوئیں تو آپ نے ان کے حق میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کچھ رقم بھی ان کی نذر کی اور کچھ پھل اس بی بی کو بطور تبرک دیا۔آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں آپ نے اس بی بی کے سر پر ہاتھ رکھا اور الوداع کیا۔

چونکہ میں اس خاتون کو نہیں جانتا تھا جب وہ چلی گئیں تو آپ نے مجھے بتایا کہ یہ عورت میرے حقیقی بھائی کی بیوی ہے۔اور یہ بچی بڑی نیک ہے۔کیونکہ یہ بچی اماں جی کی بڑی خدمت کرتی تھی۔میری مائی صاحبہ کا بڑا ہی ادب کرتی تھی۔اس لیے میں نے اس بچی سے پیار کیا اور خاطر تواضع کی کہ اس بچی کو دیکھ کر مجھے میری اماں جی یاد آ گئی تھی۔

ویسے بھی جو عورتیں آپ کی زیارت کے لیے اور فیض کرنے کے لیے آتیں ان میں جو بھی عمر کے لحاظ سے ماں کا درجہ رکھتی ان کا بہت ہی ادب کرتے تھے۔

جون ۱۹۸۴ء کے آخری جمعۃ المبارک کا واقعہ ہے کہ میری اماں جی آپ کی زیارت کو آئیں تو ان کے ہمراہ میں اور میرے بھائی محمد اشرف تھے جب جمعۃ المبارک ادا کر چکے تو اس کے بعد لنگر تمام زائرین میں تقسیم کیا گیا۔زائرین میں سے ہر ایک بے تاب تھا کہ حاجی صاحب پہلے ہماری عرض سنیں اور ہم پر نظر کرم کریں مگر جونہی لنگر شریف کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو آپ میری اماں جی اور بھائی صاحب کے ہمراہ مسجد سے باہر نکلے اور فرمانے لگے کہ اماں جی کو میں خود چھوڑ کر آؤں گا۔بھائی محمد اشرف نے بہت کہا کہ قبلہ سینکڑوں کی تعداد میں زائرین آپ کے منتظر ہیں اور دور دور سے لوگ فیض یاب ہونے آتے ہیں

marfat.com

لہذا آپ ایسا نہ کریں ان زائرین کی طرف متوجہ ہوں تو اس پر قبلہ حاجی صاحب فرمانے لگے کہ زائرین تو روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں مگر روز روز ایسی عبادت گزار مائی صاحبہ تو نہ ملیں گی اس لیے میں خود مائی صاحبہ کو بھمبر گاڑی پر بٹھا کر آؤں گا۔ چنانچہ سرکار میری اماں جی کو اپنی کار میں بٹھا کر بھمبر بس سٹاپ پر لے گئے۔ٹکٹ لے کر اماں جی کو بس پر بٹھا دیا جب آپ واپس ہونے لگے تو میری اماں جی کو کہا کہ آپ میرے لیے دعا کریں اور میرے سر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیریں۔

پڑوسی

محمد حسین روایت کرتے ہیں:۔مسجد سے جنوب کی طرف مکان جو پہلے محمد عالم کی ملکیت تھا اس نے یونس نامی شخص کے ہاتھوں بیچ دیا۔ اس کو شرارت سوجھی اور جہاں حضرت قبلہ عالم لنگر پکاتے اس کے دوسری جانب اس نے غسل خانہ اور طہارت خانہ بنا دیا اور کہا کہ سرکار تنگ آ کر خود بخود یہاں سے چلے جائیں گے ۔آپ نے ان کو بہت سمجھایا کہ ادھر غسل خانہ نہ بنائیں کیونکہ ہم ادھر لنگر پکاتے ہیں مگر وہ بضد رہا ان کی اس ضد پر آپ نے فرمایا کہ اچھا تو پھر یہاں پر کوئی بھی اس غسل خانہ کو استعمال نہ کر سکے گا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یونس کے مکان کے ساتھ مشتاق صوبیدار کا مکان تھا۔شام کو دونوں آپس میں لڑ پڑے اور مشتاق قتل ہو گیا۔ یونس اور اس کا بھائی عبدالرؤف دونوں قیدی ہو گئے اور ان کو مکان چھوڑ کر جانا پڑا۔عبدالرؤف کو ۱۶ سال قید ہوئی اور یونس ۱۲ سال بعد اب بھی قید میں ہے۔اب وہاں دل محمد اور عبدالقیوم مقیم ہیں جو آپ کے عقیدت مند ہیں۔

چوہدری احمد دین روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک فوجی عنایت اللہ حیدری رہتا تھا وہ سرکار سے عناد رکھتا تھا۔ میں نے اس کو کئی بار سمجھایا کہ تم کو ان باتوں کا علم نہیں ولی اللہ کے کاموں میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے اور تم محض غلط فہمی کا شکار ہو وہ جواب میں کہتا کہ میرے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے، وہ زیادتی ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایک دن اس نے سرکار سے تلخ کلامی کی۔اسی روز وہ بیمار ہو گیا۔ بیماری نے طول پکڑا اور جان کنی میں مبتلا ہو گیا اس کی شکل ایسی مسخ ہو گئی کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا۔ایک دن اپنے بیٹے کو بھیج کر مجھے بلایا۔ میں گیا تو اٹھ کر رونے لگا۔ کہنے لگا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے میں غلط فہمی کا شکار رہا ہوں آپ کا کہنا بجا تھا۔ میری حضرت سے تلخ کلامی ہوئی تھی آپ مہربانی کریں اور حاجی صاحب سے عرض کریں کہ میرے گھر

marfat.com

تشریف لائیں اور میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یا تو میری مشکل آسان کر دے یا تندرسی ہو جائے۔ میں سرکار کے پاس آیا اور اس کی درخواست گوش گزار کی۔ آپ فرمانے لگے تمہیں ان باتوں کا علم نہیں۔ میں قدموں میں گر گیا۔ اور منت سماجت کر کے آپ کو حیدری کے گھر لے گیا۔ حیدری بڑا رویا اور معافی مانگی کہ خدا کے واسطے مجھے معاف کر دیں۔ فرمانے لگے اچھا جو اللہ کو منظور ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کا آخری سفر آسان فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے گئے کوئی آدھا گھنٹہ کے بعد اطلاع آئی کہ حیدری فوت ہو گیا ہے۔

دولت دنیا سے بے نیازی و بے اعتنائی

چوہدری فتح خاں روایت کرتے ہیں:- ایک روز میں نے شام کی نماز مسجد میں ادا کی۔ نماز کے بعد حضرت قبلہ فرمانے لگے لنگر لے کر جانا ہے۔ میرے ساتھ مہمان بھی تھے۔ ہم نے لنگر کا کھانا اٹھالیا۔ آگے آگے سرکار جا رہے تھے ان کے پیچھے ہم تھے۔ آپ فرمانے لگے قرض ہو گیا ہے خیر کوئی بات نہیں۔ ختم ہو جائے گا۔ میں اسی پریشانی میں گھر چلا گیا۔ برنالہ کے ایک شخص سے ٹریکٹر کی رقم لینی تھی۔ میں نے اپنے ایک دوست کو ساتھ لیا۔ اور برنالہ چلا گیا۔ وہاں سے مجھے رقم مل گئی۔ وہ رقم میں نے ایک چادر میں باندھ لی چونکہ نوٹ چھوٹے تھے اس لیے ایک گٹھڑی بن گئی۔ وہ میں نے دوست کو پکڑا دی چڑیا ولہ شریف آ کر میں نے وہ گٹھڑی لے لی جب مسجد میں داخل ہوئے تو ہمارے سامنے سے کچھ خواتین گزریں۔ جو کھانا دے کر واپس لوٹ رہی تھیں۔ آپ نے انہیں روک دیا اور فرمایا کہ ٹھہرو ہمارا چوہدری آ رہا ہے۔

آپ نے اپنے دست مبارک سے حلوہ پلیٹ میں ڈالا مجھے فرمانے لگے کہ روٹی کھاؤ میں روپوں والی گٹھڑی کی گرہ کھولنے لگا تھا۔ (وہ رات قرض والی بات میرے ذہن میں تھی) میں نے عرض کیا کہ سرکار یہ رقم حاضر ہے۔ جہاں خرچ کرنا ہے کر لیں۔ فرمانے لگے پیسے میرے کس کام کے۔ میں نے کیا کرنے ہیں۔ ہاتھ لگانے سے برکت ہو گئی ہے دوبارہ گرہ لگا لو اور روٹی کھاؤ۔ میں نے گرہ لگائی۔ روٹی کھائی اور واپس لوٹ آیا پھر میں نے جہاں ضرورت تھی خرچ کر دیئے۔

marfat.com

صوفی محمد ارشاد سے مذکور ہے یہ غالباً ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے جب سردار عبدالقیوم آزاد کشمیر کے صدر تھے موضع بڑھنگ تحصیل بھمبر (آزاد کشمیر) میں دربار حاجی شاہ سے متصل مسجد میں بچوں کے لیے در۔گاہ کا افتتاح کرنے کیلیے صدر آزاد کشمیر نے آنا تھا ہم نے چڑیاولہ شریف میں عشاء کی نماز ادا کی تو سرکار نے فرمایا چلو چلتے ہیں تو اسی وقت ہم چاروں سرکار کے ساتھ پیدل ہی ڈل کی طرف چل پڑے تھوڑی دور گئے تو پیچھے سے ایک بس آ گئی اور ہمارے اشارہ کے بغیر ہی انہوں نے بس روک لی اور ہمیں سوار ہونے کو کہا تو حاجی صاحب نے فرمایا بس میں سوار ہو جاؤ ہم تمام بس میں بیٹھ گئے اور بس چل پڑی۔ٹول چیک پوسٹ پر ہم اتر گئے ہمارے وہاں پر اترنے سے ۲ منٹ پہلے چار پانچ گاڑیاں وہاں سے بڑھنگ گاؤں کی طرف گئیں ہم نے سوچا صدر صاحب موضع بڑھنگ چلے گئے ہیں۔صوفی محمد صادق صاحب نے وہاں ڈیوٹی پر موجود ملٹری پولیس سے پوچھا کہ صدر صاحب چلے گئے۔یا نہیں؟ تو وہ ایم پی والے کہنے لگے صدر صاحب چلے گئے ہیں حاجی صاحب سرکار فرمانے لگے ابھی نہیں گئے صوفی صادق صاحب نے دوبارہ ایم۔پی والوں سے پوچھا۔تو انہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر پہلے چلے گئے ہیں۔حاجی صاحب نے دوبارہ فرمایا کہ ابھی نہیں گئے تو ہم نے پیدل چلنا شروع کر دیا ابھی تقریباً ۲ فرلانگ چلے ہوں گے کہ پیچھے سے گاڑیوں کی لائیٹ دکھائی دی۔حاجی صاحب فرمانے لگے صدر صاحب ابھی آ رہے ہیں چند منٹ کے بعد ۶-۵ کاریں ہمارے پاس سے گزر گئیں ہم چلتے گئے تقریباً دو یا تین سو قدم گئے ہوں گے کہ آگے سے ایک جیپ واپس آ گئی اور ہمارے پاس آ کر رک گئی ایک صوفی صاحب جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے وہ ہم سے پوچھنے لگے کہ جب صدر صاحب یہاں سے گزر کر گئے ہیں تو آپ ہی ادھر آ رہے تھے؟ تو سرکار نے فرمایا جی ہم ہی آ رہے تھے تو وہ صوفی صاحب کہنے لگے کہ صدر صاحب نے فرمایا ہے ان آدمیوں کو گاڑی میں

marfat.com

سوار کر کے لے آئیں تو سرکار نے فرمایا آپ کی بہت مہربانی ہم پہنچ رہے ہیں آپ چلیں وہ واپس چلے گئے ہم تھوڑی دیر کے بعد دربار حاجی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد، جس میں درگاہ کا صدر صاحب نے افتتاح کرنا تھا، پہنچ گئے۔

صدر صاحب کی تقریر سنی جیسے ہی تقریر ختم ہوئی حاجی صاحب سرکار نے ہمیں فرمایا کہ جلدی سے باہر نکل چلیں خود سرکار نے چادر کی بکل ماری ہوئی تھی جس میں وہ رات کو پہچانے نہیں جاتے تھے ہم سب جلدی سے مشرق کی جانب گلی میں سے ہوتے ہوئے گاؤں سے باہر نکل آئے اور وہاں سے سیدھے واپس اپنی مسجد میں آ گئے۔ راستے میں آ کر سرکار نے فرمایا کہ ہم جلدی جلدی وہاں سے اس لیے آ گئے ہیں کہ صدر صاحب نے ہمیں اپنے ساتھ کھانے پر بلانا تھا لیکن ہم کو بڑھنگ والوں نے دعوت نہیں دی۔ اس لیے ہمارا کھانے میں شریک ہونا مناسب نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ لوگوں کو لیکر آ گیا ہوں۔
دوسرے دن صبح سیکرٹری راجہ محمد اکرم آئے تو انہوں نے حافظ مشتاق احمد صاحب امام مسجد اڈہ شہید مولائی کو بتایا کہ رات کو تقریر ختم ہونے کے بعد ہم نے حاجی صاحب سرکار کو کافی تلاش کیا لیکن آپ نہیں ملے کیونکہ صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم صاحب نے فرمایا تھا کہ ان بزرگوں کو میرے ساتھ کھانے پر بلوائیں۔

marfat.com

صوفی محمد ارشاد سے مذکور ہے یہ غالباً ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے جب سردار عبدالقیوم آزاد کشمیر کے صدر تھے موضع بڑھنگ تحصیل بھمبر (آزاد کشمیر) میں دربار حاجی شاہ سے متصل مسجد میں بچوں کے لیے در۔گاہ کا افتتاح کرنے کیلیے صدر آزاد کشمیر نے آنا تھا ہم نے چڑیاولہ شریف میں عشاء کی نماز ادا کی تو سرکار نے فرمایا چلو چلتے ہیں تو اسی وقت ہم چاروں سرکار کے ساتھ پیدل ہی ڈل کی طرف چل پڑے تھوڑی دور گئے تو پیچھے سے ایک بس آ گئی اور ہمارے اشارہ کے بغیر ہی انہوں نے بس روک لی اور ہمیں سوار ہونے کو کہا تو حاجی صاحب نے فرمایا بس میں سوار ہو جاؤ ہم تمام بس میں بیٹھ گئے اور بس چل پڑی۔ٹول چیک پوسٹ پر ہم اتر گئے ہمارے وہاں پر اترنے سے ۲ منٹ پہلے چار پانچ گاڑیاں وہاں سے بڑھنگ گاؤں کی طرف گئیں ہم نے سوچا صدر صاحب موضع بڑھنگ چلے گئے ہیں۔صوفی محمد صادق صاحب نے وہاں ڈیوٹی پر موجود ملٹری پولیس سے پوچھا کہ صدر صاحب چلے گئے۔یانہیں؟ تو وہ ایم پی والے کہنے لگے صدر صاحب چلے گئے ہیں حاجی صاحب سرکار فرمانے لگے ابھی نہیں گئے صوفی صادق صاحب نے دوبارہ ایم۔پی والوں سے پوچھا۔تو انہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر پہلے چلے گئے ہیں۔حاجی صاحب نے دوبارہ فرمایا کہ ابھی نہیں گئے تو ہم نے پیدل چلنا شروع کر دیا ابھی تقریباً ۲ فرلانگ چلے ہوں گے کہ پیچھے سے گاڑیوں کی لائیٹ دکھائی دی۔حاجی صاحب فرمانے لگے صدر صاحب ابھی آرہے ہیں چند منٹ کے بعد ۶-۵ کاریں ہمارے پاس سے گزر گئیں ہم چلتے گئے تقریباً دو یا تین سو قدم گئے ہوں گے کہ آگے سے ایک جیپ واپس آ گئی اور ہمارے پاس آ کر رک گئی ایک صوفی صاحب جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تھے وہ ہم سے پوچھنے لگے کہ جب صدر صاحب یہاں سے گزر کر گئے ہیں تو آپ ہی ادھر آرہے تھے؟ تو سرکار نے فرمایا جی ہم ہی آرہے تھے تو وہ صوفی صاحب کہنے لگے کہ صدر صاحب نے فرمایا ہے ان آدمیوں کو گاڑی میں

marfat.com

سوار کر کے لے آئیں تو سرکار نے فرمایا آپ کی بہت مہربانی ہم پہنچ رہے ہیں آپ چلیں وہ واپس چلے گئے ہم تھوڑی دیر کے بعد دربار حاجی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد، جس میں درسگاہ کا صدر صاحب نے افتتاح کرنا تھا، پہنچ گئے۔

صدر صاحب کی تقریر سنی جیسے ہی تقریر ختم ہوئی حاجی صاحب سرکار نے ہمیں فرمایا کہ جلدی سے باہر نکل چلیں خود سرکار نے چادر کی بکل ماری ہوئی تھی جس میں وہ رات کو پہچانے نہیں جاتے تھے ہم سب جلدی سے مشرق کی جانب گلی میں سے ہوتے ہوئے گاؤں سے باہر نکل آئے اور وہاں سے سیدھے واپس اپنی مسجد میں آ گئے۔ راستے میں آ کر سرکار نے فرمایا کہ ہم جلدی جلدی وہاں سے اس لیے آ گئے ہیں کہ صدر صاحب نے ہمیں اپنے ساتھ کھانے پر بلانا تھا لیکن ہم کو بڑھنگ والوں نے دعوت نہیں دی۔ اس لیے ہمارا کھانے میں شریک ہونا مناسب نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ لوگوں کو لیکر آ گیا ہوں۔ دوسرے دن صبح سیکرٹری راجہ محمد اکرم آئے تو انہوں نے حافظ مشتاق احمد صاحب امام مسجد اڈہ شہید مولائی کو بتایا کہ رات کو تقریر ختم ہونے کے بعد ہم نے حاجی صاحب سرکار کو کافی تلاش کیا لیکن آپ نہیں ملے کیونکہ صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم صاحب نے فرمایا تھا کہ ان بزرگوں کو میرے ساتھ کھانے پر بلوائیں۔

marfat.com

اهل قبور سے کسب فیض

آپ نے فرمایا کہ جب حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کا محکمہ اوقات نے انتظام سنبھالا۔انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ آپ کتنی تنخواہ لیں گے۔میں نے جواب دیا کہ کل بتاؤں گا۔رات کو میں دربار شریف حاضر ہوا اور احوال عرض کئے فرماتے ہیں کہ اس رات داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہوگئی۔صبح اوقاف والوں کو بتایا کہ میں ایک لاکھ روپے ایک گھنٹے کا لوں گا۔

۶۰۔۱۹۵۹ء میں آپ نے تقریباً چھ ماہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پانی بھرا۔اس کے بعد تقریباً ۶ ماہ حضرت دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا پانی بھرا۔بعدازاں آپ دربار شریف واپس تشریف لے آئے۔

جناب خلیفہ حاجی عنائت صاحب روایت کرتے ہیں:- آپ نے فرمایا کہ ایک دن دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ عایہ کنوں میں بوکا گر گیا اور اس کنواں کے نیچے بھوڑ کی جڑیں تھیں جو آدمی بھی نیچے جاتا۔وہ ان جڑوں میں پھنس جاتا۔انہوں نے مجھے بوکا نکالنے کے لیے کہا تو میں نے کہا کہ ابھی لیں۔میں نے پہلی دفعہ غوطہ لگایا اور بوکا نکال لیا اور جب اوپر آیا تو ۱۰ روپے کا نوٹ تیرتا ہوا ملا جو دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ عایہ نے انعام میں دیا۔

آپ نے فرمایا جب میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر ان کے دربار شریف حاضر ہوا تو رات کو سب لوگ دربار شریف سے باہر نکال دیئے گئے اور مجھ پر کسی کی نظر نہ پڑی۔میں اندر ہی بیٹھا رہا۔اور دروازے بند کر دیئے گئے۔

marfat.com

آدھی رات کے بعد حضرت سلطان باہو صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے آپ اتنا عرصہ کدھر رہے ہیں دوسو (200) سال ہو گئے ہیں مجھے آپ کا انتظار کرتے ہوئے۔ پھر حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے نظر کرم فرمائی اور مجھ پر بڑی مستی طاری ہوگئی ۔ وہ رات اندر ہی گزاری اور جب دروازہ کھلا تو میں باہر آیا اور پھر واپس گجرات آ گیا۔

آپ نے حضرت تنوح علیہ السلام، شیخ چوگانی سے بھی فیض حاصل کیا۔آپ جڑیاولہ شریف سے پیدل شیخ چوگانی شریف سفر فرمایا کرتے تھے راستے میں ان دنوں جنگل آتا تھا۔آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ راستے میں ایک اژدھا میرا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا مگر میں نے کچھ پڑھا تو موذی میرا راستہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔

سپاں شیاں دے سر گھانداوانگ دلیراں جاندا

marfat.com

باب سوم

تبلیغ دین میں مشکلات

(الف) ریاضت و مجاہدہ

(ب) تعمیر مساجد

(ج) حادثہ

marfat.com

ریاضت ومجاہدہ ،مشقت

قاری ہدایت اللہ راوی ہیں کہ قاری علی اکبر صاحب اور میں کوٹلہ سے پیدل چل کر آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ایک جمعۃ المبارک کو ہم صبح سویرے حاضر خدمت ہوئے۔ہم نے آ کر طبیعت کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب مجھے ''حضرت صاحب'' کہا کرو۔ہم نے عرض کیا۔کیا آج ہی حضرت صاحب ہوئے ہیں؟ فرمانے لگے ہاں آج ہی۔میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب بننے کا نسخہ ہمیں بھی بتائیں۔فرمانے لگے میں رات کو تھکا ہوا تھا نیند بھی آئی ہوئی تھی مسجد کے باہر کافی اینٹیں تھیں جو کہ اٹھا کر مسجد کے پچھلی طرف لے جانی تھیں۔عشاء کی نماز کے بعد میں نے اپنے نفس کو کہا کہ اٹھ۔مگر وہ نہ اٹھا پھر میں نے کہا کہ جناب اٹھو پھر بھی نہ اٹھا پھر میں نے کہا کہ جناب عالی اٹھو نا ں۔یہ کام آپ نے ہی کرنا ہے مگر یہ کوئی نہ اٹھا پھر میں نے کہا کہ حضرت صاحب اٹھوناں۔پھر وہ اٹھ گیا چنانچہ میں نے صبح سحری تک اپنے نفس سے خوب کام لیا ہے۔پھر ایک معروف پنجابی شعر کا یہ مصرع دہرانے لگے۔

marfat.com

باج فقیراں کسے نہ ماریااے ظالم چور اندر دا ھو

بابا نور الٰہی (سیداشریف) روایت کرتے ہیں:۔ دربار شریف حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ پر آپ سارادن پانی بھرتے۔صبح سویرے غسل خانوں کواپنے ہاتھوں سے صاف کرتے تھے۔۷ سال کے بعد آپ کے دل میں خیال آیا کہ میرے عمل میں کوئی کمی رہ گئی ہے رات کوخیال کیا کہ صبح اٹھ کر اپنی داڑھی مبارک سے غسل خانوں کوصاف کروں گا رات کواسی خیال میں سے گئے۔رات کوحضرت شاہدولہ دریائی کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو پروگرام رات کو بنایا ہے وہ نہیں کرنا ہم نے آپ کی ڈیوٹی دوسری جگہ لگادی ہے۔

انڈیا کی جاسوسی کاالزام

ایک دفعہ کسی نے شرارتاً شکایت کی کہ یہ انڈیا کے جاسوس ہیں۔ککرالی سے ایک تھانیدار حوالدار اور سپاہی لے کرآ گیا آپ سے پوچھا کہ پیسے کدھر سے لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا انڈیا سے۔انہوں نے تلاشی لے کراپنی خوب تسلی کرلی تو آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی یہاں چھوڑ جائیں یہ دیکھنے کے لیے کہ پیسے کدھر سے آتے ہیں۔جب آدھی رات ہوئی تو آپ نے اس کو جگایا کہ اٹھومیرے ساتھ چلو۔اسے ایک جگہ لے گئے جہاں گھپ اندھیرا تھا۔جب آپ نے ذکر شروع کیا تو ایک شعلہ سااٹھااور ہرطرف نور ہی نور ہوگیا۔وہ سپاہی بے ہوش ہوگیا۔ہوش آیا تو اس کودکھانے کے لیے نوٹ گننے لگے توان کی کھڑکھڑاہٹ ہوئی جسے وہ سن سکتا تھامگراس کے ہونٹ سلے ہوئے تھے کہ بول نہ سکتا تھا۔آپ نے فرمایا اٹھ اور دیکھ لے کہ کل تم نے بتایا ہے کہ یہ نوٹ میرے پاس آگئے ہیں مگروہ چپ تصویر حیرت بنا رہا۔

صبح اسے روٹی پکاکر کھلائی۔آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے مخلوق کو کھلاتے تھے۔تھانیداراورحوالدارآئے آپ نے انہیں کہا کہ اپنے آدمی سے پوچھ لیں وہ سپاہی کہنے لگا اگر جان کی سلامتی چاہتے ہوتو چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ یہاں توبات ہی دوسری ہے۔

فوجی سکیورٹی کا واقعہ

مستری محمد حسین راوی ہیں:۔ ایک حیدری نامی آدمی نے سکیورٹی سے شکائت کی کہ یہ سریارات کو ہندوستان سے آیا ہے۔حضرت قبلہ ذرابرابربھی پریشان نہ ہوئے۔میں نے چوہدری محمد مالک کو بتایا کہ لوگ حضرت قبلہ حاجی صاحب کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔جمعہ کے دن چوہدری محمد

marfat.com

مالک نے مجھے سریہ کے بارے میں صحیح صورتحال بتانے کے لیے کہا کہ یہ کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ یہ میرے پاس بل ہے اور ہم رقم دیکر سریہ لائے ہیں۔ پھر اس نے اعلان کیا کہ جو آدمی سرکار کے بارے میں شکائت کرتا ہے وہ سامنے آجائے آئندہ اگر کسی آدمی نے انگلی ادھر کی تو اس کی انگلی ساتھ نہ رہے گی۔ آپ اس پر بڑے خوش ہوئے اس پر نگاہ شفقت فرمائی۔ آپ نے اس کو تلقین فرمائی کہ پانچ وقت نماز ادا کیا کر اور رات کو نفل بھی پڑھا کر اور شام کو دو نفل ادا کرلیا کر اور پھر یہی نہیں اس کو بیعت بھی فرمالیا۔

کئی دن فوج کی سکیورٹی آ کر پہرہ دیتی رہی مگر آپ اپنے کام میں دن رات مگن رہے۔ فوج نے آپ کی ہر ایک چیز کو چیک کیا وہ اپنے ساتھ خاص قسم کے آلے لائے ہوئے تھے۔ جس کی مدد سے ہر شے کو چیک کر...تے رہے۔ حتی کہ آپ کی قمیض کے بٹن تک انہوں نے چیک کئے۔ جب کچھ نہ ملا تو سکیورٹی انچارج میجر نے آپکا ایک بازو پکڑ کر اپنے اہلکاروں کو کہا کہ پکڑ بھی لو دیکھتے کیا ہو۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ آپ کے منہ سے نکل گیا مجھے کیا پکڑے گا کہیں خود نہ پکڑا جائے۔ بس پھر کیا تھا۔ دنیا نے دیکھا کہ وہ بدبخت میجر مرگیا اور قبر نے بھی اس کو قبول نہ کیا۔

راجہ بشیر پولیس انسپکٹر بیان کرتے ھیں :- غالباً عصر کے وقت حضور نے زیر تعمیر مسجد کے سامنے بھمبر روڈ کے دوسری طرف دو سفید کپڑوں میں ملبوس جوان عمر آدمیوں کو اپنے پاس بلایا اور ان کی لنگر کی چائے سے تواضع وغیرہ کی۔ اس دوران ان دونوں نے حاجی صاحب سے سکیورٹی نقطہ نگاہ سے چند ایک سوالات دریافت کئے اور انہوں نے زیر تعمیر مسجد کی ہاتھ سے خدمت کرنے کی پیشکش کی لیکن حاجی صاحب نے ان سے کہا کہ بھائی آپ کو جس کام کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے آپ سب سے پہلے اس کام کو مکمل کریں۔ کیونکہ اس کام کا آپ کو معاوضہ ملتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لیے تو مستری، مزدور اور میں موجود ہوں۔ حاجی صاحب کی طرف سے اس سوال پر ان دونوں افراد نے ایک دوسرے کو خاص نگاہوں سے دیکھا اور ساتھ ہی ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ سائیں جی اس مسجد کی تعمیر پر آپ خود خرچ برداشت کرتے ہیں یا دوسرے آدمی بھی مدد کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ خدا کا گھر ہے اور اس کے اخراجات خدا عزوجل پورے کرتا ہے اس میں، میں نے یا کسی اور نے کیا خرچ کرنا ہے۔

اس مختصر گفت وشنید کے بعد وہ دونوں صاحبان مسجد سے باہر چلے گئے۔ چونکہ میرا خود بھی اس ہی پیشہ سے تعلق تھا، اس لیے میں اندر ہی اندر بھانپ گیا کہ یہ دونوں آدمی کسی انٹیلی جنس ایجنسی کے کارکنان ہیں اس موقع پر قربان جاؤں حاجی صاحب پر انہوں نے میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ

marfat.com

دونوں انٹیلی جنس یونٹ کے آدمی تھے ان کی اس قوت مشاہدہ نے مجھے بہت متاثر کیا - جب میں واپس بڑھنگ آیا تو یہاں میں نے یہ ذکر چند ایک افراد سے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 1965ء کو پاک بھارت جنگ کے بعد انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اکثر افراد ان کی نگرانی کے لیے آ رہے ہیں کیونکہ ان کی کتاب میں حاجی صاحب کی حرکات وسکنات مشکوک ہیں - لیکن ابھی تک نگرانی کرنے والوں کو کوئی ٹھوس ثبوت فراہم نہیں ہوئے - ان دنوں میں نے چند مقامی افراد سے یہ بھی سنا کہ حاجی صاحب کو شک کی بناء پر کوئی انٹیلی جنس ایجنسی والے اٹھا کر لے گئے تھے لیکن چند ایام کے بعد دوبارہ حاجی صاحب کو وہاں چھوڑ گئے۔ مزے کی بات ہے کہ ایسی خطرناک باتوں کے مشہور ہونے کے ساتھ ساتھ حاجی صاحب کی خدمت میں پاکستان آرمی کے کمشنڈ افسران بھی ملاقات کرنے آتے اور بڑی عقیدت اور پیار وادب سے ملاقات کرتے اور ان کی خدمت کرتے تھے - ان سب حالات کے ساتھ حاجی صاحب نے جامع مسجد کی تعمیر بڑی تیزی یکسوئی کے ساتھ اعلیٰ معیاری کاریگروں کے ہاتھوں جاری رکھی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں کچھ عرصہ جنگلوں میں رہا اور وہاں خاردار بوٹی کے بیج ہاتھوں میں مسل کر چبا لیا کرتا تھا۔ آپ سے منقول ہے کہ کچھ عرصہ تک میں نے نقاب اوڑھے رکھا بعد میں ارشاد قرآنی کے مطابق اتار دیا۔

حشر کے دن تمام اعضاء بول پڑیں گے اور انسان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا میرے تمام اعضاء اللہ کے حضور معافی مانگیں گے کہ یا اللہ ہمیں کس کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا کہ ہمیں گواہی دینے والا چھوڑا ہی نہیں یعنی اتنا کام کیا ہے کہ مخالفت میں ایک بیان بھی نہ دے پائیں گے۔ جب نفس کشی کی بات ہوتی تو فرمایا کہ میں نے اس کو مارا نہیں اس سے کام لیا ہے۔

جب آپ دربار حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کی ڈیوٹی پر تھے۔ ان دنوں زیادہ تر سنگھی شام کو حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار کے پاس جایا کرتے تھے۔ جس ہجرہ مبارک میں آپ مقیم تھے یہ وہی حجرہ مبارک تھا جس میں حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام کیا اس وقت یہ حجرہ مبارک ۱۳ سیڑھیاں گہرا تھا۔

آپ نے اپنے دورانیہ میں اسے اونچا کیا اور پھر مسجد سے صرف ۶ سیڑھیاں گہرا رہ گیا۔ آپ نے اپنے قیام کے دوران مسجد شریف شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کی مرمت کا کام بھی کیا۔

marfat.com

مساجد

مساجد سے غائت درجہ عشق کی منفرد روشن مثال

روایت میں ہے کہ قیامت کے دن پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے زمین کا بستر لپیٹا جا رہا ہوگا قیامت کا سماں بڑا ہولناک اور خوفناک ہوگا۔ ایسے میں ''حضوری مساجد'' یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص محبوب بندوں کی تعمیر کردہ مساجد اپنی اصلی حالت میں آسمانوں پر اٹھالی جائیں گی اور جنت کی ایک وادی میں انہیں سجادیا جائیگا اور مومنوں کو ہر جمعہ کے روزان مساجد کی سیر کرائی جائے گی۔ جس پھر وہ بہت شاداں وفرحاں ہوں گے۔

روایات میں ہے کہ مساجد پل صراط پر کشتی کی مانند ہونگی اور انکو چلانے والے مؤذن اور امام ہونگے اور نمازی مسافروں کی مانند ہونگے اور یہ انہیں لیکر پل صراط پار ہونگے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اگر مؤذن اور امام کا یہ حال ہے تو تعمیر کرنے والی کی فضیلت کیا ہوگی۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان مساجد میں ایک اینٹ بھی لگانے والوں کو محل عطا کیے جائیں گے۔ اس مرد قلندر کی شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جس نے ایک نہیں کئی مساجد تعمیر کرائیں اور ان سے اس دلنشیں انداز میں پیار رکھا جیسے کوئی بہت پیار کرنے والی پاکباز ماں اپنے نومولود بیٹے کو پیار کرتی ہو، اسے پالتی، غذا کھلاتی اور پرورش کرتی ہو، نہلاتی دھلاتی خوبصورت کپڑے پہناتی، تیل اور کنگھی

غرضیکہ کسی چیز کی بھی کمی نہ چھوڑتی ہو، اسے نہ اپنی مشقت کی پرواہ نہ دولت واخراجات کی فکر ہو، فکر ہو تو بس یہی کہ میرا دلارا "چاند" سب سے زیادہ حسین نظر آئے۔ حضرت قبلہ نے اپنی مساجد کو اس سے بھی بڑھ کر منفرد انداز میں تعمیر کیا۔ لوگوں کو مساجد تعمیر کرتے تو دیکھا ہے لیکن مساجد کی تعمیر سے عشق حضرت قبلہ کے سوا اور کسی کو کرتے نہیں دیکھا ہے۔

۱۹۶۰ء کی سرد راتوں میں ایک درویش کو لوگوں نے اس جنگل میں جہاں آبادی کے دور دور تک آثار نہ تھے، بنیادیں کھودتے دیکھا۔ حضرت قبلہ کنویں سے پانی نکالتے، ریت ڈھوتے اور اتنی شدید مشقت کرتے کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں ان دنوں حضرت قبلہ کا عالم شباب تھا عالم شباب کو اس مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹانا کسی کسی کا کام ہے۔ چند مساجد کی تعمیر کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

چڑیاولہ شریف

مستری محمد حسین بیان کرتے ہیں :- ایک شخص مجاہد حیدری نامی نے اس جگہ مجاہد آباد کا بورڈ لگانے کی کوشش کی۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ اس جگہ کا نام چڑیاولہ شریف ہی ہے کہ میں یہ نام شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر آیا ہوں اور یہ چڑیاولہ شریف ہی بولا جائے گا۔ اس بات پر کافی جھگڑا اور لے دے بھی ہوئی۔ مگر آخر کار اس پر سمجھوتہ ہو گیا۔ اور آپ نے مجاہد آباد کا بورڈ نہ لگانے دیا۔ پھر جو آدمی مجاہد آباد کا نام لیتا تھا منہ کے بل گر پڑتا پھر لوگوں کی سمجھ میں آ گیا کہ آپ تو مامور من اللہ ہیں۔

marfat.com

جامعہ چڑیاولہ شریف کا قیام

دین کا جھنڈا اٹھاکر آگئے میدان میں
تھا تصور دین کا ہی ہر زماں ہر آن میں
حاسدوں کی لاکھ کوشش پڑ گئی بیکار سب
اور خدا کے فضل سے مسجد ہوئی آباد اب
اے خدا کے گھر تیری قسمت میں یہ تحریر تھا
کہ خدا کا برگزیدہ تیرا مستوی بنا
اب تو ذکر اللہ سے معمور اور آباد ہے
کیا تجھے آباد کرنے والا بھی کچھ یاد ہے
گو جہاں سے چھپ کے برزخ میں ہوا جاکر مکیں
پر ہے زندہ یاد اس کی دل سے مٹ سکتی نہیں
ہے دعا جب تک رہے قائم زمین و آسماں
ہو قبر پر ان کی نزال رحمت رب جہاں

marfat.com

جامعہ مسجد سفینہ غوثیہ ۔ چڑیاولہ شریف:

بابا نورالہی (سید اشریف) روایت کرتے ہیں:۔ جب آپ چڑیاولہ شریف آئے تو یہاں جنگل کا سماں تھا ۔دو شخص معصوم صاحب کے دربار کے پاس بھیڑیں چرا رہے تھے آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو اپنے ساتھ لے آئے ۔ایک جگہ آ کر پوچھا کہ اس کا مالک کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خیریاں مراڑیاں کا رہنے والا ہے۔آپ اسے اور اس کے ساتھیوں کو، جو تعداد میں پانچ تھے، بلا بھیجا اور اس جگہ کی قیمت دریافت کی انہوں نے کہا کہ جو آپ کی مرضی دیدیں۔ بار بار تکرار کرنے پر انہوں نے کہا کہ آپ ۵۰ روپے فی مرلہ کے حساب سے دیدیں آپ نے فرمایا کہ یہ رقم تھوڑی ہے۔کل کوئی حق شفعہ نہ کردے۔ اس لیے اس کا معاوضہ میں ۱۰۰ روپے فی مرلہ کے حساب سے دوں گا آپ نے ۱۰ روپے بیعانہ دیا اور فرمایا کہ کل آپ لوگ گجرات آجائیں ۔تاکہ کاغذی کاروائی مکمل کر لی جائے۔وہ لوگ اگلی صبح گجرات پہنچ گئے۔آپ نے ان کو ساتھ لیا اور تحصیلدار کے پاس پہنچے۔تحصیلدار نے کہا کہ میں وہ جگہ جب تک دیکھ نہ لوں اور نقشہ وغیرہ نہ بنالوں اس کا انتقال نہیں کرسکتا۔تحصیلدار چڑیاولہ شریف گیا اور جگہ کی پیمائش کرنے کے بعد کاروائی مکمل کی۔

اگلی صبح آپ نے بازار سے ضروری سامان خریدا اور چڑیاولہ شریف لے آئے ۳ ماہ تک آپ کا معمول یہ رہا کہ صبح چڑیاولہ شریف اور شام گجرات ہوتے اور سارا دن مسجد کی زمین کو ہموار کرنے میں بسر کرتے۔

مستری محمد حسین بیان کرتے ہیں:۔ کہ مسجد کی بنیادوں کے لیے آپ نے ایک لاکھ اینٹیں منگوالیں۔

کام شروع ہوگیا بنیادوں کی چوڑائی ۳ فٹ اور گہرائی ۶ فٹ کھودی اور یہ ساری اینٹیں بنیادوں میں لگ گئیں ۔آپ کو مسجد کے کام سے اس قدر عشق تھا کہ آپ رات کو چڑیاولہ شریف آجاتے اور ساری رات اپنے سر پر مٹی ڈھو کر بھرتی ڈالتے رہتے ۔کوئی گدھا وغیرہ مسجد کی چاردیواری میں نہ آنے دیا۔

ساری رات بھرتی ڈالتے رہتے اور صبح فجر کی نماز شاہدولہ صاحب جا کر ادا فرماتے۔ شاہدولہ

marfat.com

دربار پر سارا دن کام کرتے اور رات کو پھر جڑیاولہ شریف آجاتے۔ یہ علاقہ ان دنوں اس قدر ویران تھا کہ رات کو سوائے گیدڑوں کے کسی اور کی آواز نہ آتی تھی یہاں پر سوائے مجاہد حیدری نامی شخص کے اور کسی کا کوئی مکان نہ تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے مکان میں رہتا تھا۔

ایس مرد قلندر نے رکڑ جگہ نوں کر گلزار دیتا
جتھے دن نوں سپ شوکدے سن راتی نال واری گیدڑ بولے سن

آپ کا سب سے پہلا رفیق کار میں بنا۔ میں نے اس جگہ کے قریب ہی ایک آرا لگا لیا۔ آپ ہمارے پاس بیٹھے تھے ویسے بھی ہم درویشوں کے خادم ہیں۔ میرے بھائی غلام حسین اور چچازاد بھائی لال خان نے دیواریں مکمل کیں۔

پھر آپ، حاجی عبدالکریم اور میں لاہور گئے وہاں اتفاق فونڈری سے ٹی آئرن اور گارڈر خریدے۔ ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سب فیکٹری والوں کو آپ نے اپنی گرہ سے چائے پلائی۔
کہاں ہم کرایہ کا حساب لگا رہے تھے مگر کہیں آپ آس پاس ہوٹلوں سے سارا دودھ اکٹھا کرتے پھر رہے تھے۔ ہم رات کو واپس جڑیاولہ شریف لوٹے۔

چھت ڈالنے کا مرحلہ آیا تو آپ فرمانے لگے کہ اس پر ٹائلیں ڈالنی ہیں ان دنوں میں نے دکان بنائی تھی۔ سیمنٹ بجری ریت ملا کر روزانہ ۶۵۔۶۰ ٹائلیں بناتے رہے اس کام میں خواجہ شمس صاحب اور سائیں لال صاحب بھی میرے ساتھ شامل تھے۔ ظہر کی نماز ادا کر کے ہم چھٹی کر لیا کرتے تھے۔
ہر صبح آپ ہم سے پوچھتے آج آپ کیا کھائیں گے۔ ہم کبھی کسی چیز اور کبھی کسی چیز کا نام لے دیتے۔ پھر آپ گجرات چلے جاتے اور بچوں کی طرح ہمیں کھلاتے پلاتے رہتے۔ جب ٹائلیں ڈال دی گئیں تو لنٹر ڈالنا تھا۔ ہم آپ کے ہمراہ لاہور گئے آپ کوئی سریا پسند نہ آیا۔ فرماتے ولائتی بلٹ کا سریا چاہیئے۔

لنڈے میں ایک آدمی سے پوچھا کہ تمہارے پاس ولائتی بلٹ کا سریہ ہے۔ اس نے کہا کہ تین دن بعد مل سکتا ہے۔ ہم نے اس کو ۱۴ ٹن سریہ کے لیے ۱۰۰۰ روپے بیعانہ دیا اور واپس آگئے۔
تین دن بعد ہم دوبارہ اس کی دکان پر گئے اور سریا حاصل کر لیا۔ آپ نے اس کو کہا کہ کسی ٹرک

marfat.com

کا انتظام کر دے۔ٹرک آ گیا اوراس پر سریا لوڈ کیا گیا۔آپ کے کہنے پر اس نے بل بنایا۔آپ نے اٹھ کر ایک ایک روپے کے نوٹ میز پر رکھے۔پھر آپ نے پانچ کے اور کے اور پھر ۱۰ کے نوٹ رکھے اس کو غصہ آ گیا۔کہنے لگا کہ سریا لینا ٹنوں کے حساب سے اور نوٹ روپے کے دینے۔میں کوئی کباڑیا نہیں۔بڑے آئے خریدار۔آپ نے اس کو فرمایا کہ تم یہ بتاؤ کہ ماں کے پیٹ سے تم اتنے ہی بڑے آئے تھے اس آدمی کو بڑا تعجب ہوا۔

پھر آپ نے سلوکے میں ہاتھ ڈالا۔۵۰۰ روپے کے نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیئے۔اس وقت ۵۰۰ روپے کا نوٹ سرخ رنگ کا ہوتا تھا۔پھر سلوکے میں ہاتھ ڈالتے گئے اور سرخ رنگ کے نوٹوں کا سلسلہ چل نکلا تو وہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔آپ نے فرمایا اگر آپ کھڑے نہ ہوتے تو یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہتا۔وہ دکاندار کہنے لگا میں تو یہ سمجھا تھا کہ آپ یہ سریا مسجد کے لیے نہیں بلکہ کاروبار کے لیے لے جارہے ہیں۔ہم رات ۱۲ بجے قریب چڑیا ولہ شریف پہنچے اس وقت بارش ہو رہی تھی۔ہم نے سریا اتار کر رکھ لیا۔

لنٹر والے دن پانی نکالا گیا تو کنواں کا پانی ختم ہو گیا۔آپ نے خواجہ صاحب سے کہا کہ پانی کا کیا کریں؟ خواجہ صاحب چڑیا ولہ شریف گاؤں گئے اور جا کر اعلان کیا کہ مسجد کی چھت ڈال رہے ہیں۔پانی کی ضرورت ہے۔چڑیا ولہ شریف کا ہر بوڑھا جوان بچہ اور عورت گھڑے بالٹیاں غرضیکہ جو کچھ بھی ان کے پاس تھا۔پانی بھر بھر کر لے آئے پانی اتنا زائد ہو گیا کہ آپ نے فرمایا کہ اب یہ پانی کنوائیں میں ڈال دیں اور کنواں بھی بھر گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اب بس کریں۔خدا آپ پر رحمت کرے یہ پانی شاہدولہ سے آیا ہے۔

بابا نور الٰہی (سیدا شریف) راوی ہیں:- آپ کا معمول تھا کہ آپ مستریوں مزدوروں کو اجرت روزانہ ادا کر دیتے تھے اور مزدوروں میں ہر کسی کو جو نوٹ دیتے وہ نئے ہوتے۔سب سے پہلے آپ نے اپنے لیے حجرہ بنایا پھر آپ گجرات نہ جاتے بلکہ حجرے میں ہی قیام فرماتے۔

مسجد کا صدر دروازہ محمد اسلم صاحب نے بنایا۔یہ لوہے کا بنا فولڈنگ دروازہ ہے۔

مینار

مستری محمد حسین راوی ہیں:- مینار بنانے کی تجویز زیر غور آئی تو بڑھنگ کے مستری میاں حاجی کو

''اس لیے کہ حکم یہ ہے۔مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو''

marfat.com

بلایا گیا۔ انہوں نے عرض کیا سرکار مینار بنانا بڑی بات ہے۔ اتنا خرچہ برداشت کریں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اللہ عزوجل کے فضل سے۔ مزید فرمایا کہ اگر ۵۰۰ روپے کے نوٹ جوڑ کر رکھیں جو مینار کی لمبائی چوڑائی کو اوپر تک ڈھانپ دیں تو کیا اتنی رقم سے مینار بن سکتا ہے؟ مستری میاں حاجی نے کہا کہ ہاں! بن جائے گا۔

مینار کی گوہ آپ خود باندھتے تھے جورات کو بندھتی اور صبح کام شروع ہو جاتا۔ ایک دن گوہ باندھ رہے تھے کہ تقریباً ۵۰ فٹ کی بلندی سے آپ نیچے گر گئے مگر قدموں کے بل نیچے گرتے ہی اٹھ گئے۔ فرمانے لگے مجھے شاہد ولہ نے ہاتھ رکھ کر بچالیا ہے۔ مستری حاجی میاں کو فرمانے لگے میں آپ کو نوٹ نئے دوں گا اس لیے آپ کے کام میں کمی نہیں ہونی چاہئے۔ مستری صاحب نے عرض کیا کہ سرکار کمی نہیں ہوگی۔

۹۶ فٹ اونچا مینار عرصہ ڈیڑھ سال میں مکمل ہوا ۱۰۴ زینے اس کے اندر بنے۔ مستری لال اور مستری میاں حاجی نے مل کر یہ مینار تعمیر کیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضور پاک ﷺ کے روضہ مبارک سے خاک شریف لیکر آیا تھا اور وہ اس مینار کی چوٹی پر محفوظ کردی ہے۔

رنگ

محمد الطاف صاحب پینٹر کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں مسجد میں رنگ کرانا ہے۔ ان دنوں میرے پاس کام کا بڑا رش تھا میں نے اجازت چاہی کہ اگر آپ اجازت دیں تو پہلے میں کام ختم کرلوں آپ نے اجازت دے دی۔ میں لوگوں سے لیے ہوئے کام کو ختم کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور پورے تین سال دن رات آپ کی ہی خدمت میں رہا وہ دن جو گزرے ویسے پھر کبھی نہ آئیں گے۔

دن کو مسجد میں کام کرنا، مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد میں ہی رات کو آرام کرنا اور پھر سب سے بڑا یہ کہ آپ کے اپنے ہاتھوں کی پکی ہوئی روٹی کھانا۔ مسجد شریف کی دیواروں کی رگڑائی کرتے کرتے ہاتھوں کی جلد بھی رگڑی جاتی۔ ایک دن گرم گرم روٹی کو ہاتھ لگایا تو منہ سے سی نکل گئی بس اس دن کے بعد سے آپ روٹی کے ٹکڑے کر کے دیتے۔ تا کہ ٹھنڈی ہو جائے۔

میں تین سال اس شوق میں ہی رہا کہ پھول کا ڈیزائن اس طرح بناؤں کہ آپ خوش ہو

marfat.com

جائیں یہ پتہ اس طرح بناؤں تو شاید آپ خوش ہو جائیں۔ کبھی رنگوں کو ملاتا رہتا کہ شاید آپ خوش ہو جائیں۔

تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جُھکا رہا نماز میں

دنیا و مافیہا سے بیگانہ اس کام میں لگا رہا جس کی تکمیل کے بعد آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ تین سال بعد میں نے جب دکان کھولی تو اس طرح لگا جیسے میں نے شام کو دکان بند کی تھی اور صبح کھولی ہے دکان کھلتے ہی کام آ گیا اور وارے نیارے ہو گئے۔ (جو اللہ عزوجل کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ عزوجل اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔)

فرش

مستری محمد حسین راوی ہیں:- جب مسجد کا رنگ مکمل ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ مسجد کا فرش ایسا ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا فرش اس سے بھی بہتر بناؤں گا۔ فرش پر چپس ڈالنے کے لیے موزوں مستری کی تلاش ہوئی اور آخر کار مستری صادق ہم کو مل گئے۔ ہم نے اس سے کہا کہ وہ اس کام کا بیڑہ اٹھائے اس نے کہا کہ میں تو جنرل ضیاء الحق کے بیٹے کی کوٹھی بنا رہا ہوں ابھی فارغ نہیں۔

مستری محمد حسین کا کہنا ہے کہ صبح سویرے نماز فجر کے بعد آپ نے مجھے سکوٹر پر مستری صادق کے گھر چلنے کے لیے کہا۔ اس کے والدین بڑے نیک تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مستری صادق کو لینے آئے ہیں۔ انکے والد نے مستری کو بلایا مگر صادق نے معذرت چاہی۔ مستری صاحب کے والد صاحب اور مائی صاحبہ نے اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارے گھر خدا کی خدائی آ گئی ہے بیٹا ساری دنیا چھوڑ دے مگر اس درویش کا دل نہ دکھا چنانچہ مستری صاحب مان گئے اور انہوں نے ہمیں کہا کہ اتنی مٹی نکال دیں اور اتنا گیڑھا منگوالیں۔ میں (مستری محمد حسین) اور مستری صادق میاں خان نے چار دن کے اندر یہ کام مکمل کر لیا۔ پھر ہم مستری میاں خان کو ساتھ لیکر اسلام آباد مستری صادق کے پاس گئے ان کو ساتھ لیا اور واپس جڑیادلہ شریف آئے انہوں نے آ کر شیشہ لگایا۔ اور مستری میاں خان اور محمد یوسف کو کہا کہ اس میں چپس بھر دیں۔

اخلاص خان کا بیان ہے:- حاجی صاحب مستری صادق کے بارے میں فرمایا کرتے کہ یہ بڑے اونچے مستری ہیں ان کا کام بھی بڑا اونچا ہے اور چپس بھی جو ڈالیں گے وہ بھی بڑی اعلی ڈالیں گے۔ آپ فرمایا کرتے تھے دنیا اوپر سے دیکھتی ہے تو سبحان اللہ کہتی ہے اور اب چپس مکمل ہو جائے گی تو فرش دیکھ کر پھر

marfat.com

سبحان اللہ کہے گی۔

ایک دفعہ فرش بننے کے دوران آپ بیٹھ گئے اور فرمایا صادق صاحب ایک بات پوچھنی ہے۔ مستری صادق مسکرا کر عرض کرنے لگے جی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بتائیں کبھی کوئی خواب بھی دیکھا ہے دربار کے بارے میں؟ مستری صاحب نے عرض کیا کہ ۱۲ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بزرگ خواب میں ملے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا دربار درست کرنا ہے ایک دفعہ پھر یہی خواب آیا اور وہی بزرگ نظر آئے جو کہہ رہے تھے کہ میرا دربار ٹھیک کرنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اے بزرگ یہ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کدھر ہیں پھر انہیں خواب میں دیکھا کہ وہی بزرگ فرمار ہے تھے کہ میرا دربار ٹھیک کرنا ہے پتہ ہم بتادیں گے۔ اس کے بعد پھر کبھی زیارت نہ ہوئی آپ یہ سب سن کر مسکرائے اور فرمانے لگے کہ وہ میں ہی تھا اور دربار بھی یہی ہے۔

درس گاہ کی تعمیر

روایت مستری محمد حسین مسجد کے متصل مغرب کی جانب راجہ ایوب وکیل کی زمین تھی انہوں نے یہ زمین مدرسہ بنانے کے لیے دے دی۔

ابھی بھرتی ڈال رہے تھے کہ ایوب صاحب کا ماموں عنایت آ گیا۔ اس نے کہا یہ جگہ آپ نہ لیں آپ فرمانے لگے ٹھیک ہے اس تنازعہ کو رفع کرا دیتے ہیں۔ ہم دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ شیخ پوگانی اور شاہد ولہ رحمۃ اللہ علیہ گئے جب واپس آئے تو معاملہ صاف ہوگیا اور اس نے دست بستہ عرض کیا کہ سرکار جتنی چاہیں جگہ لے لیں اس نے پانچ دس کرم زمین اور دے دی۔ حضرت صاحب کے پردہ فرمانے کے بعد موصوف نے ۳۲ مرلے زمین اور درس گاہ کے لیے وقف کر دی۔

آپ نے راجہ صاحب کی نشاندہی کے مطابق اس جگہ ایک عالی شان درس گاہ تعمیر کرا دی۔ اس جگہ کے بارے میں راجہ ایوب کے ماموں عنایت کا تنازعہ چل رہا تھا۔

marfat.com

درس چڑیاولہ شریف کی عمارت کی دوسری منزل کی چھت

محمد یوسف صاحب روایت کرتے ہیں :- ایک دن صبح سویرے ہم چڑیاولہ شریف پہنچ گئے۔ آپ کو سلام عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اچھا آ گئے ہو پیچھے گئے تو لنٹر جاری تھا۔ ہماری یہ کوشش ہوتی تھی وہاں پر کھڑے ہوں جدھر کام سخت ہو ہم سب آگے کھڑے ہو گئے۔ یہ کام سخت تھا۔ یہاں پر ڈانبہ پکڑ کر انڈیلنا اور پھر واپس پکڑانا ہوتا تھا۔ اس عمل سے ہاتھوں پر زخم ہو جاتے تھے اور سیمنٹ جب ان زخموں پر لگتا تو بڑی جلن ہوتی تھی۔

آپ نے تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ مبارک سے پراٹھے بنا کر ہمارے لیے بھیجے ہم نے کھالیے اور کام پر لگ گئے۔ اس روز گرمی بہت تھی ۱۰ بجے ہی گرمی شدت پکڑ گئی پھر ظفر اقبال اور افضل آ گئے اور ہماری جگہ کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی انکے پیچھے ہو لیے۔ آپ تھوڑی تھوڑی دیر بعد چکر لگاتے اور آپ کے آتے ہی سب میں تازگی آ جاتی۔ ایک بار آپ تشریف لائے تو آسمان پر بادل آ گئے اور ہلکی ہلکی سی پھوار شروع ہو گئی۔ آپ نے فرمایا آج رب بھی آپ کے ساتھ کام لگا ہوا ہے۔ یہ دیکھ لو ناں۔ اوپر سے بارش برسا رہا ہے اور نیچے کام ہو رہا ہے۔ آپ چائے کی کیتلی لے آئے اور ہم کو ایک ایک پیالی چائے پلائی تو تمام تھکاوٹ دور ہو گئی اور کام اتنی تیزی سے ہوا کہ جمعہ سے پہلے پہلے تمام چھت کا لنٹر پڑ گیا۔ اس دن لنگر بہت پکا ہوا تھا۔ جناب خلیفہ عنایت صاحب آم لائے جوٹب میں ڈال دیئے گئے۔ جب ہم نیچے آئے تو فرمایا کہ کھاؤ کھاؤ آپ نے بھی آدھا آم کھایا اور باقی آدھا آم کسی عقیدت مند کو عطا فرما دیا۔

اپنا جھوٹا دے بندے نوں　　　　کرم ہووے جنابوں

یہ بڑی بات ہوتی ہے کہ آپ اپنا جھوٹا کسی کو عطا فرما دیں میرے دل میں بھی خیال آیا کہ کاش ! سرکار مجھے بھی اپنا جھوٹا عنایت فرمائیں۔ قسم ہے اس ذات پاک کی ادھر میرے دل میں خیال آیا ادھر آپ نے مجھے فرمایا یہ لے۔ جب ہم نیچے آئے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان لڑکوں پر خوش ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مسجد کی ایک ایک اینٹ پر قرآن پاک کی تلاوت ہوئی ہے۔

marfat.com

اے پیاری مسجد!
کہ تجھ میں میرا محبوب آرام فرما ہے۔
اے پیاری مسجد کی فضا
کہ تم میرے محبوب کے سانسوں سے معطر ہو۔
اے حضوری مسجد
کہ تجھے مردقلندر نے کتنے پیار سے بنایا۔
اے وہ زمین کے ٹکڑے
کہ جسے مردقلندر نے اس عالی شان مسجد کے لیے پسند کیا۔
اے اچھے پتھرو
کہ تمہاری قسمت پر مجھے ناز ہے۔
اس لیے
کہ تم اس مردقلندر کے نگاہ انتخاب میں آ گئے ہو۔
اے میٹھے چڑیا ولہ شریف کی پاک سرزمین!
تو مجھے دونوں عالم سے پیاری ہے۔
تو کتنی خوش قسمت ہے
کہ تجھ پر ایک مردقلندر عاشق ہوا
اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تجھے اپنی آرام گاہ بنالیا۔

marfat.com

دربارشریف

آپ نے اپنی حیات مبارک میں ہی یہ جگہ اپنی آخری آرام گاہ بنانے کے لیئے منتخب فرمائی تھی۔

بابا نورالٰہی (سیداشریف) روایت کرتے ہیں۔
ایک دن چڑیاولہ شریف دربارشریف والی جگہ میں سیڑھی لگائی۔ اور آپ ہمیں اس کے اندر لے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اندر اندھیرا تھا۔ یہ سیڑھی سات قدم والی تھی۔ اس کو سات پایہ کہتے ہیں جہاں اندھیرے میں اللہ توبہ کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ ادھر ہم اللہ توبہ کرتے ہیں۔

اس عمارت۔ کے اندر خواجہ شمس رحمتہ اللہ علیہ کی قبر مغرب کی جانب بنائی گئی۔
اور آپ نے اپنے لیے قبر بنا کر اوپر پڑیاں رکھ دیں۔ ایک دن آپ نے اپنے چار سنگھیوں کو بلایا اور قبر کے پاس جا کر فرمایا کہ یہ قبر میں نے اپنے لیے بنوائی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے اپنے چاروں یاروں کو ایک دن اپنی قبر انور کے بارے میں بتایا تھا۔
درج ذیل اشعار پیر فضل شاہ صاحب کے لکھے ہوئے ہیں بعد ازاں حضرت شاہ دولہ سرکار کے روضہ مبارک پر لکھ دیے گیے اور آپ کے وصال کے بعد دربارشریف کی شمالی اور مشرقی دیوار پر لکھ دیے گیے۔ اس کے علاوہ احادیث جنوبی اور مغربی دیوار پر لکھ دی گیں۔

کامل لوک کرامت والے صاحب صدق صفایاں
رہڑدے بیڑے بنے لگن اوہ جد کرن دعایاں
خاراں دے وچ پیدا کردے خوشبویاں رعنایاں
مٹی نوں اکسیر بنادے تاثیراں بدلایاں
کرم کمادن قطب بناون چوراں اہل خطایاں
ٹھکریاں پر بخشش کیتی لعلاں نال رلایاں

marfat.com

باقی رہے نہ گھاٹا کوئی کمیاں کل گوایاں
بدل نت کرم دے وسن رحمت جھڑیاں لایاں
یمن تاثر والیاں نظراں جس جس طرف وگایاں
رہن بھلا کیوں سایاں والیاں کھتریاں ترپایاں
جو جو منگیاں دلوں مراداں سخیاں کولوں پایاں
کدے ناں گھٹیاں مانگت لوکاں لٹاں پیاں مچایاں
واہ خوش بخت جھڑے در اتے ڈگے وتگ گدایاں
دن دن سگوں اضافہ ہویا واہ واہ پاک کمایاں
ایہہ ہتھ رکھن جسدے سر تے سر توں ٹلن بلایاں
درد منداں دے درد پچھانن نالے کرن دعایاں
معصیت تھیں قیدی انہاں جاواں پا رہایاں
وچ دربار الٰہی رکھن جھڑے لوگ رسایاں
کانیاں نکل کمانوں وگیاں انہاں پچھاں پوایاں
مقبولاں نے مولا کولوں گلاں پیاں منایاں
ایڈے زور خدا نے بخشے شاناں تے وڈیایاں
جو جو چایاں دلنوں بھایاں وچ خیالاں آیاں
فضل انہاں دیاں بگڑن ناہیں ہرگز کاروایاں
بڈھی وانگ جنہاں فریاداں پیراں تک پہونچایاں

ذاکر اللہ فی الغافلین منہ کشجرۃ الخضراء فی السنۃ الحمراء
ترجمہ: اللہ کا ذکر کرنے والے غافلوں میں ایسے ہیں جیسے سبز درخت خشک سالی میں۔

لا یرد القضاء الا الدعاء و لا یزید فی العمر الا البر
ترجمہ: قضا کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر کو فقط نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔

ھم قوم لا یشقی جلیسھم

ترجمہ:اہل ذکر ایسی قوم ہیں جن کے پاس بیٹھنے والے بھی بد بخت نہیں ہوتے۔

اذ تحیرتم فی الامور فستعینو من اھل القبور

ترجمہ: یعنی جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ تو اہل قبور سے استمداد کرلو۔

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

ترجمہ: میرے ایسے دوست بھی ہیں جو میری قبا کے نیچے ہیں اور جن کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب

ترجمہ: (حدیث قدسی) جو شخص عداوت رکھے میرے ولی سے پس میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

لا تقوم الساعته حتی یقال فی الارض الله الله

ترجمہ: قیامت نہ آوے گی جب تک اللہ اللہ کرنے والے زمین پر موجود ہیں۔

الا اخبرکم الذین اذا راو ذکر الله

ترجمہ: بہتر اور اچھے آدمی کی تمہیں خبر دوں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آ جاے یعنی اولیا اللہ۔

ذاکر الله فی الغافلین منزلته الصابرین فی الغازین

ترجمہ: اللہ کا ذکر کرنے والے غافلوں میں ایسے ہیں جیسے صبر کرنے والے غازیوں میں۔

یہ احادیث دربار شریف کے صدر دروازے کے اوپر سے شروع ہو کر یعنی جنوب اور مغرب والی دیوار پر بالترتیب لکھے ہوئے ہیں۔

marfat.com

حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر لگے ہوئے کتبہ پر مندرجہ ذیل تحریر لکھی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یااللہ　　لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ　　یارسول اللہ

الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یخزنون ط

یک　زمانہ　صحبت　بااولیا

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت قبلہ وکعبہ پیر طریقت رہبر شریعت واقف اسرار حقیقت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین الحاج رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

۲۴ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ بمطابق ۸ نومبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ المبارک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور کے ساتھ مغرب کی جانب حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر لگی ہوئی تختی کی تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یااللہ جل جلالہ　　لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ　　یارسول اللہ ﷺ

مرید صادق حضرت قبلہ وکعبہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات

۱۰ شوال ۱۳۸۸ھ بروز سوموار بمطابق ۱۱۸ کتوبر ۱۹۶۸ء

marfat.com

جامعہ مسجد سفینہ غوثیہ تھنڈر شریف

راجہ محمد صدیق روایت کرتے ہیں۔

حاجی فضل کریم (کوٹ چھباں) نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض گزاری کہ مسجد کی بنیا رکھ دیں آپ فرمانے لگے ٹھیک ہے ہم عنقریب رکھ دیں گے۔انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہم ویگن لیکر آئے ہیں آج ہی آپ ہمارے ساتھ چلیں ۔فرمانے لگے گجرات سے کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں ان کو الوداع کر کے آؤں گا۔

مہمان چلے گئے تو ہم تھنڈر پہنچے۔حاجی فضل کریم صاحب کی دکان پر پندرہ بیس آدمی ہمارا انتظار کر رہے تھے۔حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار نے فرمایا کہ کہاں مسجد بنائی ہے۔حاجی فضل کریم صاحب نے ایک جگہ دکھائی مگر آپ کو وہ جگہ پسند نہ آئی۔

ان لوگوں میں سے ایک نے (ایک دوسری جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا کہ ایک آدمی کہتا تھا کہ وہ جگہ مسجد کے لیے وقف کر دوں گا۔آپ فرمانے لگے ٹھیک ہے ۶ مرلے ہی کافی ہے ہم دو منزلہ بنالیں گے۔اچانک آپ کی نظر ایک اور جگہ پر پڑی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کس کی جگہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ چوہدری مزمل صاحب (چھوٹے تھنڈر) کی جگہ ہے۔ایک لڑکے نے بتایا کہ چوہدری صاحب لاہور گئے ہوئے ہیں۔آپ نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے آ جائے گا۔تھوڑی دیر آپ نے توقف کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ پتہ تو کرو کہ چوہدری مزمل صاحب آ گئے ہیں کہ نہیں؟ اسی لڑکے نے دوبارہ عرض کی کہ چوہدری صاحب کل کے لاہور گئے ہوئے ہیں ابھی نہیں آئے۔پاس ہی ایک اور آدمی کھڑا تھا اس نے کہا کہ بیٹے موٹر سائیکل لیکر جاؤ اور پتہ تو کرو۔

جب وہ لڑکا چوہدری صاحب کا پتہ کرنے گیا تو چوہدری صاحب بس سے اتر کر گھر جا رہے تھے اس لڑکے نے چوہدری صاحب کو بتایا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار آپ کا انتظار کر رہے ہیں چوہدری صاحب نے کہا کہ اچھا میں یہ سامان گھر رکھ کر آتا ہوں وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ یہ جگہ آپ کی ہے؟ کہنے لگے کہ حضرت یہ جگہ آپ کی ہے۔آپ نے فرمایا جتنی قیمت آپ مانگیں ہم دینے کو تیار ہیں ہمیں مسجد کے لیے جگہ چاہیئے مگر چوہدری صاحب نے جواباً عرض کی کہ سرکار میں مسجد کے

marfat.com

یے یہ جگہ وقف کرتا ہوں حضرت قبلہ حاجی صاحب بے انتہا خوش ہوئے اور فرمایا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارا گھر جنت میں بنا دیا ہے۔ سب لوگ خوش ہو گئے۔

اس وقت یہ جگہ ۲۲۰۰ روپے مرلے کی تھی اور یہ جگہ ۲۲ مرلے ہے۔

چوہدری صاحب ۲ ماہ بعد فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے (امین)

مسجد کی تعمیر کے لیے آپ نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکالی اور مجھے بھی فرمایا کہ کچھ پیسے نکالو اور پھر باقی لوگوں کو بھی فرمایا کہ برکت کے لیے سب اس مسجد میں حصہ ڈالیں سب نے اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ ڈالا۔ مل ملا کے رقم ۲۸۰۰۰ ہوگئی آپ نے حاجی فضل کریم صاحب کو فرمایا کہ فلاں بھٹہ پر جائیں اور میرے حوالے سے ۵۰ ہزار اینٹوں کا آرڈر دیکر یہ رقم بیعانہ دے آئیں۔

اگلے جمعہ کو جب آپ تھندر پہنچے تو دیکھا کہ بھرتی نہیں ڈالی گئی آپ نے حاجی فضل کریم کو فرمایا کہ یہاں بھرتی ڈلوانی تھی انہوں نے عرض کیا حضور گدھے والوں کو کہا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے گھر میں گدھے نہیں داخل کرنے چاہئیں یہ فرما کر آپ سڑک پر کھڑے ہو گئے ایک ٹرک آگیا ڈرائیور نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ کس (برساتی نالہ) سے ایک ٹرک ریت کا بھر کر لائیں مسجد میں بھرتی ڈالنی ہے۔ آپ سڑک پر ہی کھڑے تھے کہ ایک اور ٹرک آگیا آپ نے اس کو بھی ایک ٹرک ریت کا آرڈر دیا۔

اسی اثناء میں ایک لڑکے نے اطلاع دی کہ حاجی صاحب کوٹ جٹاں کا چوہدری آیا تھا پیغام دے گیا ہے کہ میں نے یہ ۲ مرلے زمین مسجد کے لیے وقف کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ خوش ہے تو ہم ملا لیں گے۔

ایک میجر صاحب (تھندر) کہنے لگے حاجی صاحب ۲۲ مرلے میری بھی جگہ ہے۔ اس کو بھی مسجد میں ملا لیں آپ فرمانے لگے اگر پہلے بتاتے تو ہم بڑی مسجد بناتے مگر کوئی بات نہیں ہم ادھر مینار بنائیں گے۔ آپ نے اس جگہ بڑا خوبصورت مینار بنوایا۔

اس مینار کی بنیاد ۷ انٹ گہری کھودی گئی۔ چھ یاولہ شریف کے مستری لال اور بوھنگ کے مستری حاجی میاں خان نے یہ مینار تعمیر کیا۔

marfat.com

دربارو مسجد شریف رانامحمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ

مستری میاں حاجی صاحب کا بیان ہے:- جب رانا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ہمارے گجرات پہنچنے سے پہلے ہی نماز جنازہ ہو چکی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ گنبد بنائیں۔ میں نے تجویز پیش کی کہ حضور! کم ازکم تین چار ماہ گزرنے کے بعد پکی قبر بنائیں گے۔ فرمانے لگے کیوں کوئی مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کی حضور مرنے کے بعد مردے کی بدبو پاس نہیں ٹھہرنے دیتی۔ آپ نے فرمایا۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ جدھر سے بھی کھودیں گے خوشبو آئے گی۔ واقعی ایسا ہی ہوا جدھر سے بھی جگہ کھودی اس سے خوشبو آرہی تھی۔

جب قبر کی جگہ کا احاطہ کیا تو کمیٹی والے آ گئے۔ کہنے لگے آپ نے جتنی جگہ زائد گھیری ہے اس کے پیسے ادا کریں پوچھا کتنے پیسے انہوں نے کہا کہ ۱۸ سو روپے۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۸ سو روپے کا کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا مسجد پر خرچ کریں گے۔ فرمایا مسجد میں جو میٹریل درکار ہے مجھے بتائیں۔ میں پہنچادوں گا۔ انہوں نے میٹریل بتایا اور آپ نے وہ سامان وہاں پہنچادیا۔

آپ نے فرمایا ختم چہلم تک گنبد مکمل ہونا چاہئے۔ ایسا ہی ہو۔ اور لوگ حیران رہ گئے کہ اتنے کم دنوں میں یہ گنبد کیسے مکمل ہوگیا ہے۔ ختم چہلم بڑی شان وشوکت سے ہوا۔ وعظ بھی ہوا۔ اسی روز آپ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا۔ اور رات ہی کو تعمیر کا کام شروع ہوگیا۔

حاجی محمد الطاف روایت کرتے ہیں۔ جب مسجد رانا صاحب کی تعمیر شروع ہوئی تو محلے داروں اور کمیٹی والوں نے رکاوٹیں پیدا کیں۔ لیکن آپ کسی کی کوئی بات خاطر میں نہ لائے۔ آپ نے اس جگہ کے تمام اخراجات کمیٹی میں جمع کرادیئے اور مسجد کا کام زور وشور سے شروع ہوگیا۔ یہ مسجد تین ماہ میں مکمل ہوئی۔ جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو لوگوں نے خیال کیا کہ آپ چندہ وغیرہ مانگیں گے مگر آپ نے حسب معمول کسی سے کوئی چندہ وغیرہ نہ لیا۔ حتی کہ مسجد مکمل ہوگئی۔ پھر آپ نے ایک حافظ رمضان صاحب کو مسجد میں امام مقرر فرمادیا۔ آپ نے ان کے فرائض میں شامل کیا کہ وہ امامت بھی کروائیں اور محلے داروں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم بھی دیں۔ ان حافظ صاحب کی تنخواہ آپ اپنی گرہ سے ادا فرمایا کرتے تھے مسجد کی تکمیل پر آپ نے ختم شریف پڑھوایا اور پھر چڑیاولہ شریف تشریف لے گئے۔ اس مسجد کی تعمیر کے

marfat.com

دوران آپ سارادن گجرات بسلسلہ تعمیر مسجد بسر کرتے اور شام کو واپس جڑیاولہ شریف تشریف لے جایا کرتے۔

روایت لیاقت علی صاحب۔ جب آپ نے مسجد رانا صاحب کی تعمیر شروع کی۔تو بڑی مخالفت ہوئی۔آپ نے قبرستان کمیٹی کو اس جگہ کی قیمت بھی ادا کردی تھی مگر لوگ مخالفت کرتے رہے۔ایک دفعہ رمضان شریف کے دنوں میں اوپر کام ہو رہا تھا اور آپ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے "اور مسجدیں بنوا۔تیرا یہی علاج ہے۔تو اپنے آپ کو پہلوان ہی سمجھتا ہے" چند دنوں بعد محلے دار دوبارہ آئے اور برے بھلے الفاظ کہنے لگے ایک شخص نے کہا کہ یہاں سے تو جنازہ بھی نہ گزر سکے گا آپ نے فرمایا جنازہ گزر جائے گا۔تکرار ہوئی تو فرمایا کہ جب تم مرو گے تو تیرا جنازہ گزار دیں گے وہ شخص تیسرے روز ہی مر گیا اور اسی کا جنازہ اس راہ سے گزرا تو آپ نے فرمایا دیکھو یہ آدمی کہتا تھا کہ جنازہ نہ گزر سکے گا دیکھ لو اس کا ہی پہلا جنازہ یہاں سے گزر رہا ہے۔

ایک نوجوان مسجد میں آپ کے پاس کام کر رہا تھا کہ کسی نے اس پر بڑی تنقید کی کہ اس کے بال بڑھے ہوئے ہیں لباس معیوب پہنا ہوا ہے (پینٹ شرٹ) وہ شخص آپ کی طرف مخاطب ہو کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کے لباس کو دیکھوں یا اس کے دل کو؟ یہ ہماری محبت میں مسجد کا کام کر رہا ہے اس کا کام اعلیٰ ہے۔مگر اس نے پھر کہا کہ یہ بڑا برا ہے آپ نے فرمایا کہ برے ہمارے ہیں اور اچھے اس کے ہیں برے کے ساتھ نبھا کریں تو بات بنے۔فرمایا ان عالم لوگوں کے پاس جتنا علم ہوتا ہے اگر یہ اس پر عمل کریں تو ولی اللہ ہو جائیں۔آپ چائے بھی پلا رہے تھے اور گفتگو بھی فرما رہے تھے۔کسی نے اس دوران چائے والی کیتلی کا ڈھکنا اٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ یہ بات اچھی نہیں کسی کے لنگ میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔اس نے معذرت کی آپ نے اسکو بھی چائے پلائی۔

marfat.com

مسجد شریف بھمبر ڈگری کالج

روایت مستری محمد حسین صاحب۔ ایک دفعہ بھمبر ڈگری کالج میں آزاد کشمیر کے صدر بریگیڈیئر حیات محمد صاحب تشریف لائے۔ کالج کے لڑکوں نے صدر صاحب سے کہا کہ ہمیں یہاں کالج میں ایک مسجد بنوا دیں مگر صدر نے کوئی عذر پیش کر دیا۔ اس کے بعد کالج کے لڑکے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمیں حکومت نے جواب دیدیا ہے اب ہم آپ کے در پر آئے ہیں اور آپ کے در سے کوئی خالی نہیں جاتا۔ آپ ہمیں کالج میں ایک مسجد بنا دیں۔ آپ نے کالج میں مسجد شروع کرنے سے قبل ایک کنواں کھدوایا۔

مسجد بنی شروع ہو گئی بنیادیں بھری گئیں ایک اورنگزیب نامی پٹھان تھا اس کو پتھر لانے کا حکم دیا اور ایک مستری لگایا۔ ہم نے پتھر سے بنیادیں بنائیں پھر بھرتی ڈالنی شروع کر دی۔ تیسرے روز فرمایا غلام حسین اور محمد یوسف نے اب کالج کا کام کرنا ہے۔ انہوں نے کچھ عذر پیش کیا آپ ان کی والدہ صاحبہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ کے بچے میرا کہا نہیں مانتے۔ اس پر بچوں کو مخاطب ہو کر مائی صاحبہ نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے راضی رکھنا ہے تو سرکار جو بھی حکم دیں وہ آپ نے بجالانا ہے بس اس کے بعد مستری غلام حسین اور محمد یوسف آپ کے ساتھ مسجد کے کام میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ سیمنٹ اور دیگر سامان رکھنے کے لئے تین چار دنوں میں بنوایا۔ مسجد کی چھت کا وقت آ گیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے مسالہ بنانا شروع کیا۔ کالج کے لڑکے آ گئے۔ عرض کرنے لگے آپ ہمیں جلیبیاں کھلائیں۔ فرمانے لگے۔ میں ابھی تازہ تازہ جلیبیاں لاتا ہوں۔ آپ مسالہ لائیں۔ آپ جلیبیاں لینے گئے تو راستے میں آپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

چوکی بنڈی مسجد

روایت مستری حاجی صاحب:- چوکی بنڈی میں جو مسجد بنی وہاں بنیادوں کے نشان سرکار، مستری محمد حسین اور میرے لگائے ہوئے ہیں۔ ہم رات کو وہاں پہنچے قطب نما کے علاوہ ہم نے رات کو بتیاں رکھ کر قطب ستارے کی لائن کو دیکھا اور اس طرح سے قبلہ کی سمت کا تعین کیا۔ آدھی رات کے قریب ایک گاڑی

marfat.com

آئی اس پر ہم واپس آ گئے۔

چوکی سماھنی

بھمبر سے ۲۸ کلومیٹر کی مسافت پر سماہنی واقع ہے اور سماہنی سے ۷ کلومیٹر آگے چوکی ہے۔ وہاں پر ایک بڑی جامع مسجد کی بنیاد رکھی۔ مگر اس مسجد کا چھت نہ ڈالا۔ آج کل اس مسجد کے انچارج راجہ محمد منیر صاحب اور اس سجد کا نام گلزار حبیب ہے۔

مسجد منانہ کیمپ

روایت حاجی محمد شریف صاحب:- میں فوج سے حوالدار کے عہدے سے ۱۹۷۷ء میں ریٹائر ہو کر گھر آ گیا۔ میں نے اپنے بھائی قاری محمد امین صاحب کے ساتھ مل کر دین کی خدمت کرنا شروع کر دی۔ درس قائم کرنے کا پروگرام تھا۔ اس مقصد کے لیے درس کے چند کمرے بنوائے لیکن جب مجھے ان کے عقائد کا علم ہوا تو میں ان سے علیحدہ ہو گیا۔ وہ مجھ سے بڑے ناراض ہوئے۔ میں نے قطعاً پرواہ نہ کی۔ میں نے اپنے ایک ساتھی محمد لطیف سے مشورہ کیا۔

ہم نے ایک میٹنگ بلائی اس علاقے کے کافی لوگ جمع ہو گئے سب سے پہلا مسئلہ جگہ کا تھا۔ جس کے بارے میں میرے استاد قاضی نذیر احمد صاحب نے پیشکش کی کہ اگر آپ کو کہیں اور جگہ نہ ملی تو میں آپ کو جگہ دیدوں گا۔ انہوں نے میٹنگ میں ہی اس کا اعلان کر دیا ان کے بیٹے کو بھی بلا لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے والد صاحب یہ جگہ مسجد کے لیے وقف کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اس کے بعد ہم نے علاقے میں پھرنا شروع کیا اور لوگوں کے تعاون سے مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ چار ماہ میں ہم نے صرف تین ہزار روپے جمع کئے ایک دن ہمیں خیال آیا کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری مدد کریں۔

اگلے دن میں اپنی والدہ صاحبہ کو ملنے گاؤں چلا گیا اور لطیف صاحب سے یہ طے ہوا کہ ہم دونوں چھیاولہ شریف اکٹھے حضرت صاحب سے عرض کریں گے۔ میں اپنی والدہ صاحبہ سے ملاقات کر کے جب واپس چھیاولہ شریف پہنچا تو پتہ چلا کہ حضرت صاحب گجرات گئے ہوئے ہیں اور ظہر کی نماز یہاں آ کر ادا کریں گے۔ آپ ظہر کی نماز سے پہلے تشریف لے آئے۔ نماز سے فراغت ہوئی تو دربار شریف تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے رہا۔ اس بات کا اندیشہ تھا کہ پہلے سے کوئی واقفیت نہیں اور کام بھی بڑا ہے۔ نہ جانے آپ کیا کہیں میں نے تمام لوگوں کی طرح آپ سے مصافحہ کیا۔

marfat.com

دربار سے نکل کر آپ باہر مسجد کے سامنے دوسرے سرے پر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آپ کو کیا کام ہے اور کدھر سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کی سرکار میں آپ کے پاس سمانی سے آیا ہوں۔آپ ہوٹل میں بیٹھ گئے اور پوچھا آپ کس طرح آئے ہیں؟ میں نے عرض کی سرکار میں فوج سے ریٹائر ہو کر آیا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں ہمارا ایک قریبی رشتہ دار بد عقیدہ ہے وہ اپنے مسلک کا پرچار کرتا ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں وہاں کے لوگ بد عقیدہ نہ بن جائیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی کچھ کریں۔ سرکار ہم بھی ان کے مقابلے میں درس بنانا چاہتے ہیں۔آپ مجھ سے مخاطب ہوئے صوبیدار جی! پہلے تو یہ بتائیں وہ سمانی اتنا بڑا علاقہ ہے آپ میرے پاس کیسے آ گئے؟ میں پہلے چوکی گیا تھا ان لوگوں نے میرے ساتھ تعاون نہ کیا تو کام چھوڑ کر واپس آ گیا۔آپ جا کر ہمت کریں ان کے مقابلے میں ضرور درس بنائیں۔ میں نے عرض کیا کہ سرکار ہم میں علم کی کمی ہے اور مالی حالت بھی اچھی نہیں۔ فرمانے لگے میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا۔ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور کچی سڑک ہے۔ میں نہیں جا سکتا آپ جائیں اور لوگوں کو اکٹھا کر کے مسجد بنائیں اور یہ کام ضرور کریں۔ جب آپ نے فرمایا تو میں نے اپنے وسائل و ذرائع پر ایک نگاہ ڈالی تو خیال آیا کہ اس طرح تو شاید سو سال میں بھی ہم مسجد نہ بنا سکیں لوگوں کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ اس خیال کے ساتھ ہی میرے آنسو نکل آئے۔ ادھر میری یہ کیفیت ہوئی تو آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور میری پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمانے لگے آپ گھبرایئے نہیں آپ کی مسجد بن گئی ہے۔ آپ کی مسجد بن گئی ہے۔ اس وقت فرمایا کہ جاؤ مستری کو بلاؤ۔ اتنے میں مستری محمد حسین صاحب آ گئے تو آپ نے ان کو فرمایا کہ صوبیدار صاحب کے ہمراہ سمانی جانا ہے اور ادھر مسجد بنانی ہے میں بس پر سفر نہیں کر سکتا کسی کار یا ویگن کا انتظام کرو۔ سمانی پہنچ کر میں نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان کو یہ خوشخبری سنائی جس پر سب کو بڑی خوشی ہوئی۔

دوسرے دن آپ تشریف لائے موسم خراب تھا باہر ویگن کھڑی کی اور رستے میں بار بار یہ فرماتے تھے کہ شریف یار میرے کام میں کوئی دخل نہ دے۔ میں عرض کرتا کہ سرکار کوئی دخل نہ دے گا۔ آپ کی جس طرح مرضی ہو اس طرح کریں گے۔ منانہ پہنچنے تک کوئی دس پندرہ دفعہ یہ بات دوہرائی۔ جب منانہ پہنچے تو علاقے کے چیدہ چیدہ لوگ جمع ہوئے انہوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کو جگہ دکھائی تو آپ بڑے خوش ہوئے فرمانے لگے شریف جگہ تو بڑی اچھی ہے ایک تو ان کے سر کے اوپر ہے اور دوسرے سڑک کے کنارے پر ہے۔ یہ جگہ بڑی پیاری ہے آپ نے جگہ کا چکر لگایا اور ایک جگہ رک

marfat.com

کر فرمانے لگے شریف پانی بھی ہم ادھر سے نکالیں گے اس جگہ کے نیچے پانی ہے۔آپ نے مستری صاحب کو فرمایا کہ جگہ کی پیائش کرو پھر آپ نے نشان لگوائے اور دعا فرمائی ۔ مجھے فرمایا آپ اس طرح کریں کہ اس جگہ پر بنیادیں کھودیں اور ان کو پتھروں سے بھر دیں جب یہ کام ہو جائے تو پھر میرے پاس آئیں میں نے عرض کی ٹھیک ہے۔ ہم نے اگلی صبح ہی پتھر منگوائے بنیادیں نکلوائیں اور ان کو پتھروں سے بھر دیا۔

چند دنوں بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔وہ تین ہزار روپے جو ہمارے پاس جمع ہوئے تھے وہ بھی میں ساتھ لے گیا۔ میں نے عرض کی کہ سرکار بنیادیں بھر دی گئی تھیں۔فرمانے لگے کتنا پتھر لگا ہے میں نے عرض کیا۔کوئی چودہ پندرہ ہزار کا پتھر لگ گیا ہے۔فرمانے لگے ان کو پیسے دے دیئے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ان کو پیسے ادا نہیں کئے ۔ہم نے جو چندہ جمع کیا تھا میں نے وہ رقم آپ کو پیش کردی آپ نے فرمایا مستری محمد حسین کو بلائیں۔مستری کو بلایا گیا وہ آگئے جب ان سے بنیادوں کے بارے پوچھا تو انہوں نے عرض کی کہ کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ ۲ سال بنیادیں اسی طرح رہیں تا کہ اپنی اپنی جگہ سیٹ ہو جائیں اور مزید بیٹھ نہ سکیں تب کام شروع کریں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔آپ نے مجھے رقم عطا فرمائی اور فرمایا یہ رقم لے جائیں اور جا کر سب کو اجرت ادا کریں ہم دو سال بعد کام شروع کر دیں گے۔

میں نے عرض کی کہ حضور ادھر نیچے بھی پتھر تھے اور بنیادیں بھی پتھروں سے بھری ہیں وہ نیچے نہ بیٹھیں گی۔مگر آپ نے فرمایا کہ جو مستری نے بتا دیا ہے۔اس طرح ہی ہوگا آپ جائیں میں واپس آ گیا۔

ایک سال گزر گیا ان دنوں ہمارے علاقے کے اصغر شاہ صاحب چڑیا ولہ شریف جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔ میں نے ان سے بھی سفارش کرنے کو کہا کہ آپ ہی حاجی صاحب سے عرض کریں شاہ صاحب نے کوئی دو چار بار عرض کی تو فرمانے لگے ٹھیک ہے۔شاہ صاحب نے ایک دن موٹر سائیکل پر بٹھایا اور ادھر آ گئے ساتھ اور بھی کچھ لوگ آئے ۔بنیادیں دیکھ کر فرمانے لگے ٹھیک ہے کام شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد چند ہی دنوں میں تمام میٹریل ریت ،بجری ، سیمنٹ ،سریا وغیرہ ٹرکوں کے حساب سے آ گیا۔تب علاقے کے لوگوں کو بھی یقین ہوا کہ حاجی صاحب آ گئے ہیں اب ضرور مسجد بن جائے گی وگرنہ پہلے لوگ بڑی باتیں کرتے تھے۔

marfat.com

۱۹۸۱ء کے اوائل میں کام شروع کیا اور سات آٹھ ماہ میں مسجد مکمل ہوگئی۔لوگ مجھے کہتے کہ آپ حاجی صاحب سے کچھ اور بھی کیوں نہیں مانگتے؟ میں لوگوں سے کہتا کہ حاجی صاحب جو ہمیں دے گئے کیا یہ کم انعام ہے۔یہ بہت بڑی بات ہے۔

مسجد کا کام ابھی شروع ہی کیا تھا کہ ساتھ ہی ساتھ مسجد کے صحن میں پانی کے لیے کنواں کھودا۔ابھی تھوڑا ہی کھودا تھا کہ پانی آ گیا۔مزید کھودا تو نیچے پتھر آ گیا۔یہ پانی اتنا تھا کہ مسجد کا سارا کام اس سے ہی ہوا۔جب بارشیں ہوتیں تو پانی کناروں سے باہر جاری ہو جاتا۔اور گرمیوں میں کم ہو جاتا۔۱۹۸۱ء سے لیکر ۸۵ء تک یہ کنواں کچا ہی رہا ۸۵ء میں پانی کا خرچ زیادہ ہو گیا تو ہم نے اس پتھر کو مونگ لگا کر تڑوایا۔پھر نیچے سے پانی کافی آ گیا۔تب ہم نے کنواں کو اینٹوں سے پختہ کیا اب پانی کافی ہوتا ہے کبھی کمی نہیں ہوئی۔

یاد رہے کہ اس علاقے میں پانی کی بہت کمی تھی۔زمین پتھریلی تھی۔نلکا وغیرہ نہیں لگتا تھا۔لوگ اپنی ضرورت کے لیے پانی دور کسی چشمہ سے لاتے تھے۔

۱۹۸۸ء میں مرزا صاحب کی معاونت سے مسجد کا صحن اور وضوگاہ تعمیر ہوئی۔مرزا صاحب ابوظہبی میں کاروبار کرتے ہیں اس کے علاوہ مرزا صاحب نے لنگر میں بھی امداد دی۔۱۹۸۷ء میں جب مسجد شریف مکمل ہوئی تو میرے بھائیوں نے میرا ویزہ بھیج دیا تو میں حج کیلیے چلا گیا۔

صوفی سلطان احمد کے بقول منانہ کیمپ میں جو مسجد بنائی ادھر سامان لے جانا ہی بڑی بات تھی ایک ٹرک ریت کا اینٹوں کا جاتا تو ۵۰۰ روپے کرایہ لگتا تھا۔

چوہدری محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں۔جس جگہ آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی اس جگہ بالکل سامنے اہلحدیث کی مسجد تھی۔منانہ میں پانی کی بڑی قلت تھی۔پہاڑوں سے تھوڑا تھوڑا پانی رستا تھا۔اور علاقے کے لوگ اس تھوڑے تھوڑے پانی پر ہی اپنا گزر کرتے تھے۔

• جب بنیادیں رکھی گئیں تو آپ نے ختم شریف پڑھا اور وعظ کروایا۔مسجد مکمل ہوگئی تو پھر پروگرام بنا کہ وہ ختم شریف پڑھایا جائے۔ایک گاڑی سپیشل تیار کی گئی اور سب ساتھیوں کو دعوت دی۔

رات کو آپ نے فرمایا کہ صبح کا پروگرام کسی اور دن تک ملتوی کر دیتے ہیں اور اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔خلیفہ عنایت صاحب نے عرض کی سرکار لاڑھا (دولہا) ساتھ نہ ہو تو بارات کس طرح جاسکتی ہے؟ خلیفہ صاحب کے اصرار پر آپ نے پروگرام بنا لیا جب وہاں منانہ پہنچے تو کالے سیاہ

marfat.com

بادلوں نے آسمان کو گھیر لیا۔ ہم نے مسجد میں نماز ادا کی اور بعد میں لنگر تقسیم کیا۔ فارغ ہونے پر واپس لوٹے ابھی بمشکل میل ہی فاصلہ طے کیا ہوگا کہ بارش شروع ہوگئی اس قدر تیز کہ چلنا مشکل ہوگیا ان دنوں سڑک کچی تھی بارش ہونے کی صورت میں گاڑی چل نہ سکتی تھی۔

چوہدری محمد انور صاحب کی کار میں آپ تشریف فرما تھے۔ کار ایک دفعہ پھسلی تو دائیں طرف مڑ گئی۔ اس طرف گہری کھائی تھی۔ ادھر سے کھسکی تو پہاڑی کی طرف ایک پتھر سے جا ٹکرائی اب گاڑی کھڑی کر دی اور رات وہاں ہی گزاری۔

ٹریفک تین چار روز کے لیے بند ہوگئی بہر کیف صبح ہوئی تو آپ نے پیدل ہی چڑیادلہ شریف کا سفر شروع کیا۔ جب ہم پہلی چڑھائی چڑھے تو میرے ذہن میں آیا کہ میں یہ پہاڑی نہیں چڑھ سکتا۔ اب تو میں اپنے ان بچوں کے لیے بھی مصیبت بن گیا ہوں آگے چل کر تھوڑی سی جگہ ہموار آئی تو عقیدت مند حضرت صاحب کو دبانے لگے اور میرے بچے مجھے دبانے لگے۔ کیونکہ میری حالت اچھی نہ رہی تھی۔ آپ نے جب دیکھا تو فرمایا ہاں اس کو دبائیں مگر اس کی خیر ہی خیر ہے۔ اس کو کچھ نہ ہوگا۔ یقین کریں کہ آپ کی نگاہ جو اٹھی تو میری کمزوری ختم ہوگئی اور میں کافی لوگوں سے پہلے ہی بھمبر پہنچ گیا اور راستے میں کوئی آرام بھی نہ کیا اور نہ ہی مجھے سانس چڑھا۔

روایت سردار علی ولد حسین: مسجد کے افتتاح کا گجرات پیغام پہنچا تو ایک بس گجرات سے ضروری سامان کے ساتھ روانہ ہوئی۔ ایک دن پہلے عصر کے قریب مجھ سے پوچھا کہ پہاڑ پر جانا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمانے لگے احمد دین سے بھی پوچھ تو۔ اتنی دیر میں وہ بھی آ گیا میں نے اس سے پوچھا تو اس کا جواب بھی ہاں میں تھا۔ موسم سرما کی اس صبح آپ نے خود نماز پڑھائی۔ کرنا اللہ کا کیا ہوا کہ وہ گاڑی جس میں ہم بیٹھے تھے۔ جنڈی جوترے پہنچ کر اس کا ٹائر پنکچر ہوگیا ٹائر لگانے کے بعد منانہ پہنچ گئے۔ سٹیج لگا ہوتھا اس روز پہلی تقریر حاجی صاحب نے فرمائی۔ بعد میں دوسرے علماء نے تقریریں کیں ۲ بجے ظہر کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد لنگر ہوا۔ شام تک لنگر تقسیم کرتے رہے مغرب کی نماز ادا کر کے ہم واپس آئے۔

مستری محمد حسین صاحب بیان کرتے ہیں ۔ مسجدوں کی تعمیر کے دوران ہر اینٹ لگاتے وقت بسم اللہ شریف ضرور پڑھتا تھا اور کلام کم کرتا تھا۔

ایک رات میں سویا ہوا تھا کہ آپ نے آ کر مجھے اٹھا دیا۔ چوہدری فاضل کی گاڑی ٹیکسلا سے

marfat.com

بجری سے بھری ہوئی آئی تھی۔ان کے والد چوہدری محمد دین بھی ساتھ تھے۔ہم تینوں گاڑی میں بیٹھ کر سمانی کی طرف روانہ ہوگئے۔سردیوں کا موسم تھا۔سمانی منانہ جاکر ہم نے گاڑی کھڑی کی۔سحری کا وقت تھا۔پاس ہی پانی بہتا تھا جو اس قدر ٹھنڈا تھا کہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ ٹھٹھر گئے۔وضو کے بعد آپ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد صبح کی اذان دی گئی۔میرے پاس جو کمبل تھا اسے نیچے بچھا دیا گیا۔ایک آدمی جس کا مکان نزدیک تھا آیا اور پوچھنے لگا آپ کون ہیں کدھر کو جانا ہے؟ حضرت قبلہ عالم نے اسے بتایا کہ ہم آپ کے علاقہ میں آئے ہیں اور ادھر ہم نے مسجد بنائی ہے۔

۱۵ دنوں میں مسجد کی چھت ڈالنی تھی آپ کا ارشاد تھا کہ لنٹر ڈالنے کا کام چڑیاولہ شریف کے بندے چل کر کریں گے۔اعلان کیا گیا لوگ جمع ہوگئے۔بھائی عنایت نے اس قافلہ کے لیے دو بسوں کا انتظام کر رکھا تھا۔یہ قافلہ روانہ ہوا بابا شادی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ابھی پیچھے ہی تھے کہ ہماری گاڑی جس میں سیمنٹ تھا، خراب ہوگئی۔آپ فرمانے لگے سیمنٹ سروں پر اٹھالیں۔جب آپ نے سیمنٹ کی ایک بوری اٹھائی تو سب نے بھی ایک ایک بوری اٹھائی لی۔حسن اتفاق سے کہیں سے ایک گاڑی آ گئی۔جس میں سیمنٹ لاد دیا گیا۔۱۰ بجے کے قریب ہم سمانی منانہ پہنچ گئے اور لنٹر کا کام شروع ہوا اور کوئی ۳ بجے تک ختم ہوگیا۔ادھر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ختم کا لنگر تھا جس میں علماء و مقررین بلائے گئے۔اللہ عزوجل کی ایسی رحمت تھی کہ جس دن ختم پڑھا گیا بہت بارش ہوئی۔

ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ واپس چڑیاولہ شریف کے لیے روانہ ہوئے اور ابھی سمانی سے چند میل آگے آئے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔وہاں ملٹری والوں نے روک لیا۔کیونکہ کچی سڑک پر سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔اس جگہ کا نام بنڈالہ تھا سردی میں صبح وہاں سے پیدل ہی چل پڑے اور چڑیاولہ شریف پہنچے۔

رستہ کی تعمیر

روایت چوھدری محمد خان صو بیدار میجر:— اڈہ چڑیاولہ شریف سے گاؤں جانے والا راستہ کچا تھا بارش کی وجہ سے دلدل بن گئی۔جس میں ایک بوڑھی عورت گر پڑی آپ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے اس راستہ کو پکا کرادیا۔۸ ہزار روپے کے لگ بھگ آپ نے اس راستے پر خرچ کیے تاکہ خلق خدا کو تکلیف نہ ہو۔اسی راستہ کی تعمیر پر ایک شخص بابو فضل احمد کے ساتھ آپ کی لڑائی بھی ہوئی وہ نہیں

marfat.com

چاہتا تھا کہ راستہ تعمیر کیا جائے۔

مسجد ٹول بڑھنگ

چوھدری محمد اشرف ذکر کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا احسان ہے میں ۱۹۶۷ء سے تہجد گزار تھا۔ ان دنوں جب منانہ سجد تعمیر کروار ہے تھے۔ ایک دفعہ رات کے پچھلے پہر آپ کا گزر ٹول سے ہوا۔ تو آپ نے مجھے مصلے پر دیکھا اور آپ کو مجھ سے زیادہ پیار ہو گیا۔ اگلے دن آپ تشریف لائے تو فرمانے لگے چوہدری صاحب رات کو کم جاگا کریں اور وہ وظیفہ نہیں یہ پڑھا کریں حالانکہ میں نے آپ سے کوئی ذکر نہ کیا تھا آپ نے کہا جو تم پڑھتے ہو خشک ہے یہ پڑھا کرو اس کے بعد میں نے وہاں ایک چبوترا بنایا جہاں پر نماز ادا کی جا سکے۔ آپ نے مہربانی فرمائی اور مجھے مسجد تعمیر کرادی۔

راجہ محمد خان صاحب سکنہ بڑھنگ کا رقبہ ساتھ ملتا تھا۔ آپ نے اس سے مسجد کے لیے رقبہ مانگا وہ بدقسمت انسان انکار کر گیا۔ چوہدری مالک صاحب کوٹلے والے بھی آ گئے چوہدری مالک نے کہا کہ راجہ محمد خان ۱۰۰۰ روپے مرلہ لے لو اور زمین دیدو۔ ان دنوں وہاں ۲۰۰ روپے فی مرلہ جگہ تھی اگر نہیں تو اس زمین پر نوٹ ساتھ ساتھ ملا کر رکھتے ہیں وہ اٹھا لو مگر وہ نہ مانا۔ وہ جگہ تو نہ مل سکی اس لیے آپ نے چھوٹی سی مسجد تعمیر کروادی۔ جو جگہ آپ نے مسجد کے لیے مانگی تھی اس پر آج تک کبھی کوئی فصل نہیں اُگ سکی۔ آج بھی وہ جگہ اسی طرح بنجر پڑی ہے۔

وہ راجہ خان بیمار ہو گیا اس کو یہ گمان گزرا کہ میں نے مسجد کے لیے جگہ نہیں دی اس لیے ہو سکتا ہے کہ حاجی صاحب نے بددعا دی ہو اور میں بیمار ہو گیا ہوں۔ ایک دن آپ ٹول پر تشریف لائے تو راجہ بھی آ گیا۔ اور آپ کے قدموں میں گر پڑا کہ حضور مجھے معاف کر دیں آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے کیا کہا ہے جاؤ اپنا کام کرو۔ جب آپ گاڑی پر سوار ہوئے تو آپ کی گاڑی کے آگے لیٹ گیا۔ آپ نے مجھے فرمایا چوہدری صاحب اس کو پرے کرو۔ اگر یہ راجہ محمد خان مسجد کے لیے جگہ دے دیتا تو آج یہ راجہ کچھ اور ہی ہوتا اس کی سات پشتیں بھی اللہ عزوجل کے ہاں مقبول ہوتیں۔

روایت مستری محمد حسین :۔ ایک دن آپ کو خیال آیا کہ ٹول پر گول مسجد کراچی جیسی بنائی جائے۔ وہاں پر چوہدری محمد اشرف انسپکٹر آپ سے بڑی محبت رکھتا تھا۔ مجھے آپ نے بنیادوں کی کھدائی کے لیے کسی اور فیتہ لانے کا حکم دیا۔

marfat.com

جب ٹول پر اس جگہ کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ایک شخص محمد خان نامی کی جگہ تھی جو یہ جگہ دینے کو تیار نہ تھا اس کا ایک حصہ دار تھا اس نے کہا کہ آپ یہاں ۲۴ فٹ مربع جگہ لے لیں۔ خیر ۲۴ فٹ مربع کے حساب سے مسجد کی بنیادیں نکالیں پھر میں اوزار وغیرہ لینے چڑیاولہ شریف واپس آ گیا۔ جب واپس چڑیاولہ سے ٹول پہنچا تو دیکھا کہ محمد خان نامی شخص زمین پر لیٹ گیا اس نے کہا کہ میں نے یہ جگہ نہیں دینی قدرت کو منظور ہی ایسا تھا وہاں پر صرف ۱۲ فٹ مربع جگہ میں مسجد کی تعمیر ہوئی۔

مسجد شریف خشت بھٹہ چڑیاولہ شریف

روایت چوہدری فتح خان صاحب: خشت بھٹہ پر میں نے پانچ پانچ مرلے زمین آبادی کے لیے غریبوں کو دی ہوئی ہے۔ میرے بھائی چوہدری محمد خان جو بڑے نمازی ہیں، مجھے کہا کرتے تھے کہ یہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہونی چاہئے۔ ہماری زمین کے ساتھ کسی اور آدمی کا ڈیڑھ کنال رقبہ تھا۔ میں بھائی صاحب سے کہتا کہ اس جگہ مسجد بنائیں گے۔ قدرت خدا کی اس آدمی سے ہمارا سودا ۷۵ ہزار روپے میں ہو گیا۔ قیمت تو زیادہ تھی مگر میں نے اس لیے دے دی کہ یہ رقبہ ہمارے ساتھ متصل تھا۔

بھائی صاحب حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضری دیتے تھے اور آپ ان سے بڑے خوش تھے فرمایا کرتے تھے کہ یہ آپ کے گھر میں درویش ہیں۔ وہ صبح کی نماز عموماً آپ کے پاس ادا کیا کرتے تھے۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا کہ ڈیرے کی مسجد بنانی ہے۔ بھائی صاحب یہ سن کر سوچ میں پڑ گئے اس نئی جگہ کا ابھی سودا ہوا ہے کوئی تحریر نہیں پیسے ابھی تک نہیں ادا کیے گئے۔ بھائی کہنے لگے کہ میں پہلے فتح خان سے مشورہ کر لوں۔ آپ فرمانے لگے اس سے کیا مشورہ کرنا ہے وہ اپنا بچہ ہے۔ آپ مستری غلام حسین کو ساتھ لیکر وہاں ڈیرے پر پہنچے بھائی صاحب بڑے تنگ طبیعت کے تھے۔ وہ اسی سوچ میں گھر پہنچے۔ کہنے لگے کہ سرکار فرماتے ہیں کہ مسجد بنانی ہے۔ اگر بعد میں کوئی ہرج مرج ہو گئی تو بڑی بے عزتی والی بات ہو گی۔ میں نے بھائی صاحب کو جواب دیا کہ کوئی بات نہیں اللہ عزوجل خیر کرے گا بھائی صاحب جلدی سے مستری غلام حسین کو لے آئے اور نشان لگانے کا مرحلہ آیا تو سوال پیدا ہوا کہ کہاں نشان لگائیں؟ آبادی میں اضافہ کے پیش نظر مسجد بڑی بنانی چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ سرکار آپ کی دعاؤں سے یہ ۱۰۰ بیگھ رقبہ آپ ہی کا ہے اسے مسجد بنا دیں۔ سرکار مسکرانے لگے۔ محمد خان صاحب کا ٹریکٹر پاس ہی کھڑا تھا اسے ساتھ لے جانے کے لیے کہا اور آپ خود کرسی لینے چلے گئے۔

بھائی صاحب مجھے کہنے لگے کہ ابھی تک بات پکی نہیں ہوئی ہے اگر انہوں نے کہا کہ بنیادیں نہ

marfat.com

نکالنیں دیں۔ تو بے عزتی ہوگی- میں نے کہا کہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں کچھ نہیں ہوگا- یہ بزرگوں کی بات ہے بھائی صاحب کے کہنے پر میں اس آدمی کے پاس گیا- میں نے اس سے بات کی تو اس نے کہا کہ چوہدری صاحب زبان دیدی ہے اب ادھر مسجد بنائیں سکول بنائیں مکان بنائیں غرضیکہ جو جی میں آئے بنائیں- مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور پھر وہ مکمل ہوگئی-

یہ میرے دل کی بات تھی جونہی وہ بات دل میں آئی تو سائیں پہنچ گے-

جس جگہ وچہ مطلب ہووے تے مرد پہنچاون کھلیاں
تے منگتیاں تائیں ملن مراداں مرداں دے در ملیاں

مسجد ملکاں دا گڑھا

سمّن سے ۳ کلومیٹر پہلے ملکاں دا گڑھا ہے- یہاں پر ایک پیاری سی مسجد تعمیر فرمائی- اور شاہ محمد صاحب کو یہاں امام مقرر فرمایا۔ جو کہ آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ 1993ء میں وہ فوت ہو گئے۔

گنبد دربار شریف حضرت پیر ولائت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر

حاجی الطاف صاحب بیان کرتے ہیں:- آپ نے اپنے مرشد پاک کے دربار شریف کا گنبد تعمیر کراویا- میری اور ایوب صاحب کی ڈیوٹی کھانے پر لگی ہوئی تھی اور ناشتہ حاجی عنایت صاحب لاتے تھے- سردیوں کا موسم تھا آپ صبح تشریف لاتے اور شام کو واپس چلے جاتے- انہی دنوں میں آپ کو ٹھنڈ لگ گئی- اور بیمار ہو گئے۔

حجرہ و مسجد حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کی مرمت

زیادہ تر ساتھی شام کو حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جایا کرتے تھے۔ جس حجرہ مبارک میں آپ مقیم تھے یہ وہی حجرہ تھا جس میں حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام کیا اس وقت یہ حجرہ ۱۳ سیڑھیاں گہرا تھا- آپ نے اپنے دورانیہ میں اسے اونچا کیا اور پھر مسجد سے صرف ٦ سیڑھیاں گہرا رہ گیا- آپ نے اپنے قیام کے دوران مسجد کی مرمت کا کام بھی کیا-

marfat.com

مستریوں اور عالموں سے پیار

روایت مستری محمد حسین صاحب:- حضرت صاحب قبلہ ہمارے پاس کثرت سے بیٹھتے مستری ہونے کی وجہ سے بڑے بھائی سے بڑا پیار فرماتے۔ ہتھوڑا لیکر بیٹھ جاتے اور بڑی پیاری پیاری باتیں چھیڑ دیتے ایک دفعہ فرمانے لگے۔ سرائے عالمگیر میں ایک گاؤں ڈاک ہے۔ وہاں میں بچپن میں درس میں پڑھتا تھا۔ مستریوں اور عالموں دونوں سے پیار ہوتا تھا کیونکہ مستریوں سے میں عمارت کا حساب پوچھتا اور علماء سے دین اسلام کی باتیں سیکھتا۔

ایک دن چوہدری کا بیٹا اس مستری بابا کے پاس وائی لے آیا اور اس کو زمین پر رگڑنے لگا اس بابا نے چوہدری کے بچے سے کہا "چوہدری جی انہاں ماواں نوں زینویں تے نیں رگڑی دا"۔ سرکار جب خوش ہوتے تو یہ بات بار بار سناتے۔ سرکار اس گاؤں ہر جمعرات جایا کرتے تھے۔

مستری حضرات، نام و تعارف

مستری محمد حسین صاحب	
مستری لال صاحب	مستری محمد حسین صاحب کے استاد
مستری نواب صاحب	مستری لال صاحب کے چھوٹے بھائی
مستری غلام حسین صاحب	مستری محمد حسین کے چھوٹے بھائی انہوں نے ساری دیواریں بنائیں
مستری ولائت صاحب	مستری محمد حسین کا بھائی، سارا پلستر انہوں نے کیا
مستری میاں حاجی صاحب	سکنہ بڑھنگ، مینار انہوں نے بنایا
مستری محمد صادق صاحب	فرش انہوں نے ڈالے
حاجی الطاف صاحب	رنگ وروغن
مستری میاں خان صاحب	فرش بنائے
محمد یوسف صاحب	بیٹا مستری محمد حسین، فرش بنائے
محمد صدیق صاحب	سکنہ شام پور، فرشوں کی رگڑائی اور پالش مین

marfat.com

حادثہ - رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

روایت محمد اشرف شمیم:- میرے بڑے بھائی محمد افضل ندیم موٹر سائیکل پر دھنڈ آ رہے تھے جب ٹول واقع بڑھنگ پہنچے تو حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں کھڑے تھے فرمانے لگے مجھے ڈگری کالج بھمبر والی مسجد لے چلو- بھائی جان کو انکار کی جرات نہ ہوئی حالانکہ ان کو جانے کی جلدی تھی جب بھمبر کالج والی مسجد میں پہنچے تو اجازت چاہی-مگر آپ فرمانے لگے کہ ابھی مجھے دھنڈ والی مسجد میں جانا ہے پھر وہاں سے جب واپس ہو کر موڑ ھاسدھا پہنچے تو سامنے ایک ٹرالی آ رہی تھی -ایک بہرہ آدمی اچانک سامنے آ گیا -اس طرح ایک خطرناک حادثہ ہو گیا- بھائی جان کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دانت بھی اپنی جگہ سے ہل گئے-اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کو تو سر میں شدید چوٹیں آئیں-

مستری محمد حسین کا بیان ہے:-آپ کے گاؤں کے ایک پلمبر محمد شریف نے آپ کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں مجھے اطلاع دی اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی-

بھمبر پہنچتے ہوئے آپ کے زخموں سے کافی خون بہہ گیا تھا اور آپ بے ہوش ہو گئے- بہت سے لوگ یہ خبر سن کر ملوی ہسپتال پہنچ گئے تھے -یہ لوگ بے حد پریشان تھے اتنی دیر میں میں اور مستری یونس بھی وہاں پہنچ گئے- ہسپتال والوں نے گیٹ بند کر دیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے سر پر پٹی باندھی مگر آپ نے ہاتھ مار کر پٹی اتار دی- آپ کو گلوکوز لگا دیا گیا- جب آپ کو آپریشن کی میز پر لٹایا گیا آپ کو خون کی الٹیاں آنا شروع ہو گئیں- بریگیڈیئر صاحب نے پوچھا ان کے ساتھ کون ہیں؟ مستری محمد حسین نے اپنا شناختی کارڈ دکھایا اور دستخط کر دیئے آپ کی قمیض مبارک پھاڑ کر اتاری گئی- پھر انہوں نے علاج کے لیے بے ہوش کرنے کی کوشش کی مگر آپ بے ہوش نہ ہوتے تھے آنکھوں پر سوزش ہو گئی تھی ۔مگر آپ کا قلب جاری تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ہم نے بے ہوشی کے ٹیکے لگائے ہیں مگر یہ درویش بے ہوش ہونے میں نہیں آتا -اتنی دیر میں بھمبر کے مولوی محمد دین اور ایک قاری صاحب آ گئے-

مولوی محمد دین صاحب نے مجھے مشورہ دیا کہ ہم آپ کو کھاریاں لے جاتے ہیں میں نے بریگیڈیئر صاحب کو کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کو کھاریاں ملٹری ہسپتال لے جائیں- بریگیڈیئر صاحب نے پوچھا وہاں تمھارا کوئی واقف ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں- کرنل شاہد مجھے اچھی طرح جانتے ہیں- میں ان کو فون کر دیتا ہوں وہ سارا انتظام کر لیں گے-اس پر انہوں نے سرکاری کارروائی کر کے ہمیں

marfat.com

چھٹی دے دی۔

عزیز بھٹی ہسپتال گجرات داخل کرانے کی کوشش کامیاب نہ ہوئی تو حاجی عنایت علی صاحب اور چوہدری انور صاحب کہنے لگے کہ انہیں چیمہ ہسپتال لے چلیں۔ چیمہ ہسپتال پہنچے تو بے پناہ ہجوم جمع ہو گیا تھا۔ خلیفہ حاجی عنایت اور حافظ ایوب نے لوگوں کے پیچھے ہٹایا اور بڑی تگ ودو کے بعد آپ کی چارپائی آپریشن روم میں داخل کی گئی۔ ڈاکٹر نثار احمد چیمہ نے داخل کرنے کے بعد دو تین بے ہوشی کے انجکشن لگائے مگر آپ بے ہوش نہ ہوئے۔ پھر اس نے ہوش ہی میں ٹانکے لگائے۔

ڈاکٹر نے بے پناہ ہجوم دیکھ کر کہا کہ ان کے پاس صرف ایک آدمی ٹھہرے اور دوسرے لوگ چلے جائیں تب میں علاج کروں گا۔ ایوب صاحب رات کو آپ کے پاس ٹھہرے رات ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ آپ نے اچانک ایوب صاحب کو طلب کیا اور پوچھا کہ اذان ہو گئی ہے نماز پڑھ لوں؟ تو اس وقت آپ پر غنودگی طاری تھی۔

شیخ فیاض صاحب نے بتایا کہ جب تک چیمہ ہسپتال میں داخل رہے تو میں اور غوث (۱۱) دن اور (۱۰) راتیں آپ کی خدمت میں رہے۔ ہمارے ذمے آنے والے مہمانوں کی خاطر مدارت کرنی تھی۔

مستری محمد حسین بیان کرتے ہیں:۔ صبح سویرے اخلاص خان اور میں ہسپتال پہنچے تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں پر سوزش تھی مگر آپ ہوش میں تھے میں پاس بیٹھ گیا۔ ملک خادم ڈرائیور میرپور کا آپ سے بے پناہ عقیدت رکھتا تھا جب آپ وضو فرماتے تو وہ وضو کا پانی پیتا تھا۔ وہ بھی رات کو ہی آ گیا تھا اور آپ کے پاس بیٹھا رو رہا تھا جب میں نے قدم دبائے تو آپ فرمانے لگے کہ محمد حسین آ گیا ہے مسکرائے اور چابیوں کا پوچھا جب میں نے پیش کر دیں۔ میں نے کہا کہ ۱۱۶ روپے بھی ہیں۔ وہ بھی پیش خدمت کر دیے۔ پھر انہوں نے قمیض کے بارے میں دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ وہ میں نے لپیٹ کر رکھی ہوئی ہے فرمایا کہ وہ ہمارے حجرے میں رکھ دینا۔ ۱۵ دن صبح سویرے گجرات آتا تو آپ کی زیارت کے لیے گجرات کے تمام سنگھی ساتھی بیٹھے ہوتے تھے۔ کیونکہ گجرات کے سنگھی سرکار کے پیسوں کو ہاتھ لگاتے ڈرتے تھے۔ یہ پیسے میں نے ایک کاپی میں درج کر رکھے تھے شہر کے یہ لوگ اس قدر عقیدت مند دیکھے ہیں کہ جہاں آپ اپنا قدم رکھتے وہ جگہ چومنے لگتے تھے۔

صوفی ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ حادثے کا سن کر ہم چیمہ ہسپتال پہنچے تو رات کے ۱۱ بجے

marfat.com

تھے-آپ کی چارپائی کے گرد لوگ عیادت کے لیے جمع تھے آپ خاموش بیٹھے ملاقاتیوں کو دیکھ رہے تھے- جیسے ہی ہم پہنچے تو حضرت کے لب ہلے اور آواز آئی ''ارشاد آیا ہے؟'' میں نے کہا جی ہاں اور جھک کر قدم بوسی کی میرے ساتھ حافظ محمد ایوب بھی تھے-فرمانے لگے کہ یہ بہت دور سے آئے ہیں ان کی روٹی پانی سے خاطر تواضع کریں- ہم نے دبی زبان سے کہا کہ ہمیں بھوک نہیں-آپ ہماری فکر نہ کریں-وہ کہنے لگے کہ آپ کا آنا بہت مبارک ہے کہ حضرت اس حادثے کے بعد پہلی بار لب کشا ہوئے ہیں -انہوں نے ہماری خاطر تواضع چائے ودیگر لوازمات سے کی- ہم چیمہ ہسپتال سے واپس آرہے تھے تو آپ کے عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہسپتال کے باہر جمع ہوگئی تھی۔

دودن کے بعد میں نے حاضری دی خیریت پوچھی صبح کی نماز ادا کی تو آپ فرمانے لگے چلو واپس چلے جاؤ کاروبار ہے اور کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے جو دیکھ بھال کر سکے میں آپ کے فرمان کے مطابق تقریباً ۳ بجے واپس چل پڑا- دودن کے بعد پھر تیسری مرتبہ میں ہسپتال پہنچا حاضری دی اور پھر مجھے جلدی واپس بھیج دیا گیا- دودن کے بعد میں گجرات پہنچا تو آپ کے کمرہ کے باہر چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں مشتاق صاحب سو رہے تھے میں ان کے پاس سے گزر کر قبلہ حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا-

مجھے فرمانے لگے ابھی نماز میں کافی وقت ہے آپ ذرا آرام کرلیں کافی سفر کیا ہے میں تھوڑی دیر کے لیے دوسری چارپائی پر لیٹ گیا-تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد نماز کا وقت ہوگیا میں نے اٹھ کر نماز ادا کی-

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو میرا آپ کے پاس رہنے کا ارادہ تھا اور میں پیچھے ہوٹل پر اپنی جگہ کوئی آدمی چھوڑ آیا تھا لیکن آپ فرماتے تو میں واپس چلا جاتا اب جب چوتھی مرتبہ آیا تو میں کوئی آدمی چھوڑ کر نہیں آیا تھا بلکہ میں نے اپنے سٹاف کو بتایا تھا کہ صبح واپس آجاؤں گا لیکن ہوا اس کا الٹ- صبح نماز وغیرہ پڑھنے کے بعد میرا خیال تھا آپ مجھے اجازت دیدیں گے-لیکن آپ فرمانے لگے اب ارشاد میرے پاس رہے گا اور وضو بھی کرائیگا پھر آپ فرمانے لگے تم جماعت کراؤ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کروں گا-حتیٰ کہ نماز با جماعت پڑھنی شروع کردی دودن گزرنے کے بعد حاجی عنایت علی صاحب آپ سے عرض کرنے لگے ارشاد کو اجازت دیں وہ واپس جائے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی نہیں جائے گا۔تیسرے دن آپ فرمانے لگے۔ رفع حاجت کے لیے باہر کھیتوں میں جاؤں گا کوئی نہیں چاہتا تھا کہ آپ اس حالت میں چل کر باہر جائیں-لیکن آپ بضد تھے کہ میں آج باہر ہی جاؤں

marfat.com

گا پھر آپ نے مجھے حکم دیا کہ چلو باہر لے چلو میں بھی ڈرتے ڈرتے ساتھ چلنے لگا دو تین ساتھی مزید ساتھ چل پڑے آگے ایک کھیت میں کماد تھا- آپ نے سب کو کہا ادھر ٹھہرو اور مجھے ساتھ چلنے کا فرمایا آگے تھوڑا کماد میں جا کر رفع حاجت کی اور میں نے وضو کرایا تو پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا گیا تو پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ ایسے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرو اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرو میں نے اس طرح کیا وضو کرانے کا مقصد میں تھوڑا آگے جا کر لکھوں گا-

جب تین دن گزر گئے تو چوتھے روز صبح ناشتہ وغیرہ کرنے کے بعد حاجی عنایت علی صاحب آپ سے عرض کرنے لگے ارشاد کو آج اجازت دیں کہ اس کے پیچھے کام کا ہرج ہو رہا ہے تو آپ ذرا زور سے بولے چاچو خان تم کو زیادہ فکر ہے کیا مجھے معلوم نہیں ؟ ابھی نہیں جائے گا خیر چوتھا دن بھی آتے جاتے مہمانوں کے ساتھ گزر گیا اور حاجی عنایت علی صاحب خاموش ہو گئے- پانچویں دن صبح ناشتہ وغیرہ کر لینے کے بعد آپ مجھے اپنی جیب سے پان پانچ روپے کے نوٹ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ لو کرایہ رکھ لو میں نے دل میں خیال کیا کہ کرایہ تو ۱۸ روپے بنتا ہے اور آپ مجھے ۱۰ روپے دے رہے ہیں کیونکہ میں نے نوٹ گنے بغیر اپنی جیب میں رکھ لیے- اتنی دیر میں محمد حسین صاحب زرگر کوٹلہ والے آ گئے آپ نے ان کو فرمایا کہ ارشاد کو سکوٹر پر بٹھا کر سروس موڑ سے پنڈی والی بس پر سوار کر کے آ ؤ- محمد حسین صاحب نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور سروس موڑ سے بس پر سوار کر دیا تو میں پنڈی کے لیے روانہ ہو گیا اور جب وہ روپے جو آپ نے دیئے تھے، میں نے چیک کئے تو بیس روپے نکلے وہ نوٹ ابھی تک میرے پاس ہیں-

مجھے ان چار دنوں کا بڑا فکر تھا کہ نہ جانے کاروبار میں کتنا زیادہ نقصان ہوا ہوگا لیکن اس ماہ کا میں نے حساب کیا تو معمول سے ۲ ہزار نفع زیادہ تھا-

میں نے پیچھے تحریر کیا ہے کہ وضو کرانے کا ایک مقصد تھا جو اس وقت تو معلوم نہ ہوا کہ یہ راز کی بات تھی لیکن جس وقت آپ کا وصال ہوا ہے تو آپ کے جسد مبارک کو غسل دینے کی سعادت اس بندہ ناچیز کو نصیب ہوئی اس دن غسل دیتے وقت مجھ پر یہ راز عیاں ہوا کہ آپ کا مجھے پانچ دن اپنے پاس رکھنے اور وضو کرانے کا مقصد کیا تھا یہ تھی ولی اللہ کی قبل از وقت تربیت جو مجھ کو دی گئی تھی-

marfat.com

ختم شریف کا اہتمام

روایت جناب فیاض شیخ صاحب: خلیفہ حاجی عنایت ، حاجی الطاف اور چند دیگر احباب کے درمیان مشورہ ہوا کہ آپ ہسپتال سے رخصت ہو رہے ہیں اس لیے کوئی ختم وغیرہ دلوایا جائے۔سب سے پہلے میں نے دیگ کے لیے پیسے پیش کیے۔اس کے بعد باقی سنگھیوں نے حسب توفیق حصہ ڈالا۔یہ باتیں آپ نے سن لیں۔جناب خلیفہ عنایت نے عرض کیا کہ ختم شریف کا پروگرام بن گیا ہے۔فرمانے لگے یہ ختم گجرات کے تمام سنگھیوں کی طرف سے چڑیاولہ شریف میں ہوگا۔تمام خرچہ ہم خود کریں گے لیکن نام آپ کا ہوگا۔آپ نے سب کو پیسے واپس کر دیئے۔

روایت جناب مستری محمد حسین صاحب :۔جب ہسپتال سے چھٹی ملی تو آپ بھائی عنایت کے گھر چلے گئے۔فرمانے لگے کہ آج ہم نے چڑیاولہ شریف جانا ہے اور جا کر ختم دلوانا ہے۔

آپ نے فرمایا اللہ پاک کو مجھ سے مزید کام لینا مقصود ہے اس لیے اللہ پاک نے میری جان بخشی کی ہے ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے اور خوب ادا کرنا ہے۔

بھائی عنایت کی گاڑی پر آپ چڑیاولہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں آپ کار سے اترے اور تھوڑی سی چہل قدمی فرمائی۔مجھے فرمانے لگے کہ محمد حسین آپ چلیں اور رقم کا بندوست کریں۔

آپ نے ۱۰۶ دیگیں پکانے کا حکم دیا اور چوہدری فتح خان اور بابو اکرام کو بلا کر کہا کہ آپ انتظام کریں گے۔ہم نے عرض کیا ٹھیک ہے کریں گے۔ہم برھنگ گئے جہاں جانوروں کی منڈی سے ۴ گائیں ۴ ہزار کی لیں اور ایک آدمی انہیں چڑیاولہ شریف لے آیا۔اس کے بعد تھنڈر راجہ رفیق صاحب کے پاس چلے گئے۔وہاں سے چاول کی ۱۸ بوریاں لیں اور ۲۵ ٹین گھی ۱۲ بوریاں پیاز ایک منظور نامی باورچی کو دیئے۔اس نے دیگوں کے لیے مسالہ لکھ دیا۔لنگر کا سامان تیار ہوا تو گاؤں کے ذمہ دار افراد نے اپنی اپنی ڈیوٹی سنبھالی۔ختم کا انعقاد جمعۃ المبارک کو ہونا قرار پایا۔

تین چار سو چھوٹے سائز کی کنالیاں جو گجرات سے منگوائی گئی تھیں وہ سب بھر بھر کر سامنے گراؤنڈ میں رکھ دیں۔آپ نے اعلان فرمایا کہ ہر آدمی اپنی اپنی سہنک اپنی جھولی میں ڈال لے۔سب گاؤں والوں کو لنگر تقسیم کیا گیا مگر چاول کی دیگیں پھر بھی بچ رہیں۔ہمارے چڑیاولہ شریف میں لوگوں نے سات سات دن وہی چاول کھائے۔اللہ عزوجل کی رحمت اور اس درویش کی نگاہ کے صدقے وہ چاول خراب نہیں ہوئے۔

marfat.com

روایت قاری علی اکبر صاحب جلالپور جٹاں: ایکسیڈنٹ سے جب آپ صحت یاب ہوئے تو آپ نے شکرانے کے طور پر لنگر کا انتظام فرمایا۔ جب میں نے پوچھا کہ سرکار آج بڑا لنگر ہے تو آپ نے فرمایا کہ آج میرا جی چاہتا ہے کہ چڑیا ولہ شریف سے لے کر حضور شاہ دولہؒ ولی کے دربار تک دیگوں کی قطار لگا دوں۔

جادو بے اثر رہا

جناب خلیفہ حاجی عنایت علی فرماتے ہیں:- لالہ موسیٰ کا ایک بھٹی نامی آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری لڑکی کا کیس لاہور مارشل کورٹ میں چل رہا ہے- دعا کریں کہ کیس ختم ہو جائے-

دوسری دفعہ وہ پھر آ گیا۔ ور غلا کر اپنے ساتھ لے گیا کہ سرکار ہمارے ساتھ چلیں میری لڑکی بیمار ہے اور آپ کی زیارت کی مشتاق ہے- جمعہ کا دن تھا اس کے پاس کار تھی- جب خطبہ شروع ہو تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہونے والا ہے- میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہم جاتے ہی نہیں- فرمانے لگے میں وعدہ کر چکا ہوں خیر دیکھا جائے گا- میں اس آدمی کو مینار کے پاس لے گیا اور پوچھا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں لالہ موسیٰ کا رہنے والا ہوں اور پھر رونے لگا اور کہنے لگا کہ آپ ہمیں سرکار کی زیارت کیوں نہیں کرنے دیتے؟ میں نے آپ سے عرض کیا سرکار وہ تو روتا ہے فرمانے لگے اچھا آپکو پتہ چل جائیگا-

انہوں نے آپ کو گاڑی میں بٹھالیا- اس روز چوہدری انور صاحب نہیں آئے ہوئے تھے - خان زمرد خان صاحب کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے اور گاڑی ان کے پیچھے لگالی - صبور سے انہوں نے کھاریاں کی طرف اپنا رخ موڑ لیا- لالہ موسی جا کر وہ غائب ہو گیا- خان صاحب کہنے لگے باہر چونگی پر کھڑے ہوتے ہیں اس رستے سے ہی آئیں گے کوئی دس پندرہ منٹ کے بعد آپ کی گاڑی آ گئی پھر وہ ہمیں پرانا لالہ موسیٰ لے گیا- وہاں ایک مکان سے پانچ چھ عورتیں نکل آئیں - ان عورتوں نے سرکار کو چائے پینے کی دعوت دی- بھٹی کہنے لگا کہ سرکار نے فرمایا ہے کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ چل کر چائے پئیں گے اور وہاں مغرب کی نماز بھی ادا کریں گے۔ وہاں سے دو عورتیں کار کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئیں۔ جب مکان سے باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ چوہدری انور کو ساتھ لیکر آنا ہے اور ہم آپ کا انتظار دریائے

marfat.com

چناب پر کریں گے۔

چوہدری انور صاحب ان دنوں شاہدولہ چوکی تھے وہاں سے ان کو ساتھ لینے کے لیے گئے تو تھوڑی دیر ہوگئی- جب ہم دریائے چناب پر گئے تو آپ منتظر تھے چوہدری صاحب جب آپ کی قدم بوسی کے لیے آگے بڑھے تو انہوں نے یعنی بھٹی اور اس کے ساتھیوں نے چوہدری صاحب کو دیکھ لیا- چوہدری صاحب نے بھی ان کو دیکھ لیا تھا ہم آگے آئے تو وہ سرکار کو بٹھا کر بھاگ گئے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک ہمیں کچھ پتہ نہ لگا- یہ لوگ دراصل فراڈیئے تھے اور شراب وغیرہ کی بوتلیں ادھر ادھر رکھ کر بلیک میل کرتے تھے اور بھاری رقوم بٹورتے تھے-

عشاء کی نماز کے وقت ہم داتا صاحب پہنچے تو آپ دعا فرما رہے تھے اور بھٹی سے پوچھا کہ لڑکے آ گئے ہیں؟ اس نے کہا کہ سرکار لڑکے ابھی نہیں آئے- گلبرگ تک جانا ہے ادھر بچی بیمار ہے اسے آپ چل کر دم فرمائیں- سرکار مان گئے اور وہ آپ کو لیکر گلبرگ روانہ ہو گئے- غالب روڈ کوٹھی نمبر ایک میں تین چار کمرے اندر لے گیا اور ہر کمرے کا دروازہ بند کر دیا گیا- جب اندر پہنچے تو دس پندرہ عورتیں آ گئیں -ان میں سے ایک بنگال کی جادوگرنی تھی اس نے آپ پر اپنے منتر پڑھنے شروع کئے آپ نے اس عورت کو فرمایا کہ اس ذکر الٰہی پر تیرا جادو کیا اثر کر سکتا ہے؟ ایک دفعہ تو میرے جی میں آیا ان کی کوٹھی کو الٹ پلٹ کر دوں مگر پھر خیال آیا کہ نہیں یہ فقر کا شیوہ نہیں- آپ نے انکو فرمایا کہ مجھے چھوڑ آئیں میرے ساتھی تلاش کر رہے ہوں گے- انہوں نے مذاقاً کہا کون سے ساتھی؟ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ یہ پیسے کدھر سے لاتے ہیں؟ ہم نے آپ کو دہلی لے جانا ہے اور وہاں جا کر مسجدیں بنوانی ہیں اس جادوگرنی نے پھر آپ پر جادو کرنا شروع کر دیا- سرکار نے فرمایا کہ تیرا جادو مجھ پر اثر نہیں کر سکتا تم بیٹھ جاؤ- میرے جی میں آیا کہ ان کو جلا دوں- فرماتے ہیں کہ پھر خیال آیا کہ نہیں- آپ نے ان کو بتایا کہ صبح ۵ بجکر ۵ منٹ پر میرے ساتھی اس کوٹھی کا محاصرہ کریں گے- انہوں نے کہا کہ کون سے ساتھی اور یہاں کوئی نہ آئے گا-

ادھر ہم رات تک داتا صاحب رہے اور سوچا کہ سرکار شائد واپس چلے گئے ہیں اسی خیال کے ساتھ ہم بھی واپس آ گئے جب ہم جنڈیالہ شریف پہنچے تو سرکار وہاں نہ تھے- ان دنوں خان زمرد گوجرانوالہ میں انسپکٹر تھے- وہ وہاں اتر گئے اکرم رانا اور رفیق ان دنوں سپاہی تھے ان کو ساتھ لیا- تقریباً ۲ بجے کے قریب پرانا لالہ موسیٰ پہنچ گئے وہاں ان لوگوں کو جگایا اور پوچھا کہ سرکار کدھر ہیں؟ اس نے کہا کہ کون سے سرکار آپ کن کی بات کر رہے ہیں- چوہدری انور صاحب نے جب کہا کہ ان کو پکڑ کر گاڑی میں رکھیں اور

marfat.com

لے چلیں تو انہوں نے بتایا کہ سرکار غالب روڈ کوٹھی نمبر ا گلبرگ میں ہیں۔

وہاں سے ہم نے پھر لاہور کا رخ کیا۔ لاہور گلبرگ پہنچ کر کوٹھی تلاش کر لی۔ چوہدری انور صاحب نے پوچھا کہ گاڑی یہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے۔ چوہدری انور صاحب کے کہنے پر میں نے گھنٹی بجائی تو بھئی بولا کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ آ گئے ہیں اس وقت ۵ بجکر ۵ منٹ ہوئے تھے۔ جب ہم ان کو پکڑنے کے لیے اندر داخل ہوئے تو آپ نے ہمیں فرمایا کہ وہ مجھے ماننے والا ہی نہیں جوان کو کچھ کہے۔ بہر کیف ہم آپ کو ساتھ لیکر واپس آ گئے۔

marfat.com

اللہ اللہ مسافتیں ان کی

روداد احوال سفر

روایت جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب :- ایک دن سرکار رات ۹ بجے کے قریب علی پور سیداں کے لیے تیار ہو گئے- میں نے عرض کیا کہ دربار کا متولی دو تین میل کے فاصلے پر رہتا ہے اسے ہماری آمد کی کیسے اطلاع ہو گی؟ فرمانے لگے چچا جان کوئی فکر کی بات نہیں وہ سامنے چابی لے کر کھڑا ہو گا- جب ہم وہاں پہنچے تو واقعی متولی چابیاں لیکر کھڑا تھا جا کر وضو کیا حاضری دی اور واپس آ کر سیدھے دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے وہاں سے ہو کر پھر شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پھر داتا صاحب اور پھر واپس آئے-

حضرت قبلہ حاجی صاحب ایک دن فرمانے لگے کہ میانوالی میں ایک مائی زہر کا دم کرتی ہے- اسکی زیارت کرنے جانا ہے- ان دنوں کوٹلہ کی سڑک بن رہی تھی اور گاڑی TOYOTA CRESTA نئی تھی- فرمانے لگے کوئی بات نہیں اگر خراب ہو گئی تو اور لے آئیں گے-

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ۱۹۸۳ء میں ظفر اقبال صاحب آپ کے لیے ایک کار لے کر رات عشاء کے بعد چھیاولہ شریف پہنچے- مسجد کے دروازے کو تالہ نہیں تھا- دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اور دروازہ اندر سے بند کر دیا اور موسم سرما کی یہ سرد رات مسجد میں ہی گزاری- سحری کے وقت حضرت صاحب اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا اور گاڑی کی چابیاں پیش کیں- آپ فرماتے ہیں کہ ان کی آمد کا تو مجھے پتہ چل گیا تھا مگر اس خیال سے میں اندر ہی رہا کہ صبح ملیں گے- یہ کار TOYOTA CRESTA ,FULL LOADED تھی- دوہرے شیڈ میں رنگی ہوئی تھی- رنگ اسکا SILVER GREY تھا- اس کار کو تقریباً ۲ ماہ حضور کے زیر استعمال رہنے کا شرف نصیب ہوا- پھر اس کو چوہدری تجمل حسین صاحب کے پاس فروخت کر دیا گیا- مگر اس نے تھوڑے ہی

marfat.com

دنوں بعد کہا کہ یہ مجھے نہیں چاہئے- چنانچہ اس کی رقم اس کو واپس کردی گئی پھر ظفر اقبال صاحب اس گاڑی کو لیکر کراچی چلے گئے- وہاں سے سوزوکی وین لے آئے- یہ وین بھی تھوڑے دنوں بعد لاہور لے گئے اور وہاں ایک کار ڈیلر کو دیکر CHARADE LHH 6161 لے آئے یہ کار ڈیزل سے چلتی تھی پہلی بار پاکستان میں آئی تھی- یہ آپ کے پاس آخری ایام تک رہی بعد میں یہ کار جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب کے استعمال میں رہی-

روایت مستری محمد حسین:- ایک دفعہ آپ فرمانے لگے دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہے ہم نے صبح فجر کی نماز شاہدولہ صاحب پڑھنی ہے- میں نے خیال کیا کہ یہاں سے چلنے والی X-VAN چار بجے نکلتی ہے اور گجرات ۶ بجے پہنچتی ہے جبکہ ۴ بجے اذان ہوجاتی ہے- میں سحری کے نوافل ادا کر کے گھر سے یہ آرزو لیے نکلا کہ شاہدولہ کے صدقے شاید اللہ کوئی وسیلہ بنادے میں گاؤں سے نکلا تو دیکھا ہمارے گاؤں کا ایک ڈرائیور راولپنڈی سے ٹیکسی لیکر آیا ہوا تھا اس کی گاڑی سٹارٹ نہ ہورہی تھی اور کسی ایسے شخص کی تلاش میں تھا جو اس کو دھکا لگادے مجھے دیکھ کر کہنے لگا گاڑی کو دھکا لگادیں میں آپ کو گجرات لے چلوں گا میں نے دھکا لگایا تو گاڑی سٹارٹ ہوگئی- جب میں شاہدولہ صاحب پہنچا تو آپ وضو فرمارہے تھے- مجھے دیکھ کر فرمانے لگے محمد حسین آگیا ہے اور پھر بھی ہم پر یقین نہیں کرتا- دیکھی شاہدولہ صاحب کی نظر کرم- اللہ نے تم کو نماز ادھر آپڑھائی ہے- فرمانے لگے کہ پہلے مہدے جانا ہے وہاں ایک گرداور ہمارا سنگھی ساتھی ہے اس کو ساتھ لیکر جانا ہے جب ہم وہاں پہنچے تو وہ وہاں سے جاچکا تھا ہم وہاں سے بس پر سوار ہوگئے اور جہلم پہنچے- فرمانے لگے کہ یہاں سے پیدل چلتے ہیں میں نے راستے سے لاعلمی کا ذکر کیا تو فرمانے لگے میں نے راستہ دیکھا ہوا ہے- سب سے پہلے ہم ٹھنیاں والی شریف گئے وہاں دربار پر حاضری دی- پھر چلتے چلتے چک دولت پہنچے اور پھر اس کے آگے دریا آگیا اس میں اتر گئے دن غروب ہونے میں تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا سردی کا موسم تھا- میں نے عرض کی- ہم پر یہ کیا آفت آپڑی ہے- فرمانے لگے میرے پیچھے پیچھے چلتا آ اور شاہدولہ، شاہدولہ کرتا آ اور دمڑیاں والی سرکار پر نگاہ رکھتا آ- پانی کہیں کہیں گلے تک تھا اور کہیں کمر تک- خدا خدا کرتے دریا پار پہنچے تو شام کی اذان ہورہی تھی ہم نے نماز مغرب- ربار شریف پنچیاں میں ادا کی-

اس کے بعد ہم دمڑیاں والی سرکار پہنچ گئے- وہاں آپ نے میاں صاحب کے تمام تبرکات کی زیارت کروائی اس کے بعد مجھے وہ گھڑا بھی دکھایا جس میں عرس مبارک کے دن آپ پانی بھرتے تھے اور

marfat.com

وہ بوکا بھی جس کے ذریعے سارا سارا دن پانی بھرتے تھے- پھر آپ دربار شریف لے گئے حاضری دی اس کے بعد فرمانے لگے آپ ادھر دربار کے سامنے بیٹھ جائیں - میں نے عرض کیا کہ سردی بڑھ رہی ہے- وہاں دربار شریف پر آپ کے ملنے والے ایک مست وار سائیں گلاب تھے- انہوں نے ایک دھسہ دیا اور میں نے وہ اوپر لے لیا جو چیز دربار پر آتی سائیں گلاب میرے پاس لے آتے اور فرماتے کہ یہ مستری محمد حسین، حاجی صاحب کے ساتھ آیا ہوا ہے-

آدھی رات تک تو میں آپ کو وہاں جھاڑو دیتے ہوئے اور دیگر کاموں میں مشغول دیکھتا رہا مگر بعد میں مجھے پتہ نہ چلا کہ آپ کدھر تشریف لے گئے- جب صبح کی نماز کا وقت ہوا تو آپ تشریف لائے - میں نے عرض کی کہ سرکار آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کدھر تشریف لے گئے تھے فرمانے لگے میری اس جگہ پر ڈیوٹی تھی- خیر صبح ہم میرپور والی بس پر سوار ہو کر بھمبر اور پھر چڑیالہ شریف واپس پہنچ گئے-

marfat.com

روداد سفر حج (سعادتوں کا سفر)

اپریل ۱۹۵۲ء میں آپ نے حج مبارک ادا فرمایا - ایوب صاحب کی نانی؛ اماں شاہدولہ صاحب صفائی کیا کرتی تھیں ان دنوں حضرت قبلہ حاجی صاحب بھی دربار شریف رہتے تھے - ایک دن حاجی صاحب نے فرمایا کہ مجھے حج کے لیے جانا ہے نانی جی نے آپ کو گھر آنے کی دعوت دی - جب آپ ان کے گھر گئے تو نانی جی نے آپ کو کھانا کھلایا ساتھ کپڑے دیئے اور نقد نذرانے سے بھی خدمت کی اور نانی جی کا کہنا ہے کہ سرکار دن رات مسجد اور دربار شریف کی خدمت کرتے ہیں اور رات کو بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہتے -

آپ فرماتے کہ حج کرنے کا خیال آیا - تو میں گھر آیا اور آکر اماں جی سے کہا کہ اماں جی چلو آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیتا ہوں اور حج کر آئیں - اماں جی نے فرمایا کہ بیٹا آپ جائیں میں آپ کے لیے دعا کروں گی - حضرت پیر ولائت شاہ صاحب نے منظور صاحب اور اختر صاحب پگانوالہ کراچی کی طرف رقعہ لکھ دیا کہ ان کو حج کے سلسلے میں کوئی دشواری نہ ہو - ان کا بہنوئی ان دنوں پاسپورٹ آفس میں کام کرتا تھا - نذیر صاحب نے پاسپورٹ بنوایا اور باقی انتظامات پگانوالوں نے کر دیئے - (- سمندر دیکھا تو پوچھا کہ اگر اس کو عبور کر لیا جائے تو ---- مدینہ پاک آجائے گا - تو پھر میں یہ ضرور عبور کر جاؤں گا -)

آپ فرماتے تھے کہ میں اپنے جوتے کراچی ہی چھوڑ گیا تھا مکہ پہنچ کر میں آدھ پاؤ دہی کھایا کرتا تھا تاکہ حاجت نہ ہو اور اس پاک سرزمین کی کہیں بے ادبی نہ ہو جائے آپ نے سارا حج پیدل ہی کیا کوئی سواری استعمال نہ کی ایک دفعہ کہیں پیسے گر گئے اور مجھے کسی کے گرے ہوئے پیسے ملے مگر میں نے وہ وہاں ہی رہنے دیئے کہ جس کے ہوں گے وہ لے لے گا - کچھ عرصہ بعد میں تلاوت قرآن پاک کر رہا تھا کہ وہی کپڑے میں بندھے ہوئے پیسے کوئی میری جھولی میں ڈال گیا -

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ پاک پہنچا اور حضور پاک ﷺ کے دربار میں حاضری نصیب ہوئی روضہ شریف کے باہر بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک نے اندر سے کھانے کی بھری ایک ٹرے بھیجی - فرماتے ہیں کہ میں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا پھر حضور پاک ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے زمین پر نشان لگایا کہ جاؤ آپ کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے - آپ فرماتے کہ میں اس

marfat.com

خیال سے گیا تھا کہ واپس نہ آؤں گا۔ مگر جب ڈیوٹی لگ گئی تو سیدھا چڑیاولہ شریف آ گیا یہ نام ''چڑیاولہ شریف'' بھی سرکار ﷺ کا عطا فرمایا ہوا ہے اکثر فرمایا کرتے کہ یہ نام چڑیاولہ شریف درگاہوں سے لے کر آیا ہوں- میں آپ کے روضہ مبارک سے تھوڑی سی خاک شریف بھی لایا تھا جس کو میں نے مسجد کے مینار کی چوٹی پر محفوظ کر دیا ہے-

مستری محمد حسین روایت کرتے ہیں:-ایک دفعہ آپ فرمانے لگے چلو دمڑیاں والی سرکار چلیں -وہاں گئے لنگر کھایا میرے گھرانے کے سب افراد بھی ساتھ تھے وہاں سے مڑ کر ہم شکر یلے شریف آئے جہاں گیارھویں شریف کے موقع پر بہت سے لوگ جمع تھے- مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد میں نے پیر خادم حسین شاہ صاحب کو بتایا کہ آج چڑیاولہ شریف والے حاجی رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے ہیں- پیر صاحب نے اعلان کیا کہ تمام لوگ چلے جائیں آج ہمارے گھر خدا کی خدائی آ گئی ہے- اس لیے سب کو چھٹی ہے خیر یار یار سے ملے جب آپ واپس آئے تو فرمانے لگے کہ یہ بھی سچے سید ہیں-

marfat.com

علالت کے زمانے کی کچھ یادیں

راویت حاجی محمد الطاف صاحب:- ایک دفعہ آپ مسجد شریف کے صدر دروازے کی تعمیر کے سلسلے میں پہلی منزل پر تھے کہ اچانک قدم مبارک کھسک گیا اور ساری اینٹیں آپ کے اوپر آ گریں آپ کو بڑی چوٹیں آئیں-آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ بڑی تکلیف میں ہوں-میں نے عرض کیا کہ سرکار ڈاکٹر سے علاج کے لیے چلتے ہیں فرمانے لگے ہاں یہ ٹھیک ہے-ڈاکٹر کے پاس گئے دوائی لائے آپ نے آ کر لیموں اور چینی کی فرمائش کی-میں وہ لے آیا اور آپ نے سکنجبیں بنائی اور تینوں خوراکیں ایک ہی دفعہ کھالیں پھر فرمانے لگے بڑا درد ہے۔میں نے عرض کیا کہ سرکار شاید ڈاکٹر نے دوائی ٹھیک نہیں دی-ہم پھر ڈاکٹر کے پاس پہنچ گئے-جسم مبارک پر زخم آئے ہوئے تھے ڈاکٹر نے ان زخموں کی مرہم پٹی کی۔میں نے کہا کہ سرکار اب دوائی ٹھیک ہے پھر ہم واپس مسجد میں آ گئے مگر آپ بار بار درد کی شکایت کر رہے تھے-

آخری ایام (مرض الموت)

چوھدری محمد افضل صاحب کا بیان ھے- ایک شاعر جس کا نام سردار تھا اور وہ فیصل آباد کا رہنے والا تھا گاہے بگاہے حضور قبلہ رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور نذرانہ عقیدت پیش کرتا تھا سردار علی شاعر جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو یہی عرض کرتا کہ جو مسجدیں اور درگاہیں وادی سماہنی آزاد کشمیر میں آپ نے تعمیر کروائی ہیں ان کی مجھے زیارت کرائیں چنانچہ آپ نے سردار علی شاعر کی عرض کو منظور کیا۔

۷ ستمبر ۱۹۸۴ء کو حضور قبلہ حاجی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ آئندہ جو جمعۃ المبارک آئے گا ہم آپ کو وادی آزاد کشمیر میں جو جو تعمیرات ہم نے کروائی ہیں انکی سیر کروائیں گے-چونکہ مجھے اپنے مرشد کے ساتھ ایسا مبارک سفر کرنے کا بے حد شوق تھا میں بھی اگلے جمعہ کو حضرت صاحب کی بارگاہ چڑیاولہ شریف میں حاضر ہو گیا-چند اور عقیدت مند جن میں خلیفہ حاجی عنایت صاحب، محمد یوسف صاحب، حاجی الطاف صاحب قابل ذکر ہیں وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے-مگر تقریباً صبح ۹ بجے آپ نے فرمایا کہ آج کچھ راز کی باتیں ہیں جن کی وجہ سے سماہنی جانے کا پروگرام ملتوی کیا جاتا ہے میں نے دیکھا کہ آپ کی طبعیت میں آج جلال کا غلبہ تھا اور باتیں بھی بہت کم کرتے تھے بلکہ زیادہ وقت آنکھیں بند کئے اللہ

marfat.com

عزوجل کے ذکر میں مشغول اپنے حال میں مست یادالٰہی میں مستغرق تھے جمعہ المبارک کے بعد زیارت کے لیے آنے والوں سے بہت کم باتیں کیں جب شام ۶ بجے کا وقت ہوا تو مجھے بلا کر فرمانے لگے اب آپ گھر چلے جائیں آپ کو اجازت ہے میں نے آپ کی قدم بوسی کی اور گھر واپسی کا سفر اختیار کیا۔

نماز مغرب پڑھنے کے آدھا گھنٹہ بعد حضور قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی حالت اور زیادہ متغیر ہوگئی۔ آپ پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری تھی چنانچہ جو عقیدت مند پاس تھے ان کو یہ محسوس ہوا کہ آپ کو فالج کا حملہ ہوگیا ہے۔

حاجی محمد انطاف صاحب کا بیان ہے:۔ میں دن ۱۲ بجے تک دوستوں کی محفل میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک آپ کی یاد آئی اور میں اٹھ دوڑا۔ سرکار کے دیدار کے لیے تڑپ رہا تھا۔

میں بس میں سوار چڑیاولہ شریف کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں چڑیاولہ شریف پہنچا تو جمعہ کی نماز ہو چکی تھی اور رتمام عقیدت منداپنے گھروں کو جا چکے تھے میں سرکار پاک کے قدموں میں گر گیا۔ اس دن آپ کی حالت کچھ بدلی بدلی سی تھی میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج میں آپ کے پاس ہی رہوں گا۔ شام کے قریب حاجی شریف صراف بھی آگئے۔ رانا محمد اسلم کو میں نے اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔ ملک احمد خان صاحب بھی آگئے میں نے ان کو بھی اس بات پر مادہ کرلیا۔ مغرب اور عشاء کے درمیان آپ مسجد کے مین ہال کے شمالی دروازے کے سامنے تکیہ لگائے مستی کے عالم میں دراز تھے۔ آپ کا جسم مبارک گرم تھا۔ جیسے انتہائی درجہ کا بخار ہو۔ اور جذب کے غلبہ سے آپ بے ہوش ہوگئے۔

اس وقت اڈہ پر کوئی سواری نہ تھی۔ بابو اکرام کو میں نے کہا تو وہ شیر اڈ LHH6161 کار لے آئے اور ہم آپ کو لیکر گجرات ڈاکٹر نے کہا کہ آپ ان کو کھاریاں یا پنڈی لے جائیں۔ پھر ہم آپ کو کھاریاں سی ایم ایچ لے گئے۔

رات کے ۲ بجے تھے مجھ پر نیند نے غلبہ کر رکھا کہ آپ نے کروٹ بدلی اور فرمایا کہ ادھر میرے پاس ہی لیٹ جاؤ۔ آپ کے ان الفاظ سے میری نینداس طرح غائب ہوگئی کہ جیسے آئی ہی نہ ہو۔

کھاریاں ہسپتال

راویت چوہدری محمد افضل:۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز جمعتہ المبارک بوقت شام ۸ بجے آپ کو کھاریاں سی ایم ایچ میں داخل کرایا گیا اور آپ کی صحت کے بارے میں ڈاکٹروں نے تفتیش شروع کردی۔

marfat.com

۲۲ ستمبر کو آپ کو انتہائی درجہ کا بخار تھا- ایک ڈاکٹر صاحب نے آپ کا بی پی چیک کیا- ایک نرسنگ سپاہی محمد عادل نے آپ کو ٹیکہ لگایا- جب وہ نرسنگ سپاہی ٹیکہ لگا کر چلا گیا تو آپ میری طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا خبر کہ عاشقوں کا تن گرم ہوتا ہے اور یہ اسے بخار سمجھتے ہیں-

اسی دن تقریباً ۱۰ بجے کے قریب ایک میڈیکل سپیشلسٹ کیپٹن ڈاکٹر محمد تاج آئے اس نے آپ کا بڑے اچھے طریقے سے چیک اپ کیا اور وہ آپ سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیر صاحب میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور اولاد کے لیے دعا کریں- چنانچہ آپ نے اس کی التجاء پر سب کو حکم دیا کہ اس کے لیے دعا کریں- حسب فرمان تمام نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے- دعا کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے گا- مگر جب تمنا پوری ہو تو ہمارے آستانہ پر حاضری دینا ہوگی- کچھ عرصہ بعد اللہ نے کیپٹن ڈاکٹر تاج کے گھر بچہ عطا کیا اور وہ چڑیالہ شریف آ کر آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا-

ایسے ہی ایک اور نرسنگ سپاہی محمد عادل آپ کا بڑا عقیدت مند تھا وہ ڈیوٹی کے علاوہ بھی ہر وقت آپ کے قدموں میں رہتا کبھی پاؤں کو بوسہ دیتا کبھی آپ کے مبارک ہاتھوں کو اپنے سینے سے لگاتا اور عرض کرتا کہ پیر صاحب میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں ڈاکٹری کورس کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤں تاکہ میرا عہدہ صوبیدار رینک کے برابر ہو جائے گا- چنانچہ آپ نے محمد عادل کو اطمینان دلایا کہ وہ پاس ہو جائیں گے- مگر تلقین فرمائی کہ ہمارے پاس کم بیٹھا کریں اپنی نوکری کی طرف دھیان رکھیں چنانچہ حضور قبلہ کے مبارک منہ سے جو الفاظ نکلے وہ پورے ہوئے- عادل امتحان میں کامیاب ہو گیا- پھر عقیدت کے طور پر وہ حضور قبلہ کے پاس چڑیالہ شریف دو دفعہ حاضر ہوا-

مجھے اور پیر بھائی محمد یوسف، ہم دونوں کو آپ کے پاس رہنے کا شرف حاصل ہوا- سرکار دونوں پیر بھائیوں سے فرمانے لگے کہ بڑی سخت منزل آئی ہے-

جوں جوں وقت گزرتا گیا ہسپتال میں آپ کی شہرت پھیلتی گئی ہسپتال کے سٹاف نے پیر صاحب کو یہ خصوصی رعایت دے رکھی تھی کہ وہ جب چاہیں کمرہ کے علاوہ ہسپتال کے باغیچہ میں آرام کر سکتے ہیں کیونکہ بیشتر وقت بہت زیادہ تعداد میں مریدین اور عقیدت مند حضرات عیادت کے لیے آتے رہتے تھے اور کمرے میں اتنی گنجائش نہیں تھی- عام لوگوں کے لیے مریضوں سے ملاقات کا مخصوص وقت ہوتا تھا مگر پیر صاحب کے لیے کوئی وقت مخصوص نہیں تھا آپ کے فرمان کے مطابق عیادت کے لیے آنے والوں کے لیے خورد و نوش کا وسیع انتظام تھا- یہ سارا کام میں اور میرے ساتھی محمد یوسف کے سپرد

marfat.com

تھا۔چوہدری محمد مشتاق ممبر ضلع کونسل ،کو پیر صاحب کی آمد کا پتہ چلا تو کھاریاں ہسپتال میں آکر آپ کے قدم بوس ہوئے اور اپنے طور پر ڈاکٹروں سے آپ کے علاج کی پوچھ گچھ کرتے کیونکہ وہ کافی بااثر آدمی تھے اور مستقل کھاریاں کے رہنے والے تھے اس لیے تمام ڈاکٹروں سے ذاتی تعلق تھا۔

اتنے دنوں کی تفتیش کے باوجود ڈاکٹر کسی نتیجہ پر نہ پہنچے۔ایک ڈاکٹر کی غلط تشخیص پیشاب اور مثانہ کی بیماری کا باعث بن گئی تھی باقی کوئی بیماری ثابت نہ ہو سکی۔آپکی حالت بدستور برقرار تھی مگران تمام باتوں کے باوجود جب نماز کا وقت آتا تو بالکل تندرست دکھائی دیتے۔عبادت کا یہ عالم تھا کہ ساری رات تھوڑے وقفے کے بعد نفل نماز ادا کرتے ایک طرف میں اور دوسری محمد یوسف پیر صاحب کے دونوں طرف کھڑے ہوجاتے کہ کہیں کمزوری کے سبب گر نہ جائیں۔

آپ بالکل معمولی خوراک صبح وشام کو تناول فرماتے دن کو اگر کوئی عقیدت مند میٹھا مشروب یا بوتل لاکر دیتا تو اپنے مبارک منہ میں لگاتے اور تبرک کے طور پر اسی عقیدت مند کو نوش کرنے کا حکم دیتے۔ان دنوں آپ کی زبان مبارک میں کچھ لکنت آگئی تھی آپ کی گفتگو عام آدمی کی سمجھ میں نہ آتی تھی ۔مگر دیکھا گیا کہ رات کی تنہائی میں جب کوئی پردہ کی بات کرنی ہوتی تو پہلے کی طرح واضح الفاظ میں بیان فرمادیتے۔ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔خاصان خدا کی کچھ اپنی ہی منزلیں ہوتی ہیں۔

روایت :۔ محمد یوسف صاحب جمعتہ المبارک کو جڑیاولہ شریف گیا تو مائی صاحبہ رسولاں بی بی رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو فرمانے لگیں سرکار بیمار ہو گئے ہیں اور ان کو کھاریاں لے گئے ہیں۔میں نے دربار شریف حاضری دی اور آزردہ خاطر انہی قدموں پر واپس آ گیا۔

ہسپتال میں آپ کی عیادت کے لیے بے اندازہ مخلوق تھی اکثر فوجی افسر بھی آپ کی قدم بوسی کرتے تھے۔تمام لوگ اپنی اپنی مرادیں آرزوئیں لیکر آتے اور آپ سے فیض پاتے۔

عیادت کے لیے آنے والوں پر کوئی پابندی نہ تھی عام اجازت تھی۔کہ آپ کے لیے جو بھی ملاقاتی آئیں ان کو نہ روکا جائے۔آپ کے پاس جو بھی عیادت کے لیے یا اپنی غرض کے لیے آتا آپ اس کو خاطر مدارت کے بعد رخصت فرماتے لنگر جاری تھا۔

ایک دن آپ کی محفل لگی ہوئی تھی۔میں اور افضل شرف زیارت کے لیے آرہے تھے کہ آپ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا کہ یہ دونوں ہی بخشے ہوئے ہیں۔ساری محفل سبحان اللہ عزوجل پکار اٹھی۔

چوہدری محمد افضل صاحب راوی ہیں:۔ اپنی یادوں کو قلمبند کرتے ہوئے

marfat.com

لکھتے ہیں کہ ہسپتال کھاریاں میں اتنے دن گزر جانے کے باوجود ڈاکٹر کوئی بیماری ثابت نہ کر سکے اور آپ کی حالت بدستور پہلے کی طرح تھی - اسی اثناء میں ہمارے خلیفہ عنائت علی صاحب، چوہدری محمد انور پولیس انسپکٹر، حاجی محمد عارف، حافظ محمد ایوب نے باہم صلاح ومشورہ کے بعد سی ایم ایچ کھاریاں سے فارغ ہونے کا فیصلہ کر لیا اور ساتھ ہی یہ پروگرام طے پایا کہ مزید طبی تشخص کے لیے آپ کو صہیب میموریل ہسپتال کشمیر روڑ راولپنڈی لے جایا جائے کیونکہ اس ہسپتال میں جدید ساز و سامان موجود تھا چنانچہ آپ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے سی ایم ایچ کھاریاں سے ڈسچارج کروا کر صہیب میموریل ہسپتال کشمیر روڑ صدر راولپنڈی منتقل کر دیا گیا-

یہ ہسپتال جدید ہسپتالوں میں سے ایک تھا- آپ کو ہسپتال کی بالائی منزل پر ایک کھلا اور ہوادار کمرہ دیا گیا- تین دن تو ڈاکٹر صاحب روٹین کے مطابق آتے آپ کو چیک اپ کرتے دوائی وغیرہ پلاتے اور چلے جاتے مگر بعد میں جب ہسپتال سٹاف کو پتہ چلا کہ یہ تو بہت بڑے ولی اللہ ہیں تو آپ پر خصوصی وجہ دی جانے لگی- مگر آپ کی حالت بدستور جوں کی توں تھی- ہر روز ہسپتال کا مالک کرنل مرتضیٰ خود آپ کے پاس حاضر ہوتا اور عرض کرتا کہ باباجی کوئی حکم ہو تو بتائیں آپ مسکرا کر فرماتے کہ کوئی حکم نہیں ہم ٹھیک ہیں- ساتھ ہی کرنل صاحب دعا کے بھی طلبگار ہوتے-

ہسپتال کے ملازم یعنی خاکروب، صفائی کے انچارج، بستروں کے انچارج اور دیگر انتظامی ملازموں میں سے جو بھی آتا آپ اپنے پاس سے کسی کو روپے دیتے کسی کو مٹھائی، کسی کو کھانے کے لیے فروٹ دیتے اور کسی کو چائے پلاتے-

۲۹ ستمبر ۱۹۸۴ء ہفتہ کا واقعہ ہے ہسپتال کی ادھیڑ عمر ملازمہ آپ کے پاس آئی تو آپ نے اسے اپنے پاس سے ۵ روپے دم کر کے دیئے میں نے اس سے کہا کہ یہ روپے سنبھال کر رکھنا یہ بڑی برکت والے ہیں ان کی برکت سے آپ کو زیادہ دولت ملے گی- خدا کا کرنا کہ وہ مائی صاحبہ بروز سوموار آپ کے پاس دوبارہ آئی اور نہایت عاجزی اور ادب سے عرض کرنے لگی کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ آپ بہت بڑے ولی اللہ ہیں- آپ نے مجھے جو روپے دیئے تھے ان کی برکت سے مجھے ۱۵۰۰ سو روپے ایسی جگہ سے ملے ہیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی- اس کے بعد وہ رو پڑی اور آپ سے عرض گزار ہوئی کہ پیر صاحب میری ایک جوان لڑکی ہے اس کا ایک بڑا ہی پیچیدہ مسئلہ ہے اس کے لیے دعا فرمائیں- چنانچہ اس عورت کی اشک بار آنکھیں دیکھ کر سرکار نے اس کی لڑکی کے حق میں اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اس طرح آپ کی دعا

marfat.com

سے اس لڑکی کی مشکل آسان ہوگئی۔

اس ہسپتال میں بھی آپ کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا زیادہ تر عالم استغراق میں رہتے یعنی آنکھیں بند اور اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول۔ زبان میں بھی کافی لکنت پائی جاتی تھی اور اپنی ٹانگیں بھی اکٹھی رکھتے تھے یعنی ٹانگوں کو دراز نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے کہا کہ پیر صاحب سے عرض کریں۔ کہ کبھی کبھی ٹانگیں پھیلا لیا کریں۔ میں نے ایک دن آپ سے عرض کیا کہ حضور! ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اپنی ٹانگیں پھیلا لیا کریں ورنہ انسان کے جوڑوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ تو آپ فرمانے لگے کہ اے بچہ آپ ابھی چھوٹے ہو۔

آپ کو کیا خبر یہ اپنی مرضی نہیں ہوتی۔ یہ امر کی بات ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کے پاک بندوں کی اطاعت، وفاداری کا اندازہ لگائیں کہ اپنی مرضی سے ایک ٹانگ بھی دراز نہیں کرتے۔

دن کے ۱۱ بجے آپ فرمانے لگے کہ جاؤ اور ایک درجن بوتلیں لے آؤ حسب حکم میں بوتلیں لے آیا اس کے بعد فرمایا کہ جاؤ ڈیڑھ کلو دودھ پتی بنوا کر لے آؤ حسب فرمان میں چلا گیا مگر دل میں سوچنے لگا کہ کوئی آدمی بھی نہیں آپ کس کے لیے منگوا رہے ہیں جب میں دودھ پتی بنوا کر لے آیا تو آپ نے فرمایا کہ آج ہمارا مرید چوہدری فتح خان چیئرمین کونسل جہ یاولہ شریف ہمیں ملنے آ رہا ہے تقریباً دس پندرہ منٹ گزرنے کے بعد چیئرمین چوہدری فتح خان ہمراہ آٹھ عقیدت مندوں کے حاضر خدمت ہوا تو میں نے سوچا کہ کس قدر آپ نظر کیمیا ہے کہ مرید گھر سے چلتا ہے اور آپکو خبر ہوتی ہے کہ میرا فلاں مرید آ رہا ہے۔

میری اور میرے ساتھی محمد یوسف کی کافی دنوں سے یہ خواہش تھی کہ بری امام سرکار رحمۃ اللہ علیہ اسلام آباد کے قریب آئے ہوئے ہیں اگر مرشد پاک کے ساتھ دربار شریف پر حاضری ہو جائے تو بڑا اچھا ہو۔ اس خواہش کا اظہار خلیفہ حاجی عنایت اور چوہدری محمد انور پولیس انسپکٹر نے آپ سے کیا اور آپ نے اسے پذیرائی بخشی اور رات کو ۹ بجے کے قریب آپ نے فرمایا کہ آئیں امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو چلیں چنانچہ خلیفہ عنایت علی صاحب روضہ اقدس پر حاضری کے لیے گئے۔ جب روضہ اقدس پر پہنچے تو روضے کا دروازہ مقفل تھا۔ چنانچہ حضور قبلہ مرشد باہر بیٹھ کر روضہ انور کے سامنے آدھا گھنٹہ اوراد پڑھتے رہے پھر خصوصی دعا مانگی گئی مگر وہاں پر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کیا اچھا ہوتا اگر روضہ انور کا دروازہ کھلا ہوتا تو قبر انور کی بھی زیارت کر لیتے۔

marfat.com

تھوڑی دیر بعد آپ کے ساتھ دوبارہ صہیب میموریل ہسپتال میں واپس آ گئے رات کو میں بیٹھا اونگھنے لگا تو میں اس نیم خوابی میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ درویش روشن چہرے والے جن پر جلال کے آثار تھے، آئے ہیں اور آ کر مجھے کہتے ہیں کہ اے نوجوان آج تو ایک بہت بڑے کامل ولی اللہ کے ہمراہ ہمارے پاس آیا تھا- ہم نے تیرے مرشد پاک کے سبب تیرا آنا قبول کیا اور یہ بھی یاد رکھنا کہ جب بھی تجھے کوئی مشکل درپیش آئے تو ہماری طرف ضرور توجہ کرنا ہم ہر حال میں تیری مشکل حل کر دیں گے- اس کے بعد وہ نورانی بزرگ غائب ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی-

محمد یوسف صاحب کا بیان ہے:- چوہدری انور صاحب اپنی پولیس کی وردی میں تھے اور کار بھی وہی چلا رہے تھے- جب بری امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پہنچے تو آپ غلے کے اوپر جلوہ افروز ہو گئے- ہم سب آپ کے قدموں کو دبانے لگے مگر آپ نے یہ پسند نہ فرمایا ہم پیچھے ہو گئے-

دربار شریف بند تھا- آپ فرمانے لگے چابیاں لاؤ اور دربار شریف کھولو- حوالدار کہنے لگا چابی اس وقت نہیں مل سکتا- رات کے 10 بجے تھے- آپ اٹھے اور دروازے کو زور زور سے ہلانے لگے پھر آپ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا- اور نوٹوں سے ہاتھ بھر کر اندر ڈال دیا- دروازے کا ہلنا تھا کہ شور مچ گیا تمام ملنگ آ گئے اور آپ کے قدموں سے لپٹ گئے- وہ آپ سے دعا کے خواستگار ہوئے- آپ نے دعا فرمائی- ملنگ نے بری امام رحمۃ اللہ علیہ کا علم آپ کو پیش کیا- مگر آپ نے اتار دیا- چوہدری صاحب نے وہ اٹھا کر مجھے دے دیا وہ علم آج تک میرے پاس محفوظ ہے- ادھر سے پھر واپس ہسپتال آ گئے-

ہسپتال کے آخری تین دن بڑی مصروفیت میں گزرے کیونکہ ہسپتال میں جو مریض داخل تھے وہ اپنے اپنے بستروں سے اٹھ کر آپ کے پاس دعا کروانے کے لیے آنے لگے- چنانچہ آپ کسی مریض کو پانی دم کر کے دیتے کسی کو نمک دم کر کے دیتے کسی کے لیے دعا فرماتے اور کسی کو اپنے پاس سے روپے دیتے- یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا تھا- آخر کار ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز سوموار صبح ہوتے ہی مٹھائی لانے کا حکم فرمایا چنانچہ خلیفہ عنایت علی صاحب مٹھائی لائے اس پر ختم شریف پڑھا گیا خصوصی دعا کا اہتمام ہوا اس کے بعد آپ نے اس مٹھائی کو تمام مریضوں اور دیگر ہسپتال سٹاف میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا حسب فرمان تمام ہسپتال میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور اسی روز یعنی ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء صبح کے ۱۱ بجے کے قریب ہسپتال سے فارغ ہوئے اور اپنے آستانہ عالیہ چڑیاولہ شریف تشریف لے آئے-

ہسپتال میں آپ کا عبادت کا سلسلہ بدستور وہی پہلے والا ہی رہا یعنی رات کو چار پانچ دفعہ اٹھ

marfat.com

کر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے آپ نماز پڑھتے تھے-فرائض نمازوں کی پابندی پہلے کی طرح کرتے-کھانا پینا آپ کا بہت کم تھا تھوڑی روٹی شام کو اور تھوڑی صبح کو یا کوئی میٹھی چیز کبھی کبھار تناول فرما لیتے باقی تمام اشیاء جو عقیدت مند نذرانہ کے طور پر لاتے۔حاضرین میں تقسیم کر دی جاتیں-

۲ستمبر ۱۹۸۴ء بروز منگل کا واقعہ:- صبح کے ۸ بجے کے قریب آپ کے پاس چار پانچ عقیدت مند تھے ان کے لیے خلیفہ اول حاجی عنایت علی صاحب ناشتہ لائے جب وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو اتنے میں روٹین کے مطابق آپ کا چیک اپ کرنے کے لیے ڈاکٹر سعید صاحب آئے جب اتنے آدمیوں کو کمرہ ہسپتال میں ناشتہ کرتے دیکھا تو وہ بڑے طیش میں آ گیا کہ یہ ہسپتال کے ڈسپلن کے خلاف ہے بلکہ وہ کہنے لگا کہ میں مریض کا چیک اپ بھی نہیں کروں گا- جواب میں خلیفہ اول حاجی عنایت صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اگر آپ کی مرضی ہے تو چیک اپ کریں اگر مرضی نہیں تو نہ کریں-اس فقیر کا لنگر تو ہر جگہ اسی طرح ہی چلتا ہے اس طرح ڈاکٹر سعید ناراض ہو کر چلا گیا-

ڈاکٹر سعید کو اپنی جگہ غصہ تھا اور ہم اپنی جگہ اس پر برہم تھے-دن کے ۱۰ بجے کے قریب میں اور حاجی عنایت علی صاحب ہسپتال کے ٹیلی فون آپریٹر کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور ہم نے اسکو کہا کہ ہم نے جنرل رحیم صاحب کو ٹیلی فون کرنا ہے ٹیلی فون آپریٹر کے پاس ہسپتال سٹاف کے تین آدمی اور بھی بیٹھے ہوئے تھے انہیں یہ شک گزرا کہ آج ڈاکٹر سعید کی ان سے جو تلخ کلامی ہوئی ہے شاید اس بارے میں جنرل رحیم صاحب کو فون کریں گے-اسی شک کی بنا پر ٹیلی فون آپریٹر اور دوسرے تین آدمیوں نے ہم سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو یونہی غصہ آ گیا ہے ہم تو پیر صاحب کی خصوصی دیکھ بھال کرتے ہیں-اس پر خلیفہ عنایت صاحب نے کہا- کہ کیا خصوصی دیکھ بھال کرتے ہو-نہ کوئی خاص دوائی دی جا رہی ہے-صرف چار پائی پہ ہمارے پیر صاحب کو لٹا رکھا ہے اور چار جز لیے جا رہے ہیں-یہ کوئی ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جا رہا-ان باتوں پر تینوں ڈاکٹروں (جو کہ آپریٹر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے) نے کہا کہ سچ بات تو یہ ہے کہ ہماری تمام تفتیش کے باوجود پیر صاحب کی کوئی بیماری ہمارے نوٹس میں نہیں آئی-ہمارے خیال میں انہیں کوئی بیماری ہے ہی نہیں یہ انکی کوئی اپنی ہی کیفیت ہے-

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات کا واقعہ- ہسپتال کے بڑے گیٹ پر مامور آدمی ہماری بڑی عزت کرتا تھا اور ہمیں اندر باہر آنے جانے سے کسی وقت بھی نہ روکتا تھا-چونکہ وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک

marfat.com

کرتا تھا اس لیے میں نے اس سے کہا کہ آپکو برکت کے لیے ہم پیر صاحب سے روپے دلوائیں گے۔ چنانچہ وہ آدمی جب آیا تو میں نے آپ سے سفارش کی کہ یہ ہمارے ساتھ بڑا اچھا برتاؤ کرتا ہے انہیں کچھ روپے عنایت کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ بے وضو ہے اسے کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ آپ جلال میں آگئے اور اسے کہا کہ بھاگ جا۔ پہلے وضو کرو۔ وہ آدمی چلا گیا جب میں مین گیٹ کی طرف گیا تو اس آدمی کو میں نے کہا کہ آپ کو بزرگوں کے پاس جانے کا ادب نہیں ہے وضو تک نہ کیا۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ میں تو پیر صاحب کی کیمیا اثر نظر سے بڑا متاثر ہوا ہوں حقیقت میں، میں بے وضو ہی نہ تھا بلکہ میرا تمام جسم بھی ناپاک تھا۔ میں نے اسے کہا کہ کل نماز بھی پڑھنا اور باوضو ہو کر آنا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ آدمی بالکل صاف ہو کر آیا آپ اسے دیکھ کر مسکرائے اور اپنے پاس سے ۱۰ روپے عنایت کیے۔ سچ ہے کہ اللہ والوں کی نظر ظاہر پر نہیں ہوتی بلکہ باطن پر ہوتی ہے اور یہ انسان کے تمام احوال سے واقف ہوتے ہیں۔

آخر کار ہسپتال والوں نے ایک نامور ماہر نفسیات (سائیکالوجسٹ) ڈاکٹر بریگیڈیئر محمد انور کو بلایا تاکہ پیر صاحب کی نفسیات اور دماغ کا چیک اپ کیا جائے۔ چنانچہ بریگیڈیئر محمد انور نے حضور قبلہ کا چیک اپ کیا اور ساتھ ہی آپ کے دل و دماغ اور دیگر اعضاء کے الگ الگ ایکسرے بھی لیے۔ یہ ایکسرے بریگیڈیئر ڈاکٹر محمد انور کو پیش کیے گئے۔ تو انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ مریض کی نفسیات بالکل درست ہیں۔ مریض کا دماغ بالکل ٹھیک ہے۔ ایکسرے کی روشنی میں جسم کے دیگر اعضاء میں بھی کوئی بیماری نہیں پائی گئی۔

جناب خلیفہ عنایت صاحب کا بیان ہے:- ایک دن ایک ساتھی نے ہمیں کہا کہ سرکار کا دماغی چیک اپ کرانا چاہیے۔ راولپنڈی میں ڈاکٹر محمد خان صاحب چیک اپ کروایا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ کبھی خیال دل میں نہ لانا کہ ولی اللہ کا دماغ ناقص ہو سکتا ہے صرف ان منزلیں بدلتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیں بتایا کہ میں تو خود ان کی زیارت کو چڑیالہ شریف آنے کے لیے تیار تھا۔ بہت سن رکھا تھا قدرت نے ان کی زیارت ادھر ہی کروادی۔

آپ کو ہسپتال والے مثانہ کی صفائی کے لیے لے گئے تاکہ پیشاب کے قطرے جو غیر ارادی طور پر گرتے تھے ان پر کنٹرول کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹروں نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آپ کو بے ہوش کرنے کے لیے ۳ ٹیکے لگائے مگر آپ بے ہوش نہ ہوئے۔ ڈاکٹر حیرت سے کھڑے ہو گئے کہ مریض تو بے ہوش ہی نہیں ہو رہا ہم علاج کیسے کریں۔ جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا ہمیں

marfat.com

بے ہوشی کے ٹیکے نہ لگائیں یہ دوائیں ہم پر اثر نہیں کرتیں-البتہ جو کام آپ نے کرنا ہے وہ کریں -ہم آپ کا حرج نہیں کریں گے چنانچہ ڈاکٹروں نے سادہ پانی بوتلیں مثانہ سے گزارنے کا کام ایک سرکٹ کے تحت شروع کیا-تا کہ مثانہ کی صفائی ہو سکے-تقریباً دو تین گھنٹے کے اس کام میں آپ نے سی تک نہ کی -ڈاکٹر حیران تھے کہ اس کام میں تو مریض ذرا بھی ہوش میں آجائے تو تڑپنے لگتا ہے مگر آپ نے سی یا اف تک نہ کی-بالآخر ڈاکٹروں نے اپنا کام کامیابی سے ختم کیا اور رات کے ساڑھے ۱۰ بجے کے قریب دوبارہ آپ کو صہیب میموریل ہسپتال کشمیر روڈ صدر راولپنڈی لے گئے اور مزید ۳ دن آپ نے وہاں قیام کیا-

اسی طرح ایک نرس کا واقعہ ہے جب آپ آپریشن کے دوران بے ہوشی کے ٹیکے کے باوجود بے ہوش نہ ہوئے اور سب لوگ حیران و ششدر تھے تو ایک نرس جو کہ آپ کو ٹیکہ وغیرہ لگانے آتی تھی اور آپ اس کو پیسے وغیرہ عطا فرماتے رہتے تھے-ایک دن آئی اور رو پڑی کہنے لگی کہ میں نے آج تک کسی پیر فقیر کو نہیں مانا مگر میں بابا جی کو مان گئی ہوں-

مستری صادق صاحب کے آنے پر آپ بہت خوش ہوئے-مستری صاحب نے آپ کی بڑی خدمت کی-ایک دن آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے میری بڑی خدمت کی ہے یہ بڑے اچھے ہیں -ساری ساری رات آپ کے پاس کھڑے رہتے-

ایک دن آپ نے اپنے دونوں بازو اوپر کئے سامنے شیشہ تھا جب آپ نے اپنا عکس دیکھا تو عجیب کیفیت طاری ہوگئی جوں جوں آپ اپنا عکس دیکھتے فرماتے جاتے نہیں چھوڑنا تمہیں مار کے چھوڑنا ہے اس سے مراد اپنے نفس کو بالکل ختم کرنا ہے-پھر ہم نے شیشے کے اوپر تولیہ ڈال دیا تب آپ نے آرام فرمایا اور بہت خوش ہوئے-

marfat.com

ہسپتال سے فراغت کے بعد پیش آمدہ حالات کے بارے میں

محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں:- ۱۲ دن کے بعد ہسپتال سے چھٹی ملی تو حاجی عنایت علی صاحب نے ایمبولینس لی تا کہ آپ کو راستے میں کوئی تکلیف نہ ہو- جب آپ جنڈیالہ شریف پہنچے تو آپ نے فرط محبت سے مسجد کی دیواروں کے بوسے لینے شروع کر دیئے-

طارق صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے سب لوگ آپ سے اجازت لیکر رخصت ہو گئے تو میں نے آپ سے اجازت طلب کی-آپ نے اجازت کے ساتھ پیسے بھی دے دیئے- میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا سرکار! یہ نہیں چاہئیں -مگر آپ نے فرمایا لے لو-اچھے ہیں- میں نے لے لیے- جب میں واپس آنے لگا تو طارق صاحب کو میں نے کہا کہ مجھے تو اجازت مل گئی ہے آپ کا کیا پروگرام ہے- جب وہ کہنے لگے کہ ٹھیک ہے میں بھی اجازت لے لیتا ہوں وہ میرے ساتھ واپس گجرات آ گیا-

روایت خلیفہ حاجی عنایت صاحب:- شیخو پورہ کے ایک حکیم عبدالحمید نے جو بڑیلہ شریف سے بیعت تھا نے اپنے مرشد پاک کو ناراض کر دیا تھا وہ جنڈیالہ شریف جمعہ پڑھنے کے لیے آیا وہ کہنے لگا میں آپ کا علاج کروں گا-

ہم اس حکیم کے پاس گئے-اس نے ہماری بڑی خاطر کی اور ہمیں چند بوٹیوں کے نام بتائے کہ انہیں جمع کر کے لائیں- ہم وہ بوٹیاں لائے تو حکیم صاحب نے ایک مٹکے میں ڈال کر ابالا- جب وہ ابل گیئں اور ان کا عرق نکل گیا تو آپ بیٹھے بیٹھے اٹھ کھڑے ہوئے اور چلنے لگے فرمانے لگے میں اب اٹھ کے چل پڑا ہوں اس حکیم کو کہو کہ یہ مجھ بیٹھے ہوئے کو اٹھائے- وہ مٹکا اس حکیم نے اٹھایا اور ایک کمرہ میں لے گیا اور آپ کو بھی اس کمرے میں لے جا کر لٹا دیا آپ نے ڈنڈا پکڑ لیا اور فرمانے لگے اس سے تو میں بات کروں گا- حکیم کہنے لگا نہیں نہیں سرکار آپ ٹھیک ہیں سرکار آپ ٹھیک ہیں یہ کہتا ہوا باہر چلا گیا اور ہم سرکار کو مالش کرتے رہے-

ہم نے تیل کی مالش کے بعد آپ کو آرام سے بٹھا دیا-مگر آپ جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے چلو چلیں -ایک رات آپ اسی جلالی کیفیت میں رہے-خلیفہ صاحب نے مجھے کہا کہ ہم تھوڑی دیر آرام کر لیں آپ سرکار کے پاس رہیں اگر ضرورت پڑی تو ہمیں بلا لیں- ساری رات آپ فرماتے چائے پلاؤ پیالی چائے کی پیش کی ایک گھونٹ بھرتے اور پرے کر دیتے پھر فرماتے چائے پھر اسی طرح ایک بار مجھے فرمانے لگے چائے کی پیالی مجھے دو- میں نے عرض کیا کہ پیالی گر جائے گی مگر آپ نے مجھ سے چھین لی

marfat.com

اور چائے اوپر گر گئی - بس پھر آپ بڑے جلال میں آ گئے - میں ہٹ کر دیوار سے لگ گیا اور رو پڑا تھوڑی دیر بعد آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ عنایت کو بلاؤ - میں نے عنایت صاحب کو بلایا فرمانے لگے ہم نے شاہدولہ صاحب جانا ہے - عنایت صاحب نے عرض کی کہ دو تین دن اور رہ جائیں تا کہ علاج تو مکمل ہو جائے حکیم صاحب نے عرض کیا کہ سرکار میرے حق میں دعا فرمائیں میں نے دو بیٹوں کی شادی کی ہوئی ہے تو جادو کی وجہ سے میری بہوؤں کے بال کٹ جاتے ہیں اور یہ بھی کہ میرا مرشد مجھ سے ناراض ہے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے دعا کریں گے ٹھیک ہو جائے گا -

صبح حکیم صاحب کی بہو صفائی کر رہی تھی کہ بہت سارے تعویز دروازے میں گر پڑے وہ سارے تعویز لیکر آپ کے پاس حاضر ہو گئے آپ نے فرمایا ان کو کہیں پھینک دو - ٹھیک ہو گیا ہے اللہ عزوجل کرم کرے گا -

ایک دن حکیم صاحب نے کہا کہ فقیر ہے تے رب اے - پھر انہوں نے ایک آیت پڑھی - جس کا ترجمہ یوں ہے - ''کہ اللہ تعالیٰ حکمت عملی والا ہے'' - یہ کوئی بیمار نہیں یہ علاج کروانے نہیں کرنے آئے ہیں -

راویت خلیفہ حاجی عنایت :- صبح آپ فرمانے لگے کہ عنایت مجھے واپس لے چلو ورنہ تو اس وقت کو پچھتائے گا - ان دنوں میرا فاروق باہر تھا - میرے اندر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا - آپ نے سارا سامان باندھ لیا اور ہم واپس آ گئے - راستے میں بالکل نہ رکے نہ چائے پی اور نہ ہی کچھ اور کھایا پیا -

وزیر آباد آ کر ایک بس جو کہ آگے آگے جا رہی تھی سے ایک ٹائر نیچے گرا اور ہماری کار کو ٹکرا گیا ہماری کار کا بمپر دو ٹکڑے ہو گیا - مگر آپ نے فرمایا کہ چلتا چل رکنا نہیں - عارف صاحب کو وزیر آباد اتارا باقی سنگھیوں کو گجرات اتارا اور میں آپ کو لیکر جڑیا دولہ شریف آ گیا - اور جا کر آپ کو لٹا دیا فرمانے لگے جلدی واپس چلا جا - پہلے کبھی ایسے الفاظ نہ فرمائے تھے میں واپس گھر پہنچا تو حیدر لڑکا رنگ ساز گھر میں رنگ کر رہا تھا اور ساتھ میری والدہ صاحبہ بیٹھی تھیں - مائی صاحبہ فرمانے لگیں کہ یہ حیدر آج ہی آیا ہے اتنے میں بڑے بھائی نے چائے بنائی مائی صاحبہ کہتے ہیں کہ چائے بعد میں پئیں گے - پہلے عصر کی نماز ادا کر لوں - وقت تھوڑا رہ گیا ہے ہم نے کہا یہاں ہی پڑھ لیں - مگر مائی صاحبہ نے کہا کہ بچوں کا شور ہے - میں چھت پر جا کر پڑھوں گی - چھت پر گئیں وضو کیا نماز کے لیے مصلے پر کھڑی ہو گئیں اتنے میں شور

marfat.com

پچ گیا اور کیا دیکھا کہ مائی صاحبہ فوت ہو چکی تھیں۔اس سے آپ کی وسعت نگاہ کا علم ہوتا ہے۔

آپ کا ہسپتال میں داخل ہونے پر تبصرہ

قبلہ حضور کا کھاریاں ہسپتال میں داخلہ بظاہر فالج کے علاج کے لیے تھا مگر حقیقت کچھ اور تھی جو کہ ہسپتال میں دن گزرنے کے ساتھ اور زیادہ نمایاں نظر آنے لگی۔اصل میں آپ کا ظاہری طور پر ایسا ہونا بارگاہ الٰہی میں آپ کی منازل میں اضافہ ہونا تھا۔کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کامل اور برگزیدہ بندوں کے درجات بڑھائے جاتے ہیں تو ظاہر حالت ان پاک ہستیوں پر ایسی ہی گزرتی ہے آپ نے کھاریاں ہسپتال میں خود فرمایا کہ ان ڈاکٹروں کو کیا خبر ہمیں کوئی بیماری نہیں ہے۔بعد میں سچ ثابت ہوا کہ بڑی تفتیش کے باوجود ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بات نہ آسکی۔

آپ کا ہسپتال میں رہنا، قیام کرنا حکمت سے خالی نہ تھا کیونکہ اس سے عقیدت مندوں کو خدمت کا موقع اور بہت سے طالبان دعا کو فیض عطا ہوا۔جیسا کہ اس سے پہلے قدرے تفصیل سے ذکر گزر چکا ہے۔

اگر ظاہری طور پر یہ کوئی کہے کہ آپ کی زبان مبارک میں لکنت ہو گئی تھی یا زیادہ وقت آپ اپنی ٹانگیں اکٹھی رکھتے تھے یا آپ زیادہ وقت آنکھیں بند رکھتے تھے اور اپنے آپ میں مست خاموش رہتے تھے تو یہ باتیں کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ تو کامل اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی منازل ہوتی ہیں جن کے سبب ان پاک ہستیوں کے اللہ عزوجل کے ہاں درجات بلند ہوتے ہیں۔اس وقت میرے مرشد پاک کی جو حالت تھی عام لوگوں کو ان باتوں کی کیا خبر یہ تو اللہ تعالیٰ کے سچے عاشقوں کی نشانی ہوتی ہے۔اس کا ذکر حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عارفانہ کلام میں یوں فرمایا ہے

عشق جنہاں دی ہڈیں رچیا اوہ پھر دے چپ چپاتے ہو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ کردے گنگی باتے ہو
اوہ کردے وضو اسم اعظم دا جیہڑے دریا وحدت وچ نہاتے ہو
تدوں قبول نمازاں باھو جد یاراں یار پچھاتے ہو

تشریح:- حضور فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے مغز اور جڑ میں عشق دھنس جاتا ہے وہ ظاہری

ذکراور فریاد وغوغا سے باز آجاتے ہیں بلکہ وہ اپنے حال میں مست عالم استغراق میں رہتے ہیں جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:-

من عرف ربه فقد قل لسانه

ترجمہ:- یعنی جس نے اپنے رب عزوجل کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہوگئی اس کے ہر بن مو میں لاکھوں زبانیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کے بدن پر ہر بال ذکر اللہ عزوجل میں محو ہو جاتا ہے- اور اللہ تعالیٰ سے بے کام و بے زبان ہم سخن ہو جاتا ہے- اہل شریعت لوگ ظاہری پانی سے وضو کرتے ہیں اور وہ دریائے وحدت میں غسل کر لیتے ہیں- لیکن عارف اور عاشق لوگ آب حیات اسم اللہ عزوجل ذات کے نور سے وضو کرتے ہیں اور دریائے وحدت میں غسل کر لیتے ہیں- اس وقت نماز حقیقی قبول ہو جاتی ہے جبکہ محب اور محبوب اور معشوق و عاشق ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں بغیر معرفت کے نماز ایک رسم بن کر رہ جاتی ہے-

جن خوش نصیب اور سعادت مند لوگوں نے آپ کو زندگی کے آخری حصہ میں دیکھا ہے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کی یہ منزل سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا شعر کے عین مطابق تھی اور عاشقوں کی اس انتہائی منزل میں غرق آپ محبوب حقیقی سے جا ملے-

marfat.com

باب چہارم

ارشادات و تعلیمات

ملفوظات

ارشادات و تعلیمات

ملفوظات عالیہ

آپ نے فرمایا حضرت مولا علی مشکل کشاء کرم اللہ وجہ الکریم ایک دفعہ کسی غزوہ میں صحت کی خرابی کے باعث شریک نہ ہو سکے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ دعا فرمائی

"یا اللہ لا ریب فی ایمان صحت کلی عطا فرما"

یوں تو یہ دعا چھوٹی سی لگتی ہے مگر یہ بہت بڑی دعا ہے۔ اے اللہ عزوجل ایمان ایسا ہو جس میں کوئی شک نہ ہو اور صحت اچھی ہو۔ تا کہ کسی پر بوجھ نہ بنوں۔ اور مخلوق کی خدمت کروں۔ کتنی اونچی دعا ہے کبھی سوچو تو یہ بہت بڑی دعا ہے۔ پہلے ایمان کی دعا کہ ایمان ہوا تو سب کچھ ہوا۔

حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ آئے۔ کس لیے آئے؟ ہمارے لیے آئے اور کیوں آئے؟ ہماری بخشش کا وسیلہ اور آسرا بن کر آئے۔

والدہ اپنے بچوں کو کبھی یہ نہ کہے گی کہ بیٹا نماز چھوڑ دو۔ روزہ چھوڑ دو۔ میں تمہیں بخشوا لوں گی۔

میرے کملی والے آقا ﷺ سجدہ میں رہے اور روتے رہے، آنسو جاری رہے خوف الٰہی عزوجل

marfat.com

میں۔مولا میں سرنہ اٹھاؤں گا جب تک تیری رحمت کی آواز نہیں آتی۔فرمایا اے اللہ تیری جو مرضی ہے وہ تیری مرضی ہے اور جو مجھ پر رحمت کی ہے اس کا مجھے اجر خیر عطا فرما۔تو آپ ﷺ کی شان میں یہ آیت آتی ہے۔

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ"

ترجمہ:- بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور ہم گنہگار ہیں ان کے بارے میں میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

میں جے ایڈا گنہگار نہ ہوندا تے توں بخشیدوں کہنوں

جس کسی میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی نبی علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے اور جو نبی کے ادب والا ہوا اور اس کے پلے اعمال کوئی نہ ہوئے تب بھی نبی علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے۔

(اس آیت مبارک کے حوالے میں صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ مسلم شریف کی حدیث کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں دعا فرمائی اور عرض کیا اللھم امتی امتی اللہ عزوجل نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد ﷺ کی خدمت میں جا کر رونے کا سبب دریافت کر- باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے۔جبرائیل علیہ السلام نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم ﷺ نے تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا۔جبرائیل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب ﷺ یہ فرماتے ہیں۔باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ عزوجل نے جبرائیل امین کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب ﷺ سے کہو کہ ہم آپکو امت کے بارے میں عنقریب راضی کرینگے اور آپکو گراں خاطر نہ ہونے دینگے۔حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہونگا۔

آیت کریمہ یہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا۔جسمیں رسول اللہ ﷺ راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اس میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیے جائیں تو آیت و احادیث مبارکہ سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔حضور ﷺ کی شفاعت مقبول اور حسب مرضی مبارک گنہگاران امت ضرور بہ ضرور بخشے جائینگے سبحان اللہ کیا رتبہ اعلا ہے۔جس پروردگار کو راضی کرنے کے لیے مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں کرتے ہیں۔وہ اپنے حبیب ﷺ کو راضی کرنے کے لیے عطائے عام کرتا ہے۔

marfat.com

بے ادب گستاخ چاہے کتنی بھی عبادت کرتا رہے جتنے بھی سجدے کرتا رہے۔ چاہے سجدہ میں روتا رہے۔ اگر وہ نبیوں اور ولیوں کا گستاخ ہے تو اس کو نجات نہ ہوگی۔ شیطان نے ۶ لاکھ سال اللہ عزوجل کی عبادت کی مگر حضرت آدم علیہ السلام کا جسم مبارک جب بنایا گیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ سجدہ کرو اور آدم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ ان کو دیکھو

دیکھو کتنی عزت ہے ہماری۔ فرشتوں کے سامنے ہماری عزت، خدا عزوجل کے ہاں ہماری عزت، مصطفیٰ ﷺ کے ہاں ہماری عزت

جب شیطان کو حکم ہوا تو اس نے کہا کہ میں اس آدم کو سجدہ نہ کرونگا۔ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ مٹی سے بنا ہے اور ابھی میرے سامنے اس کا خمیر مٹی سے گوندھا گیا ہے میں اس کو سجدہ کیوں کروں؟

اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا کہ یہ میرا حکم ہے۔ یعنی آدم کو سجدہ کرنا اللہ عزوجل کے حکم کو سجدہ کرنا ہے۔ یہ سجدہ کیوں کرایا گیا؟ جب تک یہ دنیا رہے ایک دوسرے کا ادب ہو۔ محبت ہو اور دلوں میں نور ہو۔

پہلے جب، حاجی حج بیت اللہ سے واپس آتے تھے تو ان کو ہاتھ لگا کر اپنے جسم پر ملتے تھے کہتے تھے کہ ہم بھی بخشے گئے ہیں مگر اب تو حاجیوں کی بہتات ہوگئی ہے کوئی پوچھتا بھی نہیں وارث شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

عملاں باج نگاہ وچ چین پولے

ماریا جاسیں تو قطب دیا تاریا اوے

ساری رات خوف الٰہی عزوجل میں کھڑے رہیں اور روتے رہیں تو قدموں میں ورم نہ ہو جائے گا؟ مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور پاک ﷺ کے قدم متورم ہو جاتے اور خون رستا۔

آپ ﷺ روتے تھے ہمارے لیے۔ ہم سوئے رہیں اور کہیں کہ حضور ﷺ ہمارے لیے ''رحمت'' بن کر آئے ہیں۔ نہیں بلکہ ان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں جو حضور ﷺ کے ہو گئے ہیں یا وہ جو حضور ﷺ کے ساتھ واسطہ رکھتے ہیں یا وہ جو حضور ﷺ کے قدم بہ قدم چلتے ہیں۔

حضور ﷺ کے چار یار ہیں۔

(۱):- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲):- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۳):- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (۴):- حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ

marfat.com

ان چاروں یاروں میں سے میرے محبوب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اتنی ہے کہ تینوں یاروں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی کیونکہ یہ امر مصطفیٰ ﷺ تھا۔

اور ہم نے ماننا ہے امر مصطفیٰ ﷺ ۔ جس طرح حضور ﷺ فرمائیں اسی طرح ہم چلیں ۔ آپ ﷺ ساری رات کھڑے رہیں اور ہم ساری رات سوئے رہیں ۔ پانچوں نمازیں بلکہ چھ نمازیں یعنی تہجد بھی آپ ﷺ پر فرض تھی ۔ میرے محمد مصطفیٰ ﷺ پر سحری کی نماز بھی فرض تھی ۔ جب آپ ﷺ پر فرض تھی تو ہمیں یہ محبت ہونی چاہیئے کہ ہم نفل کو بھی فرض کی طرح سمجھیں۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پارہ پندرہ، بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ کنزالایمان:- اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے ۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کریں جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

تہجد نماز کے لیے نیند کو چھوڑے یا بعد عشاء سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں ۔ نماز تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں ۔ نماز تہجد سید عالم ﷺ پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے کہ حضور ﷺ کی امت کے لیے یہ نماز تہجد سنت ہے ۔ تہجد کی کم از کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں ۔ اور سنت ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لیے اس کا ترک مکروہ ہے ۔ (ردالمحتار)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب سرکار اپنے اندر علم کا خزانہ رکھتے تھے اور سادگی اتنی تھی کہ شان و شوکت اور دبدبہ دکھانے کی بجائے سادگی سے بڑی سے بڑی بات کو کوزہ میں دریا بند کرنے کی مثل مختصر الفاظ میں ارشاد فرما دیتے ۔ ویسے بھی اللہ عزوجل جس کو ولایت دیتا ہے اس کو پہلے علم دین سے نوازتا ہے ۔ اس کے لیے کسی مدرسہ کی سند لازم نہیں ۔ بہت سے لوگ صرف اسوجہ سے گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں اور محروم رہ جاتے ہیں کہ ان کے نزدیک کسی بڑے مدرسہ سے علم حاصل کیا ہوا ہے قابل داد ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو با ادب بنائے اور ان لوگوں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

marfat.com

دھنڈر مسجد شریف میں مجلس

لکھ ہزار بہار حسن دی اندر خاک سمانی
لا پریت محمد جس دی جگ تے رہوے کہانی

آپ ﷺ نے (حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا حلیہ بتاتے ہوئے) فرمایا کہ اس طرح کا بندہ ہوگا اس کو کہنا کہ میری امت کے لیے دعا کرے۔ میرے محبوب ﷺ نے فرمایا آپ اس کو کہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے آپ کو پیغام دیا ہے۔ دو جگہ حضور ﷺ نے اویس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی ہے ایک جبہ بھجوا کر اور دوسرا۔۔۔۔۔۔۔۔

مقام محمود:

میدان حشر میں اتنا انعام و کرام ہوگا کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ مقام محمود پر فائز ہونگے۔ اور آپ ﷺ کی خوشبو کا یہ حال ہوگا۔ مومن محبت والے اپنے سانس اندر ہی رکھ لیں گے اور کسی کا جی نہ کرے گا کہ اس کو باہر نکالیں ار جو بے ادب ہونگے ان کے حصے میں بدبو اور تپش آئے گی۔

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی محبت میں بلال پاک رضی اللہ عنہ نے ہمت نہیں ہاری ظالموں نے انہیں

اور مقام محمود جو ہے یہ مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور ﷺ کی حمد کریں گے اور یہی جمہور کا قول ہے۔

(از حاشیہ کنز الایمان)

مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔ جیسا کہ اِس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے آیتِ مبارکہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد شفاعت ہے۔

یہ مقامِ محمود وہ مقام ہے، جو دیگر انبیاء میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہو سکا۔ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابنِ مسعود آقائے دو جہاں ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ۔ (مقامِ محمود) عرش اعلیٰ کے دائیں طرف ایک ایسا مقام ہے جہاں حضور ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں کھڑا ہو سکتا۔

ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ''یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کے لیے شفاعت کروں گا۔''

marfat.com

سیخیں بھی گرم کر کے لگائیں اور بھی بے حد ظلم کئے آپ رضی اللہ عنہ تصور مصطفیٰ ﷺ میں یہ سب برداشت فرماتے رہے۔

ایک دن حضور ﷺ نے حضرت صدیق پاک رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ جاؤ فلاں جگہ پر ایک اس طرح کا بندہ ہے اس کو لے آؤ۔ صدیق پاک رضی اللہ عنہ نے یہ نہ کہا کہ تھوڑی دیر مین جاؤں گا نہ یہ کہ ٹھہر کے جاؤں گا نہ سوچا نہ کچھ اور خیال کیا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل پڑا۔

جب آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو ان کو فرمایا کہ یہ بندہ مجھے دیدیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ اپنا غلام ہمیں دیدیں۔ صدیق پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام شکل والا تھا عقل والا تھا۔ گھر والوں کا فرمانبردار تھا یعنی گھر کے بارے میں بڑا خیر خواہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غلام بھی دیا اور ساتھ نقد رقم بھی دی۔

جب آپ حضرت بلال کو لیکر آئے تو بڑے خوش تھے۔ لوگوں نے کہا کہ دیکھو اس کو خوشی کیسی ہوئی ہے۔ آج اس پر بھی جادو اثر کر گیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس طرح کا غلام دیکر اور ساتھ رقم بھی دیکر یہ غلام حاصل کیا ہے۔ صدیق پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کی۔ اگر وہ لوگ مجھے کہتے کہ تم بھی رہ جاؤ تو میں نے بھی رہ جانا تھا اور یہ کالا سا غلام لے جانا تھا۔ صدیق پاک رضی اللہ عنہ اس طرح کے عاشق ہیں۔

اویس پاک رضی اللہ عنہ نے جب مائی صاحبہ کو عرض کیا کہ میرا جی حاضری کے لیے بے تاب ہے۔ مائی صاحبہ نے فرمایا کہ دو جگہوں پر نہیں جانا صرف ایک جگہ جانا ہے چاہے گھر سے ہو کر واپس آ جا چاہے مسجد سے ہو کر واپس آ جا۔

جب حضرت اویس رضی اللہ عنہ چل پڑے محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کے لئے تو مائی صاحبہ نے ہاتھ اٹھائے اور روتے (ہوئے دعا فرماتے) ہیں کہ یا اللہ پاک میرا بچہ اگر گھر جائے تو تیرا محبوب ﷺ مسجد میں ہو اور اگر مسجد جائے تو وہ گھر میں ہوں۔ اگر اویس نے زیارت کر لی تو یہ ختم ہو جائے گا۔

اویس پاک رضی اللہ عنہ جب گھر آئے تو حضور ﷺ جلدی سے مسجد تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ نے ادب پیار سے پوچھا تو آواز آئی کہ ابھی ابھی آپ ﷺ مسجد تشریف لے گئے ہیں۔ مائی صاحبہ کی دعا تھی کہ ملاقات نہ ہو۔

marfat.com

آپ کو میں ایک لطیف اور اعلیٰ بات بتاؤں۔ یہ کہ قارون کو مال کس نے دیا کہو اللہ عزوجل نے ۔پھر گمراہ کیوں کیا؟ کہو پیغمبر علیہ السلام سے ضد لگی ہوئی تھی ۔موسیٰ علیہ السلام کی نظر اس سے پھر گئی تھی ۔وہ شرع کے خلاف تھا ان کی شرع سخت تھی ۔ بتائیں کیا حال ہوا اس کا؟ قارون کے خزانے کی ۷۰ اونٹ چابیاں اٹھاتے تھے۔ ۷۰ خزانے کو ایک کنجی لگتی تھی ۔اور ۷۰ اونٹ اٹھاتے ہیں کوئی خزانے کا حساب کر سکتا ہے؟

ایک آدمی نے پوچھا کہ یہ خزانہ جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا نیک کاموں میں خرچ ہوتا تھا تھوڑا کیوں لگتا تھا؟ میں نے کہا وہ تھا ہی کم ۔قارون کا خزانہ زیادہ تھا۔ کیونکہ وہ بے زکوۃ تھا اور ان کا نگاہ مصطفائی ﷺ والا تھا۔ یہ اعلیٰ پیسہ اعلیٰ جگہ پر لگا۔ وہ ناقص پیسہ تھا اس سے تمام برا کام ہوا آج کل قارون کا خزانہ زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔

دو ہی خزانے ہیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور قارون کا۔

حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خزانے سے نہیں مانگتا وہ بخیل ہے یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خزانے سے مانگو۔

یا اللہ عزوجل قارون کے خزانے سے بچا اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خزانے سے سیر کر دے۔
جس کا خزانہ عثمانی ہے وہ خزانہ بھی محبوب، خزانے والا بھی محبوب، کتنی شان ہے۔

جتنے بھی خزانے ہوئے ہیں جب ولی کی نگاہ میں آئیں گے تو نیک کاموں میں خرچ ہوں گے۔ یہ لوگ مجھے دیتے ہیں اس لیے کہ ان کو پتہ ہے کہ انہوں نے لگانا ہی خدا کے گھر میں ہے۔ اور لگانا ہے طفیل مصطفیٰ ﷺ ۔ یہ مصطفائی ﷺ خزانہ جو ہوا اور ساتھ ہمت بھی کام کرتی ہے۔

marfat.com

موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے۔

موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تو راستے میں ایک شخص بڑا عبادت گزار، زاہد اور پیشانی پر بڑے سے محراب والا بیٹھا ہوا تھا جب آپ اس کے پاس سے گزرے تو عرض کرنے لگا کہ اے موسیٰ علیہ السلام میرا بھی کوئی پتہ معلوم کر کے بتائیں۔

ایک اور شخص تھا اس نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام میرا بھی پتہ لائیے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ادھر ہی معلوم ہو رہا ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ پاک نے فرمایا کہ وہ جو زاہد ہے وہ میری نظر میں جنتی نظر آتا ہے ویسے میں قادر کریم ہوں جیسے چاہوں کرلوں اور وہ جو آجڑی (گڈریا) ہے، ہے تو وہ دوزخی۔ مگر آگے میں جانتا ہوں۔

جب آپ واپس آئے تو زاہد بھی وہاں ہی تھا زاہد نے دریافت کیا موسیٰ علیہ السلام جی بتائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تیرے آثار جنتیوں والے ہیں۔ آگے میں قادر ہوں اس زاہد نے کہا کہ کیوں نہیں تھا اس نے بخشنا۔ یہ الفاظ کہے ہی تھے کہ انجام بدل گیا۔ اس نے تکبر کیا اور راندہ درگاہ ہو گیا۔

آپ علیہ السلام پہلے پہر جا کر پچھلے پہر واپس تشریف لاتے تھے بڑا پہاڑ تھا اور وہ آجڑی (گڈریا) بھی واپس آ رہا تھا اس نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرا کیا بنا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تو دوزخی ہے۔ اس نے کپڑے پھینک دیئے چھڑی پھینک دی اور کودنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام بڑے حیران ہوئے کہ اس کو دوزخی بتایا ہے مگر یہ تو بڑی خوشی کر رہا ہے آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ اتنی خوشی کیوں کرتا ہے عرض کرنے لگا کہ اس نے یاد تو رکھا ہوا ہے چاہے دوزخ میں ہی ڈال دے۔ اس پر انجام بدل گیا۔ وہ جنتی اس لیے بنا کہ وہ اس کی اس رحمت پر خوش ہوا کہ اس نے یاد رکھا ہوا ہے۔

marfat.com

میں ۱۰ منٹ میں ۴۰ بو کے کھینچ لیتا تھا یہ میری اپنی طاقت نہ تھی میرا کمال نہ تھا۔ ایک دن مفتی احمد یار خان صاحب فرمانے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑی تیزی سے ڈول نکالتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں یہ کھڑا ہوں مفتی صاحب نے گھڑی سامنے رکھ لی۔ ٹھیک پانچ منٹ میں، میں نے ۲۰ بو کے کھینچے۔ مفتی صاحب رو پڑے (بڑے درد والے تھے ایسا عالم ہمیں کہیں ڈھونڈے نے بھی نہیں ملے گا) فرمانے لگے کہ یہ آپ کی طاقت نہیں ہے میں نے کہا کہ اس طاقت سے تو میں چل بھی نہیں سکتا۔ یہ کسی مرد کامل کی طاقت ہے جو مجھ سے کروالیتا ہے۔

جب میں نے جڑیاولہ شریف آ کر بنیادیں نکالیں تو حافظ سید علی صاحب کو میں نے کہا کہ یارا ایک کھوئی نکالنی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو آپ کا خیال ہے۔ خیر وہ میں نے نکالی۔ یہ دوسری کھوئی ہے پہلی مسجد میں تھی۔ یہ ہے فیض مصطفائی ﷺ خزانہ مصطفائی ﷺ۔

تصور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

یہ جنگی جوان جو تھے وہ تصور مصطفیٰ ﷺ رکھتے تھے یا تصور خدا عزوجل؟ وہ تصور مصطفیٰ ﷺ رکھتے تھے۔

وہ ساتھی جو حضور ﷺ کے ساتھ گئے تھے ان میں سے کچھ سنگیوں نے خیال کیا کہ بچے بھی پیچھے ہیں اور روئے زمین پر کفر ہی کفر ہے۔ بس ابھی پچھلا خیال آیا ہی تھا تو اسی وقت آیت آ گئی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (ط) یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (ج) (سورۃ الفتح آیت ۱۰)

ترجمہ:- وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ عزوجل ہی سے بیعت کرتے ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنا اللہ عزوجل سے ہی بیعت کرنا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں ہے۔ (حاشیہ کنز الایمان شریف)

کیکر کے بہت بڑے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر حضور ﷺ بیٹھے تھے فرمایا ان اصحاب کو بیعت کریں جب بیعت ہو گئے تو پچھلا کچھ یاد نہ رہا نہ کوئی بچہ نہ کوئی بیوی اگر سوتے ہیں تو تصور میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اگر جنگ کرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے جیسے نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ ہیں اور پھر حضور ﷺ ہی

marfat.com

حضور ﷺ دل ونگاہ میں رچ بس گئے۔ ان کو ہر چیز بھول گئی یہاں تک ان کو خدا کی رضا عطا ہوگئی اور اتنی خود سپردگی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ہاتھ تو میرا ہاتھ ہے۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے۔ آپ ﷺ نے بایاں ہاتھ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا رکھا اور دایاں ہاتھ اپنا رکھا اور فرمایا کہ میں اپنے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بیعت کرتا ہوں۔

بیعت کا مطلب ہے امر۔

امر میں رہنے والا بندہ کامیاب ہوتا ہے۔ جو امر میں رہے ہیں ان میں سے کسی کا نام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کسی کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور کسی کا نام عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور کسی کا نام مشکل کشا علی رضی اللہ عنہ ہے۔

جس نے حضور ﷺ کی زیارت کر کے کلمہ پڑھ لیا وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے کلمہ پڑھا اور فوت ہوگیا وہ بھی جنت میں جائے گا۔ کیونکہ یہ شان ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کی۔ کہ ایمانی نظر سے آپ ﷺ کی زیارت کر کے کلمہ پڑھنے والا جنتی ہے۔ تبع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے میاں بیوی ہوتے ہیں بیوی کو خاوند جیسے کہے اور بیوی اسی طرح کرے تو وہ گھر بستا رہتا ہے۔

جو جو آپ ﷺ کا خیال ہوتا تھا جب آپ ﷺ لب ہلاتے تھے۔ تو سب اصحاب کا دل کرتا تھا کہ مجھے یہ موقع دیں حضور ﷺ کی محبت دلوں میں آ گئی۔ جہاں کہیں بھی جنگ لڑی صحابہ کرام علیھم رضوان نے پچھلا خیال بھلا دیا اور روئے زمیں پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھیلا دیا۔

یاد رکھو۔

تصور مصطفیٰ ﷺ سے بیعت چلی ہے۔ بیعت اس لیے ہونا ہوتا ہے ایک تو نگاہ ہو جاتی ہے دوسرے سائیں کا خیال ہوتا ہے اور تیسرا یہ کہ جو تبع ہو جاتا ہے اس کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی ہیں یہی ہیں اور اگر وہ کمزور ہے تو وہ جس کے ہاتھ پر بیعت ہے وہ تو تگڑا ہے اور یہ سلسلہ محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ اگر پیر کمزور ہے تو اس کا پیر دیکھو پھر اس کا پیر دیکھو اور ان کی نسبت چاروں یاروں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور وہاں تو کمی ہی کوئی نہیں۔

ریلوے کی گاڑی کے آگے انجن ہوتا ہے اور پیچھے ڈبے ہوتے ہیں چاہے وہ کالے ہوں یا سفید اس ڈبے کا تعلق انجن سے ہو تو وہ کھینچ لے جاتا ہے۔ یہ جو دوسرے لوگ ہیں یہ اس طرح ہیں جیسے ایک گاڑی اسٹیشن پہ کھڑی ہو بظاہر ڈبہ بڑا خوبصورت ہو مگر اس کا انجن کے ساتھ واسطہ نہیں اور اگر کوئی اس میں

marfat.com

ٹکٹ لے کر بیٹھ جائے تو صبح کا بیٹھا شام کو گھر پہنچ جائے گا؟ ہرگز نہیں کا تعلق انجن سے ہے وہ وہاں پہنچ جائیں گے جہاں انجن ان کو لے جائے گا۔

ملتان میں دیکھا ایک درویش جس کے پاس کچھ نہ تھا اس نے کہا کہ مجھے یہ چیز دیں ورنہ میں ملتان الٹ دوں گا۔ تو ایک درویش نے دیکھا کہ وہ خالی تھا اس کا پیر دیکھا وہ بھی خالی اس کا پیر دیکھا وہ بھی خالی یعنی اس طرح ساتویں پشت میں ایک کامل ملتان ہاتھ پر اٹھائے کھڑا تھا۔ اس ولی اللہ نے کہا اس کو کچھ دو اگر چہ اس کے پاس تو کچھ نہیں مگر ساتویں کے پاس ہے وہ الٹ دے گا۔

وابستگی ہونی چاہیئے بغیر تعلق کے کچھ نہیں ہوتا۔

میرا کام ہے غلامی کرنی۔

ایک پیر کے مرید کو کئی سال بعد جب عطا ہونے کا وقت آیا تو وہ غلام خدمت میں لگا تھا۔ اس پیر کامل نے جان بوجھ کر ایسی غلطی کی۔ کسی طریقے سے یہ نفرت کرے۔ مگر وہ مرید اسی طرح خدمت کرتا رہا۔ جب ان کو کچھ دینا پڑے تو بہت کچھ کرتے ہیں۔ کچھ وقت کے بعد فرمایا فلاں وقت مجھ سے یہ بات ہوئی تھی۔ تم نے نفرت نہیں کی۔ غلام نے عرض کیا؟ (پکا تھا ناں) حضور! وہ آپ کا کام ہے اور آپ کے خدا کا بھید۔ میرا کام ہے غلامی کرنی۔

یہ لوگ جو چندہ مانگتے ہیں یہ اپنی ڈیوٹی ہے۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ انہوں نے خرچ دینے ہوتے ہیں درس ہوتا ہے بچے پڑھنے والے ہوتے ہیں اور بے حساب خرچ ہوتے ہیں۔ اور جو خدا کے خیال اور اپنے پیر کی اطاعت میں یہاں تک ہوتے ہیں جو ان کا خیال ہوتا ہے وہی ان کا خیال ہوتا ہے۔

marfat.com

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۶ سال درختوں کے پتے کھائے ہیں ذکرالٰہی عزوجل میں۔آپ نے پیغمبروں والی مشقت کی۔

ایک دفعہ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ محترمہ اپنے بیٹے صابر کلیر رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خیال لیکر ساتھ لائیں کہ یہ میرا ایک ہی بیٹا ہے اور آپ کے لنگر میں پل جائے گا آپ نے بلا کر فرمایا احمد۔عرض کیا حضور!فرمایا لنگر تقسیم کیا کرو۔مائی صاحبہ خوش ہوگئیں۔بارہ سال لنگر تقسیم کیا۔کھایا نہیں۔اس کو امر کہتے ہیں ۔یہ لوگ خیال کے بھی واقف ہوتے ہیں حال کے بھی واقف ہوتے ہیں یاد رکھیں فقیر ہوتا ہی وہ ہے جو خیال کا واقف ہو۔

بارہ سال بعد مائی صاحبہ آئیں تو بیٹے کو دیکھا تو غصے سے لال پیلی ہوگئیں کہ بھائی میرے بیٹے سے کوئی انتقام لینا تھا آپ نے بلایا اور فرمایا احمد۔عرض کی حضور!فرمایا کہ لنگر اچھا تقسیم کرتے رہے ہیں مائی صاحبہ کو بتانا مقصود تھا۔مائی صاحبہ نے خیال کیا کہ بیٹا پل جائے گا ان کا پالنا دیکھیں کیسے پالتے ہیں۔بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے احمد کو فرمایا ۲ روٹیاں رکھ لیا کرو۔پھر ۱۲ سال گزر گئے اور مائی صاحبہ آئیں تو دیکھا کہ احمد نے پیٹ کے گرد چادر باندھی ہوئی تھی۔دن کو لنگر تقسیم کرتے اور رات کو جب دنیا سو جاتی تو بارگاہ الٰہی عزوجل میں چلے جاتے۔

اسی جگہ پر میں نے بھی نفل ادا کئے ہیں اور پر سیدھے اٹھیں تو سر ٹکراتا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ سائیوں نے آپ کا سر بھی نیچا ہی رکھا ہے۔ساری رات اللہ عزوجل کی بندگی کرنی اور سارا دن لنگر تقسیم کرنا اور کھانا نہیں۔وہ روٹیاں ایک جگہ رکھتے رہے۔وہ جگہ روٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔

مائی صاحبہ جب آئیں تو اپنے بیٹے کی حالت کو دیکھ کر اپنے بھائی کو کہا کہ میرے بیٹے سے کوئی انتقام لینا تھا اس کو بالکل ہی کمزور و لاغر کر دیا ہے۔آپ نے فرمایا۔احمد۔عرض کیا جی حضور!فرمایا روٹیاں رکھتے رہے ہو اعرض کی رکھتا رہا ہوں۔کھائی نہیں کیونکہ امر ہے۔تب آپ نے فرمایا تو صابر ہو گیا ہے۔

آپ کی زبان سے صابر نکلنا تھا کہ صابر اپنے مرشد کے تصور میں اس طرح ہو گیا کہ کلیر شریف مین ان کو لوگ صابر پیا پکارتے ہیں۔امر میں ہونے سے وہ وہ کام ہوتے ہیں جو عقل سے باہر ہوتے ہیں۔

marfat.com

میں امر میں رہا ہوں ۱۲ سال شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ پانی بھرا۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانی بھرا دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ پانی بھرا۔ وجود اچھا تھا صحت اچھی تھی طاقت اچھی تھی۔ شوق بڑا تھا آج اس علاقہ میں پانی پانی ہو گیا ہے ہر طرف پہاڑوں میں نلکے لگے ہوئے ہیں۔ یہ اس لیے لگے ہیں کہ شوق و محبت و مرشد پاک کا تصور اور عمل۔ آج اللہ تعالیٰ کا اتنا احسان ہے کہ یہ بہشت کا نمونہ بن گیا ہے۔

باد را زندان گل خوشبو کند

قید بو را نافہ آہو کند

ہوا پھول کے قید خانے میں رہ کر خوشبو بن جاتی ہے۔ اور خوشبو قید ہو کر آہو کا نافہ بن جاتی ہے۔

حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ذات پاک پر درود شریف پہلے پڑھیں اور پھر اذان پڑھیں اس لیے کہ کھرا کھوٹا علیحدہ علیحدہ ہو جائے اور یہ پتہ چلے کے یہ اہلسنت والجماعت کی مسجد ہے اور حضور ﷺ کے پیار والوں کی مسجد ہے اولیاء کرام کے ماننے والوں کی مسجد ہے اور جہاں نہیں پڑھا جائے گا وہاں سمجھو شک ہے۔ جب کوئی چیز نہ تھی اس وقت درود شریف پڑھا جاتا تھا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه و سلموا تسلیما

ترجمہ:- میں بھی اور میرے ملائکہ بھی کملی والے سرکار دو عالم ﷺ پر درود و صلوۃ پڑھتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب ﷺ پر درود شریف پڑھو اور میرے سنگی بنو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ محبوبا! جو تیرا خیال ہو وہ میرا خیال ہے اور جو میرا حکم ہو وہ تیرا خیال ہے۔

وَالَّذِیْنَ یبیتون لربھم رکعا سجداً

ترجمہ:- اور اللہ عزوجل کے جو دوست ہیں وہ رات کو اللہ عزوجل کی بندگی کرتے ہیں۔

میاں صاحب نے یہی نکتہ اس طرح بیان فرمایا

راتیں زاری کر کر روندے نیند اکھیں دی دھوندے

فجری اوگن ہار کہاون سب تھیں نیوے ہوندے

marfat.com

حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی وعظ و تبلیغ کی۔اس میں مسلسل محنت و یقین کامل و صدق اور عشق و سوز کا سبق دیا۔آپ فرمایا کرتے۔

جاں توں سر دے پیر بنا کے مگر بجن دے چلیوں
تاں او پرت دلاسہ دیسی جانی سنگت رلیوں

آپ نے فرمایا کہ وہ کام کرو جس کا انجام خیر ہو خدا کی مخلوق کی بھلائی و بہتری ہو فرماتے۔

لکھ ہزار بہار حسن دی مٹی ہیٹھ سمانی
لا پریت اجیٔ محمد جگ وچہ رہوے کہانی

آپ نے فرمایا کہ لوگو! قلندر کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل چاہتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے کوئی بات کرے مگر قلندر بہ زبان حال کہتا ہے کہ اے اللہ عزوجل ابھی میں کام میں مصروف ہوں جب فارغ ہوں گا تب تجھ سے بات کروں گا۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ " اولیاء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"۔ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کی شان کا عکس ہوتا ہے۔

آپ میں ابراہیمی رنگ جھلکتا تھا۔آپ نے ساری زندگی مسجدیں تعمیر کروائیں کبھی اکیلے بیٹھ کر کھانا تناول نہ فرمایا کوئی نہ کوئی مہمان ضرور شریک ہوا۔اپنی جان و مال حتیٰ کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عزوجل کی راہ میں قربان کر دی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت مجھے نصیب ہوئی ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اللہ عزوجل کا گھر خانہ کعبہ بنایا تھا اور مجھے بھی اللہ عزوجل کا گھر بنانا نصیب ہوا ہے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہماری منزل عشق کی منزل ہے۔

ایک دفعہ آپ رانا محمد شفیع صاحب کا ذکر فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ حضور رانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو سب کچھ لے گئے ہوں گے۔یک لخت فرمانے لگے "ویکھاں اتھے۔مندراں توں وی چوکھا کم اے"

صوفی محمد ارشاد راوی ہیں ایک دن حضرت قبلہ، رانا محمد شفیع کا مزار بنوا رہے تھے۔میں زیارت کے لیے حاضر ہوا تو میرا ارادہ یہ تھا کہ میں واہ کینٹ سے کاروبار چھوڑ کر واپس چھیاولہ شریف آ جاؤں اور یہاں پر کوئی دکان وغیرہ کر لوں لیکن جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو

marfat.com

آپ میرے ساتھ بس سٹاپ کی طرف چل پڑے اور راستے میں فرمانے لگے ولی اللہ کی نظر میں زمین ایسے ہوتی ہے جیسے صاف شفاف پانی کھڑا ہو اور جو کچھ پانی کی تہہ میں ہو وہ صاف نظر آتا ہو اس کے سامنے زمین ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند ہوتی ہے اور پھر اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے یہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی شان ہے میں تو ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوں۔

آپ میرے ساتھ جی ٹی ایس کے اڈے تک چلتے رہے۔ جب ہم لاری اڈہ سے باہر جی ٹی روڈ پر آئے تو لاہور سے جی ٹی ایس کی بس آ رہی تھی اور اس کو ڈرائیور بشیر صاحب چلا رہے تھے۔ اس نے دیکھتے ہی بس روکی اور ہمیں سوار کر لیا اور بس سٹینڈ پر جا کر ہمیں کنٹین میں لے گیا اور وہاں چائے پانی سے تواضع کی۔ آپ فرمانے لگے ارشاد نے پنڈی جانا ہے اسے پنڈی والی بس میں سیٹ لیکر دو اور کرایہ بھی خود اپنے پاس سے دو۔ یہ آپ کی شفقت اور محبت تھی کہ بس میں سوار کرا کے واپس ہوئے لیکن اصل مقصد ان کا مجھے یہ سمجھانا تھا کہ بیٹا تم جہاں بھی ہو میری نظر کے سامنے ہو۔ دوسرا میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ باقی میرے علاوہ جتنے بھی پیر بھائی ہیں وہ بھی جانتے ہوں گے کہ آپ جب بھی کوئی معرفت کی بات کرتے تو عام لوگوں میں نہیں فرماتے تھے صرف ایک یا دو میں بات کرتے تھے کیونکہ تمام آدمی اتنے ظرف کے مالک نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

خاصاں دی گل عاماں اگے نئیں مناسب کرنی
مٹھی کھیر پکا محمد کتیاں اگے دھرنی

آپ فرمایا کرتے کہ یہ (درباروں والے) بلاتے ہیں تو ہم جاتے ہیں اور وہ ہمیں اٹھ کر ملتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جو کام دمڑیاں والی سرکار کیا کرتے تھے وہ بھی کر لیتا ہوں۔ اکثر یہ شعر آپ کی زبان پر ہوتا۔

جنگل دے وچہ منگل کر دے لکیاں پین دکاناں
شالا تتی وا نہ لگے علی دیا پہلواناں

آپ چوبے کا کام بڑا اعلیٰ کرتے تھے۔ کنواں خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہوتا آپ اس کی تہہ میں چلے جاتے تھے۔

marfat.com

اقوال رحمت رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قبلہ حاجی صاحب رانا صاحب کو فرمایا کرتے کہ رات کو دربار شریف (شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ) حاضری دیا کریں۔ ہروقت باوضو رہیں اور وضو کے نفل نہ چھوڑیں یہ وظیفہ گو چھوٹا ہے مگر پرواز بڑی بلند ہے۔

راوی اخلاص خاں۔ آپ نے فرمایا۔ جس بزرگ کے در پر جائیں وہاں کا لنگر کھائیں۔

ایکسیڈنٹ کے بعد جب آپ صحت یاب ہو کر چڑیاؤلہ شریف آئے تو چیئرمین فتح محمد خان صاحب نے ۵۰۰ روپے آپ کو پیش کیے تو آپ نے فرمایا جس کسی نے بھی مجھے خوش ہو کر دیکھ لیا میں حشر کے دن اس کی سفارش کروں گا۔

فرمایا جب کسی صاحب قبر کے قریب سے گزرو تو اس صاحب قبر کو سلام پیش کرو۔ اے صاحب قبر السلام علیکم۔ تو وہ حشر کے دن اس شخص کی سفارش کرے گا۔

جب فقیر صاحب قبر ہو جاتا ہے۔ اس کی نئی حیاتی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کی روحانی قوت میں روز افزوں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور مخلوق کو زیادہ فیض دیتا ہے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب مسجد کے صحن میں سکھ چین درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ سرکار آپ پردہ فرمانے کے بعد پیچھے کس کو چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا کہ اگر میں کسی اپنے رشتہ دار کو چھوڑ گیا تو لوگ کہیں گے کہ یہ سب کچھ اپنے رشتہ داروں کے لیے بنا گیا ہے۔ اور اگر کسی امیر کو چھوڑ گیا تو لوگ کہیں گے کہ امیر کو دے گیا ہے۔ میں تو کسی غریب مسکین کو چھوڑ جاؤں گا۔

صوفی محمد حسین صاحب کشمیری (چڑیاؤلہ شریف) کا بیان ہے۔
ایک دن حاضر خدمت ہوئے پوچھا سرکار! آج آپ بڑے خوش ہیں۔ فرمایا یہ بتاؤ جس کے صدر ضیاء الحق سے تعلقات ہوں وہ کتنا خوش ہوگا۔ اس نے کہا کہ بہت خوش ہوگا فرمایا ہمارے اپنے رب عزوجل سے تعلقات ہیں اس لیے ہم ہروقت خوش رہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جس کا جنازہ حاجی رحمت علی پڑھائے اس کا بھی کام بن جاتا ہے۔

marfat.com

ایک دفعہ فرمانے لگے دنیا میں لوگ تین طرح کی زندگی گزارتے ہیں۔(۱)۔اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کے لیے (۲)۔حصول دنیا کے لیے (۳)۔شیطانی اعمال کے لیے۔

مثال دیتے ہوئے فرمایا: تین آدمی ایک بس میں ایک ہی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کر رہے ہوں ایک داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جارہا ہو ایک دنیا کے کاروبار کے لیے اور ایک کسی شیطانی عمل کے لیے اگر ان تینوں کو موت آجائے تو بتاؤ کس کی زندگی اچھی ہوگی؟

حضرت قبلہ صاحب کی محفل لگی ہوئی تھی مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ آپ کی ولایت کب کام آئے گی؟ (اس وقت تک مسجد شریف کا ڈھانچہ تیار ہو چکا تھا پلستر ہونے والے تھے) آپ نے فرمایا کہ یہ جو میں بنا رہا ہوں کیا یہ کسی ولایت سے کم ہے؟ مفتی صاحب نے فرمایا بے شک۔

واپڈا والوں نے اس علاقہ میں کھمبے لگانا شروع کیے تو اس کام کو کرنے کے لیے کافی لوگ غالباً میانوالی کے علاقہ کے ملازم رکھے گئے۔وہ چڑیاؤلہ شریف میں ہی خیمہ زن تھے۔ان دنوں مسجد میں چپس وغیرہ ڈال رہے تھے۔اور بجری وغیرہ کا بھی کام ہو رہا تھا۔اس کام میں یہ لوگ شامل ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دن ان لوگوں میں ایک بحث چل نکلی کہ ولی کی شان زیادہ ہوتی ہے۔یا قلندر کی؟ عشاء کی نماز کے بعد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور عرض کی کہ سرکار ہمارا یہ مسئلہ حل فرمائیں ولی کی شان زیادہ ہے یا قلندر کی؟

آپ نے فرمایا کہ ولی ایک سپاہی کی مانند ہوتا ہے اور قلندر جرنل ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا ایک ایسا وقت آئے گا کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا ولی ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ پیر مشرق میں ہو اور مرید مغرب میں ہو اور پیر کو مرید کی خبر نہ ہو اس پیر کی بیعت کرنی حرام ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ ، دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ، اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا ہے۔ان تمام مہربانیوں کے بعد چڑیاؤلہ شریف میں میری ڈیوٹی لگا دی گئی۔یہاں ایک مسجد بنا دی ہے۔یہ ایک نشان رہے گا۔دنیا یاد کرے گی کہ کوئی بندہ دنیا پر آیا تھا۔آپ نے فرمایا میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لکھی ہے اور پوری دنیا میں ان کا نام روشن ہے ہر جگہ پڑھی جاتی ہے۔اور میں نے مسجد بنائی ہے یہ بھی دنیا میں مشہور ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ ایک بزرگ ایک دفعہ اپنا ایک قدم اٹھاتے اور پھر دوسرا قدم اٹھاتے۔تو پیچھے

marfat.com

کر لیتے مریدوں نے عرض کی حضور آپ ایک قدم اٹھاتے ہیں اور دوسرا قدم اٹھا کر پھر پیچھے کر لیتے ہیں۔ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب میں دوسرا قدم اٹھاتا ہوں تو آگے سے زمین ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی مرد قلندر کے لیے زمین ڈیڑھ قدم ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان دنیاداروں کو مارنا ہو یا کوئی سختی کرنی ہو تو پھر ہمارے یہاں آنے یا کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ کام تو ان کا ہے سمجھیں یا نہ سمجھیں اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم نے اپنی ڈیوٹی کرنی ہے اور انہوں نے اپنی ڈیوٹی کرنی ہے۔ آپ مثال دیا کرتے تھے کہ حضور پر نور ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو ان کے ساتھ کیسے کیسے حربے اختیار کیے گئے۔ ان کے ساتھ مکے والوں نے کیا سلوک کیا۔ اسی طرح سے یہ بھی جو اس جگہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا ہے ہم تو اپنے کام کے لیے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب ﷺ کا صدقہ ہمیں یہاں ثابت قدم رکھے۔

مسجد میں جھاڑو دینے والا کبھی بھوکا نہیں رہتا:

آپ نے فرمایا کہ میرے مرشد پاک کے پاس ایک مائی آئی۔ عرض کرنے لگی کہ میں بہت غریب ہوں میرے لیے دعا فرمائیں۔ تو میرے مرشد پاک نے اس مائی کو فرمایا کہ مسجد میں جھاڑو دیا کر۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فضل کرے گا۔ مسجد میں جھاڑو دینے والا کبھی بھوکا نہیں رہتا آپ فرمانے لگے اس مائی کا تو پتہ نہیں کہ اس نے کبھی جھاڑو دیا یا نہیں مگر میں نے اس دن کے بعد کبھی جھاڑو چھوڑا نہیں۔

ملک اظہار احمد نقشبندی گجرات: پہلی دفعہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ بروز سوموار چھیاولہ شریف زیارت کے لئے حاضر ہوا ان دنوں میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ سرکار لنگر خانہ میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے قدم بوسی کی۔ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ تھوڑی دیر بعد آپ لنگر خانے کیلئے لکڑیاں کاٹنے لگے۔ میں بھی دیکھ کر نہ رہ سکا اور آپ کی اتباع کرتے ہوئے میں نے بھی کلہاڑا لیا اور لکڑیاں کاٹنے لگا۔ آپؒ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ درویش کے دروازے پر جاؤ تو مزدوری مانگو اور بادشاہ کے دروازے پر جاؤ تو انعام واکرام کے طلبگار رہو۔

marfat.com

حضرت قبلہ حاجی صاحب فرماتے تھے کہ کئی صدیاں گزر جائیں گی اور شاہدولہ صاحب ایڑیاں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور انہیں ایسا خادم نہ ملے گا۔

راویت مستری محمد حسین صاحب:- آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرا تعلق شاہدولہ، داتا صاحب اور دمڑیاں والی سرکار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین) کے ساتھ ہے۔ جو بھی اس مسجد میں داخل ہوگا تینوں ہستیوں میں سے جس کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہوگا اس کو اسی طرح کی خوشبو آئے گی۔ جس کا عقیدہ / تعلق شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوگا۔ اسے شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ نظر آئے گا۔ جس کا تعلق داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگا اسے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نظر آئیں گے۔ اور جس کا تعلق دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگا اسے دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نظر آئیں گے۔

راویت بابا نور الٰہی صاحب سکنہ سیدا شریف۔- جتنا شوق و پیار تم کرو گے اتنا ہی اللہ عزوجل کے نزدیک ہو جاؤ گے۔ ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا تو حضور کے قدم مبارک پکڑ کر مسجد کے صحن میں لیٹ گیا۔ پندرہ بیس منٹ گزر گئے پھر فرمانے لگے کہ بابا نور الٰہی سیدے والیا مجھے چھوڑ مجھے گنہگار نہ کر۔ میں نے ہاتھ نرم کیے اور آپ نے اپنے قدم مبارک نکال لیے۔ بہت سے لوگ یہ واقعہ دیکھ رہے تھے۔ جب جمعہ کی نماز ادا ہوگئی۔ وضوگاہ کے قریب آپ مجلس لگایا کرتے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ جو اپنے مرشد کو جتنا پیار کرتا ہے اس کے ہاتھ چومتا ہے اس کے قدم چومتا ہے اس کے بال چومتا ہے غرضیکہ اس کے ساتھ جتنا پیار کرتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک ہوتا چلا جاتا ہے۔

بیگم رانا صاحب کابیان ہے:- آپ اکثر دورد شریف کی تلقین فرماتے تھے۔ ایک پابندی مجھ پر ہے کہ بغیر وضو کے گھر سے باہر نہیں نکلنا۔

آپ نے فرمایا کہ شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے 2 نہریں نکلی ہیں۔ ایک چڑیاؤلہ شریف دوسری اعوان شریف۔

روایت محمد یوسف صاحب -ایک دفعہ ایک پیر بھائی نے دل میں خیال کیا کہ سرکار شہنشاہ ہیں آپ نے فرمایا اب تو ہمارے ماننے والے بھی شہنشاہ ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ فقیر مسکین ہوتا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ عام لوگ کہتے ہیں پیر اور مرید۔ مزا تو تب ہے کہ دونوں سنگھی اور ساتھی بنیں اور ساتھ چلیں۔

marfat.com

میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ سرکار میاں صاحب اور سلطان باہو کا کلام عاشقوں کے لیے دارو ہے۔ فرمانے لگے ہمیں اس نے ہی صاحب فراش کیا۔

آپ نے فرمایا کہ جب حضور پاک ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا اے محبوب ﷺ آپ میرے لیے کیا لے کر آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یا اللہ عزوجل میں ایسی چیز لے کر آیا ہوں جو تیرے دربار میں بھی نہیں۔ فرمایا ایسی کون سی چیز ہے جو ہمارے خزانوں میں نہیں ہے؟ عرض کی اے اللہ عزوجل میں عاجزی لے کر آیا ہوں۔

کسی نے عرض کیا سرکار! یہ ہاتھ حشر والے دن گواہی دیں گے آپ نے فرمایا ہم نے ان کو اتنا چھوڑا ہی نہیں کہ یہ گواہی دیں یعنی ان سے اتنا کام لیا ہے کہ یہ حشر کے دن رب سے کہیں گے کہ ہمیں کس کے سپرد کر دیا تھا اس نے ہمیں ساری زندگی آرام نہیں کرنے دیا۔ کام ہی میں لگائے رکھا۔

فرمایا جب تک مرشد کی پہچان نہ ہو تب تک کچھ کام نہیں بنتا۔

ایک دفعہ میں جمعہ المبارک کو صبح شاہدولہ صاحب حاضری دی ایک آدمی نے مجھے طعنہ دیا کہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بابا شاہدولہ صاحب سے کیا لیا ہے۔ کہ صرف دولت ہی لی ہے میں خاموش ہو گیا۔ اور حاضری دیکر جہ یاوَلہ شریف چلا گیا وہاں آپ باہر نکلے کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے (کلمہ پڑھ کر) میرے پاس ہر چیز ہے۔ میں نے پہلی دفعہ سنا آپ کلمہ شریف پڑھ کر فرمایا۔

ایک دفعہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا سرکار میں گولڑہ شریف سے آیا ہوں فرمانے لگے یہ کیا کم ہے گولڑہ شریف سے۔ یہ بھی تو گولڑہ شریف ہے۔

فرمایا مرشد کے در پر صابر اور مسکین بن کر رہیں تو تب ہی بات بنتی ہے۔ اپنے آپ کو مٹا دے۔

میاں صاحب اپنے حجرہ سے لے کر مرشد پاک کے دروازے تک اپنی داڑی مبارک سے جھاڑو کرتے تھے۔ اتنی عاجزی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس دریائی خزانہ ہے اگر ہم کبھی سونے کی اینٹیں بھی لگا دیں تب بھی یہ ختم نہیں ہو سکتا۔ آپ اکثر حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر یوں فرماتے۔

کہ واہ دریائی تو شہنشاہوں کا بھی شہنشاہ ہے۔ میں نے ایک دن عرض کی کہ

شاہدولہ تیرے چٹے منارے نے
آوندے لکھاں تردے قسمت والے نے

marfat.com

فرمانے لگے اس طرح نہیں اس طرح پڑھو

شاہدولہ دریائی تنگی گئی تے فراخی آئی

فرمانے لگے (مسجد شریف کی طرف اشارہ کر کے) اب فراخی آئی ہے ناں۔

آپ نے ساری زندگی آرام نہیں کیا۔ اور بس مخلوق کی ہی خدمت میں لگے رہے۔ آپ نے ایک دن فرمایا کہ یہ دنیادار کیا چیز ہیں؟ یہ سمجھتے ہیں کہ فقیر کو کوئی خبر نہیں دنیاداروں کے دل میں وہ بات ابھی نہیں آتی کہ فقیر کو اس کا علم ہوتا ہے۔

فرمایا کرتے کہ جو کوئی بھی آتا ہے وہ یہی سوال کرتا ہے کہ یہ سلسلہ کس طرح چل رہا ہے؟ یعنی یہ مال کدھر سے آتا ہے؟ فرمایا کرتے کہ یہ دریائی خزانہ ہے اللہ عزوجل دیتا ہے اور ہم خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ حق کی راہ کون سی ہے اور ہمیں حق کی راہ دکھائیں بس دنیا کی غرض ہی لے کر آتے ہیں۔ اللہ اللہ کوئی نہیں پوچھنے آتا۔

فرمایا کرتے کہ یہ فیض گجرات سے لایا ہوں اور یہ گجرات والوں کا ہی ہے۔

ایک دفعہ چھت پر سرکار تشریف فرما تھے۔ اور ہم بھی پاس بیٹھے تھے فرماتے ہیں کہ ہم کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر کوئی پہچان نہیں کرتا کوئی ولی فقیر ان کو نظر ہی نہیں آتا۔ اور یہ لوگ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

ایک دفعہ ہم کام لگے ہوئے تھے کہ ہمیں بلا کر فرمایا۔

ولی اللہ بھانڈا دیکھ کے خیر پاندے حضوروں
تکدے جنوں پاک غروروں پر کر دیندے نوروں

دوسرے موقع پر بلایا اور فرمایا۔

مرشد دا احسان میرے تے سار لئے مٹا جاں
او رکھوالا جان میری دا تے اسے نوں سب لاجاں

آپ اکثر فرمایا کرتے

مرشد او سوڑھیے باہو جیڑا دو جگ خوشی وکھاوے ہو
پہلا غم ٹکرے دا کڈے فیر حق دی راہ وکھاوے ہو

روایت سردار علی :- ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حاجی۔ جب آپ اپنی بھرجائی سے

marfat.com

بڑا پیار کرتے ہیں۔فرمانے لگے میری بھر جائی رسولاں بی بی مجھے بہت اچھی لگتی ہے کیونکہ اس نے میری اماں جی کی بہت خدمت کی ہے۔

آپ کے بھائی آتے تھے تو آپ ان کو کھلا پلا کر واپس بھیج دیا کرتے تھے۔(ایک دن دونوں بھائی آئے اور مسجد سے باہر بس کی جانب آ رہے تھے اور میں گھر سے چلا گیا تو میں نے دیکھ کر کہا کہ آج آپ ادھر ہی رہیں فرمانے لگے جی تو بڑا کرتا ہے مگر رہنے ہی نہیں دیتے۔اور کہتے ہیں کہ جائیں جا کر اپنا کام کریں اور ہم اپنا کام کرتے ہیں ان کو بس پر بٹھا کر آ گئے)

ایک دفعہ مولوی صاحب نے چندہ کے بارے میں اعلان کیا تو حاجی صاحب فوراً آ گئے اور آ کر اس اپیل کو مسترد کر دیا۔اور فرمایا کہ حضرات یہ مولوی صاحب نئے آئے ہیں ان کو پتہ نہیں تھا کہ مسجد میں چندہ نہیں مانگنا چاہیے۔(مسجد میں شریعت کی رو سے سوال کی اجازت نہیں)

راویت قاری محمد ہدایت اللہ:- ایک دن فرمانے لگے کہ رات کو اونٹ چل رہے تھے ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا بوتا تھا راستے میں لوگ آرام کرنے کے لیے سو گئے۔وہ بوتا تھک گیا اس نے ڈاچی سے کہا کہ بندے آرام کر رہے ہیں۔اور ہمیں کیا مصیبت بنی ہے کہ چل ہی چل نہ کھانا نہ پینا۔ڈاچی نے کہا کہ یہ آوارہ لوگ ہیں اور ہماری مہار بیگانے ہاتھ ہے۔جدھر صاحب چلاتے ہیں چلنا ہے۔فرمانے لگے کہ یہ جتنا بھی میں کام کرتا ہوں یہ مالکوں کی مرضی سے کرتا ہوں۔

میں اکثر آتا تھا تو آپ نے ایک بڑا سا قرآن پاک رکھا ہوتا اور فرماتے اس کو کھولو۔جب میں کھولتا تو ایک آیت پر نظر پڑتی اور وہ اکثر یہی ہوتی۔

اقرض اللہ قرضاً حسنة

پھر فرماتا اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے عرض کرنی حاجی صاحب معنے آپ کریں۔فرماتے میں کوئی مولوی ہوں پھر میں بتاتا اس کا مطلب ہے کہ اللہ عزوجل کو قرض حسنہ دو پھر فرماتا جتنا اس کو دیں اتنا ہی دیتا ہے۔میں نے عرض کیا وہ تو بہت زیادہ دیتا ہے۔یعنی ایک کے بدلے ۱۰، ۷۰ اور بغیر حساب کے بھی۔پھر مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا کہ ان بینکوں میں بھی لوگوں کے پیسے بڑھ ہی جاتے ہیں۔ہمارا تو بینک یہی ہوا ناں اور یہ جو لوگ اپنی کوٹھیاں بناتے ہیں انہوں نے آگے چل کر کیا لینا ہے۔

پھر فرمایا یہ جو میں مسجدیں بناتا ہوں ان کے بارے میں کوئی حدیث مبارکہ ہے۔

marfat.com

من بنى لله مسجدا بنى الله بيتا فى الجنة ط

ترجمہ - جو اللہ عزوجل کے لیے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے جتنی سوہنی کوئی مسجد بنائے گا اتنا ہی سوہنا جنت میں اس کا گھر ہوگا۔

ایک مولوی صاحب نے مسئلہ کیا کہ حضور پاک ﷺ کے دربار صبح شام ۷۰ ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں اور جو ایک دفعہ حاضری دے لیتا ہے وہ قیامت تک دوبارہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔ آپ نے سنا تو فرمایا کہ صبح شام نہیں ہر منٹ بعد ۷۰ ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں۔ علماء نے تحقیق کی تو یہ اخذ ہوا کہ

رب المشرقين ورب المغربين

دنیا پر کئی مشرق اور کئی مغرب ہیں ہر لمحے سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے۔ اور ہر لمحے سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے اس لیے صبح و شام کا حساب صرف ایک خطہ کو سامنے رکھ کر نہ لگایا جائے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو علم لدنی عطا فرمایا ہوا تھا۔

ایک دفعہ میں نے عرض کی کہ یہ لوگ آپ کو مانتے کیوں نہیں؟ آپ لوگوں سے مانگتے بھی نہیں ان کو کھلاتے ہیں فرمانے لگے جب میں پردہ کرلوں گا تو یہ لوگ مانیں گے فرمانے لگے ادھر اندھے زیادہ اور آنکھوں والے کم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان سب کی آنکھیں تو ہیں؟ فرمانے لگے یہ آنکھیں نہیں۔ آنکھیں دل کی ہوتی ہیں۔

ایک دن میں نے پوچھا کہ یہ فرمائیں کہ یہ نظام کیسے چلے گا آپ کے بعد؟ فرمانے لگے میں کہاں ہوں گا۔ یہ بتاؤ میں بھی ادھر ہی ہوں گا۔

فرمایا کرتے تھے کہ فقیر ظاہری زندگی میں کام تھوڑا کرتا ہے اور پردہ پوش ہونے کے بعد زیادہ کام کرتا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے دین کی خاطر ہر چیز چھوڑی ہوئی ہے۔ اور اسی کا ہی گھر بنا رہا ہوں۔

فرمانے لگے یہ سب لوگ بھولے ہوئے ہیں۔ لوگ مجھے سمجھتے ہیں یہ بڑے دنیادار ہیں ان کے پاس بڑا مال ہے۔ میں بتاؤں یہ تو میرے اندر داخل نہیں ہوا۔ اور لوگ اس لیے خرچ نہیں کرتے کیونکہ ان کے اندر مال ہوتا ہے۔

فرمایا۔

marfat.com

مرد وہ ہوتے ہیں جو مولا کے طالب ہوتے ہیں۔

عورت وہ ہوتی ہے جو جنت کی طالب ہوتی ہے۔

ہیجڑا وہ ہوتا ہے جو دنیا کا طالب ہوتا ہے۔ نہ کچھ لیا نہ دیا۔

اور یہ شعر فرمایا۔

سر دھڑ نال نہ آدم بندا جاں جاں سر نہ پایا

ایک دن خواجہ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ آپ نے مرد بننا ہے یا عورت؟ انہوں نے عرض کیا عورت۔ آپ نے فرمایا کہ سائیں آپ سیانے ہیں۔ آپ نے فرمایا اب اٹھ کر آٹا گوندھ خواجہ شمس صاحب نے عرض کی آج کل عورتیں آٹا گوندھا ہوا لیتی ہیں۔ آج کل عورتیں کپڑے اچھے مانگتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا ہم آپ کا روضہ اچھا بنا دیں گے ایک دن فرمانے لگے کہ جب کوئی اس دنیا سے جاتا ہے۔ تو اس کے لواحقین رشتہ دار کہتے ہیں کہ کس لیے روتے ہو بہت کچھ چھوڑ گیا ہے اور بہت کچھ بنایا ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اس کا ہم نے بیڑا غرق کرایا اور اگلے جہان والے پوچھتے ہیں کیا لے کر آئے ہو اور اس دنیا کی خاطر بندہ عاقبت خراب کرے تو بتائیں وہ کتنا سیانا بندہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کا ذکر کرنے والا بھی ولی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کی صفت کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

آپ نے فرمایا ایک رن چھوڑنے سے سارا جہان رن بن جاتا ہے اور دنیا سے منہ پھیرنے سے دنیا پیچھے آتی ہے۔ اور جو لوگ اس دنیا کے پیچھے لگتے ہیں دنیا ہمیشہ ان کے آگے بھاگتی ہے اور لوگ ہمیشہ اسکے پیچھے پیچھے رہتے ہیں۔

فرمایا سونا بندہ خود ہوتا ہے۔ جب کسی مرد کامل کے قدموں سے لگ جائے تو سونا بن جاتا ہے۔

نظر جہاں دی کیمیا سونا کر دے وٹ
ملاں باج نہ ہون نبیڑے کیا سید کیا جٹ

کیمیا پیدا کن زمشت گلے
بوسہ زن بر آستان کاملے

کسی کامل کے آستان پر بوسہ زن ہو کر اس سے وابستگی اختیار کر کے اپنی مشتِ خاک کو کیمیا بنا لے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے واہ جنیا! لوگ خیال کرتے کہ آپ اپنے آپ کی بڑائی کر رہے ہیں مگر آپ کا اشارہ شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہوتا تھا۔ اور پھر فرمایا کرتے واہ فقیرا! یہاں بھی اشارہ حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے یہ بتائیں کہ مرید کے گھر دانے نہ ہوں اور پیر اس کے گھر ڈیرا لگا دے اور یہ بتائیں مرید اولاد نہیں ہوتے ہاں بلکہ اولاد سے بھی آگے ہوتے ہیں۔ اگر مرید بھوکا ہو اور پیر خوب سیر ہو کر سویا ہو تو سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھتے

ڈونگی ندی روڑھ اے ہو

تے پیر پھڑیاں جے پیڑ نہ جاوے

اوتوں پیر کی پھڑناں ہو

پیر کو چاہیے کہ مرید کا خیال رکھے۔ اگر بھوکا ہے تو اس کو خوشحال کر دے۔ اگر اس کے گھر جائے تو یہ نہ سمجھے کہ اس کا گھر ہے بلکہ اس کو اپنا گھر سمجھے اور کہے میں اپنے گھر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیر وہ ہوتا ہے کہ جو دن میں کئی مرتبہ مرید کے بارے میں غور کرے۔ میں نے عرض کیا آپ کھلا کام کیوں نہیں کرتے لوگ آتے ہیں ان کو مرید کر لیا کریں۔ فرمانے لگے مجھ سے اتنا بوجھ نہیں اٹھایا جاتا۔ یہ تو جب کوئی مجبور کرتا ہے اور جان نہیں چھوڑتا۔ تب جا کر مین ہاں کرتا ہوں ویسے یہ بوجھ بڑا بھاری ہے۔ جس مالک کو اس کے گھر کا نہیں پتہ جس ماں باپ کو اپنی اولاد کا نہیں پتہ وہ والدین نہیں اور جس پیر کو مریدوں کا پتہ نہیں وہ پیر نہیں۔

روایت :- قاری محمد ہدایت اللہ صاحب میں نے خیال کیا کہ شائد حاجی صاحب اپنی ولائت چمکانے کے لیے مجھے اس ہی ذکر پر پابند رکھنا چاہتے ہیں اسی ہی جمعہ کو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بلا کر فرمایا۔ ولیوں کا ذکر کرنے والا بھی ولی ہو جاتا ہے اولیاء کی خدمت کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ شاہ صاحب کے بارے میں فرمایا ہر جمعہ صحابہ کرام علیہم رضوان کے ذکر سے ان کا باطن تندرست ہو جائے گا بہر کیف وہ چونکہ بیمار تھے اس لیے تھوڑے ہی عرصہ بعد چلے گئے۔

روایت -چوھدری محمد یوسف آپ نے فرمایا کہ دریائے چناب کا پل

marfat.com

حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر فرمایا تھا اس کی تیاری میں جو سیمنٹ استعمال کیا گیا اس کے اجزاء یہ تھے چونا گڑھ سن اور باجرہ کا آٹا ان کو کوٹ کر استعمال کیا۔

حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعوان شریف سے عشاء کے بعد پیدل شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ہوئے آتے اور حاضری دیکر الٹے قدم واپس لوٹتے۔ اور قرآن پڑھتے جاتے۔ اس طرح ایک قرآن پاک ختم کرتے۔

آپ نے فرمایا کہ جب کسی دربار پر حاضری دو تو اس صاحب قبر کے قدموں کی طرف سے داخل ہو کر سرہانے کی طرف سے چکر لگا کر قبلہ کی طرف اس کے چہرے کے قریب بیٹھ کر دعا مانگو تو ثواب ہوگا۔

آپ نے فرمایا بیعت دو طرح کی ہوتی ہے ایک روحانی بیعت اور دوسری دستی بیعت۔ ہماری روحانی بیعت حضرت سید شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ سے ہماری والد صاحبہ نے کروائی اور دستی بیعت حضرت سید پیر ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر ہوئی۔

آپ نے فرمایا میں ساری ساری رات اپنے سنگھیوں کے لیے دعائیں کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کرتے ہالی کو جو لیجئے لیری کو دھو لیجئے اور مرشد کو ٹوہ لیجئے تاکہ شک نہ رہے۔

آپ نے فرمایا ہم ظاہر نہیں دیکھتے ہم دل پر نظر رکھتے ہیں۔

حاجی الطاف صاحب فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ گوہ باندھ کر آپکا فرمان یاد آ گیا کہ جو گوہ باندھے وہی سب سے پہلے اس پر چڑھے۔

لیاقت علی صاحب کا بیان ہے آپ نے کبھی کسی کو بھی یہ نہ فرمایا کہ فلاں کام کرو بلکہ فرماتے کہ یہ کام کرلیں۔ (خود کو بھی شریک کار رکھتے) تو سنگھی آپ کے ساتھ اس کام میں شریک ہو جاتے۔ چاہے آپ خود اس کام کے کرنے میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔

روایت:- عنایت بیگم زوجہ محمد حسین میں آپ کے پاس آٹا لایا کرتی تھی ایک دفعہ میرے میاں نے ایک گڈی (گندم کی) ناجائز طریقے سے اٹھا کر اپنے حصے میں رکھ لی میں حسب سابق آٹا لیکر آئی اور پیٹی میں ڈال دیا فرمانے لگے وہ آٹا آپ نے ڈال دیا ہے میں نے ہاں میں جواب دیا تو فرمانے لگے آج کے بعد آپ آٹا نہ لایا کریں اور محمد حسین کو کہیں کہ یہ کام نہ کیا کریں۔ روزی رب خوب دے گا۔ انہوں نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے ولی اللہ ہر کام کی خبر رکھتے ہیں)

marfat.com

اکثر لوگ آپ سے استفسار کرتے تھے کہ اتنے پیسے کدھر سے آتے ہیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے کام میں کرتا ہوں اس طرح سے تم بھی کرو تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پیسے دے گا۔

روایت: بشیر صاحب ڈھیرا:- ایک رات آپ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا میرے بچے نیک کام کیا کر اور قرآن شریف پڑھا کر نیک راہ میں پیسہ دیا کر اور پانچ وقت کی نماز پڑھا کر اور ان شاء اللہ عزوجل تجھے کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔

اپنے مرشد حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کیا میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ بشیر مسجد کی خدمت کرتے رہو اور تیرا نام مسجد روشن کرے گی اور ان شاء اللہ عزوجل تجھے کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔

فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی گوندھی گئی تو اس پر ۳۹ سال غموں کی بارش ہوئی۔ اور ایک سال خوشیوں کی بارش ہوئی۔ بس یہی تناسب ہے انسان کی زندگی میں خوشیوں اور غموں کا۔

ایک بزرگ کی راقم نے زیارت کی اور بعد میں آپ کی زیارت ہوئی ان بزرگوں کے احوال آپ کے احوال سے بڑے مختلف دیکھے۔ مگر دل کو اطمینان آپ کے پاس ہی نصیب ہوا۔ باوجودیکہ میرے ذہن میں یہ سوال گھومنے لگا کر فرق کیا ہے؟ ایک دن ظہر کی نماز آپ کے پیچھے ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھے پاس بلایا اور فرمایا جو کوئی نفس کے خلاف کام کرے اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں تاثیر عطا فرما دیتا ہے کہ جو کچھ وہ کہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ مگر فقر اور چیز ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا فقیر کی ظاہری زندگی فیض عام ہوتی ہے جو کوئی بھی آ جائے نواز دیا جاتا ہے۔ اور جب فقیر پردہ کر لیتا ہے تو فیض حاصل کرنے والے خاص الخاص رہ جاتے ہیں۔

فرمایا جب بھی کسی پر کرم ہوا سجدہ کی حالت میں ہوا اور جب بھی ہوگا سجدہ کی حالت میں ہوگا۔ (مطلب کثرت سے نوافل پڑھو اور عاجزی کرو)

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا کلام کثرت سے پڑھتے۔ اپنے سنگیوں کی بھی اسی کلام کے ذریعے رہنمائی فرماتے۔ آپ کو یہ کلام اس قدر یاد تھا کہ ہر ہر موقع پر ایک شعر ارشاد فرما دیتے۔

اکثر فرمایا کرتے کہ ”ماں کی بات مانا کرو اور جب بھی میرے پاس آؤ تو کم از کم اماں جی کو بتا کر آؤ“

آپ قرآن پاک کی یہ آیت اکثر تلاوت فرماتے۔

marfat.com

المال و النبون زينة الحيواة الدنيا والبقيات الصلحات و خير عند ربک ثواباً وخیر املاً (سورہ کہف آیت نمبر ۴۶)

مال اور اولاد یہ دنیا کی زینت ہیں- اور باقی رہنے والی اچھی باتوں کا ثواب تمہارے رب کے پاس بہتر ہے۔ اور امید ہی سب سے بھلی ہے۔

باقی رہنے والی نیکیوں کا فرمایا کرتے دنیا پر اچھے کام کر جانا جیسے کنواں کھودنا پل بنانا، مسجدیں بنانا، رستے بنانا، درخت لگانا وغیرہ اور فرماتے کہ ان ہی کی امید سب سے اچھی ہے۔

فرمایا کہ جس پر فقیر کی نظر ہو اس کو کسی اور کی نظر نہیں لگتی۔

آپ نے فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک دودھ دہی کی دکان پر سے گزرے آپ کی نظر دہی پر پڑ گئی۔ کٹا ہوا دہی بڑا ہی پیارا لگتا ہے۔ آپ کے دل میں خیال گزرا کہ دہی کھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے اس روز کسی کی نوکری کی اور سارے دن کی آمدنی چند سکے لیکر آپ دہی کی دکان پر آئے اور ایک آدھ پاؤ دہی خریدا پیالے میں ڈال کر باہر جنگل میں چلے گئے۔ دہی کا پیالہ ایک جگہ رکھ کر خود اس سے دور ہٹ کر دوزانو ہو کر بیٹھ گئے نگاہیں نیچی کر کے اپنے نفس کو فرمایا کہ خود ہی نکل کر کھالے میں نے تمہیں دہی نہیں کھلانا۔ چنانچہ نفس نکلا اور اس نے چند لمحوں میں دہی کا صفایا کر دیا اور جب آپ کے جسم مبارک میں دوبارہ داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں اب تو باہر رہ۔ تم نے مجھے کسی پل کسی لمحے چین نہیں لینے دیا۔ جب عبادت کرتا ہوں تو کہتا ہے بڑا عبادت گزار ہے جب صبح سحری کے لیے اٹھتا ہوں تو کہتا ہے بڑا تہجد گزار ہے۔ بس اب میں تمہیں اندر داخل ہونے نہ دوں گا۔ اسی لمحے آپ نے فرمایا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بڑی پیار کی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بایزید! اس کو اندر جانے دے وگرنہ میں لوگوں کے سامنے تمہاری پرہیز گاری اور متقی ہونے کو ظاہر کر دوں گا۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی اچھا یہ بات ہے تو پھر میں تمہاری غفوری و رحیمی لوگوں کو بتا دوں گا۔ اس طرح کے مکالمے ہوئے تو نفس سے آپ نے وعدہ لیا کہ اب آئندہ سے تو مجھے تنگ نہ کرے گا۔ نفس نے آپ سے وعدہ کیا تب آپ نے اس کو اندر داخل ہونے کی اجازت فرمائی۔ اندر داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر اور یہ تو بتا تو چیز کیا ہے؟

اس نفس نے عرض کی میرے سات سو منہ ہیں اور ہر ہر منہ میں سات سات سو خواہشیں ہیں بندہ

marfat.com

کسی طرح بھی میری خواہشیں پوری نہیں کرسکتا۔آپ نے فرمایا کہ وہ نفس کرلے کی شکل کا تھا پھر وہ نفس آپ کے جسم پاک میں داخل ہوگیا۔

''کسی کو ہنستے کھیلتے خدامل جاتا ہے اور کسی کو ساری عمر ہی مشقت کرنا پڑتی ہے''

یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ ظفر اقبال صاحب کے ماموں کے فوت ہونے کے بعد فاتحہ کے لیے تشریف لائے۔پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔

حضرت قدوح رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ساری ساری رات آپ کے قریب سر پر چولہا اور چولہا میں پانی بھرا لوٹا اٹھائے رکھتے۔اس غرض سے کہ حضرت صاحب رات کو کسی وقت بھی وضو کا ارادہ فرمائیں تو میں آپ کو گرم پانی پیش کرسکوں۔جب رات کو حضرت صاحب وضو کے لیے اٹھتے تو آپ ان کو وضو کرواتے۔حضرت صاحب کے آخری ایام میں انہوں نے اپنے مرید حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال کیا۔آپ کے وصال فرمانے کے بعد اسماعیل کسی دوسری جگہ چلے گئے ۔حضرت قدوح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آپ کے بعد بھوک آ گئی ان کے ایک صاحبزادے تھے بڑے ہی پرہیزگار و متقی ہر وقت ایک دو عالم دین اس غرض سے اپنے ساتھ رکھتے کہ کہیں مجھ سے کوئی خلاف شرع کام نہ ہو جائے۔حضرت صاحب کی بیوی نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تمہارے والد صاحب کے ایک مرید اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تھے وہی سب کچھ لے گئے ہیں تم ان کے پاس جاؤ۔

صاحبزادہ صاحب جب حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف گئے تو انہوں نے بیحد خوشی منائی صاحبزادہ صاحب کے راستے میں ریشم کے کپڑے بچھا دیئے۔اور فرماتے کہ میرے حضرت صاحب کے صاحبزادے تشریف لا رہے ہیں۔بڑی عزت و احترام کے ساتھ اپنے ساتھ رکھا اور جب واپس آنے لگے تو بہت سے تحائف ان کی خدمت میں پیش کیے۔جب صاحبزادہ صاحب گھر واپس پہنچے تو والدہ نے پوچھا کہ کیا ملا ہے؟ انہوں نے مال و دولت ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔پھر والدہ نے فرمایا کہ تمہارے والد کے پاس جو دوسری چیز تھی وہ وہی لے گئے ہیں جاؤ اور ان سے وہ بھی لاؤ۔

صاحبزادہ صاحب دوسری بار اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری کے لیے گئے تو انہوں نے دوبارہ اسی طرح ہی بڑی عزت و تکریم سے آپ کا استقبال کیا اور بڑی شان و شوکت سے آپ کو ٹھہرایا

marfat.com

انہوں نے صاحبزادہ صاحب سے آنے کی وجہ پوچھی۔ صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ میری والدہ کہتی ہیں کہ آپ کے پاس میرے والد صاحب والی دوسری چیز بھی ہے۔ وہ بھی عطا فرمائیں بس اب کیا تھا کہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ لال سرخ ہو گئے اور فرمانے لگے آئے ہو دوسری چیز لینے اور گھوڑے پر سوار ہو کر آئے ہو۔ واپس جاؤ اور جوتے اتار کر آؤ۔ صاحبزادہ صاحب واپس آئے اور جوتے اتار دیئے دوبارہ ان کی خدمت میں پیدل حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ روٹی کا چوتھا حصہ آپ کو روز ملے گا اور کام یہ ہے کہ یہ کنواں آپ نے چلانا ہے۔

صاحبزادہ صاحب شریعت کے بے حد پابند تھے۔ تھوڑی سی روٹی کھاتے اور کنواں چلاتے یہاں تک کہ یہ مشقت کرتے سال گزر گیا اور وہ بہت کمزور ہو گئے۔ مگر اندر سے کمزور نہ ہوئے۔ اسماعیل نے اپنی ایک خادمہ کو بھیجا کہ جاؤ وہ صاحبزادہ بیٹھا ہے اس کو ٹھوکر مار کر گزر رو، خادمہ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جو ٹھوکر ماری تو صاحبزادہ صاحب غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ اگر میرے مرشد پاک کا ڈر نہ ہوتا تو میں تجھ پر شریعت کی حدیں لگواتا۔ خیر وہ خادمہ یہ باتیں سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا بیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ صاحبزادگی ابھی باقی ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے دوسرے سال بھی یہی مشقت کی پھر ایک دن حضرت صاحب نے خادمہ کو حکم فرمایا کہ جاؤ اور صاحبزادہ کو ٹھوکر مارو جب اس نے ٹھوکر ماری تو اس بار صاحبزادہ صاحب نے صرف نظروں سے ہی گھورا اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ خادمہ نے آ کر عرض کیا کہ انہوں نے صرف مجھے گھورا ہے۔ فرمانے لگے کہ ابھی بھی صاحبزادگی نہیں گئی۔ تیسرے سال بھی مشقت کروائی پھر خادمہ کو بھیجا خادمہ نے جا کر جو ٹھوکر ماری تو خادمہ کے پاؤں پکڑ کر رونے لگے کہ کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں لگی مجھے معاف کر دینا وغیرہ خادمہ نے آ کر یہ احوال حضرت صاحب سے کہے تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اب اس کی ''میں'' مر گئی ہے۔

ایک دن آپ نے شکار پر جانے کا ارادہ فرمایا شکاری کتے چھ سات تھے صاحبزادہ صاحب کو حکم فرمایا کہ ان کی حفاظت کرنا کہیں بھاگ نہ جائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے سوچا مجھ میں چلنے کی تو سکت نہیں میں ان کو سنبھال نہ سکوں گا پر حکم کی تعمیل بھی لازمی ہے۔ انہوں نے ان کتوں کی رسیاں اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیں تا کہ یہ بھاگ نہ سکیں اور اگر یہ بھاگیں تو میں بھی تو ساتھ ہی ہوں گا حضرت صاحب خود گھوڑے پر بیٹھ گئے اور باقی ساتھی بھی۔ جب جنگل میں پہنچے تو کتوں نے شکار دیکھ لیا شکاری کتے شکار دیکھ کر نہ رہ سکے

marfat.com

بھاگ پڑے۔اب صاجزادہ صاحب نے کیا بھاگنا تھاوہ تو چلنے سے بھی مجبور تھے گر پڑے اور کتے بھاگتے رہے۔کافی دور جا کر کتوں کوروہ گیا تو صاجزادہ صاحب بے ہوش ہو چکے تھے ان کو ہوش میں لایا گیا ان کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے اور جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا۔اب حضرت صاحب نے آ کر اٹھایا اور جس جس جگہ سے کپڑے پھٹے ہوئے اور جسم زخمی ہوا تھا فرماتے ادھر بھی اللہ عزوجل کی رحمت ہوگی ادھر بھی اللہ عزوجل کی رحمت ہوگی۔پھر آپ نے سینے سے لگالیا اور سینہ روشن فرما دیا۔

جب صاجزادہ صاحب کو اجازت ملی تو گھر والدہ صاحبہ کے پاس آئے جب والدہ نے پوچھا کچھ ملا ہے؟ تو عرض کرنے لگے کچھ تھوڑا سا دیا ہے مگر کتوں کے پیچھے گھسیٹ کر۔

ہنستے کھیلتے رب لبھا:

ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ایک قریب الوصال بزرگ ایک جگہ سے گزرے جہاں پر بچے کھیل رہے تھے آپ نے ایک لڑکے کو فرمایا کہ بیٹا پانی پلادو لڑکے نے کہا اچھا بابا جی ابھی پلاتا ہوں وہ بزرگ بیٹھ گئے اور وہ لڑکا تھوڑی دیر بعد پانی کا بھرا پیالہ لے آیا بزرگ بابا جی نے پانی پیا اور اس لڑکے سے اس کا نام دریافت فرمایا اس نے جواب دیا کہ لبھا۔

بابا جی نے فرمایا بیٹا کہو مجھے ہنستے کھیلتے رب لبھا تین بار کہو۔

اس لڑکے نے تین بار یہ جملہ کہہ دیا وہ بزرگ بابا جی وہاں سے رخصت ہو گئے وہ لڑکا کھیل کود چھوڑ کر اللہ اللہ کرنے لگا۔بوڑھے ہو کر فوت ہوئے اور ان کا دربار لاہور میں ہے۔

ایک دفعہ جمعۃ المبارک کے نماز ادا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ تھنڈر چلیں ہم آپ کے ساتھ تھنڈر چلے گئے وہاں مسجد شریف میں میجر صاحب نلکا چلا رہے تھے اور دوسری طرف رسولاں سکنہ تھنڈر مسجد میں مٹی کی بھرتی ڈال رہی تھیں جب آپ وہاں مسجد میں داخل ہوئے آپ نے مائی رسولاں کو دیکھتے ہی فرمایا ''لٹ کے لے گئی اے'' پاس ہی میجر صاحب پانی بھر رہے تھے عرض کرنے لگے سرکار محنت بھی تو بہت کی اس نے۔ایک دم آپ فرمانے لگے ناں میجر صاحب یہ بات نہیں ہے یہ سائیوں کی مرضی ہوتی ہے کوئی عمر بھر خدمت کرتا ہے اور اس کی طرف توجہ ہی نہ کریں اور کوئی پل بھر کے لیے آئے اور اس کو مالا مال کر دیں اس کے بعد مسجد شریف کے ہال کمرہ کے فرش کی آپ نے دریشی کی۔ہم بھی آپ کے حکم

marfat.com

کے مطابق کام لگ گئے۔ کام کے دوران آپ نے فرمایا یہ لڑکے کہا کریں گے کہ ہمارے حضرت صاحب یوں کام کیا کرتے تھے یوں کام کیا کرتے تھے۔

راقم ایک دفعہ چڑیادلہ شریف مسجد میں جوتے اتارنے کی جگہ کھڑا تھا کہ آپ جنوب کی جانب سے تشریف لائے اور (جلال میں آکر) فرمایا کہ یہ بوٹ کس کے ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے بوٹ اٹھا کر ان کو قبلہ رخ کر کے رکھا اور فرمایا کہ جوتے اس طرح رکھے جائیں اس سے۔ پہلے بوٹوں کی پشت کعبہ کی طرف تھی مگر آپ نے جب رخ بدلا تو ان کا منہ کعبہ کی طرف کر دیا۔ (یہ ادب کے لیے ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ، فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے لوٹے اور جوتے کا رخ کعبہ کیطرف سے نہ پھرنے دیتے۔ افسوس کہ آج ہم ادھر منہ کر کے تھوک دینے میں اور استنجاوغیرہ، ٹانگیں پھیلانے میں بھی احتیاط نہیں کرتے)

ایک دفعہ ایک مائی آئی آپ اپنے حجرہ مبارک کے قریب کھڑے تھے اس نے آکر عرض کی کہ سرکار میرا بیٹا جیل میں ہے آپ دعا فرمائیں۔ آپ فوراً جلال میں آگئے فرمانے لگے جو کوئی بھی آتا ہے دنیا کے لیے ہی کرتا ہے کوئی اللہ اللہ پوچھنے نہیں آتا؟

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی لینے والا ہی نہیں

رانا صاحب کی وفات کے بعد آپ بڑے افسردہ رہتے تھے ان دنوں آپ اپنے ساتھیوں کو فرمایا کرتے کہ میرے پاس یوں نہ کھڑے ہو جایا کرو یہاں آکر نوافل ادا کیا کرو قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو درود پاک کا ذکر کیا کرو۔

آپ نے فرمایا ہم ظاہر نہیں دیکھتے ہم دل پر نظر رکھتے ہیں۔

روایت بیگم رانا صاحب :- ایک دفعہ حضرت قبلہ حاجی صاحب کے ایک سنگھی نے رانا صاحب کو CASSETTE PLAYER تحفتاً دی۔ اس پر قوالی بج رہی تھی کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے رانا صاحب نے فوراً بند کر دی۔ ڈر گئے کہ کہیں آپ ناراض نہ ہوں آپ نے فرمایا یہ کیا لگا ہوا تھا؟ رانا صاحب نے عرض کی یہ قوالی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کون لے کر آیا ہے؟ عرض کرنے لگے کہ غلام حیدر (غلام حیدر بھی حاجی صاحب سرکار کا بڑا عاشق تھا) فرمانے لگے اس کو اور کوئی تحفہ ادھر سے نہیں ملا کہ یہ لے آیا ہے؟

marfat.com

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کوئی چیز بنائی ہوئی ہے۔ اس کو ہی اس کی قدر ہوتی ہے۔
آپ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے۔

مرشد کامل اوہ سہیڑئیے باہو جیہڑا دو جگ خوشی وکھاوے ہو
پہلے غم ٹکرے دا میٹے پچھے رب دا راہ سمجھا وے ہو

حضور قبلہ حاجی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہے تو یہ کام مشکل مگر ہے بڑا اچھا اور نفع بخش۔ کیونکہ انسان صحیح معنوں میں تب ہی انسان بنتا ہے جب کسی مرد کامل کا دامن گیر ہو جائے کیونکہ خدا عزوجل تک پہنچنے کا راستہ کسی مرد کامل کی راہبری کے بغیر ملنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں صرف عبادت کر کے خدا کو پالوں تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ کامل مرد درویش کی راہبری کے بغیر انسان خدا تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس کے بعد قبلہ حاجی صاحب نے یہ واقعہ سنایا۔

ایک آدمی بہت ہی عبادت گزار تھا اور اس نے اپنے من میں یہ نظریہ قائم کر لیا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر کے اسے پالوں گا۔ لہذا وہ جنگلوں بیابانوں میں حق تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا۔ اور عبادت کر کر کے نڈھال ہو گیا مگر اپنے مقصد کو نہ پا سکا۔ آخر کار وہ آدمی جنگلوں میں مارا مارا پھرتا رہا چنانچہ ایک دن حضرت الیاس علیہ السلام (جو کہ جنگل کے بادشاہ ہیں) کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے الیاس یہ بندہ جو راستے میں آ رہا ہے جب تمہارے قریب پہنچے تو اس کا راستہ روک لینا جب راستہ مانگے تو راستہ نہ دینا اور پھر حضور قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کا ذکر یوں کیا ہے۔

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے میں بھی آکھاں رہ دے
راہبر باجھوں راہ نے ملدا ایویں رل مرسیں وچہ راہ دے

اس کے بعد قبلہ حاجی صاحب ے فرمایا کہ بغیر کسی مرد کامل کی راہبری کے انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل رہ جاتی ہے اور اسی کام میں انسان کی عافیت ہے۔

مستری محمد حسین کا بیان ہے ایک دن ایک درویش پشاور کا رہنے والا مسجد میں آیا حضرت قبلہ حاجی صاحب ادھر نہیں تھے۔ پھرتا پھرتا میری دکان پر آ گیا خان صاحب کو بٹھایا اور کوئی بات نہ کی۔ شام کی نماز کے وقت آپ تشریف لے آئے آپ کو دیکھ کر وہ آدمی گلے ملا پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ آپ اس علاقہ میں کیسے پہنچے؟ اس نے بتایا کہ کوئی مہینہ ہوا ہے کہ ہر روز جب میں عبادت کرتا تو

marfat.com

مجھے ایک نقشہ نظر آتا جو شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک آ جاتا ہے آگے مجھے سمجھ نہ آ سکی ایک دن مجھے پتہ چلا کہ اس طرح ایک سڑک بھمبر شہر کو جاتی ہے بسیں چلتی ہیں ایک مسجد ہے ایک درویش کی زیارت کی۔ مدت ہوئی ہے آپ کو تلاش کرتے ہوئے۔

آپ مجھے فرمانے لگے صبح شام کا کھانا آپ نے اسے کھلانا ہے۔ اس سے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں آپ کی اس مسجد میں چند روز عبادت کروں گا وہ آدمی ۲۰ دن مسجد میں عبادت کرتا رہا۔ پھر اس کے گھر والے اس کو تلاش کرتے کرتے آ گئے۔ وہ آدمی یہاں سے جانا نہ چاہتا تھا اس کے بھائی نے آپ کی منت سماجت کی اور اس کے لیے اجازت چاہی۔ اس کا بھائی اس کو ساتھ لے گیا وہ شخص آپ کی بیعت ہو گیا۔

روایت شیخ مشتاق احمد صاحب گجرات :- ہمارا محلہ خواجگان قدیم زمانے میں قبرستان ہوتا تھا۔ ۹ سال پہلے کی بات ہے کہ میں رات کو بڑی ڈراؤنی خوابیں دیکھتا تھا اور ڈر جاتا تھا۔ ایک دفعہ میں بڑا پریشان ہوا اور جنڈیاولہ شریف آپ کی زیارت کے لیے گیا۔ وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ آپ کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔ میں بھی کوٹلہ آیا آپ ایک دکان پر تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر آپ میری طرف آئے اور فرمانے لگے کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور! رات کو بڑی ڈراؤنی خوابیں آتی ہیں۔ فرمانے لگے کوئی بات نہیں رات کو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس کے بعد سے آج تک مجھے کبھی کوئی ڈراؤنی خواب نہیں آئی۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت صاحب سے سوال کیا کہ سرکار شمع کو پروانے سے کتنی محبت ہوتی ہے؟ اور یہ پروانے کو جلا دیتی ہے اس کو ترس کیوں نہیں آتا کہ یہ میرا کتنا عاشق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے سر پر آگ رکھی ہوئی ہو وہ کب کسی دوسرے کا خیال رکھے گی۔

دنیا کا مال کھاد کی مانند ہے۔ جب اس کو فصل میں بکھیرتے ہیں تو جس طرح اس فصل میں یہ بہار لاتی ہے اسی طرح مال بھی اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے سے اعمال کی کھیتی میں بہار آتی ہے۔

آپ نے ایک ٹینکی مسجد کے مغرب میں آم کے درخت کے نیچے رکھی ہوئی تھی اور عام طور پر جمعرات کو اس کو پانی سے بھر دیتے۔ ایک دفعہ ہم بھر رہے تھے اس طرح کہ میں پیچھے سے دو ٹین لیکر آتا اور آگے سے حضرت صاحب لے لیتے۔ اور ٹینکی میں الٹا دیتے۔ آپ نے قمیض اتاری ہوئی تھی۔ اور پسینہ جاری تھا۔ گرمی کا موسم تھا میرا ہاتھ آپ کے پیٹ مبارک پر لگا جہاں سے پسینہ بہہ رہا تھا ہاتھ کو جب سونگھا

marfat.com

تو اس میں ایسی خوشبو تھی کہ کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ (اولیا اکرام، انبیاء علیہ السلام کا مظہر ہوتے ہیں۔ حدیث شریف ہے میری امت کے ولی انبیاء سابقین کے ساتھ آئیں گے۔ اس لیے آپ بلکہ ہر ولی کے پسینہ میں خوشبو ہی ہوگی)

ایک بزرگ انڈیا میں تھے۔ ایک دفعہ ان کے لنگر کا اعلان ہوا۔ اس وقت کے بادشاہ نے بھی سنا وہ بھی لنگر لینے کے لیے حاضر ہو گیا اس کے پاس کوئی برتن وغیرہ نہ تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ ہی لنگر لینے کے لیے دراز کر دیئے اور لنگر تقسیم کرنے والے نے بادشاہ کے ہاتھوں میں ڈال دیا۔ ہاتھوں میں جب گرم گرم لنگر آیا تو ان میں چھالے بن گئے۔ لنگر کھا کر اپنے ہاتھوں کو چوما اور کہا کہ ان چھالوں کے صدقے مولا مجھ پر کرم کرے حاجی صاحب سرکار نے فرمایا کہ اس بادشاہ کے اس طرح عاجزی کرنے پر اس کو باطنی بصیرت عطا فرمادی گئی۔

ایک دفعہ میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجام سے ریش مبارک کا خط بنوا رہے تھے۔ کہ آپ نے پوچھا کہ آج کیا دن ہے؟ حجام نے جواب دیا کہ آج حج کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا دل چاہتا ہے کہ حج کروں؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں سرکار۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو حجام نے آنکھیں بند کیں تو میدان عرفات میں خود کو حاجیوں کے ساتھ حج کرنے میں مصروف پایا۔ جب حج سے فارغ ہوا تو پریشان ہوا کہ اب کیا کروں ایک آدمی نے پوچھا آپ کیوں پریشان ہیں؟ اس نے بیان کیا تو اس اجنبی نے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ ایک آدمی وہاں ملے گا جو تمہاری مشکل آسان کر دے گا۔

حجام جب وہاں پہنچا تو ایک آدمی چادر اوڑھے بیٹھا تھا۔ حجام نے پاؤں مبارک کے ناخن پہچان لئے تو میاں صاحب نے پوچھا کہ اب کیا چاہتا ہو؟ عرض کی حضور! واپس جانا چاہتا ہوں فرمایا چلو آنکھیں بند کرو۔ آنکھیں کھلیں تو اپنے گھر تھا۔

سرکار نے فرمایا دل کی روحانیت آسان ہے۔ اور سینے کی روحانیت مشکل ہے۔

حاجی صاحب سرکار نے ایک دن پیشانی پر محراب کے بارے میں فرمایا حشر کے دن اس کی روشنی اتنی ہوگی کہ ۱۰۰ میل پر پڑی ہوئی سوئی بھی نظر آ جائے گی۔ مزید فرمایا اہل ایمان پل صراط ایک پل میں عبور کر جائیں گے۔

marfat.com

(حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ روز آخرت مسجدیں کشتی اور موذن و امام انکے کشتی بان اور نمازی سواری ہونگے اس طرح یہ پل بھر میں پل صراط سے گزر جائیں گے پھر خود ہی سوچیں کہ مسجد بنانے والوں پر اللہ عزوجل کی کتنی رحمت ہوگی۔)

آپ نے مسجد کے بارے میں فرمایا کہ یہ کشتی بن جائے گی اور اس مین جتنے بھی لوگ آ جائیں گے مسجد ان کو لیکر پل صراط عبور کر جائے گی اور یہ وہی لوگ ہوں گے جن کو مسجد سے محبت ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ میں اور رانا ایک دفعہ پہاڑ پر گئے تو وہاں چشمہ کا پانی اتر رہا تھا جس کا بڑا شور تھا میں نے رانا صاحب کو کہا کہ دیکھ اس کا کتنا شور ہے۔ حالانکہ اس کے پیچھے پانی تھوڑا سا ہے۔ کبھی سمندر کو کان لگا کر سنو تو وہ خاموش ہوتا ہے حالانکہ اس کے اندر پانی بے حد اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ایک دفعہ یہ واقعہ بیان فرمایا ایک مائی میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ کے باہر اس نیت سے بیٹھ رہی کہ جب تک میرا کام نہیں ہو جاتا میں یہاں سے نہیں ہٹوں گی۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو اس مائی نے میاں صاحب سے عرض کیا کہ حضور! میرے بیٹے کو پھانسی کی سزا ہونے والی ہے۔ کل جج نے فیصلہ سنانا ہے آپ کرم فرمائیں اور اس کو سزائے موت سے بچالیں۔ آپ نے بہت ٹالا مگر وہ مائی نہ ٹلی۔ آپ نے ایک رقعہ لکھ کر مائی کو دیا کہ جج صاحب کے آنے سے پہلے یہ رقعہ ان کی میز پر رکھ دینا اللہ عزوجل فضل کرے گا۔

اگلی صبح جب اس مائی نے رقعہ جج صاحب کی میز پر رکھ دیا جب جج صاحب آئے تو وہ رقعہ دیکھا اس پر لکھا تھا۔

عاجز بندہ عرض کریندا سن سخی سلطاناں
بھلیاں دی بھلیائی رہسی جاسی گزر زمانہ

جج صاحب نے اس کے باعزت بری ہونے کا فیصلہ تین بار سنایا۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ جج صاحب اس کی موت کا فیصلہ سنانے کی کوشش کرتے تھے مگر جب سناتے بری ہونے کا ہوتا تھا۔

جج صاحب عدالت سے فارغ ہو کر سیدھے میاں صاحب کے پاس پہنچ گئے جج صاحب نے اپنے گلے میں کپڑا ڈالا ہوا تھا اور ہاتھ جوڑ کر میاں صاحب کے حجرہ کے باہر مودب کھڑے ہو گئے۔ میاں صاحب باہر تشریف لائے تو جج صاحب عرض کرنے لگے حضور اس مائی کے بیٹے کی تو جان بخشی کروالی ہے۔ اس مسکین کا بھی خیال فرمانا۔

marfat.com

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو نہریں نکلی ہیں۔ایک اعوان شریف اور ایک جڑیا ولہ شریف۔آپ نے مزید فرمایا قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال تک راتوں کو حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ دربار شریف حاضری دی۔

marfat.com

باب پنجم

فیوض و کرامات

marfat.com

معجزہ:- نبی کا دعویٰ بنوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو اس کے مثل کیطرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن، حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ید بیضا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردہ کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی اچھے کرنا اور نبی کریم ﷺ کے معجزات تو بے شمار ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ھمہ دارند تو تنہا داری

جو شخص معاذ اللہ نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی نہ ہو وہ اپنے دعویٰ کے مطابق کو محال عادی ظاہر نہیں کرسکتا اور یہی جھوٹے سچے کا فرق ہے۔

ارہاص:- نبی سے جو بات خلاف عادت قبل از نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

کرامت:- ولی سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہو وہ کرامت کہلاتی ہے۔

معونت:- اور عام مومنین سے جو صادر ہو وہ معونت کہلاتی ہے۔

استدراج:- بیباک فجار یا کفار سے جو انکے موافق ظاہر ہو اسکو استدراج کہتے ہیں اور انکے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

marfat.com

آپ سراپا کرامت تھے

فیوض و کرامات

اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ اور کامل بندوں کے ہاتھوں ایسی ایسی باتوں کو ظاہر کرواتا ہے جو عام انسانوں کے وہم وگمان اور عقل سے بالاتر ہوتی ہیں ایسی باتوں کو باقی مخلوق دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے ایسی باتیں اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے صرف اپنے نیک بندوں کے ہاتھوں ہی ظاہر کرتا ہے جنہیں ہم ولی اللہ کی کرامات کہتے ہیں۔ چونکہ آپ ایک کامل ولی اللہ، صاحب کمال تھے آپ کا ہر ہر قدم رازوں اور بھیدوں سے خالی نہ تھا۔ آپ کی ساری زندگی ہی کرامات کا مجموعہ تھی۔ ایک شخص کہیں سے آیا نہ کوئی ظاہراً ہمراہی، نہ کوئی ساتھی، نہ کوئی دوست، نہ کوئی عزیز رشتہ دار، نہ کوئی جاننے پہچاننے والا، اور بس حکم ربی سے اجنبی اور علاقہ غیر میں بے یار ومددگاری کے عالم میں ڈیرہ ڈالا۔ علاقہ کے بڑے رؤسا اور با اثر لوگ مخالفت کے میدان میں کود پڑے۔ لیکن پھر بھی اس مرد قلندر کا اپنے مشن میں یعنی دین اسلام کی سربلندی اور اپنے پیارے نبی ﷺ کے حکم کی بجا آوری کی خاطر ان لوگوں کے ہاتھوں طرح طرح کی اذیتیں برداشت کیں اور ثابت قدمی سے اپنے مقصد میں رواں رہ کر اپنے مشن میں مکمل کامیابی حاصل کرنا سراسر آپ کی کرامت ہے بلکہ بعد میں انہی مخالفت لوگوں کا آپ کے قدموں میں گرنا بھی آپ کی کرامت ہے۔

آپ نے اپنی ظاہری زندگی میں دین اسلام کی سربلندی اور خلق خدا عزوجل کی بہتری کے لیے بڑے بڑے کام کئے۔ کہیں مسجد بنائی کہیں درسگاہ تعمیر کرائی۔ کہیں اپنے مرشد پاک کا روضہ مبارک تعمیر کیا۔ کہیں اپنے مرید صادق کا روضہ تیار کیا اور ساتھ ہی مسجد اور درسگاہ تعمیر کی۔ کہیں غرباء کی مالی امداد کا سلسلہ جاری کیا۔ کہیں خلق خدا عزوجل کو کھانا پکا پکا کر کھلایا۔ مگر اتنے بڑے کام اور اتنے بڑے بڑے اخراجات کے باوجود زندگی بھر کسی سے نہ کچھ مانگا، نہ ہاتھ پھیلایا، نہ اعلان کروایا اور نہ ہی کسی سے کچھ لیا اور ایک ایک دن ہزاروں کے حساب سے خرچ کیا دنیا حیران تھی کہ یہ مرد قلندر جو ظاہری طور پر خستہ حال اور بے یارو مددگار ہے اتنے بڑے کام کر رہا ہے لاکھوں کے حساب سے دولت لگائی جا رہی ہے مگر کسی سے پائی تک کا روادار نہیں۔ بلکہ الٹا خلق خدا کی مدد کرتا ہے یہ تمام کام حیران کر دینے والے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے جو تعمیرات کروائی ہیں وہ موجود ہیں مگر کسی کے آگے ہاتھ تک نہ پھیلایا یہ آپ کی جیتی جاگتی

marfat.com

کرامت ہے۔

بڑے بڑے دور دراز علاقوں تک عام و خاص لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ آپ نے اپنی ظاہری زندگی مین بھی کافی عرصہ پہلے ہی اپنی قبر مبارک تیار کروادی تھی ۔ جبکہ عام انسان کو یہ بالکل خبرنہیں ہوتی کہ وہ کب مرے گا کہاں مرے گا کیسے مرے گا اور کس جگہ دفن ہوگا۔ کوئی ہوا میں مرجاتا ہے کوئی آگ میں جل سڑ جاتا ہے کوئی دریا میں ڈوب کر کہیں کوئی حادثہ میں ہلاک ہو جاتا ہے اور لاوارث کر کے کہیں دفن کر دیا جاتا ہے اس لحاظ سے کسی انسان کو اپنی آخری آرام گاہ کی خبرنہیں ہوتی ۔ مگران تمام باتوں کے برعکس آپکو معلوم ہونا کہ میری آخری آرام گاہ یہی ہوگی اور پھر یہ بھی پتہ ہونا کہ یہیں وفات پانی ہے یہیں دفن ہونا ہے ۔ یہ آپ کی جیتی جاگتی اور بہت بڑی کرامت ہے ۔ کہ آپ کو اپنی فوتگی کے تمام احوال اپنی ظاہری زندگی میں ہی معلوم تھے اور پھر اس کرامت میں اس مرد قلندر کی شان کا بھی اندازہ کرنا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے کہ جو کوئی مسلمان اپنی موت کو دن میں بیس مرتبہ بھی یاد کرے گا اسے شہید کا درجہ ملے گا۔

(طبرانی)

پھر ایک جگہ اور آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو جو شخص اپنی زندگی میں ہی اپنے آخری ٹھکانہ کو دن میں بیسیوں مرتبہ دیکھے اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا رہے کہ اے نفس یاد رکھ تیرا آخری ٹھکانہ یہ قبر ہے تو اس کی فکر کر اور اس آخری گھر میں آرام سے رہنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر تو ایسے مرد قلندر کی شان کا ہم اندازہ کر سکتے ہیں موت کو تو یاد کرنا درکنار اندر آتے باہر جاتے اپنے آخری ٹھکانہ کو دیکھنا غرض ظاہری زندگی میں بھی آپ کو اپنی آخری زندگی کے احوال مقام کا پتہ ہونا بہت بڑی کرامت ہے۔

marfat.com

ان کی نگاہ فیض نے سیراب کر دیا

پانی:-

روایت چوھدری اقبال صاحب:- جھنڈیاولہ شریف میں پانی کمیاب تھا مسجد کے جنوب مغرب میں ایک بوڑھ کے درخت کے پاس ایک چھوٹا سا جوھڑ تھا جو ساون کے دنوں میں بھر جاتا تھا اور دوسرے موسموں میں یہ بھی خشک ہو جاتا تھا یہاں پر بندہ مر جاتا تھا مگر پانی نہ ملتا تھا جب سے آپ نے ادھر اس زمین پر قدم مبارک رکھا پانی آ گیا اور اب ہر طرف پانی کی فراوانی ہے۔

روایت مستری محمد حسین صاحب:- اس جھنڈیاولہ شریف میں۔ میں نے ۱۲۰ فٹ تک بور کیا تھا مگر پانی نہ آیا۔ آپ کے تشریف لانے کے بعد ۵۰ فٹ پر نلکے لگنے شروع ہو گئے آپ فرماتے تھے کہ میں شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ سے پانی لیکر آیا ہوں۔

صوفی سلطان احمد و ماسٹر محمد صدیق کا بیان ہے جھنڈیاولہ شریف مں پانی نہ تھا کنواں تھا سحری کے وقت پانی اس سے نکالتے تھے۔ اور صبح تک اس سے پانی ختم ہو جاتا تھا۔

اس علاقے کا ہر فرد جانتا ہے کہ یہان پر پانی کی کتنی تکلیف تھی مسجد کے قریب ہی ایک دربار ہے جس کا نام شہد ملالی ہے۔ یہاں پر ایک جوھڑ تھا لوگ اور مویشی یہاں سے پانی پیا کرتے تھے۔ اب آپ نے یہاں پر اتنا کرم کیا ہے کہ جگہ جگہ نلکے لگے ہوئے ہیں اور پانی بھی بالکل قریب ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے جو فیض اس علاقے کو دیا ہے وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں ہے اتنی بڑی عالی شان مسجد اور اتنی بڑی درگاہ بنانا اور ہمیشہ کے لیے یہاں فیض دیتے رہنا کوئی کم بات نہیں ہے آپ کا یہ فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

روایت صوفی محمد ارشاد:- جھنڈیاولہ شریف میں جب میں نے ۱۹۷۵ء میں مکان تعمیر کیا تو پانی کی بہت تکلیف تھی نلکا نہیں لگتا تھا۔ کنواں نکالتے تھے تو تقریباً ۷۰ فٹ پر پانی ملتا تھا لیکن

marfat.com

ہینڈ پمپ جب تک ریت نہ ہو نہیں لگتا تو میں نے حضرت قبلہ حاجی صاحب سے عرض کیا حضور میں تو گھر میں موجود نہیں ہوتا پانی کی بڑی تکلیف ہے باہر سے پانی لانے والا کوئی نہیں ہے تو آپ نے فرمایا نلکا لگوا لیتے ہیں میں نے عرض کیا آپ بتائیں کس جگہ؟ فرمانے لگے آج تم خود ہی جہاں لگانا چاہتے ہو بورنگ شروع کرالو میں نے عرض کی کہ حضور! مجھے کیا پتہ؟ فرمانے لگے جہاں بور کراؤ گے اللہ تعالیٰ پانی دیدے گا۔ ایسا ہی ہوا میں نے سیڑھیوں کے ساتھ ہی نشان لگایا تو دوسرے دن پانی آ گیا اور تیسرے دن نلکا فٹ ہو گیا۔ ورنہ مہینہ مہینہ کنواں کھودتے رہتے تھے اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کی نگاہ ہے چڑیالہ شریف اڈہ پر جہاں بھی بورنگ کرتے ہیں ۶۰ فٹ پر پانی مل جاتا ہے کیونکہ حضرت قبلہ حاجی صاحب فرماتے تھے مجھے یہاں طالب علمی کے زمانہ میں وضو کے لیے پانی نہیں ملا تھا تو میں اللہ تعالیٰ سے اس علاقہ میں پانی لیکر آیا ہوں۔

روایت چوہدری محمد فاضل - میرے دوست محمد اشرف پورالیلیاں کے رہنے والے تھے وہ آپ کے پاس کئی چکر لگا چکا تھا ان کو پانی کی بڑی پریشانی تھی انکے علاقہ میں پانی نہ تھا۔ پورالیلیاں بھمبر سے سات ۷ کلومیٹر دور میر پور روڈ پر واقع ہے۔ یہ آدمی بڑا امیر تھا ان کا خیال تھا کہ آپ کچھ پیسے وغیرہ لیکر یہ کام کر دیں گے مگر حضرت قبلہ حاجی صاحب ہر دفعہ ان کو جھڑک دیتے کسی نے ان کو بتایا کہ فاضل ان کا مرید ہے اس کے پاس جائیں اس کی بات نہ موڑیں گے میں ان کے ساتھ ابھی دروازے پر ہی پہنچا تھا تو فرمانے لگے کہ سفارشی آ گئے ہو۔ نماز ادا کی کھانا کھایا میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تم کو نہ آنا چاہیے تھا ان باتوں کا بھگتنا مشکل ہوتا ہے۔ تم کو ان باتوں کی خبر نہیں اب تم آ گئے ہو کوئی بات نہیں۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب کو گاڑی میں بٹھایا وہاں پہنچ گئے آپ نے ۱۰، ۱۵ منٹ وہ جگہ دیکھتے اور کچھ پڑھتے رہے پھر کھڑے ہو گئے۔ اتنی دیر میں محمد اشرف بولا حاجی صاحب پانی چاہیئے، خواہ وہ ۷۰۰ فٹ پر ہی آئے۔ ہمیں بڑی ضرورت ہے اور خرچ بھی جو مرضی آئے کوئی پرواہ نہیں یہ بات آپ کو ناگوار گزری۔ فرمانے لگے تم نے غلط الفاظ استعمال کیے ہیں تمہارے نصیب میں ۱۰ سو فٹ پر بھی پانی نہیں پھر منت سماجت کی جب تھوڑے مہربان ہوئے فرمانے لگے۔ کسی لاؤ۔ کسی پاس رکھ کر سب لوگ کھڑے ہو گئے آپ نے دعا فرمائی دعا میں یہ الفاظ میں نے سنے فرمانے لگے "مولا کریم یہ بندے تو اس قابل نہیں ان جانوروں کی خاطر ہی پانی عطا فرما" اللہ عزوجل نے فضل کیا پانی ادھر آ گیا۔

marfat.com

روایت منظور حسین :- تھنڈر میں آج بھی اگر کوئی نلکا لگانا چاہے تو پہلے کنواں کھودنا پڑتا ہے کیونکہ یہ زمین پتھریلی ہے۔ پہلے ۲۰-۲۵ پتھر ہیں اور بعد میں مٹی آتی ہے۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک جگہ نشان لگایا اور فرمایا مستری کو بلائیں اور یہاں نلکا لگائیں مستری صاحب نے ۴۷ فٹ گہرا بور کیا اور پانی آ گیا۔

روایت جناب خلیفہ عنایت صاحب:- تواکھی میر پور کی طرف ایک علاقہ ہے کلری پنجیری کی طرف۔ کسی فقیر نے اس گاؤں میں کسی سے پانی مانگا پانی نہ ملنے پر اس فقیر نے بددعا کی اور اس علاقہ میں پانی نہ رہا۔ اس علاقہ کے لوگ حاجی صاحب سرکار کے پاس آئے اور عرض کی کہ حضور ہمارے علاقے میں پانی نہیں۔ آپ چلیں اور دعا فرمائیں جب آپ وہاں پہنچے تو آپ کو کسی آدمی نے بتایا کہ یہاں کوئی فقیر بددعا دے گیا ہوا ہے آپ نے فرمایا آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا چلو کوئی بات نہیں ۔آپ نے وہاں زمین کھودی اور دعا کی کہ اے حضرت خضر علیہ السلام جی جانوروں کے لیے پانی بھیج دیں جانوروں کے واسطے پانی نکل آیا گھر گھر نلکے لگ گئے۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ اب جانوروں کو پانی سے منع نہ کرنا وگرنہ پانی ختم ہو جائے گا۔

ایک دن حضرت قبلہ حاجی صاحب اور میں چوہدری مالک کوٹلہ والے کے ڈیرے پر گئے اس کے لڑکے نے آپ سے عرض کیا کہ ہم نے ٹیوب ویل لگانا ہے آپ کرم فرمائیں۔ وہ ہمیں اس جگہ لے گیا جہاں ٹیوب ویل لگانا تھا جب وہاں پہنچے تو فرمانے لگے کہ عنایت دیکھ کر بتا پانی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے کیا خبر۔ فرمانے لگے ہدہد کی زبان سے جس کی زبان لگی ہوئی ہو اس کو پتہ چل جاتا ہے کہ پانی کدھر ہے فرمانے لگے کہیں ایسا نہ کرنا کہ ہُدہُد کو مار کر اس کی زبان سے زبان لگاتا پھرے۔ وہ تو قدرتی ہوتا ہے۔ آپ نے ایک جگہ کسی سے ٹپہ لگایا اور اس کا ٹیوب ویل لگوا دیا۔

ایک دفعہ ڈھیرا آزاد کشمیر میں لوگ آپ کو ساتھ لے گئے میں بھی ساتھ گیا اور احمد دین سپاہی کو بھی ساتھ لے لیا جب ہم ڈھیرے گئے تو انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی۔ احمد دین سپاہی حاجی صاحب سے ہنسی مذاق کر لیا کرتا تھا کہنے لگا۔ حاجی صاحب اگر پانی آنا ہے تو ٹھیک وگرنہ یہ جٹ بڑے اکھڑ ہیں ہم سے مار نہیں کھائی جاتی آپ نے فرمایا کہ فقیر کا قدم پڑے تو پانی آ جاتا ہے اور پانی آئے گا آپ نے کسی سے ٹپہ لگایا اور انہوں نے بور کر کے نلکا لگایا تو پانی آ گیا۔

روایت مستری محمد حسین صاحب:- منانہ میں پانی کی بڑی قلت تھی

marfat.com

لوگوں سے پانی کا پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پانی تو کافی دور ہے آپ نے کنواں کھودنے کا خیال فرمایا ابھی چند فٹ کنواں کھودا تھا کہ پانی آ گیا۔ مزید کھودا تو نیچے سخت پتھر آ گیا۔ وہ چشمہ آج تک جاری ہے اور اب سارے علاقے کے لوگ اسی پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کسی بھی مرض والا شخص اس پانی کو پیئے گا تو وہ ان شاء اللہ عزوجل شفایاب ہوگا۔

روایت چوھدری محمد خان صاحب (صوبیدا میجر):- میں فوج سے پنشن آیا۔ بھٹہ خشت کی جگہ پر پہلے یہ خیال تھا کہ مرغی خانہ بنایا جائے۔ وہاں پانی کے لیے کنواں کھودنا تھا مجھے لوگوں نے بتایا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب کو ساتھ لے جائیں پانی دیکھ لیں گے۔ میں آپ کے پاس آ کر عرض گزار ہوا حضور ہم نے کنواں کھودنا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور ایک ٹپہ لگا دیں فرمانے لگے چلیں گے۔ اگلے دن عصر کے قریب آپ میرے ساتھ چل پڑے۔ ہمارا ڈیرا تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع تھا ہم پیدل ہی چل پڑے۔ راستے میں آپ نے ایسی باتیں فرمائیں کہ اس سے پہلے اس طرح کا کلام نہ کبھی کسی عالم سے سنا نہ ہی کہیں پڑھا۔ میں حیران تھا کہ یہ سادہ زندگی بسر کرنے والے درویش کیسی گفتگو کرتے ہیں چلتے چلتے کھڑے ہو جاتے اور گفتگو کرنے لگتے۔ جب ڈیرے پر پہنچے تو پانی کے لیے ٹپہ لگایا۔ فرمانے لگے آپ کے لیے بڑی دور سے پانی کھینچا ہے۔ میں نے عرض کی حضور! آپ کا بڑا کرم ہے مہربانی ہے۔ پھر وہاں کنواں کھودا پانی خوب آیا۔

روایت راجہ بشیر صاحب:- ان دنوں چڑیاولہ شریف لاری اڈہ بھمبر روڈ کے دونوں اطراف رہائشی مکانات کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے شروع تھا اور یہاں کے مقامی مکینوں میں مشہور ہو گیا کہ اپنے گھروں میں HAND PUMP نصب کرنے کی جگہ کی نشاندہی حاجی صاحب کے دست مبارک سے کرائی جائے۔ اسی لیے نلکہ لگانے والے مکان مالکان بڑی عقیدت، محبت و پیار ادب و احترام کے ساتھ آپ کو اپنے زیر تعمیر گھروں میں لے جاتے آپ کے ہاتھ مبارک میں ان دنوں ایک عصا ہوتا تھا آپ صحن میں چند قدم گھوم کر کسی جگہ اعصاء سے نشاندہی کرتے جب مستری HAND PUMP نصب کرتا تو پانی بہت دباؤ کے ساتھ وافر مقدار میں اچھے ذائقہ کا نکلتا۔

ایک دن اتفاق کی بات ہے کہ میرا صوبیدار راجہ یعقوب خان کے ہاں جانا ہوا۔ جن کا رہائشی مکان جامع مسجد چڑیاولہ کے ساتھ ایک دکان چھوڑ کر دوسرا ہے۔ انہوں نے بھی حاجی صاحب سرکار کو پانی کی نشاندہی کے سلسلہ میں دعوت دی۔ آپ تشریف لائے اور صحن میں پانی کی نشاندہی اپنے اعصاء مبارک

marfat.com

سے کی۔ نلکہ مستری نے وہاں کھدائی کر کے **HAND PUMP** نصب کیا اور اہلیان خانہ نے بہت خوشی کا اظہار کیا کیونکہ پانی ان کی مرضی کے مطابق نلکہ سے نکلا۔ انہوں نے اس سے قبل اپنی مرضی سے نلکہ نصب کرایا تھا لیکن اس میں سے پانی اتنا بہتر نہ تھا۔ جتنا کہ اب حاجی صاحب کی نشاندہی کے بعد بہتر اور اچھی کوالٹی کے پانی کا نلکہ سے اخراج شروع تھا۔

روایت محمد افضل صاحب:- ایک دن چوہدری محمد خان صاحب انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (تھنڈر) سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ ہمارے محلہ میں پانی نہ تھا ہم نے بہت کوشس کی کہ کبھی کنواں کھودا کبھی نلکا لگایا مگر ناکام رہے ہم بہت پریشان تھے۔ ایک دن میں قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ہمیں پانی کی بڑی تکلیف ہے دعا فرمائیں۔ آپ چوہدری صاحب کی درخواست پر میرے ساتھ تشریف لے گئے اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا کہ ادھر نلکا لگائیں پانی آ جائیگا۔ انہوں نے وہاں بور کرایا تو جلد پانی آ گیا۔ ان کے ساتھ والے محلے میں پانی موجود تھا مگر کم تھا چوہدری محمد خان صاحب کے چچا چوہدری شیر محمد صاحب نے نلکا لگانا شروع کیا۔ تو بڑی گہرائی تک بور کیا اور اس کے نیچے پتھر آ گیا کاریگر بے بس ہو گئے کہ یہ پتھر نہیں ٹوٹتا۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ میں دوبارہ قبلہ حاجی صاحب کے پاس گیا اور عرض کیا کہ حضور! میرے چچا نے بور کرایا ہے اور نیچے پتھر آ گیا ہے۔ دعا فرمائیں۔ آپ نے ایک مٹی کا ڈھیلا لیا اور اس پر کافی دیر کچھ پڑھتے رہے اور دم فرما کر مجھے دیا اور فرمایا کہ یہ ڈھیلا اس بور میں ڈال دیں اور کاریگر کو کہیں کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر زور سے ضرب لگائے تو وہ پتھر ٹوٹ جائے گا۔ وہ مٹی کا ڈھیلا اس بور میں ڈالا اور آپ کی ہدایت کے مطابق بسم اللہ شریف پڑھ کر کاریگر نے جو ضرب لگائی تو پتھر ٹوٹ گیا اور صاف شفاف میٹھے پانی کا چشمہ ابل گیا۔ چوہدری صاحب بتاتے ہیں کہ وہ پانی اب تک تمام نلکون سے زیادہ ہے اور صاف شفاف اور ذائقہ دار ہے۔

ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ بھٹیاں چھپاں میں ہمارے آباؤ اجداد جب ہل چلاتے تو تھوڑی دیر کے بعد ان کی عورتیں ان کے پیچھے پانی لیکر جاتی تھیں۔ کیونکہ پانی دور دراز تک نہ ملتا تھا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی ہل لے کر گیا لیکن ہماری مائی پانی لانا بھول گئی۔ ہمارے بوڑھے کو پیاس بہت لگی اس نے ہل ختم کیا اور واپس ہوا تو راستے میں ٹھوکر لگی گر گیا اور پیاس کی وجہ سے اس کی جان نکلی اور فوت ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ حاجی صاحب کی وجہ سے ہمارا علاقہ سیراب و شاداب ہو گیا ہے ورنہ

marfat.com

بڑھنگ وغیرہ کے علاقہ میں کہیں کہیں برساتی نالہ کے کنارے ایک کنواں ہوتا تھا اور وہاں سے لوگ پانی بھرتے تھے۔ بلکہ یہ لوگ گرمیوں کے دنوں میں نہری علاقوں میں چلے جاتے اور گرمیاں گزار کر سردیوں میں واپس آجاتے لیکن قبلہ حاجی صاحب کی آمد سے اس علاقہ کے نصیب جاگے اور ہر طرف پانی پانی ہوگیا۔ جگہ جگہ نلکے لگ گئے ہیں اور اللہ عزوجل کی رحمت ہوگئی۔

روایت قاری علی اکبر صاحب جلالپور جٹاں: ایک جمعہ کے بعد میں اور حاجی شریف صاحب حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس چند آدمی بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کو فرمایا کہ آپ چلیں اور مٹھائی وغیرہ کا بندوبست کریں اور ہم آتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ چلے گئے۔ آپ فرمانے لگے کہ قاری صاحب! دیکھو یہ لوگ فقیروں کا امتحان لیتے ہیں جس جگہ یہ نشان لگوانا چاہتے ہیں وہاں پانی کوئی نہیں ان کا خیال ہے کہ حاجی صاحب آئیں اور "پچھ" لگائیں گے اور پانی نہ آئے گا اس طرح حاجی صاحب کی رسوائی ہوگی۔

میں نے جانا ضرور ہے ان لوگوں کو کیا خبر کہ حضرت شاہ دولہ دریائی نے مجھ پر کیا کرم کیا ہوا ہے۔ جب ماں باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہیں تو جہیز دے کر ہی رخصت کرتے ہیں میں بھی جہیز لے کر آیا ہوا ہوں۔ اس کے بعد فرمانے لگے میں جاؤں گا اور "پچھ" لگاؤں گا۔ اور پانی آئے گا۔ اور بہت اچھا پانی آئے گا۔ اور پھر ختم نہ ہوگا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو چالیس پچاس آدمی جمع تھے۔ آپ نے کسی سے پچھ لگایا اور مٹھائی تقسیم کی اور فرمایا انشاء اللہ پانی آئے گا۔ چڑیا دولہ شریف گاؤں کے راستے میں کنواں جب کھودا گیا تو خیال سے بھی بہت کم گہرائی پر پانی آگیا اور خوب آیا۔

marfat.com

یہ مال و دولت دنیا کمال فیض نگاہ

دریائی دولت کہاں سے آئی

دولت

روایت قاری محمد ھدایت اللہ:- ایک دفعہ حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میں کس (برساتی نالہ) میں گزرتے ہوئے پیدل ہی تھنڈر سے چڑیاولہ شریف آرہے تھے راستے میں آپ نے مجھے فرمایا کہ اس رنگ کی کنکریاں تلاش کریں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ شاید حاجی صاحب ان کنکریوں سے سونا بناتے ہیں مجھے وہ کنکریاں کم ہی ملیں۔ مگر آپ نے مجھ سے زیادہ اکٹھی کرلیں۔ جب وہ کنکریاں کافی ساری جمع ہوگئیں تو فرمانے لگے یہ درود شریف کے لیے اکٹھی کی ہیں۔ آپ نے میرے دل کی بات سے آگاہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں سونا۔ یہ غلط ہے سونا بندہ خود ہوتا ہے۔ فرمایا

نظر جنہاں دی کیمیا سونا کردے وٹ
عملاں باج نہ ہون نبیڑے کیا سید کیا جٹ

فرمایا یہی خیال لوگوں کو لے ڈوبا ہے کہ سونا بناتا ہے فرمایا جب کسی کامل کے قدموں میں آجائیں تو بندہ سونا بن جاتا ہے۔ فرمایا ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہیں۔ یہ خزانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ جتنا بھی فیض ہے۔ یہ حضرت شاہد ولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ایک دن آپ نے فرمایا کہ میں شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ پانی بھر رہا تھا ایک مائی نے کہا کہ میں نے نہانا ہے میں پانی بھرتا رہا جب وہ فارغ ہوئی واس نے مجھے ایک پیسہ دیا میں نے وہ بوکا چھوڑ دیا اور دربار شریف چلا گیا اور دربار پر وہ ایک پیسہ پھینک دیا اور شاہدولہ حضور سے عرض کیا کہ میرا مول ایک پیسہ ہی لگایا ہے آپ نے فرمایا بس اس دن سے آج تک مجھے کچھ پتہ نہیں کہ یہ دولت کدھر سے آرہی ہے اور کدھر جا رہی ہے۔

روایت جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب:- ایک دفعہ میں حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوا دیکھا کہ آپ ڈولوں سے پیسے نکال نکال کر مستریوں کو دے رہے ہیں۔ ایک آدمی نے خیال کیا کہ کبھی آپ اٹھیں تو میں دیکھوں کہ ان میں کتنے پیسے ہیں۔ آپ نے صفدر شاہ کو فرمایا کہ صفدر شاہ لوٹا لاؤ آپ نے اس آدمی کو فرمایا کہ آپ ادھر بیٹھ جائیں ہم پیشاب کر کے ابھی آتے ہیں۔ آپ مغرب کی طرف چلے گئے اور صفدر شاہ کو فرمانے لگے اس آدمی نے دو تین مرتبہ تلاشی

marfat.com

لی ہے مگر اس کو کچھ نہیں ملا۔ جب واپس آئے تو آپ نے پھر اسی طرح مستریوں مزدوروں کو پیسے دینے شروع کر دیئے۔ صفدر شاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ کتنی بار تلاشی لی ہے؟ کہنے لگا تین بار مگر کچھ نہیں ملا۔

راوی مستری محمد حسین صاحب:- جب ٹائلیں ڈال دی گئیں تو لنٹر ڈالنا تھا۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب اور میں لاہور گئے آپ کو کوئی سریا پسند نہ آیا۔ فرماتے تھے کہ ولائتی بلٹ کا سریہ چاہیئے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہ تھی ہم سریہ پکڑ کر دوہرا کرتے جو دوہرا ہو جاتا کہتے یہ سریہ سچا ہے۔

لنڈے میں ایک آدمی سے پوچھا کہ تمہارے پاس ولائتی بلٹ کا سریہ ہے۔ اس نے کہا کہ تین دن بعد مل سکتا ہے۔ ہم نے اس کو ۱۴ ٹن سریہ کے لیے ۱۰۰۰ روپے بیعانہ دیا اور واپس آ گئے۔

تین دن بعد ہم دوبارہ اس کی دکان پر گئے وہاں دیکھا کہ کوئی سریہ نہیں آپ نے اس کو فرمایا کہ ہم تو آپ کے وعدے کے مطابق آ گئے مگر آپ نے سریہ نہیں منگوایا اس نے کہا کہ سریہ آ جاتا ہے خیر تھوڑی دیر کے بعد سریہ آ گیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ کوئی ٹرک بھی کر دیں اس نے ٹیلی فون کیا ٹرک آ گیا سریہ لوڈ کیا گیا۔

آپ نے اس کو فرمایا بل بتائیں۔ اس نے بل بتایا۔ آپ نے اٹھ کر ایک ایک روپے کے نوٹ میز پر رکھے۔ وہ آدمی بڑا حیران ہوا پھر آپ نے پانچ کے نوٹ ۵۰ رکھے پھر ۱۰ کے نوٹ رکھے اسکو غصہ آ گیا کہنے لگا کہ سریہ لینا ٹنوں کے حساب سے اور نوٹ روپے روپے کے۔ میں کوئی کوڑا اکٹھا کرنے والا نہیں۔ بڑے آئے خریدار۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم یہ بتاؤ کہ ماں کے پیٹ سے تم اتنے ہی بڑے آئے تھے اس آدمی کو بڑا تعجب ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ تم بھی ماں کے پیٹ سے چھوٹے ہی آئے تھے اور پھر چھوٹے سے بڑے ہوئے اس طرح نوٹ بھی چھوٹے ہیں۔

آپ نے سلوکے میں ہاتھ ڈالا۔ ۵۰۰ روپے کا نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیا پھر یہ سلسلہ چل نکلا تو وہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اگر آپ کھڑے نہ ہوتے تو یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہتا۔ وہ دکاندار کہنے لگے میں تو یہ سمجھا تھا کہ آپ یہ سریہ مسجد کے لیے نہیں بلکہ کاروبار کے لیے لے جا رہے ہیں۔

خیر ہم رات ۱۲ بجے کے قریب چڑیاولہ شریف پہنچے اس وقت بارش ہو رہی تھی۔ ہم نے یعنی حضرت صاحب خواجہ صاحب ، سائیں لال اور میں نے سریہ اتار کر رکھ لیا۔

راویت راجہ گل محمد:- یہ واقعہ دسمبر ۱۹۶۸ء کا ہے۔ ہم تین آدمیوں نے آپ کو لوٹنے کا پروگرام بنایا۔ میرے ساتھ راجہ سعید محمد (بڑھنگ آزاد کشمیر) اور محمد عارف (جگوبز دکوٹلہ ارب علی خان)

marfat.com

تھے ہم تینوں اشخاص حضرت قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو لوٹنے کے لیے آئے تو اس وقت ۴ ٹرک سیمنٹ کے لدے آئے دن کا تقریباً ایک بجا تھا۔ تھوڑے ہی وقفے کے بعد ۲ ٹرک سریا (لوہا) سے بھرے آ گئے۔ ہم تینوں وہاں بیٹھے سب کچھ دیکھ رہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے کہ موقع ملے اور حاجی صاحب سے دولت لوٹیں کیونکہ ہم تینوں روزانہ دیکھتے تھے کہ یہ خرقہ پوش آدمی، سر کے بال تمام منڈوائے ہوئے ظاہری حالت میں خستہ حال اور بے یارومددگار دکھائی دیتا ہے۔ مگر خرچ کا یہ عالم ہے کہ دن میں ہزاروں خرچ کرتا ہے۔

جب ۴ ٹرک سیمنٹ اور ۲ ٹرک سریا آیا تو ہماری موجودگی میں آپ نے جو واسکٹ زیب تن کی تھی اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر پچاس پچاس روپے کے تمام نئے نئے نوٹ نکال کر دیتے جاتے اور ساتھ یہ فرماتے جاتے جب تمہارے روپے (یعنی اجرت) پورے ہو گئے تو میں روپے دینا بند کر دوں گا جب ٹرک والون کی اجرت پوری ہوگئی تو انہوں نے کہا کہ حاجی صاحب بس ہماری رقم پوری ہوگئی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کمی ہے تو بتائیں ہم ہوٹل پر باہر بیٹھے جو کہ مسجد کے ساتھ تھا یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ حاجی صاحب نے ان چھ ٹرک ڈرائیوروں کو ایک ایک سو روپیہ اضافی دیا کہ مسجد کا کام ہے کوئی کسر نہ رہ جائے ہماری طرف سے چائے پانی پی لینا۔

اس کے بعد حاجی صاحب جونہی اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے تو ہم میں سے دو راجہ گل محمد اور راجہ سعید محمد، حاجی صاحب کو لوٹنے کے لیے حجرہ میں گھس گئے۔ تعجب کی بات کہ ہمارے سامنے حاجی صاحب حجرہ میں داخل ہوئے۔ اور پیچھے پیچھے ہم دونوں بھی چلے گئے مگر ہم دونوں کو حجرہ میں کہیں نظر نہ آئے۔ بڑی تلاش کی مگر حجرہ پاک میں حاجی صاحب نہ مل سکے۔ اس کے بعد ہم دونوں نے مسجد شریف میں بھی تلاش کیا مگر نہ مل سکے۔ ہم ناکام اور مایوس ہو کر باہر نکل آئے جب باہر آئے تو دیکھا کہ قبلہ حاجی صاحب باہر ہوٹل پر تشریف فرما ہیں۔

ہم بڑے حیران ہوئے یہ بہت بڑی کرامت تھی۔ مگر ہم پھر بھی باز نہ آئے لوٹنے کے درپے رہے۔ ہماری موجودگی میں ۲ ٹرک ریت کے اور آ گئے آپ نے ان کے خورد و نوش کا انتظام کیا۔ اور ساتھ آپ نے راجہ گل محمد کا شانہ پکڑ کر زور دبا کر فرمایا کہ آج خیر تو ہے جواب میں راجہ گل محمد نے کہا خیریت ہے۔ اس کے بعد آپ راجہ سعید محمد سے پوچھتے ہیں کہ آج کس تلاش میں ہو۔ اس نے کہا حاجی صاحب کسی کی نہیں۔ قبلہ حاجی صاحب نے ہماری موجودگی میں اپنی واسکٹ میں ہاتھ ڈالا اور سو سو روپے کے نئے نوٹ

marfat.com

ٹرک ڈرائیوروں کو دیئے۔

اس کے بعد قبلہ حاجی صاحب ڈرائیوروں کو فارغ کرنے کے بعد ہوٹل سے اٹھ کر ڈانبہ سر پر اٹھا کر مسجد کی بالائی منزل پر چلے گئے اور ہم باہر ہوٹل پر بیٹھے رہے۔ کہ آج حاجی صاحب سے دولت ضرور لوٹنی ہے۔

ب شام کو آپ اپنے حجرہ مبارک میں گئے تو فوراً ہی محمد عارف ساکن جگوزئی سرائے عالمگیر آپ کو لوٹنے کے لیے حجرہ مبارک میں گھس گیا ایک دفعہ قبلہ حاجی صاحب کا سایہ اسے نظر آیا اور پھر عارف کو آپ نظر نہ آئے بڑی تلاش کی۔ حجرہ پاک چھان مارا مگر آپ حجرہ سے غائب ہو گئے۔ یہ بھی ناکام حجرہ سے باہر واپس ہمارے پاس آ گیا۔ اس کے بعد ہم نے سوچا کہ جو کچھ ہم سوچتے ہیں وہ بات تو نہیں۔ یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے۔ ہم تو بھولے ہوئے ہیں پھر ہم تینوں تائب ہو گئے بعد میں قبلہ حاجی صاحب سے معافی بھی مانگ لی کہ ہم سے غلطی سرزدہ ہوئی ہے۔

راجہ گل محمد کا کہنا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی خزانہ عطا ہوا تھا جب آپ جیب سے نوٹ نکالتے تو ایک ہی قسم کے۔ اگر سو سو کے نوٹ نکالنا شروع کرتے تو تمام سو سو کے اگر پچاس پچاس کے نوٹ نکالنا شروع کرتے تو تمام پچاس پچاس کے نوٹ ہوتے تھے۔ اور تمام نوٹ بالکل نئے ہوتے تھے۔

یہ آپ کے عظیم المرتبت اور کامل ولی اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔ کہ آپ دونوں دفعہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتے رہے۔ کیونکہ کامل ولی اللہ کو اللہ عزوجل نے طاقت دے رکھی ہوتی ہے کہ اگر چاہے تو فوراً عام مخلوق کی نظر سے اوجھل ہو جائے۔

راجہ گل محمد کہتے ہیں کہ حاجی صاحب نے ہمیں چائے بھی پلائی۔ خاطر تواضع کا یہ عالم تھا۔ جب بھی ہم آتے کھانے کے وقت کھانا کھلاتے اور چائے کے وقت چائے پلاتے مذکورہ کرامت دیکھنے کے بعد ہم حاجی صاحب کے بہت ہی معتقد ہو گئے۔

روایت صوفی محمد ارشاد:- ایک دن نماز فجر کے بعد جیسے ہی حافظ مشتاق صاحب نے سلام پھیرا اور ذکر شروع کیا تو محمد اقبال کٹوچ کہنے لگا کہ میں ابھی نماز سے فارغ ہوا ہوں اور مسجد میں باوضو بیٹھا ہوں اگر غلط بیانی کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے مرتے وقت ایمان نصیب نہ کرے آج رات خواب میں میں نے دیکھا ہے کہ دو بزرگ ہستیاں جو نورانی پہرے والی تھیں وہ حاجی صاحب سرکار کو ایک

marfat.com

تھیلی پیش کر رہی ہیں اور ساتھ یہ کہہ رہی ہیں کہ یہ تھیلی والی رقم حضور ﷺ نے آپ کے لیے بھیجی ہے۔ یہ آپ لے لیں۔ اور خرچ کریں۔ یہ مسجد کے لیے ہے اس سے پہلے لوگ کہتے تھے حاجی صاحب سرکار انڈیا سے روپے لاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اور انڈیا کے لیے جاسوسی کرتے ہیں۔ ورنہ یہ خرچہ کہاں سے لاتے ہیں۔ نہ کوئی چندہ مانگتے ہیں نہ ہی کوئی کام کرتے ہیں اور اتنا زیادہ خرچ کہاں سے کرتے ہیں اس خواب کے بعد ان لوگوں کے منہ خود بخود بند ہو گئے۔

روایت چوھدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- ایک جمعہ میں دربار شریف میں تھا آپ اندر سے تشریف لے آئے اور فرمایا نکال جو کچھ ہے۔ میں نے سو روپے پیش کر دیئے آپ نے وہ لیے اور نعت خواں کو دے دیے۔ پھر فرمایا نکال جو کچھ ہے میں نے پھر سو روپے پیش کر دیئے آپ نے پھر وہ نوٹ نعت خوان کو دے دیا تیسری بار پھر اسی طرح ہی ہوا نعت خوان کو دیکر جب واپس آئے تو فرمایا میرے پیچھے پیچھے آ۔

آپ نے حجرہ کا دروازہ کھولا اور فرمایا اندر آ جاؤ خود تو حجرہ مبارک میں بیٹھ گئے اور فرمانے لگے فلاں برتن اتارو۔ میں نے برتن اتارا اس میں نوٹ تھے فرمانے لگے خالی تو نہیں میں نے عرض کی جی نہیں فرمانے لگے اپنی جگہ پر رکھ دو اسی طرح اور برتنوں کے بارے میں پوچھا خالی تو نہیں؟ میں نے عرض کیا جی نہیں اسی طرح ایک ایک کر کے سارے برتن دیکھے وہ بھی نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے فرمانے لگے کوئی برتن خالی تو نہیں میں نے عرض کیا کہ کوئی بھی خالی نہیں پھر آپ نے اندر حجرہ کا دروازہ کھولا اور فرمایا اس طرف دیکھو جب دیکھا تو پوچھا کیا ہے؟ میں نے کہا نوٹ ہیں۔ دوسری طرف پوچھا کہ اس طرف کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہاں تو بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہے فرمانے لگے یہاں شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھتے ہیں یہ ان کا کرم ہے۔

پھر آپ فرمانے لگے یہاں پیسوں کی کوئی کمی نہیں صرف بات یہ ہے کہ آپ کے پیسے اچھی جگہ لگوا دیتا ہوں مجھے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں فرمانے لگے کیا کوئی کمی ہے تو ہی بتاؤ؟ میں نے عرض کیا کوئی کمی نہیں ہے۔

روایت حکیم مرزا عبید الرحمن صاحب (چک یادلہ شریف):- اتنی مساجد بنا دیں کبھی کسی سے مانگتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہمارے ملک میں شاید یہ واحد مسجد ہے کہ جہاں صندوقچی رکھی نہیں دیکھی گئی۔ جبکہ کمیشن دے دیکر لوگوں سے مساجد کے لیے چندہ اکٹھا کروایا جاتا ہے۔ البتہ ایک بات

marfat.com

مزے کی تھی جو زندگی میں صرف چند لوگوں کو پیش آئی۔

وہ اس طرح کہ کسی سے زیادہ پیار ہوتا اور چاہتے کہ اس کے نیک عملوں میں اضافہ ہو جائے تو اسے کہتے تمہاری جیب میں کتنے پیسے ہیں ایک آدمی نے نکال کر کہا جی بائیس روپے۔ فرمانے لگے اپنی ساری دولت اللہ عزوجل کی راہ میں لگا دو۔ لاؤ تمہاری یہ ساری دولت مسجد میں خرچ کر دیں اور یوں اسے ''ساری دولت'' اللہ عزوجل کی راہ میں صرف کرنے کا اعزاز مند بنا دیا۔ اللہ عزوجل کے بندے مخلوق خدا کے ہمدرد ہوتے ہیں۔ اب بائیس روپے کی کیا حیثیت ہے؟ مگر شاید اس مرد درویش کے منہ سے نکلی ہوئی بات فرشتے۔ نے سن اور لکھ لی ہو کہ ساری دولت اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کی ہے۔ اللہ عزوجل کی رحمتوں میں کیا کمی ہے؟ حاجی صاحب سرکار اس بات سے بخوبی آگاہ تھے۔ اور اس آدمی کو رحمت بے پایاں میں حصہ دار بنانا چاہتے تھے۔

روایت راجہ مہدی خان:- اس ہی ہفتہ بڑھنگ کے رہائشی راجہ کالے خان ولد راجہ علی بخش ملازم پاکستان ریلوے حیدر آباد میں ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انکی نعش ریل گاڑی سے گجرات آئی تھی۔ میں بھی برادری کے چند افراد کے ساتھ گجرات گیا۔ یہاں ٹرک ڈرائیور کی تلاش میں چوک شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ آنا ہوا۔ جہاں کیا دیکھا کہ حاجی صاحب چڑیاؤلہ شریف کے ایک آدمی کے ساتھ ہارڈ ویئر کی دکان میں زیر تعمیر مسجد چڑیاؤلہ شریف کے لیے سامان خریدنے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی دکان میں داخل ہوا۔ حاجی صاحب سے شرف ملاقات اور مصافحہ کی سعادت پائی۔ آپ دکاندار کو اپنی ضرورت کے مطابق عمارتی سامان زبانی لکھائے جا رہے تھے۔ مذکورہ دکاندار خشک مزاج دکھائی دیا۔ کیونکہ اس نے حاجی صاحب سے ڈیمانڈ لکھتے وقت معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ حاجی صاحب سے کہا کہ جو سامان آپ لکھوا چکے ہیں یہ تو تقریباً ۷۵/۷۰ ہزار روپے سے بھی زیادہ کا ہو چکا ہے۔ دکاندار نے غالباً یہ سوال اس وجہ سے پوچھا کیونکہ حاجی صاحب کا ظاہری لباس سادہ تھا اس وقت آپ لمبا کرتا، تہبند اور کین کی بنی ہوئی ٹوپی کا تاج سر پر سجائے تھے۔ دکاندار کے اس سوال پر جواباً حاجی صاحب نے اپنے کرتہ کہ بٹن کھولتے ہوئے اس کے نیچے پہنے ہوئے سالوکا کی جیب سے روپے نکال کر میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ اور اس ہی طرح بار بار جیب میں ہاتھ ڈالتے اور روپے باہر نکال کر دکاندار کی میز پر رکھتے رہے۔ یہ عمل تھوڑی دیر تک جاری رہا تو میز کی سطح بھر گئی۔ آپ نے دکاندار سے کہا کہ تمہارا جتنا بل بنتا ہے وہ اٹھا لو۔ دکاندار کے چہرے پر عجیب وغریب حیرت کی جھلک چھا گئی اور اس کے چہرہ سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسا

marfat.com

کہ وہ اپنے کئے گئے سوال پر شرمسار ہو۔ میں بذات خود بھی بہت حیران ہوا کیونکہ حاجی صاحب کے بارے میں میں نے اپنے اہلیان بڑھنگ سے ایسی برکات کی بہت زیادہ باتیں سن رکھی تھیں اس لیے مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر یقین ہو گیا کہ حاجی صاحب سرکار واقعی اپنے وقت کے ایک ٹھیک ٹھاک اور صاحب روحانیت درویش ہیں اور میرا ان کے متعلق عقیدہ مزید پختہ ہو گیا اس کے بعد میں حسب توفیق حاجی صاحب کی خدمت میں حاضری دیتا رہا۔

روایت حاجی محمد دین صاحب:- حاجی صاحب مجھے راولپنڈی ساتھ لے گئے کچھ سامان لانا تھا دکاندار کو جب پیسے دینے لگے تو پرانے پرانے نوٹ ۵۰۰ کے نکال کر دیئے تو دکاندار نے کہا کہ یہ تو بڑے پرانے ہیں فرمانے لگے اچھا پھر آپ نے وہ نوٹ جیب میں ڈال لئے اور فرمایا کہ تم سامان نکالو تھوڑی دیر بعد دوبارہ نوٹ نکالے تو یوں جیسے ابھی ابھی مشین سے نکل کر آئے ہوں۔

روایت قاری علی اکبر صاحب جلالپور جٹاں:

پیر باغ علی شاہ صاحب فرمانے لگے کہ ایک واقعہ میں چشم دید گواہوں میں اور پیر فضل حسین شاہ صاحب اور ایک اور بزرگ تھے۔ ہم دربار پر بیٹھے تھے کہ سرکار حاجی صاحب دربار شریف شاہدولہ دریائی جھاڑو دیا کرتے تھے۔ ایک عورت نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں رشتہ دار قتل کیس سے بری ہو گیا تو میں یہاں آ کر پیسے تقسیم کروں گا۔ وہ دربار شریف آ کر پیسے تقسیم کر رہی تھی۔ اس نے حاجی صاحب سرکار کو دیکھا تو دوسرے درویشوں کی طرح سمجھا اور چار آنے دینے کی کوشش کی مگر آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ حتیٰ کہ اس نے زبردستی آپ کو چار آنے دیئے۔ آپ نے چار آنے دیکھے اور اندر آئے۔ دربار کے سامنے کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ میں تو آپ کو بڑا مرد سمجھ کر آیا تھا۔ آپ نے مول اچھا لگایا ہے اور وہ چار آنے بڑے غصے سے دربار کے اوپر دے مارے اور چلے گئے اور اپنے حجرہ میں جا کر سو رہے۔

باغ علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوا حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے حجرہ میں جا کر سو گیا اور حضور شاہ دولہ تشریف لائے فرمانے لگے رحمت ناراض ہو عرض کی حضور مجھے اس وقت بہت تکلیف ہوئی تھی جب اس عورت نے مجھے پیسے دیئے۔ میں یہاں پیسے جمع کرنے تو نہیں آیا۔ حضور شاہ دولہؒ نے فرمایا کہ جاؤ اب ہم نے آپ کو حضوری خزانہ عطا کر دیا ہے جتنا چاہو خرچ کرتے رہو ختم نہ ہو گا۔

marfat.com

ان کی نظر سے مل گئی ہر رنج سے شفا

شفا:۔

روایت جسٹس **محمد الیاس صاحب** (سپریم کورٹ لاہور):۔۱۹۸۱ء کی بات ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے میری ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی مگر وہ بند نہ ہوتا تھا۔ ڈاکٹروں نے بجلی وغیرہ لگا کر بھی بند کرنے کی کوشش کی مگر خون بند نہ ہوا ایک دفعہ جمعہ کی نماز ادا کر رہا تھا۔ سجدے میں گیا تو خون جاری ہو گیا۔ ایک دفعہ کچہری میں بیٹھا تھا وہاں خون جاری ہو گیا میں بہت گھبرایا۔ میں نے اپنے بہنوئی کو خط لکھا کہ حضرت صاحب کو عرض کرنا کہ مجھے یہ تکلیف ہے اور افاقہ نہیں ہو رہا۔ میرے بہنوئی نے حضرت صاحب سے میرے لیے دعا کا عرض کیا آپ نے دعا فرمائی۔ اور ادھر میں تندرست ہو گیا اور خون نکلنا بند ہو گیا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے شکریہ ادا کیا۔ آپ فرمانے لگے الیاس صاحب! میں نے آپ کی جگہ اپنا خون دے دیا ہے۔ تاکہ تمہارا خون بند ہو جائے ۔ (جسٹس صاحب یہ الفاظ ادا کرتے کرتے آب دیدہ ہو گئے) انہی دنوں حضرت قبلہ حاجی صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس سے آپ کا بہت سا خون بہہ گیا۔

ڈاکٹر محمد مدثر مرزا صاحب کا بیان ہے کہ ۱۹۸۴ء کی سردیوں کے شروع کے دنوں کی بات ہے میں اور طارق صاحب ایک دوست طاہر کاظمی کی بہن کی عیادت کر کے انہی کے سکوٹر پر آ رہے تھے۔ پی سی ہوٹل کے سامنے چوک پر مخالف سمت سے آتی ہوئی ایک تیز رفتار کار نے ہمیں سیدھی ٹکر مار دی۔ اس حادثے میں مجھے بہت معمولی چوٹیں آئیں لیکن طارق صاحب کے گھٹنے کے جوڑ پر شدید چوٹ آئی۔ جب میں نے اسے اٹھا کر ٹیکسی میں ڈالا تو میرا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا وجہ یہ تھی کہ اس کی ٹانگ گھٹنے سے TWIST ہو کر ۱۸۰ ڈگری گھوم کر واپس اپنی حالت میں آ گئی ہوئی تھی۔ جب میں نے طارق کو اٹھایا تو گھٹنے سے نیچے یوں تو حرکت کر رہا تھا جیسے PENDULOM بغیر کسی RESISTANCE کے حرکت کر رہا ہو چونکہ طارق صاحب MES میں ملازم ہیں اس لیے میں انہیں سی ایم ایچ ایمرجنسی میں لے گیا۔ طارق کی سیریس حالت دیکھ کر ڈیوٹی میڈیکل آفیسر (کیپٹن) نے TEMPORARY SURGEON ON CALL کرنل ظفر کو بلایا۔ کرنل ظفر نے آ کر فرسٹ ایڈ TREATMENT دیا اور باقی معاملہ صبح پر چھوڑ دیا۔ میں نے ان سے DISCUSS

marfat.com

کیا تو انہوں نے بڑا مایوس کن جواب دیا اور بتایا کہ اس کا آپریشن کرنے پر پتا چلے گا کہ کتنا DAMAGE ہوا ہے۔

مختصراً یہ کہ سی ایم ایچ کے ماہر ORTHOPAEDIC SURGEON کرنل چیمہ نے آپریشن کیا۔ بیچ آپریشن انہوں نے مجھ سے بات چیت کی اور SUGGEST کیا کہ ٹانگ کو گھٹنے سے کاٹ دیا جائے کیونکہ ان کے خیال میں اس کا REPAIR پاکستان میں ممکن نہیں تھا۔ دوسرے اگر انگلینڈ سے ARTIFICIAL KNEE لگوائی جائے تو ایک تو اس پر اتنا زیادہ خرچ اٹھے گا کہ عام مڈل کلاس فیملی برداشت نہیں کر سکتی اور دوسرے یہ کہ مصنوعی گھٹنا زیادہ سے زیادہ پانچ سال چلے گا۔ اس کے بعد REPLACE کرنا پڑے گا۔ یعنی ایک RECURRENT خرچ بن جائے گا۔

میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ یہ بیان کرتا چلوں کہ طارق کے KNEE کو کیا نقصان پہنچا تھا گھٹنا کے جوڑ ہمارے جسم کے مضبوط ترین جوڑوں میں سے ایک ہیں۔ کیونکہ تمام جسم کا لوڈ اس پر ہوتا ہے اس جوڑ پر چار ہڈیاں ہوتی ہیں ایک کولہے کی ہڈی اوپر سے آتی ہے۔ دو ہڈیاں پاؤں کیطرف سے اوپر آتی ہیں اور گول چھوٹی کی ہڈی، بڑی ہڈیوں کو آپس میں جوڑنے کے لیے جوڑ کے اندر بہت ہی طاقتور اور مضبوط قسم کے پٹھے ہوتے ہیں جنہیں ہم CRUCIATE LIGAMENT کہتے ہیں میڈیکل کے شعبہ سے وابستہ لوگ جانتے ہیں کہ اگر یہ LIGAMENT پھٹ جائیں تو گھٹنے سے نیچے کی ٹانگ کا گھٹنے کے اوپر سے کنکشن ختم ہو جاتا ہے اور وہ لٹک جاتی ہے۔ جیسا کہ طارق کی ٹانگ کے ساتھ ہوا۔ کرنل چیمہ صاحب نے یہی بات مجھ سے کہی کہ اب ٹانگ کے دونوں حصوں کا آپس میں اکٹھا رکھنا ممکن نہیں اور ٹانگ کا نچلا حصہ لٹکتا رہے گا۔ اس لیے اسے کاٹ دیتا ہوں لیکن اگر آپ لوگ انگلینڈ سے علاج کروا سکتے ہیں جو کہ ۲۰ سے ۳۰ ہزار پونڈ تک ہوگا۔ پھر چھوڑ دیتا ہوں۔ میں بہت پریشان ہوا کہ اتنا پیسہ کہاں سے آئے گا پھر مجھے خیال آیا کہ ٹانگ کٹوانی نہیں چاہیئے تاکہ ہمارے پاس CHOICE رہے تو میں نے کرنل صاحب کو نفی میں جواب دیا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر یعنی جو آپریشن روم کے باہر والے کمرے میں پیش آیا کسی سے بھی ذکر نہ کیا کیونکہ میں سب لوگوں کو مایوس نہ کرنا چاہتا تھا۔ خیر آپریشن مکمل ہوا اور انہون نے ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ کرنل چیمہ کو خوش رکھے اور انہیں جزا دے انہوں نے ہسپتال میں طارق کو سپیشل CARE دیا جب اس کی طبیعت سنبھل گئی تو اسے ڈسچارج کر دیا اور پندرہ روز کے وقفہ سے معائنہ کا کہا اور طارق گجرات چلا گیا۔ اب وہ ہر ۱۵ دن کے بعد آیا کرتا تھا اور معائنہ کرواتا۔

marfat.com

میں بہت سخت پریشان تھا کہ جب پلاسٹر اتر جائے گا پھر کیا بنے گا۔اور ٹانگ کٹوانی پڑے گی۔ چونکہ طارق کی فیملی گجرات تھی اور یہاں پر اسے سہولیات میسر نہ تھیں۔اس لیے وہ گجرات چلا جایا کرتا تھا۔

انہی دنوں میں حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ علاج کے لیے راولپنڈی تشریف لائے اور صہیب میموریل ہسپتال مریڑ چوک داخل ہوئے۔آپ کرنل حامد کے زیر علاج تھے۔ مجھے حافظ ایوب صاحب نے اطلاع دی تو میں فوراً وہاں پہنچا یہاں آ کر مجھے خیال آیا کہ طارق کو حضرت قبلہ حاجی صاحب سے ملوانا چاہئے۔تو میں طارق صاحب کے گھر گیا اور انہیں بڑی مشکل سے موٹر سائیکل پر بٹھا کر وہاں لایا چونکہ طارق دو بیساکھیوں پر چلتا تھا اور حاجی صاحب کا کمرہ دوسری منزل پر تھا اس لیے بڑی مشکل سے اوپر پہنچے حاجی صاحب کے ساتھ ایک جم غفیر بھی پنڈی آیا ہوا تھا۔اور کمرے کے اندر جانے کی اجازت بڑی محدود تھی۔ چونکہ میرا تعلق میڈیکل کے شعبے سے تھا اور آپ کے پرانے عقیدت مندوں میں سے تھا اس لیے ہمیں آپ کے پاس زیادہ وقت گزارنے کا موقع مل جاتا تھا۔ طارق صاحب وہاں پر گھنٹوں حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاؤں دبایا کرتے اور زیادہ تر وقت وہیں گزارتے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب کا ایک آپریشن ہوا اور صحت یاب ہونے کے بعد ہم لوگ آپ کو لیکر ایمبولینس میں چڑیاولہ شریف گئے مجھے اب ٹھیک طرح سے یاد نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ شاید ہم لوگ راستے میں کھڑی شریف سے ہوتے ہوئے گئے تھے یا بعد میں چڑیاولہ شریف سے ہو کر گئے تھے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب سے ملنے کے بعد طارق میں بھی بہت تبدیلی آ گئی اور نماز باقاعدگی سے شروع کر دی اس کے علاوہ اور بہت ساری عادات سے چھٹکارا مل گیا۔ جتنا عرصہ حضرت قبلہ حاجی صاحب راولپنڈی رہے طارق صاحب بھی راولپنڈی ہی رہے اور پھر جب آپ چڑیاولہ شریف چلے گئے تو طارق بھی گجرات چلا گیا اور FREQUENTLY چڑیاولہ شریف جانا شروع ہو گیا طارق کے پلستر کھلنے کا وقت قریب آ گیا تو ہم نے حضرت قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں معاملہ عرض کیا آپ نے طارق کو بہت تسلی دی اور یقین دلایا کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔اسی اثناء میں طارق کا بھائی انگلینڈ سے آیا۔اور اس نے طارق کو آفر کی کہ وہ وہاں پر آ جائے تو وہاں Consult کر لیتے ہیں۔ شاید کوئی بہتری ہو جائے۔ طارق کو حضرت سے بہت عقیدت ہو چکی تھی۔ ہم دونوں چڑیاولہ شریف گئے وہاں ہم نے آپ سے عرض کیا کہ طارق کا بھائی اس طرح کہتا ہے کہ انگلینڈ آ جاؤ۔آپ نے اسے فرمایا کہ ضرور چلے جاؤ اور سیر سپاٹا کر آؤ۔ میں دعا کروں گا اللہ عزوجل بہتر کرے گا اور تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔

marfat.com

انگلینڈ ایمبیسی والے عام طور پر نوجوان لڑکوں کو ویزہ نہیں دیتے کیونکہ وہاں جا کر وہ SETTLE ہو جاتے ہیں۔ہم نے یہ سوچا کہ طارق کو کسی طریقے سے لندن ایئر پورٹ تک پہنچایا جائے اور وہاں سے گارنٹی پر ویزہ لے لیں اس طرح وقت بھی بچ جائے گا اور آسانی بھی ہوگی۔طارق صاحب کا ایک بھائی ایف آئی اے میں انسپکٹر تھا اس نے اپنے کسی دوست سے ایئر پورٹ کراچی پر کہا کہ اس کو بغیر ویزہ کے جہاز پر سوار ہونے دیں۔(جو کہ بڑا مشکل کام تھا) خیر اللہ عزوجل نے کرم کیا اور طارق انگلینڈ چلا گیا۔لندن سے طارق کا فون آتا رہا اور خیر خبر دیتا ایک دفعہ اس نے بتایا کہ اب وہ دو کی بجائے ایک بیساکھی سے چلتا ہے پھر ایک دفعہ بتایا کہ بیساکھی کے بغیر چلتا ہے۔جس کا کم از کم مجھے تو یقین نہ آیا۔ایک دن طارق پاکستان پہنچ گیا اور بغیر بیساکھیوں کے چلتا ہوا ایئر پورٹ لاؤنج سے باہر آ گیا۔مجھے یوں لگا کہ خواب دیکھ رہا ہوں اپنی آنکھوں پر دھوکہ ہونے لگا لیکن سرخ و سفید صحت مند طارق سے گلے ملا تو خوشی سے آنسو نکل آئے۔

طارق صاحب آج کل MES گیریژن انجینئر جی ای ایسٹ میں ملازم ہیں اور اپنی تمام تر NORMAL ACTIVITIES کر رہے ہین کوئی بھی شخص ان کو مل سکتا ہے اور ان کے تمام کاغذات،میڈیکل رپورٹیں اور گھٹنہ دیکھ سکتا ہے۔ابھی بھی گھٹنہ UNSTABLE ہے اور یقین نہیں آتا کہ اس طرح کے KNEE والا شخص نارمل چل سکتا ہے۔

طارق صاحب اپنی کہانی اپنی زبانی سناتے ہیں۔میرے والد صاحب پنجاب پولیس میں ملازم تھے ان کے چند دوستوں میں مرزا محمد فاضل صاحب بھی تھے چونکہ ہمارا ان کے گھر آنا جانا تھا اس لیے ان کے بیٹے ڈاکٹر مدثر مرزا صاحب سے میری اکثر ملاقات رہتی تھی جب کبھی بھی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوتی وہ حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا کہتے اور ان کے بارے میں مختلف واقعات بھی سناتے۔اتفاق یا بدقسمتی سے حضرت قبلہ حاجی صاحب کے حضور پیش ہونے کا موقع نہ مل سکا۔وقت گزرتا گیا۔اور ڈاکٹر صاحب کو راولپنڈی میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا اور مجھے بھی MES راولپنڈی میں جاب مل گئی اور یوں ڈاکٹر صاحب اور میرے درمیان دوستی اور زیادہ ہوگئی اور ملاقاتوں کا سلسلہ بھی۔

۱۹۸۴ء کی بات ہے کہ ڈاکٹر مدثر صاحب اور میں ایک دوست کی بہن کی عیادت کر کے آرہے تھے کہ راستے میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا اس حادثہ میں میری بائیں ٹانگ پر شدید چوٹیں آئیں لیکن ڈاکٹر

marfat.com

صاحب معمولی زخمی ہوئے۔ خیر وہ مجھے ٹیکسی میں ڈال کر سی ایم ایچ لے گئے جہاں پر مجھے فوری طور پر داخل کر لیا گیا۔ اس حادثہ میں میرے گھٹنے اور ٹانگ کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا۔ سی ایم ایچ مین مجھے کرنل چیمہ کے زیر علاج رکھا گیا۔ جنہوں نے بڑی تندہی سے میرا علاج شروع کیا۔ چند دنوں کے بعد میرا آپریشن ہوا لیکن کرنل صاحب کچھ مطمئن نہ تھے۔ ڈاکٹر مدثر صاحب ہمہ وقت میرے پاس رہتے تھے اور ڈاکٹروں کے ساتھ وہی بات چیت کرتے۔ بہرحال کرنل صاحب نے بتایا کہ پاکستان میں اس کا علاج ممکن نہیں ہے آپ کو جلد از جلد انگلینڈ چلے جانا چاہیئے مختصراً یہ کہ انہوں نے میری پوری ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا اور مجھے ڈسچارج کر دیا اس کے بعد میں ہر ۱۵ روز کے بعد سی ایم ایچ دکھانے کے لیے گجرات سے آ جایا کرتا تھا۔

ایک دفعہ میں چیک اپ کروانے کے لیے راولپنڈی آیا ہوا تھا چیک اپ کے بعد جب بھی میں گجرات جانے کا پروگرام بناتا کوئی نہ کوئی وجہ بن جاتی اور میں رک جاتا اسی طرح کئی دن گزر گئے اور میں راولپنڈی رکا رہا ایک دن میں نے پکا پروگرام بنایا کہ آج ضرور جاؤں گا۔ ابھی میں جانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ ڈاکٹر مدثر صاحب آ گئے۔ اور یہ اطلاع دی کہ حاجی صاحب سرکار جن کا تم سے اکثر ذکر کیا کرتا تھا۔ راولپنڈی آئے ہوئے ہیں اور صہیب میموریل ہسپتال میں داخل ہیں تم فوراً اٹھو اور ان کے پاس حاضری دو میں اس طرح پلستر سمیت بیساکھیوں کے ساتھ چل پڑا اور ہسپتال پہنچ گیا۔ جب ہم ہسپتال پہنچے تو آپ تشریف فرما تھے۔ میں بیساکھیوں کے سہارے چلتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ اس کے بعد آپ کے حضور عرض کیا کہ ہم بھی آپکی خدمت میں رہنا چاہتے ہیں۔ پہلے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہیں بہرکیف میں نے عرض کیا کہ حضور! اب تو میں نے واپس نہیں جانا تو فرمانے لگے اچھا تو ٹھیک ہے۔ اتنے میں ڈاکٹر صاحب بھی آ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ دکھاؤ آپ ہمارے ہاتھ دیکھے اور فرمانے لگے ٹھیک ہے تم ادھر ہی رہو اب ہمارا کافی وقت ہسپتال میں گزرتا ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ فرمانے لگے کہ تمہاری والدہ بڑی نیک ہے سیدہ ہے وہ بہت ذکر کرنے والی ہے میری والدہ رات کو کافی دیر تک عبادت کیا کرتی تھیں۔ یہ باتیں میں آپ کو نہیں بتائی تھیں بلکہ آپ از خود یہ باتیں فرما رہے تھے پھر فرمانے لگے آپ کے والد بھی شریف آدمی تھے اب وہ آرام سے ہیں اس وقت میرے والد صاحب کو فوت ۱۰ سال ہو چکے تھے۔

ایک دفعہ آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے ملک شیک نوش فرما رہے تھے۔ کہ میرے دل میں بھی ملک شیک پینے کی خواہش پیدا ہوئی جونہی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی آپ نے پیالا اپنے ہونٹوں

marfat.com

سے ہٹالیا اور بولے کہ یہ لو پی لو میں نے عرض کیا کہ حضور آپ پی لیں مگر آپ نے زبردستی مجھے وہ ملک شیک پلا دیا۔آپ نے کئی دفعہ مجھے پیسے عطا فرمائے۔آج تک وہ پیسے میں نے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ایک دفعہ آپ نے مجھے نماز پڑھنے کے لیے ٹوپی عنایت فرمائی میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میں اس قابل نہیں ہوں مگر آپ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ نہیں آپ یہ پہن لو اور نماز ادا کرو۔نماز سے فراغت ہوئی تو میں نے ٹوپی مبارک آپ کو پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور! یہ آپ کی ٹوپی مبارک۔تو فرمانے لگے نہیں نہیں! یہ تم رکھ لو اور نماز پڑھا کرو میں نے اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھا کہ آپ کی ٹوپی مبارک کی حرمت کو قائم رکھ سکوں گا بس اسی خیال سے میں نے آپ سے عرض کی کہ حضور جب میں نے نماز پڑھنی ہوگی تو آپ سے لے لوں گا فرمانے لگے ٹھیک ہے یوں میں نے باقاعدگی سے نماز ادا کرنی شروع کی۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ بہت شفقت سے پیش آتے جتنا وقت آپ کے ساتھ گزرا بہت سکون کے ساتھ گزرتا تھا اسی دوران حاجی صاحب کا ظاہری علاج بھی ہو رہا تھا اور ان کی تکالیف بھی ختم ہو رہی تھی چند دنوں آپ صحت یاب ہو گئے اور ہم آپ کو لیکر چڑیاولہ شریف آ گئے۔جب ہم چڑیاولہ شریف پہنچے۔تو آپ بہت خوش تھے آپ نے ہمیں مسجد کے مختلف حصے دکھائے اور بعد میں ہمیں چائے بھی پلائی۔آپ مجھ پر بہت مہربان تھے اسی دن انہوں نے اپنا پیا ہوا آدھا کپ چائے بھی مجھے عنایت فرمایا جو میں نے بطور تبرک پی لیا۔اب میں باقاعدگی کے ساتھ چڑیاولہ شریف حاضری دیا کرتا تھا مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میری کشتی ضرور پار لگے گی۔

انہی دنوں میری بہن کی شادی تھی اور اس کی شادی پر میرا بڑا بھائی لندن سے آیا ہوا تھا اس نے جب میری حالت دیکھی تو واپسی پر میرے ایکسرے رپورٹ اور ڈاکٹروں کی رائے والے کاغذات ساتھ لے گیا وہاں بر اس نے **HARLY STREET** کے مشہور ترین سرجن ڈاکٹر برائن **(BRAIN)** سے میرے لیے **APPOINTMENT** لے لی اور مجھے کہا گیا کہ میں لندن آ جاؤں تا کہ میرا آپریشن ہو جائے میں بہت پریشان اور تذبذب کا شکار تھا اس لیے فوراً چڑیاولہ شریف حاضر ہوا اور ساری روداد سنادی آپ بہت مسکرائے اور مجھے چائے پلائی اور میرے گھٹنے پر ہاتھ پھیرا مجھے اس سے بہت سکون حاصل ہوا۔آپ نے فرمایا کہ لندن والے تمہارا علاج نہیں کریں گے لیکن تم جاؤ اور سیر کر آؤ۔تمہیں علاج کی ضرورت نہیں ہے تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔میں نے عرض کی کہ حضور! میں نے راولپنڈی اور لاہور کے مشہور

marfat.com

ڈاکٹروں کو دکھایا ہے وہ بہت مایوس ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت مشکل کام ہے جبکہ لندن کا علاج بہت زیادہ مہنگا ہے کیا بنے گا آپ نے فرمایا کہ غلط کہتے ہیں سب لوگ تم ٹھیک ہو جاؤ گے بس تم جاؤ اور سیر کر کے آؤ۔ حاجی صاحب کی تسلی سے میں بہت مطمئن ہوا اور جانے کی تیاری شروع کر دی۔

بہر کیف میں اس بارے میں سوچتا رہا اور انہی سوچوں میں سو گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک سمندر کے کنارے کھڑا ہوں وہاں موجود ایک آدمی کے پاس بھینسیں بکریاں اور گائے ہیں وہ آدمی ان کو کہہ رہا ہے کہ چلو پانی میں۔ میں نے اسکو کہا کہ گائے اور بکریاں پانی میں تیر نہیں سکتیں اور تم ان کو کس طرح کہہ رہے ہو۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نے سمندر کے اس پار جانا ہے اور میرے پاس کشتی وغیرہ نہیں ہے اور میں نے ضرور جانا ہے۔ وہ ان کو مارتا رہا اور پانی میں جانے پر مجبور کرتا رہا۔ اتنی دیر میں حضرت قبلہ تشریف لائے اور فرمانے لگے طارق کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا سرکار! دیکھیے یہ آدمی کیا کر رہا ہے۔ یہ جانور بھلا کیسے پانی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر دوسرا کنارہ بہت دور ہے نظر نہیں آ رہا۔ آپ فرمانے لگے کیا خیال ہے یہ جانور چلے جائیں جب میں نے عرض کی کہ حضور چلے جائیں تو اس کا بھلا ہو جائے گا۔ فرمانے لگے اچھا پھر آپ نے جانوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ چلو قطار بناؤ اور جانوروں نے قطار بنانا شروع کر دی پھر آپ نے ان کو حکم دیا کہ چلو پانی میں داخل ہو جاؤ میں نے دیکھا کہ سب جانور پانی میں تیر رہے ہیں جب عرض کیا کہ سرکار یہ تو سب کے سب دوسری طرف جا رہے ہیں فرمانے لگے دیکھا آپ نے سب دوسرے کنارے لگیں گے اور فرمایا کہ میں تو وہ بھی کر سکتا ہوں جو کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے آپ کے فرمان کی تصدیق کے لیے ہاں کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چلو چلیں میں نے عرض کیا کہ کدھر چلیں؟ تو فرمانے لگے کہ چل مجھے سیر کراؤ میں نے عرض کیا کہ سرکار میری تو ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے میں آپ کو کیسے سیر کروا سکتا ہوں فرمانے لگے چل چل پھر آپ چھلانگ لگا کر میرے کندھوں پر سوار ہو گئے میری بیساکھیاں گر گئیں اور مجھے فرمانے لگے دوڑو میں نے عرض کیا کہ سرکار میں کیسے دوڑ سکتا ہوں مگر آپ فرماتے کہ دوڑ بہر کیف میں نے دوڑنا شروع کر دیا۔ ابھی میں دوڑ ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

یورپی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کو بہت دشواری پیش آتی ہے اور وہ لوگ ہمیں ویزہ بھی نہیں دیتے۔ مجھے چونکہ حاجی صاحب سرکار نے یقین دلایا تھا اس لیے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ لندن ایئرپورٹ پر جا کر ویزہ کے لیے اپلائی کروں گا۔ ایئرپورٹ پر میرے بھائی کے ایک دوست پولیس آفیسر موجود تھے جنہوں نے مجھے جہاز پر سوار کرا دیا لندن پہنچنے پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں اور اللہ عزوجل

marfat.com

کی مہربانی سے مجھے ویزہ مل گیا اور میں لندن میں اپنے بھائی کے گھر چلا گیا۔ جس ڈاکٹر سے میرے بھائی نے وقت لیا تھا۔ اس نے مجھے ۸ ہفتوں کے بعد کا وقت دیا۔ اس وقت میں دو بیساکھیوں کے سہارے چلا کرتا تھا مجھے چونکہ حاجی صاحب سرکار نے فرمایا تھا کہ سیر کر آؤ اس لیے میں نے سوچا کہ سیر کر کے آپ کے حکم کی تکمیل کرنی چاہیئے میرے بھائی نے مجھے SEASON TICKET بنوا دیا اور پیسے بھی دیئے کہ تم اپنی خواہش پوری کرو اور سیر کرو۔ اب میں نے لندن میں اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی سیر شروع کر دی جوں جوں وقت گزرتا گیا مجھ میں ایک خاص قسم کی توانائی آ رہی تھی۔ اور میری ٹانگ بھی طاقت پکڑتی جا رہی تھی مزید ایک مہینہ کے بعد مجھ میں اتنا فرق آ گیا کہ اب مین ایک بیساکھی کے ساتھ چل سکتا تھا۔ مزید ایک مہینہ کے بعد میری چال اور بہتر ہوگئی پھر میری APPOINTMENT کی تاریخ آ گئی اور ہم ڈاکٹر برائن کے پاس گئے۔ ڈاکٹر برائن میرے تمام ایکسرے رپورٹ، آپریشن نوٹس، ریفرل لیٹر REFERRAL LETTER جو مجھے کرنل چیمہ نے دیا تھا، وہ دیکھ چکا تھا آپ لوگ حیران ہونگے کہ وہ کہنے لگا WHERE IS THE PATIENT? یعنی مریض کہاں ہے؟ کیونکہ وہ توقع ہی نہیں کر سکتا تھا کہ جس مریض کی ٹانگ کو اتنا نقصان ہو چکا ہو وہ اس قدر آسانی کے ساتھ بغیر سہارے کے آ سکتا ہے۔ میں نے اس کو بتایا کہ میں مریض ہوں اس کو یقین نہ آیا۔ اس نے پھر ساری رپورٹیں دیکھیں اور میرا EXAMINE معائنہ کیا۔ جب اس نے میرے گھٹنے کا معائنہ کیا تو وہ بالکل ان رپورٹوں کے مطابق تھا۔ اور کہنے لگا کہ جس آدمی کا یہ گھٹنہ ہے اور یہ رپورٹیں ہیں وہ چل ہی نہیں سکتا اس نے مجھے درخواست کی کہ تم اس کمرے میں چل کر دکھاؤ میں نے چل کر دکھایا تو وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر زمین پر بیٹھ گیا اور جھک کر مجھے چلتا ہوا دیکھتا رہا اور ساتھ بڑبڑا رہا تھا IT IS IMPOSIBLE یہ ناممکن ہے۔ پھر اس نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور کہنے لگا کہ کرنل چیمہ نے جو حالت تمہاری ۲ مہینے پرانی بیان کی ہے اس کے مطابق تو پاکستان میں تمہارا علاج ممکن نہ تھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے ان دو مہینوں میں کس ماہر ڈاکٹر سے علاج کرایا؟ جس نے آپریشن کے بغیر تمہیں ٹھیک کر دیا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں میرے پاس کیا کرنے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ اس ڈاکٹر کی دعاؤں اور ہاتھ پھیرنے سے ہوا ہے۔ جس کے پاس دنیاوی ڈاکٹری کی کوئی ڈگری نہیں مگر اللہ عزوجل والی لائن کا وہ SPECIALIST ہے۔

بہرحال اس نے یہ کہا کہ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم کسی سے کوئی علاج نہ کرواؤ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ جس طرح IMPROVEMENT ہوئی ہے اس سے لگتا ہے کہ تم عنقریب ٹھیک ہو جاؤ گے۔

marfat.com

میں تقریباً ۱۰ ماہ لندن میں رہا اور اسی اثناء میں تقریباً میں بالکل ٹھیک طرح سے صحت یاب ہو گیا اور پاکستان آ گیا اب میں بغیر کسی سہارے (بیساکھی) کے چلتا ہوں موٹر سائیکل اور گاڑی چلاتا ہوں دفتر جاتا ہوں اور زندگی کے تمام معمولات سرانجام دیتا ہوں۔ ڈاکٹر نے مزید کہا کہ اگر اس قسم کا کیس میرے پاس آئے تو میں اس کا مصنوعی گھٹنا لگاتا ہوں کیونکہ اسکے علاوہ اس کا علاج ہی ممکن نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ پاکستان مین آرتھوپیڈک سرجری بہت ایڈوانس ہو گئی ہے جو انہوں نے تمہیں ٹھیک کر دیا ہے۔

روایت چوہدری محمد حسین (سب انسپکٹر پولیس):۔ میرا بھتیجا بیمار ہو گیا ۶ ماہ مختلف ڈاکٹروں حکیموں سے علاج کروایا۔ جب افاقہ نہ ہوا تو اس کو گاڑی میں ڈال کر آپ کے پاس لے آیا اور عرض کیا حضور! یہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ آپ نے فرمایا اس کو احمد شاہ صاحب کے پاس لے جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے تو ایک عرصہ تک علاج کرواتے رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اب میرے کہنے پر ایک دفعہ پھر لے جا کر دیکھو۔ ہم آپ کے حکم کے مطابق پھر حکیم صاحب کے پاس آئے۔ جاتی دفعہ میرا بھتیجا چارپائی پر لیٹ کر گیا تھا مگر آتی دفعہ وہ سیٹ پر بیٹھ کر آیا۔ اور پھر جوں جوں علاج شروع کیا اس کو افاقہ ہو گیا اور چند ہی دنوں میں صحت یاب ہو گیا۔

راوی مستری محمد صادق:۔ ایک دن میں اور ایک کریم بخش پشاوری ملنے آئے تو فرمانے لگے کہ یہ دربار مرمت کرنا ہے میں نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے۔ دوسرے دن میں اور کریم بخش سکوٹر پر آ رہے تھے تو راستے میں ریت میں گر پڑے۔ میرے بازو اور کندھے پر چوٹ آئی۔ وہ بھی گر گیا۔ اس کو میں نے کہا کہ تم سکوٹر سیدھا کرو اور میں قبرستان میں ایک درخت کے تنے میں ہاتھ ڈال کر جھولا جھولنے لگا۔ مگر درد کم نہ ہوئی۔ میرے چچا نے نیا گھر سڑک اوپر بنایا تھا مین ان کے گھر آ گیا کریم بخش کو کہا کہ سکوٹر چلا۔ وہاں چچا کے پاس پہنچے تو انہوں نے تیل وغیرہ کی مالش کی مگر آرام نہ آیا۔ پھر میں نے کریم بخش کو کہا کہ سرکار انتظار کر رہے ہوں گے۔ جب ہم یہاں پہنچے تو آپ مستری محمد حسین کی دکان پر تھے اور بھی بہت سے لوگ تھے آپ کو بے حد رنج ہوا فرمانے لگے کہ آئیں ہمارے پاس اور گر جائیں۔ آئیں ہمارے پاس اور گر پڑیں۔ بھائی عنایت کو فرمایا کہ ڈاکٹر سے دوائی لے دیں۔ ڈاکٹر نے دوائی دی اور ٹیکہ لگایا۔ مسجد میں مینار کی دوسری منزل پر آپ نے مجھے لٹا دیا میں وہاں لیٹ گیا۔ ایک آدمی پٹی اور مرہم لے کر حاضر ہو گیا۔ عرض کرنے لگا کہ حضور! جرمن سے یہ پٹی اور مرہم آئی ہے اگر کہیں چوٹ آ جائے تو یہ مفید ہے آپ نے اس کو فرمایا کہ یہ مرہم اوپر لے چلو مجھے فرماتے ہیں دیکھو یہ تمہاری دوائی جرمن سے آ گئی ہے

marfat.com

۴-۵ دن استعمال کی تو درد وغیرہ سب ختم ہو گیا۔

روایت گل میر خان:- ایک دفعہ میں تھنڈر مسجد میں گیا تو میں ایک طرف کھڑا تھا تو فرمایا کہ کیوں کھڑے ہو؟ میں نے عرض کی کہ مجھے درد ہے۔ آپ ایک گڑھے سے نیچے اتر گئے۔ اور جب اوپر آئے تو فرمانے لگے کہ کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نے سب دیکھا ہے۔

روایت ملک ولایت:- میری پہلی ملاقات چوہدری یوسف صاحب کے گھر ہوئی آپ نے مجھے فرمایا کہ چڑیا ولہ شریف آیا کریں۔ میں جمعہ کو چڑیا ولہ شریف جاتا رہا پھر میں بیمار ہو گیا۔ شوگر کی شکایت ہو گئی۔ ایک دفعہ میں اور چوہدری یوسف جا رہے تھے کوٹلہ پہنچے تو چوہدری یوسف نے مجھے کہا کہ ادھر سرکار کے پاس تمہیں گھی والی روٹی اور چینی والی چائے پینی پڑے گی۔ چل ادھر سے ہی کلچے وغیرہ لے کر ناشتہ کر لیں۔ ہم نے ناشتہ کیا چڑیا ولہ شریف پہنچے تو سرکار روٹیاں پکا رہے تھے۔ فرمانے لگے میں نے آپ کے لیے سوکھی روٹی پکائی ہے چائے بنائی تو فرمانے لگے کہ تمہارے لیے بغیر چینی کے نکالنی تھی وہ کوئی نہیں نکالی۔ کھانا کھانے بیٹھے تو آپ نے مجھے قریب بٹھا لیا۔ اور لقمے توڑ توڑ کر دیتے رہے۔ حتیٰ کہ ۲ پراتھے مجھے کھلا دیئے۔ پھر تین پیالے دودھ پتی (چائے) پلا دیئے اور ساتھ فرمانے لگے دیکھوں تو شوگر کیا شے ہے؟ کس کو ہوتی ہے؟ اس کے بعد شوگر کی شکایت باقی نہیں رہی۔ آپ نے مجھے چینی دم کر کے دی۔ فرمایا اس کی جاگ لگا دیں اپنی چینی کو۔ ختم نہ ہونے دینا اللہ کرم کرے گا۔

روایت چوھدری محمد یوسف صاحب:- ابتداء میں میرے گھر والے سب لوگ خلاف تھے کہ میں ہر جمعہ چڑیا ولہ شریف کیوں چلا جاتا تھا وہ میرے اس عمل سے بیزار تھے۔ میری بیوی امید سے تھی وقت آیا تو لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ آپریشن نہ ہو سکے گی اور گجرات میں لیڈی ڈاکٹر سرجن نہیں تھی۔ میری بیوی امید سے تھی جس علاقہ میں پہلے رہائش پذیر تھا وہاں یہ بیماری عام تھی۔ میری بیوی بھی بیمار ہو گئی اور DELIVERY نہ ہو سکی۔

قدرت رب عزوجل کی کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ۱۲ دن مردہ پڑا رہا میری بیوی ہر روز مجھے کہتی کہ مجھے تکلیف ہے۔ میں سمجھتا کہ عورتوں کو ایسے وقت میں تکلیف ہوتی ہے۔ میں لاپرواہی کرتا رہا حتیٰ کہ ایک دن وہ وقت آ گیا ایمرجنسی شروع ہو گئی میرا ماموں زاد اور سالہ میرے پاس دکان پر روتا ہوا آیا شام کا وقت تھا میں فوراً گھر پہنچا۔ حالت جو دیکھی تو بہت پریشان ہو گیا میری بیوی اس وقت زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا تھی۔ میں بہت رویا اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کا تصور کیا۔ رمضان المبارک کے دن

marfat.com

تھے ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جونہی آپ کے در پر پہنچا تو روزہ افطار ہو گیا۔ فرمانے لگے آ گئے ہو میری پشت پر اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا کیوں اتنا پریشان ہو؟ میں تفصیل سے کچھ عرض نہ کر سکا۔ آپ میری تکالیف سے خود ہی آگاہ ہو گئے اور مجھے تسلی دی۔ خواجہ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان دنوں بقید حیات تھے۔ آپ نے شمس صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا شمس صاحب پتر ہے اور اچھا ہے (میرے بارے میں) اس کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے خواجہ صاحب کو ۲ عدد کھجوریں دیں اور فرمایا دم کریں مجھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ آپ کے واپس جانے میں دیر ہوگی اللہ عزوجل کرم کرے گا۔

مجھے وہاں بیٹھے بیٹھے بہت تیز بخار ہو گیا۔ آپ نے ایک بڑی لمبی مولی کھانی شروع کر دی۔ آپ کے ایک بھتیجے بھی ان دنوں وہاں قرآن پاک حفظ کیا کرتے تھے۔ وہ آئے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ مجھے بھی وہ مولی دیں آپ نے ان کو فرمایا کہ میرے اندر تو آگ لگی ہوئی ہے میں تو اس کو ٹھنڈا کر رہا ہوں۔ آپ نے اس سردی کے موسم میں روزہ افطار کرنے کے بعد مولی کھا کر بیمار ہونا ہے۔ اتنے میں خواجہ صاحب نے کھجوریں دم کر کے دیں۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ لو ایک کھجور آپ کھالیں اتنا غمزدہ نہ ہوں۔ اللہ عزوجل خیر کرے گا۔ پھر فرمایا چائے پی کر جانا آپ نے چائے بنائی اور ہم نے وہ پی۔ آپ نے میری پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے خیر کر دی ہے۔ اور فرمایا گھر جا کر میرا اسلام دینا اور یہ کھجور اپنے ہاتھ سے اس کا کھلا دینا کیونکہ اس کے ہاتھ ناپاک ہیں۔ ایسی کیفیت میں کوئی عورت بغیر آپریشن کے فارغ نہیں ہو سکتی۔ مگر میرے سرکار کی نگاہ میں یہ طاقت تھی۔

میں گھر آیا۔ میری بیوی نے مجھے کہا کہ مجھ سے جو کوئی گناہ ہوا ہے وہ مجھے معاف کر دیں تا کہ میری جان آسان ہو جائے۔ میں بہت تنگ ہوں میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ کھجور کھالے میں نے وہ کھجور بیوی کے منہ میں رکھ دی اور خود باہر چلا گیا۔ جسم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ بغیر سہارے کے چل سکتا دیوار کا سہارا لیکر میں سڑک کے پار گیا اور پیشاب کیا واپس آ گیا آ کر پوچھا تو ساس صاحبہ نے کہا کہ کھجور دینے کی دیر تھی کہ تمہاری بیوی اس مردہ بچے سے فارغ ہو گئی۔ اتنی جلدی زندہ بچہ پیدا نہیں ہوتا جتنی جلدی یہ ہو گیا۔

مردہ بچے کی پیدائش کے بعد میری بیوی ہر وقت روتی رہتی مین نے اس کو بہت تسلیاں دیں مگر وہ روتی ہی رہتی۔ ایک دن میں تنگ ہو گیا اور گھر سے نیت کی کہ آج حضرت صاحب سے اپنا یہ حال زار بیان کروں گا ۔ میں گھر سے نکلا تو آپ سڑک پر موجود تھے اور چڑیا دلہ شریف جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! میری بیوی موت سے تو بچ گئی ہے مگر اس کا رو رو کے برا حال ہے فرمانے لگے اچھا چلو

marfat.com

آپ کے گھر چلتے ہیں مگر ایک شرط ہے میں نے آپ کے گھر سے کھانا پینا کچھ نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے۔ حضور! آپ میرے ساتھ گھر آئیں اور فرمایا پانی لاؤ آپ نے پانی دم کر کے دیا اور میری بیوی کہتی ہے کہ پانی پیا اور دل میں اس طرح قوت پیدا ہوگئی کہ اب میں رونا بھی چاہتی تو نہ روسکتی تھی۔ اس کے بعد میرے گھر والوں کو آپ سے عقیدت ہوگئی اور میں اپنی بیوی کو آپ کے آستانے پر لے کر گیا۔

میرے پڑوس میں غلام حیدر نامی الیکٹریشن کام کرتا تھا اس کو ٹی بی تھی اس کے والد صاحب بیرون ملک تھے جب وہ واپس آئے تو انہوں نے غلام حیدر کا علاج وغیرہ کرایا مگر اس کو افاقہ نہ ہوا۔ اس کے والد صاحب کی چھٹی ختم ہوگئی اور وہ واپس جانے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو آپ بھی ان کو گاڑی چڑھانے تشریف لائے۔ جب وہ گاڑی پر سوار ہونے لگا تو اس نے اپنے بیٹے غلام حیدر کا بازو پکڑ کر آپ کے ہاتھ میں دے دیا اور عرض کی کہ حضور! یہ بچہ زندہ مردہ آپ کا ہی ہے۔ میں بھی اس وقت ساتھ تھا گاڑی روانہ ہو گئی اور ہم سب واپس آ گئے آپ نے غلام حیدر کو فرمایا کہ تمہاری دو ذمہ داریاں ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز ادھر آ کر پڑھنا ہے دوسرے صبح کا لنگر اور رات کا لنگر ہمارے ساتھ کھانا ہے اس کی ٹی بی کا کوئی ظاہری طور پر علاج نہ کیا گیا۔ بس آپ اس کو لنگر کھلاتے رہے۔ وہ دن بدن صحت یاب ہونا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ بیماری جاتی رہی۔

روایت بیگم رانا صاحب:- ایک دفعہ میں چڑیاولہ شریف گئی تو ایک عورت دیکھی پریشان حال رو رو کر اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں مجھ سے پہلے وہ اپنی کہانی سنا چکی تھی جب میں پہنچی تو اس نے آپ سے عرض کیا کہ حاجی صاحب سرکار ہمارے سارے گھر والے بیمار ہیں سارا گھر ہی الٹ گیا ہے۔ یہ عورت انگلینڈ سے آئی ہوئی تھی اور بھمبر کی رہنے والی تھی۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں پریشانیاں دنیا والوں پر ہی آتی ہیں۔ ہمیشہ پریشانیوں میں ہی لوگ رہے ہیں۔ خوشیاں کم ہی لوگوں نے پائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کرم کرے گا۔ درود شریف پڑھا کرو نماز کی پابندی کرو۔ آپ لنگر لانے گئے اور وہاں سے ''ساہ'' لی اور اس عورت کو دیدی۔ اور فرمایا کہ اپنے گھر کے چاروں کونوں میں اس کا چھڑکاؤ کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ اس کی جاننے والی ایک عورت نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے ان پر بڑا کرم کیا ہے سب تکالیف دور ہوگئی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ حاجی صاحب عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایک عورت بے حد پریشان تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے عرض کیا کہ حضور! میرے گھر آگ لگ جاتی ہے۔ کبھی بیٹیوں کو،

marfat.com

کبھی کھلی چیز کو وغیرہ۔ فرمانے لگے آپ کو تو نہیں نہ لگتی۔ بڑے پیار سے فرمایا اور لکڑی دم کر کے دی کہ اس کو پیٹی میں رکھ دیں اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ اس عورت نے بعد میں بتایا کہ اس دن کے بعد آگ تو کیا باقی سب پریشانیاں بھی دور ہو گئی ہیں۔

منظور حسین صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم کھدائی کر کے بھرتی ڈال رہے تھے حضرت قبلہ حاجی صاحب اور میں دونوں مٹی کھود رہے تھے۔ میرے ہاتھوں پر چھالے بنے اور پھٹ گئے اور وہ خون کسی کے دستے پر لگا مگر مجھے کوئی خبر نہ ہوئی آپ نے دیکھ لیا اور فرمایا کسّی چھوڑ دے۔ میں نے کسّی چھوڑ دی ہاتھ دیکھا تو خون رس رہا تھا آپ نے میرے ہاتھوں پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور فرمایا کہ ہاتھ مل کر دوبارہ کسّی پکڑ لے۔ کافی لوگ تھے جو کہ مٹی لے جا رہے تھے۔ ۲، ۴ منٹ ہی گزرے تھے کہ فرمانے لگے ہاتھ دکھاؤ جب دیکھے تو ہاتھ بالکل صاف تھے کوئی چھالہ نہ تھا اور نہ ہی خون تھا۔

روایت بابا نور الٰہی :- ایک شخص وہاب دین آپ کی زیارت کا مشتاق تھا۔ وہ تھنڈر سے پیدل جڑیاولہ شریف آیا کرتا بڈھا ضعیف تھا۔ لاٹھی کا سہارا لیکر چلتا۔ ایک دن وہ گر پڑا اور گھٹنے پر چوٹ آ گئی۔ اگلے دن جمعہ تھا اس نے دل میں خیال کیا کہ کل جمعہ کیسے ادا کروں گا۔ اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ وہ آگ اس کے قریب کرے تاکہ وہ اپنے گھٹنے کو گرما سکے۔ رات بھر وہ گھٹنے کو گرماتا رہا سحری کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی اور خواب میں اس کو آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم رات کو خیال کر رہے تھے کہ صبح کیسے حاضری دوں گا تم نے صبح ضرور آنا ہے۔ جب وہاب دین صبح بیدار ہوا تو اس نے اپنے گھٹنے کو ہاتھ لگایا تو گھٹنہ ٹھیک تھا۔ اس کی بیوی آگ جلنے لگی تو اس نے پوچھا کیوں آگ جلاتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تمہیں یاد نہیں کہ رات بھر گھٹنے کو گرماتے رہے اور پھر گرمانا ہے وہاب دین نے کہا کہ کوئی ضرورت نہیں میرا گھٹنہ بالکل ٹھیک ہے۔ بیوی نے قریب جا کر دیکھا تو گھٹنہ ٹھیک تھا۔ صبح سویرے اس نے اپنی لاٹھی لی اور آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ وہاب دین آ گئے ہو عرض کرنے لگا آپ ہی لائے ہیں۔ فرمایا ناں ذکر نہیں کرنا تمہارا گھٹنہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب نماز پڑھو۔ جب تک وہاب دین زندہ رہا۔ وہ آپ کی زیارت کرنے کے لیے آیا کرتا تھا۔

روایت چوھدری محمد صفدر (اے ایس آئی) :- میرے والد کی عمر اس وقت ۹۰ سال ہے ان کے گھٹنوں میں بڑا درد تھا بڑے ڈاکٹری علاج کروائے مگر افاقہ نہ ہوا۔ آپ کی خدمت میں حاضری دی آپ نے نمک دم کر کے دیا اور فرمایا یہ تھوڑا سا پانی میں حل کر کے ان کو پلایا کریں اور پانی گرم

marfat.com

کر کے اور اس گرم پانی میں نمک ملا کر دھویا کریں سات دن کرنا ہے ہم نے سات دن یہ عمل دوھرایا اب تک کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

روایت مستری محمد حسین :- ایک دفعہ میرے بڑے بھائی حاجی محمد فاضل کی بھینس نے بچہ دیا اور اس کو بخار ہو گیا۔ تین دن گزر گئے بھینس قریب المرگ ہو گئی۔ بھائی مجھے کہنے لگا تو روز حاجی صاحب کی مجلس میں حاضری دیتا ہے جا اور ان سے عرض کر کہ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض گزاری کہ حضور! بھائی کی بھینس بیمار ہے آپ تشریف لے چلیں۔ حضرت صاحب نے خواجہ صاحب کو فرمایا کہ چلو خواجہ صاحب چلیں۔ جب چڑیاولہ شریف ہمارے گھر پہنچے تو خواجہ صاحب سے مخاطب ہوئے کہ آپ نے دعا فرمانی ہے یا میں نے؟ جٹ بندہ تو میں ہوں آپ عبادت گزار ہیں۔ خیر آج آپ دعا فرمائیں۔ خواجہ صاحب فرمانے لگے ایک روٹی پکائیں۔ میری بھابی نے تنور میں ایک روٹی لگائی ابھی پوری طرح روٹی پکی نہ تھی کہ خواجہ صاحب نے خود ہی اتار لی اور پھر پانی کی بالٹی میں ڈبودی اور اس بھینس کا منہ کھول کر خود اس کو کھلائی اور پھر اس بھینس کے کان میں فرمانے لگے اے بھینس خدا عزوجل کے حکم سے اٹھ کھڑی ہو یہ تمہاری خدمت کریں گے اور تم نے ان کو دودھ دیتے رہنا ہے۔ یہ ہمارا تابع فرمان بندہ ہے۔ فرمانے لگے مستری فاضل ہمارا تمہارا سودا ہو گیا جتنے کٹے ہوں گے وہ شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہوں گے اور جتنی کٹیاں (بچھیاں) ہوں گی وہ تمہاری ہوں گی۔

خواجہ صاحب کی کرامت سے وہ بھینس تندرست ہو گئی اور پھر بھینس ایک دفعہ کٹا دوسری دفعہ کٹی دیتی اور یہ سلسلہ سات جنم تک چلتا رہا۔ میرا بھائی کٹا پیار سے پال کر دیتا۔ ۶ ماہ کے بعد بھینس کا دودھ کم ہونا شروع ہو جاتا اور ۸ ویں ماہ کے بعد بڑھنا شروع ہو جاتا رات کو ہم دودھ دوہتے تھے اور صبح بوہلی دوہتے تھے خواجہ صاحب کو ہمارے ساتھ بڑا پیار تھا۔

روایت چوہدری شیر محمد (امام مسجد تھنڈر) :- میرا لڑکا ۵۔۴ سال کا ہو گیا اور وہ باتیں نہیں کرتا تھا ایک دن میں چڑیاولہ شریف آپ کے پاس چلا گیا اور عرض گزار ہوا کہ حضور! میرا لڑکا باتیں نہیں کرتا دم کریں فرمانے لگے ادھر سے اینٹیں لاؤ میں نے چار پانچ چکر لگائے اور پھر آپ کی خدمت میں آ گیا اور دوبارہ دم کرنے کی التجا کی آپ بڑے ناراض ہو کر فرمانے لگے میں کہتا ہوں اینٹیں لاؤ دم کوئی مفت ہوتا ہے میں نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا کہ اگر صبح تک بھی آپ نے دم نہ فرمایا تو میں دوبارہ عرض نہ کروں گا میں دوبارہ اینٹیں لانے لگا ایک دو چکر ہی لگائے کہ آپ نے فرمایا کہ لاؤ بچے کو۔ میں نے جب

marfat.com

بچہ آپ کے حضور پیش کیا تو بچہ رو پڑا آپ مسکرا پڑے اور فرمانے لگے آپ تو کہتے ہیں کہ یہ باتیں نہیں کرتا یہ تو روتا ہے میں نے عرض کی کہ حضور یہ رویا بھی ابھی ہے اس سے پہلے کبھی رویا بھی نہیں تھا۔ آپ نے اس کی پشت پر اپنا دست رحمت پھیرا اور فرمایا مار نہ ڈلوانا، باتیں کرنا، ہم نے کٹھیالہ جانا تھا جب بس سے اترے تو بچہ باتیں کرنے لگا پڑا۔

راوی:- محمد اشرف شمیم: اہم کرامت حضرت صاحب کی اس وقت دیکھنے میں آئی جب ہم مسجد کے مینارہ پر کام کر رہے تھے کہ میرے گلے کے گرد چنبل ہو گئی ایک دن تھوڑی تھی دوسرے دن ساری گردن پر پھیل گئی میری والدہ صاحبہ نے کہا کہ حاجی صاحب سے عرض کرنا تا کہ یہاں پر اپنا لعاب مبارک لگا دیں۔ میں نے جواب میں کہا مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ خیر تکلیف نے مجھے مجبور کیا تو میں نے عرض کی تو آپ نے دم کیا اور فرمایا یہ تو بہت زیادہ ہے۔ یہ عصر کے بعد کا وقت تھا میں رات کو سویا جب سویرے اٹھا تو گردن بالکل صاف تھی۔

روایت صوفی محمد ارشاد:- ایک دن میرا بیٹا محمد رفیق بہت زیادہ بیمار ہو گیا یہاں تک کہ سانس بھی رک گیا سب گھر والے رونے لگے میں خود وضو کر کے نفل پڑھنے لگا میرے والد صاحب، حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ محمد رفیق بہت بیمار ہو گیا ہے۔ دعا فرمائیں قبلہ حاجی صاحب کو جلدی جلدی ہماری گھر تشریف لائے اور آ کر محمد رفیق کے منہ میں اپنا لعاب مبارک لگایا تو محمد رفیق نے آنکھیں کھول دیں اور فرمانے لگے بے ہوش ہو گیا تھا اس کا صدقہ بھی دو اور ڈاکٹر سے دوائی لے کر بھی دو۔ مسجد کی دکان مین سجاد حیدر نامی کلینک کرتے تھے ان کو خود جا کر بھیج دیا جس وقت محمد رفیق بے ہوش تھا گھر والے سبھی رو رہے تھے محلے کے مرد، عورتین اکٹھے ہو گئے تو ہمارا پڑوسی محمد سلطان صاحب بھی آ گیا تو جب حاجی صاحب نے اپنا لعاب مبارک لگایا تو بچہ آنکھیں کھول آیا تو سلطان کے منہ سے خلاف شرع بات نکلی تو حاجی صاحب نے بڑی سختی سے سلطان کو ڈانٹا اور منع فرمایا کہ خبردار آئندہ ایسی بات کرو اللہ تعالیٰ عزوجل ناراض ہوتا ہے۔ پھر ایک دن خود ہی فرمانے لگے کہ محمد رفیق کو گھر سے باہر نہ لایا کرو اس کو نظر لگ جاتی ہے۔ محمد رفیق جب ذرا بڑا ہوا حاجی صاحب کے پاس اپنی والدہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ آپ بڑے مینار کے نیچے والے کمرہ مین بیٹھے ہوئے تھے تو محمد رفیق اپنی توتلی زبان سے کہنے لگا میں کتاں (دباؤں) سرکار کو اس کی آواز بہت پیاری لگی۔ آخر وقت جب آپ منزل میں تھے تو محمد رفیق آپ کے پاس جاتا تو سرکار بہت خوش ہوتے اور اپنی ٹانگیں اس [illegible] آگے دراز کر دیتے۔ مسکرا کر

marfat.com

فرماتے لو جی کٹو یعنی دباؤ۔

ایک دفعہ میری بیوی بیمار ہوگئی اور اپنے طور پر چڑیاولہ، کوٹلہ، گجرات اور کھاریاں سے کافی علاج معالجہ کرایا لیکن آرام نہ آیا۔ یہ ۱۹۸۲ء کا واقعہ ہے۔ کافی کمزور ہوگئی۔ یہ بچہ محمد رفیق سو رہا تھا۔ تقریباً ایک سال کا تھا۔ دودھ بھی پیتا تھا۔ اپنی ماں کے پاس محمد رفیق سو رہا تھا تو میرے والد صاحب قبلہ حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ سرکار ارشاد کی بیوی بیمار ہے۔ دعا فرمائیں تو حاجی صاحب سرکار اسی وقت ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے جب سرکار دروازے سے داخل ہو کر سامنے صحن میں گئے اور میری بیوی کی نظر آپ کی طرف اٹھی تو وہ خود ہی اٹھ کر بیٹھ گئی سرکار اندر تشریف لے گئے اور پانی دم کر کے پلایا اور دو سو روپیہ اپنی جیب سے نکال کر میری بیوی کو دیا اور فرمانے لگے گھبرانے کی ضرورت نہیں جتنے روپے لگے میں خود دوں گا۔ علاج کراؤ۔ اور حاجی صاحب اسی وقت کوٹلہ چلے گئے اور جا کر ڈاکٹر شبیر صاحب کو اپنے ہمراہ لے آئے اور ڈاکٹر شبیر صاحب سے فرمانے لگے یہ میری بیٹی ہے اس کا علاج دھیان سے کریں اس کی فیس میں خود ادا کروں گا اور ڈاکٹر صاحب دوائی دیکر واپس کوٹلہ چلے گئے اور کہہ گئے کہ صبح میرے کلینک پر آ جانا اور مجھے بتا دینا کہ حاجی صاحب نے بھیجا ہے میری بیوی کہتی ہے میں حاجی صاحب سرکار کے حکم کے مطابق دوسرے دن کوٹلہ چلی گئی لیکن میرا یقین ہے کہ جس وقت حاجی صاحب پہلے ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے پانی دم کر کے پلایا تو میرے بدن میں کوئی بیماری نہیں رہی میں بالکل ٹھیک ہوگئی ڈاکٹر کا تو صرف بہانہ تھا دعا سرکار نے خود فرما دی تھی۔ اس کے بعد آج تک تقریباً ۱۲ سال گزر گئے ہیں کبھی نزلہ زکام ہو جائے تو ہو جائے لیکن شدید بیمار نہیں ہوئی میرا آپ کی زندگی مبارک میں بھی معمول تھا کہ نماز مغرب کے بعد بچوں کے ہمراہ مسجد مین حاضری دیتی تھی۔ اور اب جیسا کہ سرکار دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں تو بھی میں معمول کے مطابق مغرب کے بعد بچوں کے ہمراہ مزار شریف پر حاضری دیتی ہوں حاجی صاحب اپنی زندگی میں اکثر ہمارے غریب خانہ میں تشریف لاتے تھے اور اسی بیٹھک میں تشریف رکھتے ہیں چپس کا فرش سرکار نے خود بنوایا تھا اور بچیوں کو پڑھنے کے لیے وظیفہ بتاتے تھے۔ اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کا فرماتے تھے۔

ایک رات میں گھر میں سو رہا تھا اور قمیض اتاری ہوئی تھی گرمی کا موسم تھا اور رات تقریباً ۲ بجے کا وقت تھا مکان کچا تھا چھت سے بچھو میرے پیٹ پر گرا میں نے سوتے میں پیٹ پر ہاتھ مارا تو مجھے محسوس ہوا غالباً بچھو ہے۔ میرے ساتھ چھوٹی بیٹی سوئی ہوئی تھی میں نے فوراً اٹھ کر سوئچ آن کیا تو دیکھا کہ چارپائی پر بچھو چل

marfat.com

رہا ہے اور قریب تھا کہ بچی کو کاٹ لے میں نے جلدی سے کوئی جوتی وغیرہ بھی نہ لی اور ہاتھ سے ایک طرف پھینک دیا لڑکی تو بچ گئی لیکن میرے ہاتھ کو بچھو نے ڈس لیا سخت درد ہونے لگا۔ بزرگوں سے بھی سنا ہے بچھو سانپ سے زہریلا ہوتا ہے بلکہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ بچھو کے کاٹنے سے سانپ مر گیا تھا۔ میں اسی وقت اٹھ کر مسجد میں چلا گیا حاجی صاحب مسجد کی چھت پر آرام فرمارہے تھے میں جب قریب گیا تو فرمانے لگے کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کیا بچھو نے کاٹا ہے تو آپ نے اسی وقت اپنا لعاب مبارک میرے ہاتھ پر لگایا اور فرمایا جاؤ جا کر آرام کرو اور میں گھر آ کر آرام سے سو گیا۔ یہ بھی حاجی صاحب کا فیض تھا ورنہ بچھو کا کاٹا ہوا دو دن آرام نہیں پاتا۔

بس اک نگاہ سے ملتی ہے جان و تن کو شفا

روایت چوہدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- ایک دفعہ شہباز میرا بیٹا بیمار تھا بہت علاج کئے مگر آرام نہ آیا۔ میری بیوی کہنے لگی چلو۔ حضرت صاحب کے پاس چلیں ہم یہاں آ گئے آپ نے فرمایا گندم والی منڈی میں ایک سید ہے اس سے دعا کروائیں میری بیوی نے عرض کی کہ حضور! سب کچھ آپ کے پاس ہے اور آپ ہمیں کہیں اور بھیجتے ہیں ہم نے کوئی نہیں جانا۔ فرمانے لگے اچھا یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے اللہ کرم کرے گا۔ میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا۔

روایت حاجی محمد عارف صاحب (وزیر آبادی):- ایک دفعہ میں بہت سخت بیمار ہو گیا۔ میں اور حافظ ایوب صاحب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کی قدم بوسی کے بعد جب ہم بیٹھے تو آپ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوئے۔ آپ کو قدم بوسی کے بعد جب ہم بیٹھے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بات کرنی ہے یا آپ نے؟ میں نے عرض کی حضرت! جیسے آپ کی مرضی۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ میں نے بات کرنی ہے یا آپ نے؟ میں نے دوبارہ وہی عرض کیا حضور! جیسے آپ پسند فرمائیں۔ آپ اس دن بڑے خوش تھے فرمانے لگے مانگو کیا مانگتے ہو۔ اس محفل میں کم وبیش ۱۴ آدمی موجود تھے۔ میں نے عرض کیا حضور! میں اس تکلیف میں مبتلا ہوں اس سے شفا عطا فرمائیں فرمانے لگے اٹھائیں ہاتھ۔ آپ نے دعا فرمائی پھر فرمایا کہ اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کی حضور! مجھے اپنا آپ ہی عطا فرمائیں۔ آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور دعا فرمائی فرمانے لگے ٹھیک ہے یہ بھی ہو گیا اور کچھ مانگو۔ میں نے عرض کی حضور! جس کے آپ خود ہو جائیں اس کو اور کیا چاہیئے آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اچھا جاؤ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔

یہ کشف و کرامات یہ احوال ولایت

کشف

روایت چوھدری محمد حسین (سب انسپکٹر):- میرے بزرگ حضرت قبلہ حاجی صاحب کو اچھی طرح جانتے ہیں مگر میں پہلی دفعہ چوہدری انور صاحب کے ساتھ آیا اور آپ کی زیارت نصیب ہوئی ۔ میں اکثر رات کو آتا جب ہم آتے تو آپ اکثر باہر جنگل میں تشریف لے گئے ہوتے تھے اور کسی نہ کسی کو آپ ڈیوٹی لگا کر جاتے کہ وہ آدمی آرہے ہیں اور ان کا کھانا رکھ لیں۔ اور جب ہم پہنچتے تو وہ صاحب ہمیں بتاتے کہ آپ فرما گئے ہیں کہ وہ آدمی آرہے ہیں اور ان کا کھانا رکھ لیں۔

روایت محمد یوسف صاحب:- ایک دفعہ بڑی گرمی تھی مستری صادق صاحب اور دوسرے کاریگر کام لگے تھے۔ درس کی سیڑھیوں کے آگے والا کمرہ بن رہا تھا۔ میں نے دودھ سوڈا بنا کر اندر لگے تھے۔ درس کی سیڑھیوں کے آگے والا کمرہ بن رہا تھا۔ میں نے دودھ سوڈا بنا کر اندر لگے ہوئے مستری مزدوروں کو پیش کیا۔ جناب خلیفہ عنایت صاحب نے بھی پیا۔ میری جی تھا کہ حضرت صاحب بھی یہ پئیں ۔مگر آپ اپنے حجرہ مبارک میں تھے۔ آپ کافی دیر سے باہر تشریف لائے۔ وہ دودھ سوڈا ختم ہو گیا۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں پھر باہر چلا گیا اور بوتلیں لے کر ایک پیالے میں ڈالیں اور آپ کو پیش کیا۔ آپ پیالہ مسجد شریف کے ہال کمرے کے دروازے کے سامنے رکھ کر بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے وہ آ رہا ہے میں خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے یہی فرمایا۔ جب تھوڑی دیر بعد تیسری بار فرمایا وہ آ گیا ہے جب دیکھا تو ایوب صاحب مسجد شریف کے دروازے پر تھے ایوب صاحب سید تھے آپ کی طرف آئے اور آپ کی قدم بوسی کی۔ آپ نے وہ پیالہ اٹھایا اور ایک گھونٹ پی کر ایوب صاحب کو دیا ایوب صاحب نے وہ

marfat.com

پیالہ پی لیا۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ آپ ہر کسی کو اس کا نام لے کر پکارتے ہیں مجھے تو آپ نے کبھی نام لیکر نہیں بلایا۔ شاید میں بڑا غریب ہوں۔ یہ خیال دل میں لیے میں اوپر صفیں جھاڑنے لگا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ ادھر آؤ۔ جب میں قریب آیا تو فرمانے لگے کہ آپ کا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد یوسفؔ فرمانے لگے اچھا چلو گاڑی صاف کرو (جب تک وہ گاڑی آپ کے پاس رہی میں ہی وہ صاف کرتا رہا)

روایت بشیر صاحب (سکنہ ڈھیرا):- ایک شام کو ہوٹل کے روپے گنے تو ۵۰ روپے کیش کم تھا رات پریشانی میں گزاری۔ صبح سائیکل پر چڑیاولہ شریف گیا آپ کے پاس ابھی مسجد کے گیٹ میں تھا کہ آپ نے فرمایا سبزی والے کو اپنے ہاتھ سے ۵۰ روپے زائد دیکر اب پوچھنے آئے ہو کہ روپے گم ہو گئے۔ جاؤ جا کر کام کرو اور آپ کے روپے دکان پر ہیں۔ آپ کو سبزی والا دے گا اور واقعی جب میں ہوٹل پر آیا تو سبزی والے نے کہا کہ کل آپ نے روپے مجھے ۴۷ دینے تھے اور دیئے آپ نے ۹۷ ہیں۔ اس لیے آپ اپنے روپے لے لیں۔

ایک دفعہ ظفر اقبال صاحب اور راقم الحروف حضرت اقدس کی زیارت کے لیے چڑیاولہ شریف حاضر ہوئے اس دن آپ نے اپنے سر مبارک پر جو ٹوپی پہن رکھی تھی وہ بڑی ہی خستہ ہو چکی تھی ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ٹوپیاں ختم ہو چکی ہیں اس لیے آپ نے ایسی خستہ حال ٹوپی پہن رکھی ہے۔ ان دنوں اسی طرح کی ٹوپیاں لاہور سے نہ ملتی تھیں ہم دونوں نے پروگرام بنایا چلو انڈیا چلتے ہیں۔ وہاں سے تو ضرور اس طرح کی ٹوپیاں مل جائیں گی۔ چند لمحوں کے بعد آپ ہمارے قریب آئے اور فرمایا کہ اندر آئیں۔ حضرت صاحب اپنے حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے اور ہمیں فرمایا کہ یہ دیکھو یہ ٹوپیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ہم نے دیکھا تو واقعی کافی ساری ٹوپیاں پڑی ہوئی تھیں۔ پھر ہم نے اپنا پروگرام ختم کر دیا۔

ابتدائی ایام میں جب بھی میں (راقم) آپ کی زیارت کو حاضر ہوتا تو مجھے اکثر یہ خیال دامنگیر ہو جاتا کہ میں تو ادب نام کی کسی شے سے بھی واقف نہیں نہ جانتا ہوں کہ آپ کے در کے آداب کس طرح بجا لاؤں؟ جونہی میں آپ کی قدم بوسی کے لیے آپ کے سامنے حاضر ہوتا تو آپ میری اس اندرونی کیفیت سے مطلع ہو جاتے اور فرمایا کرتے کہ ادب سائیوں نے سکھانا ہوتا ہے۔ سنگھی کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ قریب آنے کی تھوڑی سی کوشش کرے۔ آگے سے سائیں بازو پکڑ لیتے ہیں۔

marfat.com

ظفر اقبال صاحب اور میں، جن دنوں پنجاب یونیورسٹی میں پڑھا کرتے تھے اور وہاں ہاسٹل میں ہی رہتے تھے کبھی کبھی پروگرام بنتا کہ چلو آج مرشد پاک کی زیارت کے لیے باہر سے ہی رکشہ مل جاتا اور کبھی کافی دور تک پیدل چلتے اور پھر رکشہ ملتا۔ لاہور سے گجرات سے پہلی بس پر سوار ہو کر چھیڑولہ شریف پہنچتے ادھر آپ ہماری حاضری سے پہلے مطلع ہو چکے ہوتے اور پاس بیٹھے مستری مزدوروں یا سنگھیوں کو فرماتے وہ لاہور سے آرہے ہیں جب ہم حاضر خدمت ہوتے تو آپ فرماتے وہ آگیے ہیں اس وقت تقریباً ناشتے کا وقت ہوتا پھر آپ پراٹھا پکاتے اور ہمیں پاس بٹھا لیتے۔ اور ایک نوالہ میری ہتھیلی پر عطا فرماتے اور ایک ظفر اقبال کی اس طرح پورا پراٹھا کھلا دیتے یہ سب ان کا کرم تھا شفقت تھی مہربانی تھی وگرنہ ہم اس قابل کہاں تھے بلکہ ہم تو اس قابل بھی نہ تھے کہ آپ کی مجلس صحبت میں بیٹھ بھی سکتے۔

اردن کے ایک ریستوران میں ملازمت کے ابتدائی دنوں میں ہم نے نمازیں ادا کرنی چھوڑ دیں کیونکہ ڈیوٹی ۱۶ گھنٹے کرنے کے بعد جب گھر واپس آتے تو بے حد تھکے ہوتے۔ اس لیے خیال کیا کہ کوئی بات نہیں جب پاکستان جائیں گے تو نمازیں ادا کرلیں گے یہاں ہم سے یہ کام نہیں ہوتا۔ پورے ۱۵ روز ہم نے نماز ادا نہیں کی۔ ۱۵ روز کے بعد حافظ ایوب صاحب کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ سرکار نے فرمایا ہے کہ نماز نہیں چھوڑنی۔ اس حکم کے بعد ہم نے نمازیں دوبارہ ادا کرنا شروع کردیں اور چھوڑی ہوئی نمازیں بھی ساتھ ساتھ لوٹائیں اس طرح کا حکم نہ کبھی آپ نے پہلے فرمایا اور نہ بعد میں۔

ظفر اقبال صاحب اور میں بغی مطعم نامی ریستوران میں کام کرتے تھے اس ریستوران کے سامنے سارا شیشہ لگا ہوا تھا اور درمیان میں ایک دروازہ تھا اور درمیان میں ایک دروازہ تھا وہ بھی شیشے کا تھا۔ داخل ہوتے ہی کرسیاں اور میز لگے ہوئے تھے کوئی تیس فٹ آگے بڑھیں تو پتھر کا بنا ہوا سروس کاؤنٹر تھا اس کے پیچھے ایک مصری لڑکا اور ہم دونوں کھڑے ہو کر کام کرتے تھے۔ مصری لڑکا برگر اور چپس بناتا تھا اور ہم چکن بیس بناتے تھے فارغ وقت میں برگر کے لیے بند کاٹتے تھے۔ اس کاؤنٹر کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جو باورچی خانہ میں کھلتا تھا اس ریستوران میں ہم روزانہ ۱۶ گھنٹے کام کرتے تھے۔ ان ۱۶ گھنٹوں کے دوران مسلسل کھڑے رہنا پڑتا کیونکہ بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ نہ تھی اس طرح مسلسل کھڑے رہنے سے ہمارے پاؤں اتنے متورم ہو گئے کہ جوتے بھی نہ پہنے جاتے۔

ایک رات تقریباً ۱۰ بجے کے قریب سروس کاؤنٹر پر کھڑے ہم دونوں بند کاٹ رہے تھے دل میں بڑی اداسی تھی اور یہ خیال آرہا تھا کہ جب ہم پاکستان سے رخصت ہو رہے تھے تو آپ نے فرمایا

marfat.com

تھا کہ گھبرانا نہ، فکر نہ کرنا ہم آپ کے پاس ہی ہوں گے اور آج ہماری ٹانگیں سوج چکی ہیں اور دکھتی ہیں ۔اب تو آپ نے کبھی حال بھی نہیں پوچھا کبھی خبر نہیں لی۔ بس اتنا خیال آیا ہی تھا کہ سامنے ریستوران کے باہر سے آپ سرکار سفید لباس میں ملبوس بائیں جانب سے دائیں گزر گئے اور پھر چند لمحوں کے توقف کے بعد دائیں سے بائیں واپس تشریف لے گئے اور ہم دونوں کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے جب آپ واپس تشریف لے گئے تو ظفر اقبال صاحب میری طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کچھ دیکھا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں حضور کی زیارت ہوئی ہے آپ ادھر سے گزر گئے ہیں میں نے بھی یہ سوال ان سے پوچھا ظفر اقبال صاحب نے بھی کہا کہ میں نے بھی زیارت کی ہے۔ اس زیارت کا دورانیہ چند لمحے تھا۔ بس اس کے بعد کیا تھا ہمارے اندر ایک نئی قوت آ گئی اور اداسیاں دور ہو گئیں۔ ادھر مالک ریستوران نے بلالیا اور پوچھا کہ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں؟ ہم نے اپنی تکالیف سے انہیں آگاہ کیا جن میں سب سے زیادہ مسئلہ رہائش کا تھا اس نے رہائش دینے کا وعدہ کیا اور پھر کہا کہ آپ دونوں میں سے ہر ایک آٹھ آٹھ گھنٹے کام کیا کرے اس طرح سے ہماری ڈیوٹی ایک دم آدھی ہو گئی اور تنخواہ بھی بڑھ گئی۔

روایت صوفی محمد ارشاد:- جب میرے ہاں اللہ عزوجل نے پہلا لڑکا عطا فرمایا تو میں نے ۳۰ روپے کی منت مانی تھی میں اس وقت محلہ خواجگان میں رہتا تھا تو ایک ہفتہ تقریباً دربار شریف نہ جا سکا تو میں مسلم بازار میں کسی کام سے گیا تو وہاں پر حافظ برادران کی منیاری کی دکان پر آپ سے ملاقات ہوئی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب فرمانے لگے مبارک ہو اور ساتھ ہی فرمانے لگے نکالو ۳۰ روپے (جو میں نے منت مانی تھی) میں نے اسی وقت آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

یاد آیا کہ میں پہلی ملاقات کے متعلق لکھنا بھول گیا ان ساری باتوں کے بعد مجھے خیال آیا کہ جو کچھ میں نے سٹائلش ہیئر کٹنگ سیلون میں سنا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا حاجی صاحب کے لیے ایسے سفر معمولی بات تھی اس کے بعد میں گجرات سے کام چھوڑ کر چڑیاولہ شریف آیا اور ایک دکان مہرلال دین مراڑیاں والے سے کرایہ پر حاصل کی اور کریانہ کی دکان کا کاروبار شروع کیا اس وقت حاجی صاحب چڑیاولہ شریف والی جامع مسجد بنوا رہے تھے لیکن رات کو واپس شاہدولہ صاحب چلے جاتے تھے۔ یہ ۱۹۶۹ء کی بات ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد مسجد میں ہی رہائش اختیار کر لی لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آرام کس وقت کرتے ہیں۔ کیونکہ جب کبھی رات کو اٹھنے کا اتفاق ہوا تو آپ اکیلے ہی کام کر رہے ہوتے تھے۔ ہر آدمی کی زبان سے یہ بات نکلتی میں نے خود سنی ہے کہ جتنا کام دن کو ۱۰۔۸ مزدور کرتے ہیں اتنا کام رات

marfat.com

میں حاجی صاحب اکیلے کرتے ہیں۔

پہلے تو میری دکان مسجد سے تقریباً ۱۵۰ گز کے فاصلہ پر تھی۔ پھر حضرت قبلہ حاجی صاحب نے خود ایک دکان مسجد کی دکانوں میں سے دلادی۔ جس میں آج کل راجہ محمد ایوب دکان کرتے ہیں کیونکہ اس وقت زیادہ تر دکانوں پر لینٹر نہیں تھا اور میری دکان میں بارش کی وجہ سے کافی پانی ٹپک رہا تھا جب آپ نے دکان کی یہ حالت دیکھی تو میرا نقصان ہوتا نہ دیکھ سکے اور فوراً دکان کا تالا کھولا اور فرمانے لگے سارا سامان اس دکان میں لے آؤ تو میں نے دکان تبدیل کر لی۔ پھر ہر وقت مسجد میں آنا جانا لگا رہتا تھا اور میرا یہ معمول تھا کہ رات کا کھانا میں گھر سے مسجد لے جاتا اور آپ کے ساتھ کھانا کھاتا۔

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ میں کھانا لیکر مسجد میں چلا گیا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب گجرات گئے ہوئے تھے میں نے مغرب کی نماز ادا کی پھر عشاء کی نماز ادا کی اور انتظار میں بیٹھ گیا کہ ابھی حضور تشریف لاتے ہیں تو کھانا کھائیں گے گرمیوں کے دن تھے گرمی میں انتظار کرتے کرتے تقریباً رات کے ساڑھے گیارہ بج گئے، اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ آج حاجی صاحب تشریف لائیں تو عرض کروں گا کہ اگر گجرات جائیں تو بتا دیا کریں۔ تاکہ میں انتظار نہ کیا کروں ابھی یہ خیال میرے دل میں تھا زبان پر بھی نہیں لایا تھا کہ مسجد کا باہر والا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور قبلہ حاجی صاحب سرکار مسجد میں داخل ہوئے اور وضو بنا کر دو نفل وضو ادا کئے۔ پھر مجھے آواز دی جب میں آپ کے قریب گیا تو فرمانے لگے ارشاد جب میں گجرات چلا جاؤں تو آپ میرا انتظار نہ کیا کریں کیونکہ میں وہاں سے داتا صاحب چلا جاتا ہوں گجرات میں بھی کافی سنگھی ہیں وہ کھانے کے بغیر نہیں آنے دیتے اور کافی دیر بھی ہو جاتی ہے اگر مجھے کھانے کے بغیر نہیں آنے دیتے اور کافی دیر بھی جاتی ہے اگر مجھے کھانے کی ضرورت ہوئی تو میں خود آپ کو بلوا لوں گا۔ جب آپ نے یہ الفاظ کہے تو میں دل ہی میں اتنا نادم ہوا کہ اظہار کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو بہت کوسا۔ لیکن گزرا وقت ہاتھ نہیں آتا۔

یہ کرامت ۱۹۷۷ء الیکشن کے دنوں کی ہے۔ میں اپنے دوست حاجی وزیر محمد صاحب کے ساتھ ہوٹل کے باہر برآمدہ میں کھڑا تھا الیکشن کی مہم زوروں پر تھی ہوٹل کے بیک سائیڈ میں ۳ جی کی گراؤنڈ میں پیپلز پارٹی راجہ انور کا جلسہ تھا جلسہ سننے کی غرض سے ہم اکٹھے ہوئے تھے ہمارا ذاتی تعلق قومی اتحاد سے تھا۔ اچانک کھڑے کھڑے میں نے حاجی وزیر محمد صاحب سے کہا میں گھر جانا چاہتا ہوں بلکہ ان سے ہی میں نے ۲ ہزار روپیہ لیے اور بغیر کسی تیاری کے میں ۵ منٹ میں بس میں سوار ہو گیا اور شام سے پہلے میں گھر پہنچ

marfat.com

گیا نماز مغرب کے لیے مسجد میں گیا حافظ صاحب اور قبلہ حاجی صاحب نہیں تھے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ آپ کھڑی شریف گیے ہوے ہیں۔ میں نے مغرب کی نماز پڑھائی اس کے بعد عشا کی نماز پڑھائی کچھ انتظار کے بعد گھر آ گیا اب مجھے حضرت قبلہ حاجی صاحب اور حافظ صاحب کے آنے کی امید نہ تھی۔ کیونکہ شام کے بعد کوئی بس نہیں آتی تھی اس لیے صبح کی نماز پڑھانے کا ارادہ تھا لیکن رات تقریباً ۱۲ بجے میں باہر نکلا تو دیکھا کہ مینار کی لائٹیں جل رہی ہیں کیونکہ حضرت قبلہ حاجی صاحب جب رات کو واپس آتے تھے۔ تو بڑے مینار کی لائیٹ آن کر دیتے تھے۔ تو مجھے پتہ چل گیا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں۔ صبح حافظ صاحب نے اذان دی۔ نماز پڑھائی اس کے بعد دربار شریف میں بچوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے تو ان سے ملاقات ہوئی تو حافظ مشتاق صاحب کہنے لگے ہمیں رات کو عشاء کے وقت حضرت قبلہ حاجی صاحب نے بتایا تھا کہ صوفی ارشاد صاحب گھر آئے ہیں تو میں نے حافظ صاحب سے پوچھا وہ کیسے بات ہوئی تو حافظ صاحب کہنے لگے کہ جب ہم نے یہاں سے جانا تھا تو مغرب کے وقت واپس آنے کا ارادہ تھا تو نماز ظہر اور عصر کے لیے میاں مسعود کو کہا تھا تو ہم نے نماز مغرب بھی میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کھڑی شریف میں ادا کی اور عشاء کا وقت بھی وہیں ہو گیا۔ جب وہاں پر عشاء کی اذان ہوئی تو میں پریشان ہوا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب پوچھنے لگے حافظ صاحب کیوں پریشان ہیں کیا بات ہے تو میں نے عرض کیا حضور! مغرب کے نماز تو شاید میاں صاحب پڑھا گئے ہوں گے۔ لیکن اب تو وہ گاؤں چلے جاتے ہیں تو آپ نے تبسم فرمایا اور فرمانے لگے صوفی ارشاد صاحب نے مغرب کی نماز بھی پڑھائی ہے اور عشاء کی نماز بھی وہی پڑھائیں گے۔ اور بتانے لگے کہ انہوں نے سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں جب حافظ صاحب نے کپڑوں کا ذکر کیا تو میں حیران ہوا کہ کپڑے تو میں نے سفید پہنے ہوئے ہیں لیکن فوراً ہی دل میں خیال آیا کہ جس وقت میں واہ کینٹ سے آیا تھا اس وقت سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

ایک دن نماز عصر کے لیے ہم صف میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت قبلہ حاجی صاحب سنتیں پڑھ رہے تھے اور آپ کا تہبند ٹخنوں سے نیچے تھا میرے دل میں خیال آیا کہ سرکار تو ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر رکھتے ہیں بلکہ تمام نمازیوں کو تلقین فرماتے ہیں کہ نماز میں شلوار یا تہہ بند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے آج سرکار نے تہبند خود ٹخنوں سے نیچے گرایا ہوا ہے جب جماعت ختم ہو گئی اور عام آدمی پڑھ کر چلے گئے تو خود فرمانے لگے آج میرے ٹخنوں میں تکلیف تھی اس لیے میں نے تہبند نیچے کیا ہوا تھا میں حیران ہوا میں نے کسی سے بات نہیں کی صرف دل میں خیال تھا بلکہ نماز مغرب کے بعد حافظ مشتاق صاحب مجھے کہنے لگے

marfat.com

میں سمجھا شاید مجھے سنا رہے ہین لیکن اصل میں آپ ہم دونوں کو مطمئن کر گئے۔

مسجد کے صحن میں تو چپس مکمل ہو چکی تھی اور دربار شریف مین بھی چپس مکمل ہوگئی تھی صرف مسجد کے اندر ابھی چپس نہیں تھی میں واہ کینٹ سے چڑیاولہ شریف گیا تھا تو آپ سے ملاقات نہ ہو سکی میں جلدی میں واپس آ گیا جب میں نماز کے لیے مسجد میں گیا تو دیکھا کہ صحن میں اور دربار شریف میں چپس ڈالی جا چکی تھی لیکن مسجد کے اندر نہیں ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ آپ سے عرض کروں گا کہ مسجد کے اندر بھی چپس ہونی چاہیے ایک تو مستری بھی چھٹی کر چکے تھے دوسرا آپ سے بھی ملاقات نہ ہو سکی دل کی بات دل میں ہی رہ گئی میں واپس چلا آیا پھر تقریباً ۲۰ دن کے بعد میں گھر چڑیاولہ شریف گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد کے اندر چپس مکمل ہو چکی ہے۔ اور جب آپ سے بھی ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے چپس ٹھیک ہو گئی ہے۔ آپ کے پوچھنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ تمہاری مرضی تھی لیکن کہہ نہیں سکے اور میں نے تمہارے آنے سے پہلے ہی چپس مکمل کر دی ہے۔ بہر حال مین نے عرض کی کہ سرکار صحن میں اور دربار شریف میں بڑے پیارے پیارے اور خوبصورت نمونے بنائے ہیں لیکن مسجد کے اندر بالکل سادہ رکھا ہے تو فرمانے لگے صحن اور دربار والے گلکاری کے نمونے نظر آتے رہیں گے لیکن مسجد کے اندر قالین کے نیچے آ جائیں گے اس لیے سادہ رکھا ہے۔

ایک دفعہ اپنی مسجد میں بجلی کی وائرنگ کرا رہے تھے تو میں نے عرض کی کہ حضور! واہ کینٹ میں ۱۴ اگست کو جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بڑی لائٹنگ ہوتی ہے آپ فرمانے لگے اچھا اب دیکھیں گے ۱۳ اگست کو بابو محمد اکرم بٹ اور راجہ منظور احمد کو فرمانے لگے ارشاد کے پاس جانا ہے چلو چلیں شام کو واہ پہنچے جب ہم مرکزی جامع مسجد واہ کینٹ گئے تو فرمانے لگے بیٹا یہ لائٹین تو صرف ایک دن کے لیے ہیں لیکن جو ہم اپنی مسجد مین لگوا رہے ہین وہ ہمیشہ کے لیے ہیں رات کو مین نے بتایا ایبٹ آباد میں ایک ایسی مسجد ہے اس کے نیچے سے ایک چشمہ نکلتا ہے۔ اس کا پانی گرمیوں میں برف سے ٹھنڈا ہے اور جہاں سے نکلتا ہے وہاں سے اتنا زیادہ معلوم نہیں ہوتا لیکن جب باہر سڑک پر پانی آتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ جیسے دو تین ٹیوب ویل چل رہے ہیں فرمانے لگے صبح چلیں گے صبح سویرے ہلکی ہلکی بارش ہوئی تھی حاجی نذیر محمد صاحب نے اپنی گاڑی لی اور ہم ایبٹ آباد کی طرف چل پڑے۔ جب ہم پی ایم اے کاکول کے مین گیٹ سے الیاسی مسجد کی طرف مڑنے لگے تو خود ہی فرمانے لگے یہاں تمہارا بھائی صوبیدار ہوتا ہے میں نے عرض کی جی حضور۔ حالانکہ اس سے قبل کبھی بات ہی نہیں کی تھی کہ میرا یہاں بھائی ہوتا ہے فرمانے لگے واپسی پر ملاقات

marfat.com

کریں گے ایسا ہی مسجد پہنچ کر وضو کیا اور مسجد کے نفل ادا کیے تو وہاں سے واپس آئے اور صوبیدار رزاق صاحب کے کوارٹر کے نزدیک گئے تو وہاں پر پندرہ بیس بچے کھیل رہے تھے تو آپ خود ہی فرمانے لگے یہ لڑکا صوبیدار کا ہے۔ میں نے جب دیکھا کہ واقعی محمد ادریس تھا جو پہلے حاجی صاحب نے دیکھا بھی نہیں تھا جب ہم کوارٹر میں گئے تو صوبیدار صاحب اپنے کورس کے لڑکے لیکر نتھیا گلی چلے گئے تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے اور ایک سو روپیہ نکال کر حاجی صاحب نے صوبیدار کے لڑکے کو دیا انہوں نے ابھی تک اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہوا ہے اور صوبیدار صاحب کہتے ہیں یہ ہمارے لیے باعث برکت ہے اس دن کے بعد آج تک ہمیں روپے کی کمی نہیں آئی۔

ایک دن میں مسجد میں بجلی کا کام کر رہا تھا اور کافی دیر گزر گئی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن چائے وغیرہ نہ منگوائی میرے دل میں خیال گزرا کہ آپ اتنی دیر تو نہیں کرتے آج کیا بات ہے کہ ابھی تک چائے کا بھی نہیں پوچھا لیکن جیسے ہی میں بورڈ لگا کر پیچھے مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چائے اور کیک میرا انتظار کر رہے ہیں۔

روایت چوہدری محمد خان صاحب :- آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ کھڑی شریف جانا ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ کھڑی شریف جانا ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب خلیفہ عنایت صاحب اور میں کھڑی شریف گئے۔ آپ نے پہلے میاں صاحب کے دربار پر حاضری دی۔ تقریباً ۱۰ منٹ تک بیٹھے رہے۔ بعد میں دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حاضری دی اور ادھر آپ چند ہی سیکنڈ بیٹھے اور باہر تشریف لے آئے۔ پھر ہم گجرات آ گئے ایک گھر میں آپ صوفہ پر جلوہ افروز تھے اور میں نیچے بیٹھا تھا فرمانے لگے میرے پاس آؤ میں آپ کے پاس صوفہ پر بیٹھ گیا فرمانے لگے کہ پتہ ہے آپ کو۔ میں دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے کیوں جلدی اٹھ آیا تھا؟ میں نے عرض کی مجھے کیا خبر آپ ہی بہت جانتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ اگر میں تھوڑی دیر اور وہاں رک جاتا تو دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ قبر مبارک سے باہر تشریف لے آتے۔

ان کی نظر ہوئی تو ہر اک بات بن گئی

روایت چوہدری محمد یوسف صاحب :- شروع شروع میں ہمیں یہ قطعاً خبر نہ تھی کہ آپ ہماری طرف کتنا خیال رکھتے ہیں۔ ہم تو بس یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے پاس گئے زیارت کی اور بس۔ آپ کی نظر کرم کی انتہاؤں کا ہمیں کچھ علم نہ تھا۔ میں اور میرے ساتھ چند ساتھی جمعۃ المبارک

marfat.com

کو گھر سے آپ کی زیارت کو نکلے اور چڑیاولہ شریف کی بس پر بیٹھ گئے۔بس چل پڑی بس کے اندر ہی ایک فاحشہ عورت سے علیک سلیک ہو گئی بات بڑھتی بڑھتی آخری حد تک جا پہنچی۔یہ باتیں کرتے کرتے کوٹلہ آ گیا اور وہ عورت ہمیں اپنے ساتھ چلنے پر اصرار کرنے لگی۔ہم نے اس سے جھوٹا وعدہ کیا کہ واپسی پر تمہیں ملیں گے وہ چلی گئی۔ہم چڑیاولہ شریف پہنچے تو آپ نے ایک بڑی سہنک میں سالن ڈالا اور اپنی انگلی مبارک اس میں پھیر کر اس کو چکھا اور فرمایا بڑا مزیدار ہے۔اچھا آپ کھائیں اور میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں۔آپ نے فرمایا ایک عقیدت مند ارادہ کر کے پیر کی طرف جاتا ہے اور اسے یہ خبر نہیں ہوتی کہ پیر اتنا بے خبر نہیں ہوتا۔اور پیر کا ہر آنے والے کی طرف دھیان ہوتا ہے اور اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ کس نیت سے کوئی آ رہا ہے۔راستے میں انہوں نے کوئی برا فعل کرنے کا ارادہ کیا۔مگر پیر کا دھیان انہی کی طرف تھا۔اس لیے پیر نے اس کے ارادے کو پورا نہ ہونے دیا۔جب آپ نے ساری کہانی سنائی تو ہمیں ڈر لگ گیا کہ آپ کہیں ہمارا راز فاش نہ کر دیں مگر آپ نے اس وقت دو شعر سنائے۔

راتیں زاری کر کے روندے نیند اکھیں دی توندے

فجری اوگن ہار کہاندے تے ہر تھیں نیوے ہوندے

داہوں وانگ پھرن سب ملخیں تے ہرگز نظری نہ آون

چپ رہن کستوری وانگن تے خوشبو تماون ملخیں

روایت محمد افضل صاحب:- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ملک خادم حسین المعروف سائیں خادم ساکن نواں گراں شریف ضلع میر پور آزاد کشمیر جو کہ ٹرانسپورٹر ہیں ان کا اپنا ٹرک ہے۔چوہدری محمد صدیق جو کہ تاجر ہیں ان کی جاتلاں بازار میں کریانہ کی بہت بڑی دکان ہے ان کا سامان تجارت لینے کے لیے ایک دفعہ سائیں خادم کو گجرات جانا پڑا سائیں خادم صاحب ہمراہ چوہدری محمد صدیق صاحب کے بھمبر کوٹلہ کے راستے گجرات کا سفر اختیار کیا ابھی سائیں خادم اور محمد صدیق صاحب چڑیاولہ شریف سے تقریباً ۲ کلومیٹر دور تھے تو چوہدری محمد صدیق صاحب نے سائیں خادم صاحب سے کہا کہ سائیں صاحب بھمبر پہنچ کر چائے تو پی لیں اس پر سائیں خادم حسین نے کہا کہ میں تو چائے چڑیاولہ شریف پہنچ کر حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پیوں گا۔اس بات پر چوہدری محمد صدیق صاحب نے کہا کہ سائیں صاحب ہوش کی بات کریں کہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہی جلال اور دبدبہ

marfat.com

والے ولی اللہ ہیں۔ان کے سامنے تو عام آدمی کو لب کشائی کی جرات نہیں۔آپ وہاں جا کر کیسے چائے پئیں گے؟ چونکہ سائیں خادم صاحب چورہ شریف میں پیر صاحب کے دست بیعت تھے۔اس لیے انہیں کچھ زیادہ امید تھی کہ اس سبب سے قبلہ حاجی صاحب ہم سے نرمی برتیں گے۔ چنانچہ سائیں خادم نے چوہدری محمد صدیق سے کہا کہ دیکھنا قبلہ حاجی صاحب ہمیں ضرور چائے پلائیں گے اس پر چوہدری محمد صدیق صاحب نے کہا کہ چلو آج آزمائش ہی سہی۔

اس طرح دونوں صاحبان بھمبر نہ ٹھہرے اور سیدھے چڑیا ولہ شریف قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے لگے جب سائیں خادم حسین اور چوہدری محمد صدیق چڑیا ولہ شریف پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حاجی صاحب سرکار چائے کی ایک پیالی ہاتھ میں لیے مسجد شریف کے بڑے گیٹ (جو کہ سڑک پر واقع ہے) پر کھڑے ہیں۔اور فرماتے ہیں او سائیں خادم میں نے تمہارے لیے چائے بنائی ہے یہ لو پی لو۔آپ نے فرمایا کہ جب تم نے راستے مین یہ بات کہی تھی کہ میں تو رحمت علی سرکار سے چائے پیئوں گا میں نے تمہاری آواز سن لی تھی اور اسی وقت سے چائے پیالی میں ڈال کر تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں اس پر سائیں خادم صاحب نے عرض کی کہ قبلہ ہم دو آدمی ہیں دونوں سے چائے پینی ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اندر آجائیں اور چائے بنا کر دوں گا۔آپ نے دودھ پتی کے ہمراہ اور اشیاء بھی کھانے کے لیے دیں۔اور ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ او سائیں خادم! ہمیں تو دادا مرشد کی طرف سے لحاظ ہے۔ کیونکہ تو ان کے دست بیعت ہے۔یعنی چورہ شریف والی سرکار کے لحاظ سے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جب مذکورہ دونوں اشخاص چائے پی کر باہر نکلے ٹرک پر سوار ہوئے تو چوہدری محمد صدیق نے سائیں خادم سے کہا کہ او خادم آج میں نے آپ کو مانا ہے کہ واقعی آپ سائیں ہیں اس پر خادم صاحب نے کہا کہ میں سائیں تو نہیں ہوں البتہ سائیوں والا ہوں جس وجہ سے قبلہ حاجی صاحب نے ہماری اتنی خاطر تواضع کی اور دیکھ لے کہ اس کامل مرد قلندر کی نظر کی کیمیائی اور قوت سماعت کہ ہم نے ۲۵ کلومیٹر دور بات کی تو آپ نے سن لی اور سن کر آپ نے چائے بنائی اور پیالی چائے والی ہاتھ میں لیے سڑک پر کھڑے تھے اور دیکھ لے کہ یہ پاک ہستیاں کتنی لج پال اور اہل وفا ہوتی ہیں کہ میرے مرشد پاک کے لحاظ سے ہماری کتنی خدمت کی اور ہم پر ایک کرامت ظاہر کر دی۔

محمد اشرف راوی ہیں:-ایک دفعہ میں موسم سرما میں میر پور سے تنخواہ وصول کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کوٹ پہن رکھا تھا۔ چونکہ آپ کا معمول تھا کہ ہر آدمی سے مسجد

marfat.com

کا چندہ نہیں لیتے تھے اور اگر کوئی انتہائی عقیدت وخلوص سے دیتا تو ضرورت قبول فرما لیتے ہیں۔ میں نے پیسے جیب سے نکالے اور آپ کو پیش کر دیئے۔ فرمانے لگے یہ جہاں سے نکالے ہیں وہاں ہی ڈال دو۔ اگر چندہ دینا ہی ہے تو دوسری جیب سے دو۔ میں نے دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا فرمانے لگے۔ نہیں نہیں وہ اندر والی جیب سے دو۔

وہ رقم جو چندہ کے طور پر دی جا رہی تھی وہ واقعی ٹھیک نہ تھی۔ اور اندر والی جیب میں تنخواہ کے پیسے تھے۔ میں نے اندر والی جیب سے پیسے نکال کر پیش کر دیئے تو فرمانے لگے یہ بخشش کا ذریعہ ہیں اس لیے آپ سے لیے ہیں تا کہ آپ کو تا قیامت ملتا رہے گا۔ اور دوسرے پیسے کسی اور غریب کو دے دینا مسجد میں نہ دو۔

ایک دفعہ آپ میرے پاس چیک پوسٹ پر بیٹھے تھے کہ دو بسیں آپس میں دوڑ لگاتی ہوئی آئیں۔ پہلے بس کو آپ نے ہاتھ دیا اور فرمایا مجھے بھی لے چلو جب آپ قریب ہوئے تو پچھلی بس اس کے قریب آ گئی اس نے بس چلا لی اور آپ وہیں رہ گئے فرمانے لگے تم نے اچھا نہیں کیا۔

آپ واپس میرے پاس آ ہی رہے تھے کہ ایک کار آ کر رکی اور اس کے مالک نے عرض کیا حضور! چلنا ہے آپ اس کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ وہ پہلی بس تھوڑا سا آگے جا کر کھڑی ہو گئی انہوں نے انتہائی کوشش کی مگر وہ وہاں سے نہ چلی۔ دھکا لگاتے تو پیچھے کو چلتی تھی مگر آگے کی طرف حرکت نہ کرتی تھی۔ اس بس میں ایک آدمی نے پوچھا کہ وہ جو فرما رہے تھے کہ مجھے بھی ساتھ لے چلو اور جب تم چلے آئے تو فرما رہے تھے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا، کون تھے؟

ڈرائیور نے کہا کہ وہ حاجی صاحب سرکار تھے۔ تب اس نے کہا بس! ان کے پاس جاو۔ جب تک وہ نہیں کہیں گے اس وقت تک بس نہ چلے گی۔ بالآخر انہوں نے بس ادھر ہی رہنے دی اور آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے کوٹلہ پہنچے تو وہاں آپ مل گئے۔ قدموں میں گر پڑے اور عرض کیا حضور ہمیں معاف فرما دیں ہماری بس پیچھے تو تھوڑی بہت چلتی ہے آگے بالکل چلتی نہیں آپ فرمانے لگے ٹھیک ہے آئندہ خیال رکھنا۔ جاو تمہاری بس ٹھیک ہے۔

جب وہ ڈرائیور واپس آیا تو میں سڑک پر کسی آدمی سے باتیں کر رہا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تمہاری بس ٹھیک ہے۔ وہ ڈرائیور سٹیئرنگ پر بیٹھا تو واقعی بس سٹارٹ ہو گئی اور وہ چلے گئے۔

marfat.com

ایک دفعہ آپ میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے چوہدری صاحب تھنڈر چلنا ہے میں نے عرض کی حضور! ضرور چلوں گا۔ تھنڈر مسجد میں کام دیکھا باہر آئے تو آپ نے بچوں کو ۵۔۶ روپے عطا فرمائے اور واپسی کے لیے ابھی بمشکل چند ہی قدم چلے ہونگے کہ ایک گاڑی UNICEF والوں کی آ گئی

آپ نے اس کو ہاتھ دیا مگر وہ ڈرائیور نہ رکا۔ ابھی چند فٹ ہی آگے گیا ہوگا کہ گاڑی رک گئی۔ ڈرائیور حیران ہو گیا کہ کیا ہوا ہے؟ گاڑی پیچھے چلتی تھی مگر آگے نہ جاتی۔ وہ پچھلا گیئر لگا کر ہمارے پاس آ گیا اور عرض کرنے لگا معاف کرنا بزرگو میں آپ کو جانتا نہیں ہوں اور اب میری گاڑی آگے نہیں جاتی پیچھے آتی ہے۔ آپ فرمانے لگے۔ ''اسی طرح ہی ہوتا ہے'' بہر کیف اس نے ہمیں بٹھایا تو گاڑی چل پڑی چیک پوسٹ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں ادھر ہی اتار دیں۔

ڈرائیور نے پوچھا حضور! آپ نے جانا کدھر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ چڑیاولہ شریف۔ نام سنتے ہی اس نے پوچھا کیا آپ ہی حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ہیں؟ آپ تو خاموش ہو گئے میں نے کہا ہاں یہی حاجی صاحب ہیں۔ پھر وہ آپ کے دوبارہ قدم بوس ہوا اور معذرت چاہنے لگا کہ مجھے خبر نہ تھی خیر وہ چڑیاولہ شریف گیا اور واپسی پر میرے پاس رکا۔ مجھے کہنے لگا کہ آج مجھ سے بہت بڑی غلطی سرزد ہونے لگی تھی اللہ کا کرم ہوا کہ میں اس سے بچ گیا۔

وہ کہنے لگا آپ نے مجھ پر ایک اور کرم کیا کہ میرا ایک مسئلہ تھا انہوں نے حل کر دیا۔ حالانکہ میں نے ان کو بتایا بھی نہیں تھا صرف دل میں ہی خیال کیا تھا کہ حاجی صاحب ولی اللہ ہیں وہ فرمائیں تو فیصلہ میرے حق میں ہو جائے۔ اس ڈرائیور کا نام جان محمد تھا۔ اور اس کی زمین کا مسئلہ تھا۔ آپ کی دعا کے بعد اس کے مقدمے کی تاریخ آئی تو فیصلہ اس کے حق میں ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد جان محمد مجھے ملا کہنے لگا کہ زمین کا فیصلہ میرے حق میں ہو گیا ہے۔

روایت چوہدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- میں سیالکوٹ میں تعینات تھا اے ایس پی نے مجھے کہا کہ جمعہ کے دن تم نے گاڑیوں کے چالان کرنے ہیں چنانچہ بوجہ مصروفیت۔ چڑیاولہ شریف حاضری نہ دے سکا میں فارغ ہو کر بڑی پریشانی کی حالت میں چوکی میں بیٹھا ہوا آپ کو یاد کر رہا تھا کہ حضرت قبلہ بمعہ خلیفہ عنایت صاحب، ایوب صاحب اور محمد حسین تشریف لے آئے۔ آپ مجھے اپنے ساتھ امام صاحب دربار لے گئے آپ نے مجھے علیحدہ کر کے فرمایا کہ اتنا سختی کے

marfat.com

ساتھ یاد نہیں کرتے۔ مجھے بہت کام ہوتے ہیں ساتھ ہی آپ نے ۲ روپے عطا کیے فرمانے لگے آج آپ نے بختی سے یاد کیا کہ میں جمعہ پڑھنے کے ساتھ ہی ان کو ساتھ لیکر آ گیا ہوں۔ آپ نے جونہی یہ بات فرمائی تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

حاجی محمد عارف صاحب (وزیر آبادی) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے بلایا میں بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجھے طلب کیا ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے ایک ہاتھ میرے سر پر رکھا دوسرے ہاتھ سے میری پشت پر تھپکی دی اور فرمایا کہ اللہ اچھا کرے گا یہ جملہ تین دفعہ دہرایا۔ وہاں پر موجود میرے پیر بھائی یہ واقعہ دیکھ رہے تھے ساتھیوں نے مجھے کہا کہ آج سرکار آپ پر بڑے خوش ہیں ۔جمعۃ المبارک کے بعد واپس گھر آ گیا خوشی کے ساتھ تھوڑا متفکر بھی ہوا کہ نہ جانے کیا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ دن گزرنے لگے حتی کہ منگل کے دن میرے والد صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی۔ فرمانے لگے مجھے کسی اچھے سے ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔ وزیر آباد سے پھر گوجرانوالہ لے گیا۔ وہاں ایک ہسپتال میں داخل کروایا مگر رات بارہ بجے ابا جی کا وقت آخر آن پہنچا اور ابا جی کی روح پرواز کر گئی۔ پھر اچانک میرے ذہن پر خیال دوڑ گیا کہ آپ نے اسی سانحہ کی بختی کو کم کرنے کے لیے اور برداشت کی ہمت عطا فرمانے کے لیے تسلی دی تھی ۔ میں نے آپ کے حضور پیش ہو کر کہا کہ حضور! دعا فرما دیجئے گا۔ آپ نے حاجی عنایت صاحب کو فرمایا کہ چل چلیں صوفی عارف کے والد فوت ہو گئے ہیں وہاں پتہ نہیں کون جنازہ پڑھائے گا۔ ہماری مسجد میں امام کوئی نہ تھا۔ ہم نے ایک ایسے آدمی کو کہا کہ وہ جنازہ پڑھائے جو کہ دیوبندی خیال کا تھا۔ مگر شرط یہ لگائی کہ اگر میرے مرشد پاک آ جائیں تو آپ پڑھائیں گے اگر تشریف نہ لائے تو آپ کے امام پڑھائیں گے۔ خیر آپ سرکار تشریف لے آئے اور آپ نے ہی میرے والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

بشیر صاحب اس واقعے کے راوی ہیں میرے والد صاحب نے قسطوں پر بھینس (گھمنی نزد ادھ والی کھوئی) دی ہوئی تھی ۔ وہ اس کی قسط جو ۱۰۰ روپے ماہانہ تھی ، لینے گئے ۔انہوں نے رات کو وہاں ہی ٹھہر جانے کا ارادہ کیا۔ مگر وہاں اس آدمی سے ناراضگی ہوگئی۔ اس لیے رات اس کے ہاں ٹھہرنے کا جواز نہ رہا۔ وہیں سے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ سردیوں کی رات تھی راستے میں ہی والد صاحب نے پروگرام بنایا کہ میں رات حاجی صاحب کے پاس شاہدولہ دربار پر جاؤں گا۔ جب شاہدولہ چوکی کے پاس پہنچے تو خیال آیا کہ ہوسکتا ہے ، حاجی صاحب دربار نہ ہوں اور مجھے چکر پڑ جائے ۔لہذا بہتر ہے کہ میں جی ٹی روڈ کی طرف

marfat.com

چلوں جہاں سے گھر بھی قریب ہے۔ چنانچہ وہ دربار کی طرف جانے کی بجائے گھر کی طرف چل پڑے۔ غلہ منڈی ریلوے روڈ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ کیا دیکھا کہ سامنے سے سرکار حاجی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں سڑک سے تھوڑا سا دور ہو گیا کہ اب حاجی صاحب مجھے نہ دیکھ پائیں اور گزر جائیں لیکن وہ اسی طرف آنے لگے۔ جب قریب ہوئے تو والد صاحب نے فرمایا کہ حاجی صاحب آپ اس وقت سردی میں ادھر کہاں۔ فرمانے لگے چلو دربار چلیں والد صاحب نے کہا کہ نہیں۔ میں گھر جاؤں گا اور پھر مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ والدہ صاحبہ گھر میں ہیں وہاں دربار پر تو کوئی والدہ نہیں۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ روٹی والدہ نہیں دیتی روٹی تو اللہ دیتا ہے۔ وہاں میرے ساتھ چلیں روٹی ملے گی۔ والد صاحب نے کہا کہ حاجی صاحب گھر چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور جانور بھی ہیں فرمانے لگے کہ اچھا تو پھر رکھوالی کے لیے جانا ہے۔ اگر یہاں سانس ہی رک جائے تو پھر رکھوالی کون کرے گا۔ حاجی صاحب سے پوچھا کہ آپ س وقت اتنی سردی میں ادھر کہاں آ نکلے۔ فرمانے لگے کہ میں بیٹھا ہوا تھا مرشد پاک نے فرمایا کہ تیرے بھائی نے ارادہ بدل لیا ہے۔ والد صاحب نے تسلیم کیا کہ میں نے پہلے یہی فیصلہ کیا تھا کہ آج رات حاجی صاحب کے پاس قیام کروں گا لیکن پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے آپ وہاں نہ ہوں۔ تو یہ سوکر ارادہ بدل لیا۔ والد صاحب کہتے ہیں جب ہم دربار شریف پہنچے تو دروازہ پر ایک آدمی کھانا لیے کھڑا تھا۔ روٹیاں، سالن، کھیر۔ حاجی صاحب فرمانے لگے کہ آپ کھائیں میں آپ کے لیے کچھ اور کرتا ہوں۔ والد صاحب نے کہا کہ نہیں اتنا کچھ ہی کافی ہے۔ روٹیاں تو والد صاحب نے کھا لیں اور کھیر دونوں بھائیوں نے مل کر کھائی۔

marfat.com

دعا سے اولاد کی نعمت

روایت محمد یوسف صاحب آف کالو پورہ:- میری بیوی بفضل تعالیٰ دوسری بار امید سے تھی- میں نے سرکار سے دعا کے لیے کہا- فرمانے لگے اللہ کرم کرے گا- دوسری بار میں نے پھر کر یہی عرض دہرائی کیونکہ میرے دل کی خواہش تھی کہ میرے دو بیٹے ہو جائیں- آپ نے فرمایا جاؤ اللہ لڑکا دے گا اور جوڑی ہو جائے گی بس اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور بیٹا پیدا ہوا- میں قبلہ حاجی صاحب کے پاس کچھ مٹھائی لے گیا اور عرض کی کہ حضور بیٹا ہوا ہے- آپ بڑے خوش ہوئے فرمانے لگے کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کا ہی بیٹا ہے جو چاہیں رکھ دیں فرمانے لگے اچھا احمد دین یا محمد دین رکھ لو- جب ۴۰ دن پورے ہوئے تو میں اسے اٹھا کر آپ کی خدمت اقدس میں لایا- اس وقت آپ حجرہ مبارک میں آرام فرما تھے- میں نے بیٹے کو آپ کے ساتھ لٹا دیا- پھر آپ نے دم کیا اور پیار کر کے فرمانے لگے اب اس کا اٹھا لو اس کا نام احمد دین رکھ دیا ہے- آپ نے فرمایا بڑے بیٹے ہوں گے ہم تو ادھر خزانے لٹانے کے لیے ہی تو بیٹھے ہوئے ہیں-

روایت چوہدری نیاز احمد ولد حسین محمد (صوبیدار)

میرا بھانجا اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا تھا- میں نے آپ سے عرض کی کہ یہ اب دوسری شادی کرنا چاہتا ہے آپ کرم فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کو اولاد عطا فرمائے آپ نے دعا فرمائی- اب اس کی دو بچیاں اور ایک لڑکا ہے-

میری چھوٹی ہمشیرہ شادی کے ۹ سال بعد اولاد سے محروم تھی تو بہنوئی نے مارا وہ دوسری بہن کے پاس سرگودھا چلی گئی- آپ کو پتہ چلا تو پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس کی اولاد کوئی نہیں اس لیے بہنوئی دوسری شادی کرنا چاہتا ہے- آپ دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی- اس وقت اس کے ۳ بچے ہیں-

روایت چوہدری محمد یوسف صاحب مسلم آباد:- میرے سالے کی شادی کو ۵ سال گزر گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی- میری بیوی نے ایک دن کہا کہ چلو میں آپ کو اپنی سرکار کے پاس لے کر چلوں- ان کو ساتھ لیا اور سرکار کے پاس پہنچ گئے- عرض کیا کہ ان کے لیے دعا فرمائیں- فرمانے لگے اچھا یہاں جڑیاولہ شریف تو روز آپ نہ آسکیں گے گجرات میں شاہدولہ صاحب ۴۰ روز شام

کے وقت حاضری ضرور دیں- چاہے ماہواری ہی کیوں نہ ہو- مگر ان دنوں میں باہر جہاں جوڑے اتارتے ہیں وہاں ہی کھڑا ہو کر دعا مانگ لیتی ہے- اس بچی نے ۴۰ روز حضرت شاہ دولہ دربار شریف حاضری دی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم کیا-

ہمارے گھر کے سامنے سراں والے مشہور ہیں ان کے بھی اولاد نہ تھی- وہ میری بیوی کے پاس بیٹھتی تھی ایک دن وہ کہنے لگی مجھے بھی ساتھ لے چلو- جب وہاں سرکار کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ آپ ایسا کریں کہ بھمبر میں فلاں دائی ہے اس سے علاج کروائیں اللہ کرم کرے گا- وہ اپنی بیوی کو دائی کے پاس لے گیا دائی نے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹا عطا فرمایا- بیٹے کی خوشی میں ۲ کلو مٹھائی سرکار کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا جوڑی بنانی ہے- تو ۱۰۰۰ روپے دیں مگر وہ شخص ۱۰۰۰ روپے نہ دے سکا- اس کا خیال تھا کہ دائی کے علاج سے لڑکا ہوا ہے- اس لیے ان کو کیوں پیسے دوں- بعد میں ۶ ماہ وہ دائی کا علاج کرتے رہے مگر جوڑی نہ بنی- وہ لڑکا جب ۴ سال کا ہوا تو اس کی آنکھیں خراب ہو گئیں- اس نے کافی علاج کیا مگر افاقہ نہ ہوا- پھر اس کو کسی نے مشورہ دیا کہ حاجی صاحب کے پاس چلا جا- وہ لڑکے کو لیکر آپ کے پاس آ گیا اور آپ سے عرض کیا کہ اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں فرمایا اپنا زور لگا لیا ہے ناں! پھر فرمایا اس کی آنکھیں ہیں ہی ٹھیک- آپ نے اپنا لعاب مبارک اس کی آنکھوں پر لگایا تو آنکھیں ٹھیک ہو گئیں-

ہمارے ایک پڑوسی تھے اس کی عورت کو اٹھراہ کی بیماری ہو گئی- اس نے میری بیوی سے اس کا ذکر کیا میری بیوی اسے لے کر چڑیاولہ شریف پہنچ گئی- سرکار سے عرض کی کہ یہ بیمار ہے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا کہ جب بیڑا غرق کر لیتے ہیں تو میرے پاس آ جاتے ہیں- آپ نے اس کو چینی دم کر کے دی اور فرمایا کہ اللہ کرم کرے گا- چینی کھاتی رہی اور وہ صحت یاب ہو گئی اور اس کے باقی کے بچے تندرست پیدا ہوئے-

میرا ایک شاگرد تھا اس کا نام محبوب تھا میں نے ہی اس کی شادی کروائی تھی- ۵ سال گزر گئے کوئی اولاد نہ ہوئی- ایک رات کو محبوب کے والدین اور بھائیوں نے مشورہ کیا کہ اس عورت سے تو کوئی اولاد نہیں ہوئی اس لیے اس کی ایک اور شادی کر دیں- محبوب کی بیوی نے یہ بات سن لی- اس نے اپنے دیور کے ذریعے مجھے بلایا اور صورتحال سے مطلع کیا- میں نے اس کو تسلی دی اور اس کے خاوند محبوب سے کہا کہ اپنی بیوی کو لے کر میرے ساتھ چڑیاولہ شریف چلو- جب ہم آپ کے آستانے پر پہنچے اس وقت آپ

marfat.com

دربار شریف کی تعمیر میں مصروف تھے- آپ سے دعا کے لیے عرض کی آپ نے فرمایا کہ اچھا آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں- اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا- حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ان کو چائے پلائی - اللہ نے کرم کیا کہ اس کو اسی ماہ امید ہوگئی لیکن چوتھے ماہ اس کو دوبارہ حیض آنا شروع ہو گیا- محبوب میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی بیمار ہوگئی ہے- میں نے کہا کہ اچھا تم اس کو گاڑی میں بیٹھا کر میرے پاس لے آؤ- وہ اسی وقت گیا اور اس کو لے آیا- میں نے اس کی بیوی اور اپنی بیوی کو گاڑی میں بٹھایا اور چڑیاولہ شریف پہنچ گئے ہم نے دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے اور خود سرکار ٹیک لگا کر چادر اوڑھ کر آرام کر رہے ہیں- ہم آپ کے پاس بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ سرکار! اللہ پاک سے پورے فضل کی دعا فرمائیں یہ تو بیمار ہوگئی ہے- فرمانے لگے نہیں نہیں- اس کو کیا ہے یہ تو ٹھیک ہے آپ اٹھے اور ایک مخانہ اور ایک موتیے کا پھول اس کو دیا اور فرمایا یہ کھالو ادھر میری بیوی کی طرف نگاہ پڑی تو فرمایا میری بیٹی کو کیا ہوا ہے- میں نے عرض کی کہ یہ صابن بنا رہی تھی کہ آنکھ میں کاسٹک سوڈا پڑ گیا- فرمانے لگے اچھا پھر تم ناراض ہوئے ہو نا ں میں نے اقرار کیا فرمانے لگے تم کو تو منع کیا ہے کہ اس سے ناراض نہ ہوا کر- آپ دوبارہ متوجہ ہوئے اور اپنا لعاب مبارک آنکھ پر لگایا اور فرمایا کہ آنکھ ٹھیک ٹھاک ہے- اس کو کیا خرابی ہے یہ ٹھیک ہے- ہم اجازت لیکر واپس آ گئے راستے میں میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو پوچھ اس کی کیا حالت ہے اس نے بتایا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں-

اس کے دن گزرتے رہے ابھی وقت پورا نہ ہوا تھا کہ وہ پھر بیمار ہوگئی محبوب اس کو لے کر لیڈی ڈاکٹر بدھ سنگھ کے پاس چلا گیا- اس نے کہا کہ بچہ کو ضائع کرنا پڑے گا اگر یہ نہ کیا گیا تو دونوں کی جان کو خطرہ ہے- محبوب یہ بات سن کر میرے پاس آ گیا میں ناراض ہوا کہ تم حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس کیوں نہیں گئے- بہر کیف ہم پچھلے پہر سرکار کے پاس پہنچ گئے- اس وقت آپ چائے پلا رہے تھے- ہم نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس نے جلاب دے دیا ہے تم فوراً بیوی کو گھر لے جاؤ میرے شاگرد نے دوبارہ مجھے کہا تو آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا اس کو کسی علاج کی ضرورت نہ ہو گی ان شاء اللہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا- ہم واپس آ گئے اور محبوب بیوی کو لے کر گھر چلا گیا- اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند سا بیٹا عطا کیا- (سبحان اللہ عزوجل)

روایت حاجی محمد الطاف صاحب - ایک ڈرائیور ملک نامی چڑیاولہ شریف کی طرف بس چلاتا تھا اس نے بتایا کہ میں چڑیاولہ شریف اڈہ پر صبح صبح کھڑا تھا کہ حضرت قبلہ حاجی

marfat.com

صاحب آ گئے- فرمانے لگے اگر بیٹا لینا ہے تو ۱۰ روپے نکال- اسے وقت میری جیب میں کوئی پیسے نہ تھے مگر آپ فرمانے لگے- وقت اچھا ہے جلدی کر پیسے نکال- میں نے کہا سرکار! بھمبر سے واپس آ کر پیش کردوں گا تو آپ نے فرمایا نہیں ابھی اور اسی وقت ۱۰ روپے نکال اگر بیٹا لینا ہے- میں نے بابو اکرم کو آواز دی کہ مجھے جلدی سے ۱۰ روپے دیں جب بابو اکرام صاحب نے سرکار کو کھڑے ہوئے دیکھا تو وہ دوڑتا ہوا آیا اور مجھے ۱۰ روپے دیئے اور میں نے حضرت قبلہ حاجی صاحب کو پیش کردیئے پھر فرمانے لگے دعا مانگیں میں بھی دعا کرتا ہوں اور آپ بھی دعا کریں پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑا پیارا بیٹا عطا کیا- اس کا نام انہوں نے احسان رکھا- یاد رہے کہ ملک صاحب نے دو شادیاں کی تھیں اور دونوں سے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی-

روایت عنائت بیگم زوجہ محمد حسین :- آپ کے در کی حاضری دیتے ہوئے مجھے ۲۵ سال گزر چکے ہیں- اس دوران میں چوہدرانیوں کے ساتھ آیا کرتی تھی- اور ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتی تھی- ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی کوئی پیر ہے جو دل کی نہ جانے اس کے بچے فوت ہو جاتے ہیں اللہ کرے اس کا بیٹا ہو- وہ سوکھے گا نہیں وہ مرے گا نہیں وہ بڑا ہو گا پڑھے گا- جب اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا تو میں ۴۰ دن کے بعد حاضر خدمت ہوئی- فرمانے لگے نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ صفدر حسین- فرمانے لگے ناں ناں اس کا نام تو غلام غوث ہے-

روایت مستری محمد حسین صاحب :- میرا ایک ہی بیٹا محمد یوسف تھا اور مجھے صرف ۵ مرلہ جگہ لینے کی توفیق تھی آپ فرماتے تھے نہیں ہم نے ۱۶ مرلے جگہ لینی ہے- میں نے عرض کی کہ حضور! میرا ایک بیٹا ہے اس کے لیے ۵ مرلے ہی جگہ کافی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تم کو غلام غوث شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر دوں گا- میں نے عرض کی کہ حضور! میری بیوی ٹی بی کی مریضہ ہے پہلے شکر یئے شریف والے پیروں نے مجھے بچہ لیکر دیا تھا- چلو ٹھیک ہے آپ کی بھی ایک نشانی میرے پاس رہے گی- آپ نے ۱۶ مرلے کے نصف پر محمد یوسف کے لیے کچھ تعمیر کرنے کی اجازت فرمائی- اور بقیہ آدھی جگہ غلام غوث کے لیے رکھ لی- جب وہ آئے گا اس کے لیے بنائیں گے- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایک سال بعد غلام غوث کی پیدائش ہوئی میرے بھائی ولائت خان نے جا کر آپ کو خبر دی- آپ اسی وقت خوشی سے ولائت کے ساتھ ہو لیے- فرمانے لگے میں نے یہ بچہ شاہدولہ صاحب سے لیکر دیا ہے اس کا نام غلام غوث رکھوں گا اور گڑھتی بھی میں خود ہی دوں گا میری بیوی مسکراتی رہی میں نے عرض کی کہ حضور! یہ نماز نہیں پڑھتی- آپ نے فرمایا بچیا! جب فرشتہ آئے اس کو کہہ دینا کہ میں حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی

marfat.com

روٹی پکانے والی ہوں۔

روایت محمد افضل، سکھ چین پور:۔ جن دنوں آپ سی ایم ایچ کھاریاں ہسپتال میں داخل تھے۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ کا ہی واقعہ ہے کہ دن کے تقریباً ۱۰ بجے کے قریب ایک میڈیکل سپیشلسٹ کیپٹن ڈاکٹر محمد تاج آئے اس نے آپ کو بڑی ادب کی نگاہ سے دیکھا اور بڑے اچھے طریقے سے چیک آپ کیا اس کے بعد ڈاکٹر محمد تاج آپ کی طرف مخاطب ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیر صاحب میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گھر بچہ عطا کرے۔ چونکہ میرا کوئی بچہ نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کی عرض منظور کر لی اور سب کو حکم دیا کہ اس کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ حسب فرمان تمام نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے گا۔ مگر جب تمنا پوری ہوگی تو ہمارے آستانہ پر حاضری دینا ہوگی۔ چنانچہ حسب فرمان کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے کیپٹن ڈاکٹر تاج کے گھر بچہ عطا کیا۔ اور اس خوشی میں وہ باقاعدہ چڑیاولہ شریف آ کر آپ کے حضور حاضر ہوا۔

روایت صوفی محمد ارشاد سکنہ چڑیاولہ شریف:۔ مجھے اللہ تعالیٰ عزوجل نے یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔ اس دفعہ میری بیوی پھر امید سے تھی۔ ایک دن میں کچھ عرض کرنا چاہتا تھا لیکن جرات نہ کر سکا۔ خود ہی فرمانے لگے اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا میں چڑیاولہ شریف سے واہ کینٹ چلا آیا تو میرے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب خود میرے غریب خانہ میں تشریف لے آئے اور میری بیوی کو دو چھوہارے دیئے اور فرمانے لگے پتر یہ کھا لینا۔

چند دنوں بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا۔ اس کے بعد میں گھر گیا آپ کی خدمت میں حاضری دی اور نام کے متعلق عرض کیا تو فرمانے لگے یہ سب نام حضور پاک ﷺ کے یار غار رضی اللہ عنہ کے ہیں محمد صدیق، محمد رفیق، محمد عتیق جو مرضی ہو رکھ لیں پھر میں نے محمد صدیق نام رکھا۔ دوسرا بیٹا اللہ تعالیٰ نے دو سال کے بعد عطا فرمایا اس کا نام بھی آپ کے ارشاد کے مطابق میں نے محمد رفیق رکھا۔ جب بھی میں کبھی محمد رفیق کو اپنے ہمراہ لیکر مسجد میں جاتا تو حاجی صاحب مذاق فرماتے یہ چھوہارے دیکر اللہ تعالیٰ سے لیے ہیں۔ محمد رفیق سے آپ خصوصاً بہت پیار کرتے تھے۔

روایت مستری محمد حسین:۔ ایک دفعہ جیٹھ کی کڑی دھوپ میں حضرت قبلہ حاجی صاحب ہمارے یہاں بیٹھے تھے میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! یہاں پر چھاؤں نہ کر لیں؟ میں نے ایک طرف بوریوں کا ٹاٹ تان لیا ایک پائپ تھا وہ میں نے لگا لیا مگر دوسری طرف لگانے کے لیے

marfat.com

کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے کوئی ڈنڈا عنایت فرمائیں- آپ نے فرمایا ہم نے جو پہلے حجرہ بنایا ہوا تھا وہاں پر شیشم کے درخت کوئی سال سے کاٹ کر رکھے ہوئے ہیں- آپ نے فرمایا کہ جاؤ وہاں سے ایک ڈنڈا بنا کر لے آؤ- میں مسجد سے ایک ۱۰ فٹ لمبا ڈنڈا لے آیا- آپ نے فرمایا کہ اب میں خود اس ڈنڈے کو اپنے ہاتھ سے لگاؤں گا دکان سے ایک لوہے کا کلہ لے کر ہتھوڑے سے ٹھونکنا شروع کر دیا جب وہ تقریباً دو فٹ گہرا ہو گیا اس کو نکال کر آپ نے وہ شیشم کا ڈنڈا لگا دیا پھر فرمانے لگے اس کے ساتھ ترپال باندھ دے- حکم ربی سے شاہدولہ کی برکت سے یہ درخت ہو گا میں نے عرض کیا کہ حضور! سوکھی لکڑی بھی کبھی سبز ہو سکتی ہے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کو طاقت حاصل ہے کہ وہ سوکھے بندوں کو ہرا کر دیتا ہے- تم کو اب تک یقین نہیں آیا- تمہاری بیوی سوکھی تھی اسے اللہ نے غلام غوث دے دیا ہے- ساون کے دن آئے بارشیں شروع ہوئیں وہ شاخ پھوٹنی شروع ہو گئی میں نے آپ کو مطلع کیا کہ حضور آپ! کی ٹاہلی تو پتے نکالنے لگی ہے- آپ نے آری لے کر جتنی اوپر سے خشک تھی، کاٹ دی وہ آج بھی موجود ہے اس کے پتے دوسری ٹاہلیوں سے مختلف ہیں۔

روایت محمد اشرف صاحب:- ایک دن میں آپ سے عرض کیا۔ حضور! میرا صرف ایک بچہ ہے اور ۴ بچیاں ہیں۔ خدا نہ کرے اگر ایک بچے کو کچھ ہو گیا تو میں تو دنیا سے بے نشان ہی جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ چوہدری صاحب اللہ کرم کرے گا۔ اور آپ کی دلی مراد پوری ہو گی۔

۱۰ ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بچہ عطا فرمایا جس دن بچہ پیدا ہوا میں اس دن گھر پر ہی تھا صبح صبح واپس جب اپنی ڈیوٹی پر پہنچا تو آپ تھنڈر سے بڑھنگ آ رہے تھے دور ہی سے مجھے دیکھ کر زور زور سے فرمانے لگے سلطان محمود کیسا پیارا نام رہے گا؟ میں گھر میں نومولود کا نام مظہر رکھ کر آیا تھا- جب آپ قریب آئے تو فرمانے لگے چوہدری صاحب مبارک ہو میں نے عرض کیا کہ حضور! کس بات کی؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا ہی صاحب نصیب بیٹا عطا کیا ہے مگر آپ نے اس کا نام ٹھیک نہیں رکھا- اس کا نام سلطان محمود رکھیں۔ پھر فرمایا کیسا پیارا نام ہے سلطان محمود آپ نے بہت دعا فرمائی اور کہا یہ آپ کا نام روشن کرے گا-

ایک دن آپ فرمانے لگے چوہدری صاحب! ابھی آپ کے نصیب میں کچھ اور بھی ہے میں نے دریافت کیا حضور! اور کیا ہے فرمانے لگے ابھی دو بیٹے اور ہیں نام بھی ان کے آپ ہی نے رکھے ایک کا نام عبدالشکور اور دوسرے کا نام عبدالرحیم۔

marfat.com

روایت چوھدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- میری ازدواجی زندگی اولاد کی نعمت سے محروم تھی-ایک دن صبح آپ کے لنگر خانے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ناشتہ تیار کیا ایک نابینا حافظ صاحب ایک میں اور آپ سرکار تھے ایک دو اور آدمی تھے سب نے ناشتہ کیا۔ناشتہ کے بعد آپ برتن صاف کرنے لگے باقی کام بھی خود ہی کیا اور فرمانے لگے شاہ جی یہ بچہ بڑا اچھا ہے پولیس میں ملازم ہے دعا کریں کہ اللہ عزوجل اس کو بچے دے۔حافظ صاحب کہنے لگے کہ نیکی کے کام میں دیر نہ کرنی چاہئے۔پھر آپ نے دعا مانگنی شروع کی۔دعا کے دوران آپ رو پڑے ۱۲ سال بعد اللہ عزوجل نے مجھے صاحب اولاد کر دیا یہ سب آپ کی نظر کے طفیل ہے۔

روایت حاجی محمد عارف صاحب وزیر آبادی:- میری شادی کو سات سال گزر گئے بہت علاج کروایا دعائیں کروائیں اور ہر طریقہ آزما چکے مگر اولاد کی نعمت سے محروم رہے آخر قدرت نے ہماری مدد فرمائی اور ہمارے اپنے محلے کی رہنے والی ایک عورت نے ہمیں کہا کہ آپ دونوں میاں بیوی حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جنڈیالہ شریف کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے-ان کی توجہ سے اللہ تعالیٰ عزوجل ضرور کرم فرمائے گا - ہم دونوں جنڈیالہ شریف پہنچے اور دریافت کیا کہ حاجی صاحب سرکار کہاں ہیں؟ بتایا گیا کہ ادھر ہی ہیں تم لوگ انتظار کرو- حاجی صاحب تھوڑی دیر میں آجائیں گے خیر ہم مسجد شریف کی زیارت کرتے کرتے پہلی منزل پر گئے تو کیا دیکھا کہ ایک درویش کامل چارپائی پر اپنے بازوؤں کا تکیہ بنا کر آرام فرما ہے میرے دل نے گواہی دی کہ حاجی صاحب یہی ہیں- میں اپنی بیوی کو لے کر قدموں کی طرف بیٹھ گیا-تھوڑی دیر کے بعد آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا آپ کدھر سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہم علامہ ہزاروی کے شہر سے آئے ہیں۔فرمانے لگے کہ اے وزیر آباد والو!تم نے ہزاروی صاحب کی کوئی قدر نہیں کی-تم لوگ ہزاروی صاحب کو ساری عمر آزماتے ہی آئے ہو تم نہیں جانتے کہ وہ ایک ولی اللہ تھے-تم لوگ ان کی پہچان نہیں کر سکے- میں نے عرض کی حضور! آپ نے درست فرمایا-وزیر آباد والے تو اسی کھوج میں رہے کہ وہ دولت کدھر سے لاتے ہیں-

پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور! ایک چھوٹی سی گزارش ہے فرمانے لگے بتاؤ کیا بات ہے میں نے کہا کہ حضور! جہاں دنیا کی ڈاکٹری ختم ہو جاتی ہے سنا ہے وہاں سے فقیر کی شروع ہوتی ہے- آپ مسکرانے لگے- آپ کی اس مسکراہٹ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہمارے لیے رحمت بنا دیا۔ ہماری تمام تنگیاں اور کمیاں ختم کر دیں-

marfat.com

فرمانے لگے بھمبر میں ایک دائی کے پاس جاؤ میرا نام لینا تو وہ آپ کو دوائی دے گی- اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا - میں اور میری بیوی بھمبر اس دائی کے پاس گئے اور دوائی لی- میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ ہم نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی ہر کسی کو آزما لیا ہے-۱۹۷۱ء میں سرگنگا رام ہسپتال میں ڈاکٹر بلقیس فاطمہ سے علاج کروایا تو اس نے رپورٹ میں لکھا کہ اس عورت سے کوئی بچہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اولاد پیدا کرنے والی نسیں ہی ختم ہو چکی ہیں-لیکن اب کے صرف ڈیڑھ ماہ علاج سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلی بیٹی عطا فرمائی- پھر بیٹا عطا فرمایا اور اس کے بعد دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں- یہ سب آپ کی نگاہ کرم سے ہوا۔

marfat.com

نگاہ فیض ولایت کرامتیں ان کی

روایت چوھدری احمد دین :- ۱۹۶۴ء کو میں مال خانہ گجرات میں محرر تھا- میرے مرشد حاجی چنن دین میرے پاس تشریف لائے- میں نے خاطر تواضع کی- فرمانے لگے میں پچھلے دنوں آیا تھا آپ سے ملاقات نہ ہو سکی- میں نے عرض کیا کہ میں برسالی گیا ہوا تھا اور واپسی پر چڑیاولہ شریف گیا تھا فرمانے لگے اب میرے پاس آنا جانا بے شک کم کردیں میں نے عرض کیا سرکار آپ کا اپنا مقام ہے- سرکار چڑیاولہ کو محبت سے ملنے جاتا ہوں- فرمانے لگے میں نے آپ کا وہ علاقہ دیکھا ہے جو پانی کی کمی سے ویران ہے- کوئی زمانہ آئے گا کہ وہ مری بن جائے گا مزید فرمانے لگے کہ ہم سپاہی ہیں اور سرکار چڑیاولہ شریف ایس پی ہیں-

روایت محمد افضل :- آپ اپنی زبان مبارک سے جو کچھ فرماتے تھے وہ عملی طور پر سچا ثابت ہوتا تھا- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا- اس نے عرض کیا کہ سرکار! مجھے فلاں تکلیف ہے- فلاں فلاں بزرگ کے پاس فلاں فلاں جگہ گیا ہوں گولڑہ شریف سے بھی ہو آیا ہوں- آپ نے فرمایا کہ یہ بھی گولڑہ شریف ہے تمام بھائی یہاں مل بیٹھتے ہیں جب آپ نے یہ فرمایا کہ ہم سب بھائی یہاں مل کر بیٹھتے ہیں تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا کیسے ممکن ہے کہاں گولڑہ شریف اور کہاں چڑیاولہ شریف؟ مجھے کئی بار خیال آیا کہ یہ کیا مسئلہ ہے چنانچہ دسمبر ۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے میں رات کو حضور قبلہ کے پاؤں کی طرف بیٹھا تھا جب رات کے ۲ بجے تو میرا سر آپ کے قدموں کی طرف جھک گیا اور نیند کے سبب میری آنکھیں بند ہو گئیں- مگر میرا دماغ بالکل حاضر تھا- نیم خوابی کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے حجرہ مبارک میں قد آور اور نورانی چہروں والے بزرگ داخل ہوئے ہیں- کسی بزرگ کا لباس سبز رنگ کا ہے کسی کا سفید رنگ کا- تمام بزرگ آپ کے گرد اگرد چکر لگا رہے ہیں ہر طرف رونق ہے گویا میلے کا سا سماں ہے- میں یہ نظارہ دیکھ رہا تھا کہ آپ وضو کرنے کے لیے اٹھے اتنے میں میری آنکھ بھی کھل گئی- جب آپ باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے باہر چل پڑا چنانچہ آپ مسجد کے صحن میں درخت کے پاس کھڑے ہو کر مجھے فرماتے ہیں کہ میرے پاس سوتے ہو کہیں جان سے بھی نہ ہاتھ دھو بیٹھنا -آپ کے فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ ان پاک ہستیوں کی نورانی تجلیات برداشت کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں- اس دن مجھ پر یہ بات آئینہ کی طرح نمایاں ہو گئی کہ آپ کی زبان سے جو کلمہ نکلتا ہے وہ پورا ہو کر رہتا ہے-

marfat.com

اللہ ہے ان کی طاقت پرواز

روایت گل میر خان صاحب:- ایک دفعہ آپ نے مجھے تھنڈر سے چڑیاولہ شریف کے لیے بس پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے آتا ہوں جب ہم ادھر چڑیاولہ شریف اترے تو آپ دروازے پر کھڑے تھے۔

ایک دفعہ میں تھنڈر مسجد میں گیا تو ادھر سریا پڑا تھا فرمانے لگے کہ اس کو سیدھا کرو- میں چونکہ سریا کا کام بھی جانتا ہوں میں نے وہ سیدھا کر دیا- پھر فرمایا اس کے سرے کو میں خود موڑوں گا- آپ نے ایک ہاتھ سے سریے کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کو ایک سرے سے موڑ کر U بنا دیا- اتنی طاقت آپ میں بطور کرامت تھی۔

چوں عنایت قادر قیوم کرد
درکف داؤد آہن موم کرد

جان داود از شعاعش گرم شد
آہن اندر دست بافش نرم شد

حضرت داود علیہ السلام کی جان اس نور کی شعاع سے گرم ہوی۔ لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہو گیا۔ (مثنوی شریف ۲:۹۲)

آپ نے فرمایا:- ایک دفعہ میں پہاڑ گیا ہوا تھا اور واپسی کے لیے سواری نہ تھی- وہاں کھڑے

marfat.com

ہو کر میں نے سوچا کہ کہتے ہیں اللہ کے ولی آنکھیں بند کرتے ہیں تو کہیں سے کہیں چلے جاتے ہیں آج میں بھی آنکھیں بند کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کدھر جاتا ہوں۔ جب میں نے آنکھیں بند کیں اور کھولیں تو دیکھا کہ میں اپنے حجرے میں کھڑا تھا۔

روایت اخلاص خان:۔ آپ بڑے جلالی، بہادر، نڈر اور بلند حوصلہ تھے۔ آپ نے اس جگہ کو آباد کرنے کے لیے دن رات ایک کیا ہوا تھا۔ لوگوں نے آپ کو گالیاں دیں مگر آپ نے ہمیشہ دعائیں دیں آپ اکثر شعر پڑھا کرتے تھے۔

جنگل دے وچہ منگل کردا لگیاں چین دوکاناں

شالا تتی واہ نہ لگے علی دیا پہلواناں

آپ ایک دن فرمانے لگے بابا شاہدولہ صاحب اور داتا صاحب مسجد میں تشریف لائے میں اپنے کام میں مصروف تھا یہ دونوں بزرگ آپس میں محو گفتگو تھے کہ آج اگر کسی نے ہمارے بیٹے کے ساتھ کوئی شرارت کی تو ہم اس کو ضرور سزا دیں گے میں اپنا کام کرتا رہا اس دن کئی لوگوں نے یہ پروگرام بنایا ہوا تھا کہ شام کے بعد یہ درویش جب باہر نکلا تو اس کو قتل کر دیں گے۔ مجھے کسی قسم کا خوف یا ڈر نہ تھا کیونکہ فقیر کے سامنے یہ دنیا دار مکھی کی طرح ہوتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان کو مارنا یا ان کے ساتھ سختی کرنی ہوتو ہمارے یہاں آنے یا کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو ان کا کام ہے سمجھیں یا نہ سمجھیں اور یہ کام ہمارا ہے ہم نے اپنی ڈیوٹی کرنی ہے انہوں نے اپنی ڈیوٹی کرنی ہے۔

ایک دفعہ پانی کی ٹینکی (کنکریٹ کی بنی ہوئی) اٹھا کر دوسری جگہ رکھنا تھی۔ مستری مزدور اور باقی لوگ سارا دن لگے رہے مگر کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ فرمانے لگے اب آپ سب لوگ چھوڑ دیں میں رات کو اس کو کرلوں گا۔ صبح سب لوگ آئے تو دیکھا کہ ٹینکی اپنے صحیح مقام پر پڑی ہوئی تھی۔

جب جامع مسجد شاہ ولائت علی پورہ شریف گجرات کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ نے اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ میں ۷۵ اینٹیں ایک ہی وقت میں اٹھا لیتا تھا اور جب بھرتی ڈالی گئی تو میں نے ایک بڑا سا ٹوکرا رکھا ہوا تھا جس سے میں بھرتی ڈالتا تھا۔

روایت محمد خان صاحب:۔ ان دنوں گندم کے فارمی بیج نہ ہوتے تھے۔ تھوڑی سی گندم ہوتی لوگ مکئی اور باجرے کی روٹی کھاتے بس یہی سادی اور روکھی سوکھی خوراک کھائی اور اللہ نے اتنی طاقت دی۔

marfat.com

روایت جناب غلام نبی صاحب :- اللہ کے درویش نے اتنی طاقت ہوتے ہوئے اپنے جسم کو سنبھال کے رکھا۔

روایت جناب محمد خان صاحب :- وزیرآباد کے پاس ایک ٹھٹہ گاؤں میں ایک شادی تھی ہم وہاں گئے عبدالواحد نے ایک آئرن رکھی ہوئی تھی۔ بیساکھی کے دن وہ اس آئرن کو وزیر آباد لے آتا اور چیلنج کرتا کہ کوئی اٹھائے مگر کوئی نہ اٹھا سکتا۔ اس کا وزن تقریباً ساڑھے ۵ من تھا۔ جب ہم وہاں گئے تو میں نے حاجی صاحب کو بتایا کہ یہ ہے وہ آئرن۔ وہ بوڑھ کے درخت کے نیچے پڑی ہوئی تھی ارد گرد دیکھ کر فرمانے لگے میں کوشش کرتا ہوں۔ ہاتھ ڈالا اور گھٹنوں تک لے آئے پھر میں نے کہا کہ اب اپنا بایاں ہاتھ اس کے نیچے ڈالیں اور کھسکا کر ناف تک لائیں۔ خیر کندھے تک لے گئے پھر میں نے کہا کہ اب اس کو پھینک دیں۔ فرمانے لگے یہ کوئی زیادہ بھاری تو نہیں اگر میں اس کی دو دن مشق کروں تو اس کو میں آسانی سے اٹھا سکتا ہوں۔

نالہ بھمبر میں جب برساتی پانی آتا تو اس میں پانی اس قدر زیادہ ہوتا تھا کہ بند کے کناروں تک بہتا تھا۔ حاجی صاحب سرکار نے دوسرے گاؤں کھوکھر سے اس میں چھلانگ لگائی اور پل کے قریب آ کر باہر نکل آنا۔ پھر بند کے اوپر واپس جاتے اور پھر چھلانگ لگاتے۔

کنویں کے باہر کھڑے ہو کر اس میں چھلانگ لگا دیتے۔ غوطہ لگا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی طاقت سے نواز ہوا تھا۔

ایک دن ایک بڑی لاٹھی کے دونوں سروں پر دو آدمی بٹھائے اور دونوں نے ایک ایک لڑکا گود میں لے لیا چاروں کو اٹھا کر کمر سیدھی کر دی۔ اتنی طاقت تھی۔

marfat.com

کھانے میں برکت

راجہ مہدی خان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مجھے اپنے چند ایک ساتھیوں سمیت حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں چڑیاولہ شریف حاضر ہونے کا اتفاق ہوا وہاں میرے والد صاحب اور چند دوسرے مقامی عقیدت مند حضرات حاجی صاحب سرکار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حاجی صاحب نے ایک درمیانہ سائز کی چینک سے سب کو چائے پلانی شروع کی اس چینک میں سے جتنی چائے کی پیالیاں بھر دیں اتنی چائے کا چینک کے اندر موجود ہونا ذہن تسلیم نہیں کرتا تھا- جبکہ چائے پینے کے بعد بھی میں نے چینک کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا تو ابھی آدھی سے زائد چائے اس کے اندر مزید پڑی ہوئی تھی- حاجی صاحب کے ہاتھ مبارک کی ایسی برکات دیکھ کر میں ان سے بہت متاثر ہوا-

روایت جسٹس محمد الیاس صاحب (سپریم کورٹ لاہور):- ایک دفعہ میں اپنے بچوں کے ساتھ چڑیاولہ شریف قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے گیا- جب کوٹلہ پہنچے تو شام ہونے والی تھی- ہم شش وپنج میں پڑ گئے کہ شام ہونے والی ہے اور حاجی صاحب کی زیارت بھی کرنی ہے- جب ہم چڑیاولہ شریف پہنچے تو پتہ چلا کہ آپ تھنڈر گئے ہوئے ہیں- ہم ایک دفعہ پھر سوچ میں پڑ گئے -ان دنوں سڑک کچی تھی- راستے میں راہزن بھی ہوا کرتے تھے- بہرکیف ہم تھنڈر پہنچ گئے- آپ مسجد میں تشریف فرما تھے جب ہم جا کر بیٹھے تو خادم کو فرمانے لگے کہ چائے لاؤ- میں نے عرض کیا حضور! ہم نے واپس جانا ہے اور وقت تھوڑا ہے- اس لیے چائے رہنے دیں- آپ فرمانے لگے کہ جب آپ چڑیاولہ شریف پہنچ کر سوچ میں پڑ گئے تھے تو میری توجہ آپ کی طرف تھی جب آپ نے یہاں آنے کا ارادہ کیا تو میں نے بھی چائے کا کہہ دیا تھا- چائے تیار ہے آپ کو زیادہ دیر نہ لگے گی- اتنی دیر میں چائے بھی آ گئی-

چائے ایک چھوٹی سی کیتلی میں تھی اور ہم چھ تھے- آپ پیالے بھر بھر کر دے رہے تھے میری منجھلی بیٹی بڑی حیران ہوئی کہ اتنی چھوٹی سی کیتلی اور اتنی زیادہ چائے- وہ آپ کے قریب ہی بیٹھی تھی اس نے حیرانگی کی حالت میں کیتلی کا ڈھکن جب اٹھایا تو آپ نے فرمایا کہ بیٹی! فقیر کا پردہ ظاہر نہیں کرتے- بظاہر اس کیتلی سے اتنی زیادہ چائے کی توقع نہ تھی-

ایک دفعہ میں اپنی بڑی بیٹی کی شادی کرنے سے پہلے حاضر خدمت ہوا شادی کے بارے میں

marfat.com

عرض کیا کہ قبلہ حاجی صاحب دعا فرمائیں ہمارا پہلا تجربہ ہے- کہیں کھانوں میں کمی وغیرہ نہ ہو جائے- فرمانے لگے نہیں ایسا نہیں ہوگا آپ نے چاول عطا فرمائے اور ہدایت فرمائی کہ یہ چاول ان چاولوں میں ملا دینا- ان شاء اللہ کمی نہ آئے گی جتنے لوگ بھی آئیں گے کھانا کم نہ ہوگا- شادی کا وقت آیا کافی لوگ آئے بڑی عزت سے ہمارا وقت گزرا- (سبحان اللہ عزوجل)

روایت مستری محمد حسین:- آپ اکثر ایک کیتلی میں چائے لے کر آتے ساتھ ۱۵-۲۰ پیالے لے آتے- ہم حیران ہو کر عرض کرتے کہ حضور! ہم تو تین ہی ہیں اور ۱۵-۲۰ پیالے ہیں آپ ایک پیالی میں چائے ڈالتے اور ایک گھونٹ بھرتے اور آگے رکھ لیتے اور کیتلی کے اوپر ہاتھ رکھ دیتے ہمیں بڑی طلب ہوتی کہ آپ ہمیں چائے دیں اور ہم جا کر اپنے کام لگیں مگر آپ کوئی نہ کوئی مسئلہ ہمیں بتانا شروع کر دیتے حتیٰ کہ پیالوں کی تعداد کے مطابق مہمان آ جاتے- اور تب آپ پیالوں میں چائے ڈالتے اور تقسیم فرماتے- ہمیں بڑا تعجب ہوتا کہ چھوٹی سی کیتلی سے چائے کے پیالے اتنے کیونکر پورے آئیں گے مگر اللہ کی ایسی رحمت ہوتی کہ ہر آدمی کو دو دو پیالے چائے پلاتے اور چائے پھر بھی بچ جاتی تھی-

جھوٹا اپنا دے بندے نوں کرم ہو وے جنابوں

روایت سردار علی ونڈ حسین محمد:- حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ چائے کی درمیانے سائز کی کیتلی میں چائے ڈال کر لے آتے اور جمعہ کے بعد جتنے بھی لوگ ہوتے ان کو اس کیتلی سے پلاتے جاتے- کیتلی لا کر ایک پیالی میں چائے ڈالتے اور ایک گھونٹ بھر کر واپس کیتلی میں انڈیل دیتے اور اوپر سے بند کر دیتے- سب لوگ چائے پیتے مگر چائے تھی کہ ختم نہ ہوتی- آپ چائے خود کیتلی سے پیالوں میں ڈالتے- اسی طرح سالن بھی تھوڑا سا جھوٹا کر کے واپس دیگچے میں ڈال دیتے اور اوپر سے بند رکھتے- جو کوئی ایک دفعہ کھا جاتا ہمیشہ دوسری بار کھانے کی خواہش کرتا رہتا اپنے عقیدت مندوں کو اکثر جھوٹا کھلاتے پلاتے تھے

روایت چوہدری محمد یوسف صاحب:- مسجد شریف کی چاردیواری بن چکی تھی ابھی چھت ڈالنی تھی- چادریں باندھ کر نماز جمعہ ادا کرتے تھے- ملتان سے ایک بزرگ اور ان کے ساتھ دو عدد بڑے صحت مند مولوی آ گئے- میرے جانے سے قبل ہی آپ نے ان کے لیے سالن تیار کیا ہوا تھا جب میں پہنچا تو فرمانے لگے روٹیاں لے آ ؤ میں روٹیاں لے آیا- وہ بزرگ خود تو بہت دبلے پتلے تھے

marfat.com

اور دو تین لقمے لیکر پیچھے ہو گئے - مگر وہ مولوی جو تھے انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کہنیاں ماریں اور کھانے کے لیے کمر بستہ ہو گئے - آپ پیالوں میں سالن دیتے گئے اور وہ کھاتے گئے - ۱۳ پیالے انہوں نے سالن کھایا - آپ نے مجھے فرمایا ان مولویوں کا خیال رکھنا - آپ نے فرمایا خوب پیٹ بھر کر کھائیں - وہ جب لنگر کھا چکے تو اب بھی اس چھوٹی سی دیگچی میں سالن موجود تھا - یہ آپ کی کرامت تھی - انہوں نے اتنا کھایا کہ ان کے پیٹ خراب ہو گئے - جمعہ کی نماز کے دو فرض بھی وہ نہ پڑھ سکے اور نماز کے بعد ان کو دست آنے شروع ہو گئے - حتی کہ انہوں نے اپنے کپڑے غلاظت سے بھر لیے - عصر کے قریب آپ نے مجھے پوچھا کہ مہمانوں کا کیا حال ہے - میں نے عرض کیا کہ دستوں سے مر رہے ہیں - فرمانے لگے اچھا ان کو بلا لاؤ جب میں بلانے گیا تو وہ مجھے کہنے لگے ہمارے کپڑے بکسے میں ہیں وہ لا دیں اور پانی کا بھی انتظام کر دیں کہ ہم غسل کر لیں اور آپ سے اس گستاخی و بے ادبی کی معافی بھی لے دیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی - جب وہ کپڑے بدل کر آپ کے سامنے آئے تو آپ نے فرمایا کسی کے لنگ میں ہاتھ ڈالنا عقلمندی نہیں۔ ب وہ آپ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اور معافی کے طلب گار ہوئے کہ بھول ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی کے گھر جا کر اس طرح نہیں کرتے -

روایت حاجی محمد الطاف صاحب: - ایک جمعۃ المبارک میں رانا صاحب کے ساتھ حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زیارت کو گیا رانا صاحب کے ساتھ ان دنوں اتنی زیادہ واقفیت نہ تھی گرمیوں کے دن تھے مجھے بڑی سخت بھوک لگی تھی آپ نے اپنے دست مبارک سے لنگر پکایا ہوا تھا - آپ کا معمول تھا کہ آپ ہر چیز ایک ہی دفعہ ہنڈیا میں ڈال دیتے تھے - اس روز بھی کچھ ایسا ہی لنگر پکا ہوا تھا - پیاز بھی پورے کے پورے ڈال دیئے ہوئے تھے اور لنگر بڑا ہی مزیدار ہوتا تھا - جمعۃ المبارک کے بعد دربار شریف والی جگہ لنگر تقسیم ہوا - مجھے ایک چوتھائی روٹی ملی میں نے دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ بس اتنی روٹی سے تو میری بھوک ختم نہ ہوگی - بہر کیف میں نے وہ ایک چوتھائی روٹی کھا کر پانی کا پیالہ پیا تو میں اس طرح سیر ہو گیا - جیسے نہ جانے کتنی روٹیاں کھا چکا ہوں - اور جی چاہا کہ کوئی کام کیا جائے کہ اس سے کھانا کچھ نیچے ہو جائے -

روایت حجام محمد شریف: - ایک دفعہ دکان پر بورڈ لکھوانا تھا میں نے حاجی الطاف صاحب سے کہا کہ مجھے یہ لکھ دیں انہوں نے کہا کہ جب تک قبلہ حاجی صاحب کی اجازت نہ ہوگی میں کبھی نہ لکھوں گا - میں صبح سویرے آپ کے پاس گیا عرض کی حضور! بورڈ لکھوانا ہے حاجی الطاف صاحب کو

marfat.com

اجازت فرمائیں فرمانے لگے چلو پہلے پانی ڈالو، میں پانی ڈالتا رہا۔ پھر آپ نے پراٹھے پکائے ہوئے تھے چائے بنائی ہوئی تھی ہم پانچ آدمی تھے وہ پراٹھے ہم سے ختم نہ ہو سکے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ایک ہی پراٹھا ختم نہیں ہو رہا۔

راجہ رفیق صاحب (کشمیر تمباکو کمپنی والے) کا بیان ہے مسجد شریف تھنڈر میں تمام مستریوں اور مزدوروں کے کھانے کا بندوبست میں کرتا تھا ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ کھانا ۸ یا ۱۰ آدمیوں کا تھا اور لوگوں کی تعداد تقریباً ۳۵ تھی۔ میں نے لڑکے کو کہا کہ کھانا اور لے آؤ آپ فرمانے لگے نہیں کھانا اور نہیں لانا یہ کھانا ان سے ختم نہیں ہوگا بلکہ اتنے اور بھی آ جائیں تو وہ بھی سیر ہو کر جائیں گے۔ جو کھانا لے آئے ہو وہی سب کھائیں گے تھوڑا ہو یا زیادہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے گا۔ دستر خوان بچھا دیا گیا۔ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے سب مخلوق کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا مگر کھانا ختم نہ ہوا۔

روایت چوہدری صفدر (اے ایس آئی پولیس):- ۱۹۷۷ء کی بات ہے ان دنوں خان زمرد صاحب انسپکٹر اور چوہدری انور صاحب سب انسپکٹر تھے۔ ان کے ساتھ میں جمعہ ادا کرنے چڑیا ولہ شریف جایا کرتا تھا ایک جمعۃ المبارک میں حسب سابق حاضر ہوا ان دنوں مدرسہ زیر تعمیر تھا نماز کے بعد لنگر تقسیم ہوا ہم نے بھی کھایا بعد میں آپ فرمانے لگے خاشا کدھر ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ادھر ہی ہے جی پھر فرمانے لگے پیسے ہیں آپ کے پاس؟ میں نے عرض کیا کہ ۴۰۰ روپے ہیں۔ فرمانے لگے فلاں آدمی کو ۱۰۰ روپے دے دیں فلاں کو بھی ۱۰۰ ادا کر دیں اور اس طرح ۴۰۰ روپے ادا کر دیئے۔ پھر فرمانے لگے فلاں کو بھی ۱۰۰ ادا کرو جب یہ حکم دو تین مرتبہ دوھرایا تو میں نے عرض کی کہ حضور! میرے پاس وہی ۴۰۰ تھا جو میں ادا کر چکا ہوں میرے پاس اور کوئی رقم نہیں ہے آپ نے فرمایا آپ اپنی جیب میں ہاتھ تو ڈالیں جب میں نے ہاتھ ڈالا تو وہی سو سو کے ۴ نوٹ تھے۔ بس اس کے بعد آج تک میں حضور کے عقیدت مندوں میں شامل ہوں۔ اسی روز ہی آپ مجھے اپنے حجرہ مبارک میں لے آئے اور مجھے بیعت فرما لیا یہ حضور کا بڑا کرم تھا۔

روایت محمد اشرف شمیم صاحب:- ایک دفعہ ہم نے دھنڈر والی مسجد کی چھت ڈالنا تھی۔ حضرت صاحب نے لینٹر ڈالنے والوں کے لیے دوپہر کے وقت کھانے کا بندوبست کیا۔ نمکین چاول پکانے کا پروگرام تھا اتنے میں کوئی صاحب قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں ایک بکرا بھی لے آئے اس کا گوشت تقریباً پانچ کلو ہوگا حاجی صاحب نے وہ بکرا اس میں ڈال دیا ایک دیگچی میں چاول

marfat.com

پکائے گئے جب لینٹر ختم ہونے والا تھا تو حضرت صاحب بازار کو نکل گئے اور فرما گئے کہ جب تک میں واپس نہ آؤں کسی نے جانا نہیں ہے سب چاول کھا کر جائیں ہمارے دماغ چاولوں کی مہک سے معطر ہو رہے تھے اور ہمارا جانے کو بھی جی نہیں چاہ رہا تھا لیکن لینٹر ختم ہو چکا تھا اور چاول تیار نہیں تھے۔ اس لیے ہم وہاں سے چل نکلے لیکن دل یہی چاہتا تھا کہ چاول کھا کر ہی جائیں لیکن چارو ناچار مسجد سے باہر نکل آئے ابھی سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے قبلہ حاجی صاحب تشریف لے آئے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ عرض کی حضور! لینٹر ختم ہو چکا ہے فرمانے لگے چاول کھائے ہیں؟ عرض کیا نہیں وہاں سے ہی واپس لوٹنے کو فرمایا جب مسجد میں آئے تو حاجی صاحب کافی لوگوں کو بلا کر لا چکے تھے۔ دل میں خیال آیا تھوڑے سے چاول ہیں ہمیں تو کھانے کو کچھ نہیں ملے گا لیکن جب تقسیم شروع ہوئی تو ہم سب نے سیر ہو کر کھائے اور چاول اب بھی باقی تھے اور ذائقہ اس قدر تھا کہ آج تک چاولوں کا کسی اور جگہ سے نصیب نہیں ہوا۔

روایت صوفی محمد ارشاد صاحب:- ایک دن نماز جمعہ سے فارغ ہوئے اکثر آدمی نماز پڑھنے کے بعد چلے گئے 8 - 10 آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان کے لیے قبلہ حاجی صاحب نے خود چائے تیار کی اتنے میں تقریباً 10 - 12 آدمی مزید آ گئے چائے بالکل تیار تھی۔ حاجی صاحب آئے اور تقریباً ڈھائی سیر پانی اس تیار چائے میں ڈالا اور مجھے فرمایا کہ یہ کیتلی میں ڈال کر اندر لے آؤ میں حیران ہوا۔ نہ تو اس میں چینی شامل کی اور نہ ہی اسے آگ پر جوش دیا ہے اب یہ بالکل ٹھنڈی اور پھیکی ہوگی خیر میں آپ کے فرمان کے مطابق کیتلی میں ڈال کر مہمانوں کے پاس لے گیا حاجی صاحب خود پیالوں میں ڈال کر دیتے رہے جب مجھے پیالی دی گئی تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں کوئی فرق نہیں آیا نہ ٹھنڈی ہوئی ہے۔ نہ میٹھا کم ہوا ہے۔ نہ رنگت میں فرق آیا ہے بلکہ وہی دودھ پتی کا ذائقہ اور رنگ تھا۔

marfat.com

پکائے گئے جب لینٹر ختم ہونے والا تھا تو حضرت صاحب بازار کو نکل گئے اور فرما گئے کہ جب تک میں واپس نہ آ ؤں کسی نے جانا نہیں ہے سب چاول کھا کر جائیں ہمارے دماغ چاولوں کی مہک سے معطر ہو رہے تھے اور ہمارا جانے کو بھی جی نہیں چاہ رہا تھا لیکن لینٹر ختم ہو چکا تھا اور چاول تیار نہیں تھے- اس لیے ہم وہاں سے چل نکلے لیکن دل یہی چاہتا تھا کہ چاول کھا کر ہی جائیں لیکن چارو ناچار مسجد سے باہر نکل آئے ابھی سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے قبلہ حاجی صاحب تشریف لے آئے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ عرض کی حضور! لینٹر ختم ہو چکا ہے فرمانے لگے چاول کھائے ہیں؟ عرض کیا نہیں وہاں سے ہی واپس لوٹنے کو فرمایا جب مسجد میں آئے تو حاجی صاحب کافی لوگوں کو بلا کر لا چکے تھے- دل میں خیال آیا تھوڑے سے چاول ہیں ہمیں تو کھانے کو کچھ نہیں ملے گا لیکن جب تقسیم شروع ہوئی تو ہم سب نے سیر ہو کر کھائے اور چاول اب بھی باقی تھے اور ذائقہ اس قدر تھا کہ آج تک چاولوں کا کسی اور جگہ سے نصیب نہیں ہوا-

روایت صوفی محمد ارشاد صاحب:- ایک دن نماز جمعہ سے فارغ ہوئے اکثر آدمی نماز پڑھنے کے بعد چلے گئے 8 - 10 آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان کے لیے قبلہ حاجی صاحب نے خود چائے تیار کی اتنے میں تقریباً 10 - 12 آدمی مزید آ گئے چائے بالکل تیار تھی- حاجی صاحب آئے اور تقریباً ڈھائی سیر پانی اس تیار چائے میں ڈالا اور مجھے فرمایا کہ یہ کیتلی میں ڈال کر اندر لے آؤ میں حیران ہوا- نہ تو اس میں چینی شامل کی اور نہ ہی اسے آگ پر جوش دیا ہے اب یہ بالکل ٹھنڈی اور پھیکی ہوگی خیر میں آپ کے فرمان کے مطابق کیتلی میں ڈال کر مہمانوں کے پاس لے گیا حاجی صاحب خود پیالوں میں ڈال کر دیتے رہے جب مجھے پیالی دی گئی تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں کوئی فرق نہیں ایا نہ ٹھنڈی ہوئی ہے- نہ میٹھا کم ہوا ہے- نہ رنگت میں فرق آیا ہے بلکہ وہی دودھ پتی کا ذائقہ اور رنگ تھا-

marfat.com

جنگ ستمبر 1965 فوج کیلئے لنگر

روایت مستری محمد حسین صاحب:- ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران رات کو دو تین ٹینگ خراب ہو کر مسجد کے دروازے پر آ گئے ایک ڈرائیور نے کہا کہ سرکار! کوئی چائے وغیرہ ملے گی قبلہ حضرت صاحب نے بٹ کی دوکان سے ایک بوری رس لیے اور دودھ لیا- سب جوانوں کو چائے پلائی۔

فوس اسی راستے گزرتی تھی اس لیے صبح میں جب ناشتہ لیکر آیا تو فرمانے لگے محمد حسین گاؤں جا کر اعلان کرو کہ مجاہدوں کے لیے لنگر کے لیے سب مدد کریں- میں نے عرض کیا کہ حضور! میں کمزور آدمی اتنا بار کیسے اٹھا سکتا ہوں؟ فرمانے لگے تو چل اللہ مدد کریگا۔ میں نے گاؤں جا کر اعلان کرایا-عورتوں نے پکی ہوئی روٹیوں کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس تھا وہ میری دکان پر پہنچا دیا-

آٹا کم از کم تین بوریاں اکٹھا ہوا- ہم نے وہ آدمی ۱۶ دن کے لیے ملازم رکھ لیے ان کو دو دو روپے یومیہ دیتے رہے- صبح گوشت پکا لیتے -سگریٹ بھی لیے-شربت بنا کر رکھ لیا- حضرت قبلہ حاجی صاحب فرمانے لگے کسی کو روکنا نہیں جس کو ضرورت ہو اس کو سگریٹ دیں، کھانا کھلائیں۔ 16 دن یہ لنگر چلتا رہا۔

فوج کی دعوت

ہمارے پاس کوٹلہ کے قریب بیلہ میں سوات کے پٹھان فوجی تھے ان کی تعداد ۱۶۰۰ کے قریب تھی- گاؤں والے انہیں کھانے کے لیے روٹیاں دیتے تھے-ایک دن کوٹلہ میں خان رحمت خان نے ازراہ مذاق کہا کہ حاجی صاحب ادھر گاؤں والے ان کی روٹی پکاتے ہیں-ایک دن آپ بھی ان کی روٹی پکائیں فرمانے لگے ٹھیک ہے آج میں روٹی پکاؤں گا- ملک حکم علی ٹرک والا کو ساتھ لیکر حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ جنڈیالہ شریف آ گئے ایک اور ڈرائیور بھی آ گیا- حاجی صاحب مجھے فرمانے لگے کہ محمد حسین میں پٹھانوں کو روٹی کی دعوت دے آیا ہوں- انتظام کرو- میں نے صادق بٹ مرحوم کو بلایا اور پوچھا تم کون سا انتظام کر سکتے ہو- کہنے لگا کہ میں سودا لے آتا ہوں آپ دیگیں نائی وغیرہ کا انتظام کرلیں- میں ملک حاکم علی کا ٹرک لیکر گیا اور دیگیں نائی وغیرہ لے آیا مسجد کے پاس ہم نے 14- 16 دیگیں چاول پکائے- ایک

marfat.com

گائے جس کا ۳ من گوشت چاولوں میں ڈالا یہ دیگیں ٹرک پر رکھ کر کوٹلے لے گئے خان رحمت خان کو ہم نے کہا کہ یہ ہماری زبان تو سمجھ نہیں سکتے آپ ان کے کمانڈر سے بات کریں خان صاحب ان کے بریگیڈیئر کے پاس گئے اور بتایا کہ سرکار نے آپ کے لیے کھانا پکایا ہے اور وہ ساتھ لیکر آئے ہیں۔ کھانا بریگیڈیئر صاحب کی اجازت سے جوانوں کو کھلایا گیا۔

کھانا :- غیبی امداد

روایت راجہ رفیق صاحب:- ہم نے کنواں بور کروایا اور ایک زردہ کی دیگ پکائی۔ عصر کے وقت میرے بزرگ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساتھ لے آئے آپ نے ختم شریف پڑھا۔ مستری غلام حسین صاحب اور چھوٹے بھائی جاوید کو فرمایا کہ مسجد میں مستری مزدور لگے ہوئے ہیں یہ تبرک ادھر ان کو تقسیم کردیں۔ عصر کی نماز آپ نے پڑھائی بعد میں فرمانے لگے آ ؤجی آپ کو چاول کھلائیں۔ چاول بہت تھوڑے سے تھے موج سے پوچھتے ہیں کہ بتائیں کون سے چاول کھانے ہیں سب نے عرض کی کہ جو بھی موجود ہے ٹھیک ہے۔ مجھے پتہ تھا کہ پکا تو زردہ ہے بس دل میں خیال آیا کہ نمکین چاول کھاؤں گا اور تو کوئی نہ بولا مجھے فرمانے لگے آپ بتائیں میں نے عرض کیا کہ میں تو نمکین چاول کھاؤں گا جونہی میں نے عرض کی بس حاجی صاحب جلال میں آگئے اس وقت آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا نہ جاتا تھا۔ مجھے فرمانے لگے میری آزمائش کرتے ہو؟ میں ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا جو بھی ہے کھالوں گا۔ فرمانے لگے بتا کتنے چاول کھاؤ گے میں نے عرض کیا کہ ایک پلیٹ ہوں تو سب کے لیے کافی ہوں گے۔ فرمانے لگے چل رومال کھول میں نے رومال کھولا تو اوپر ایک پلیٹ نمکین چاولوں کی تھی اور نیچے زردہ تھا سب نے مل کر چاول کھائے۔

خواب کا واقعہ

روایت ملک ولایت صاحب:- ہماری تایا زاد بہن بڑی خدا رسیدہ ہیں۔ وہ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت مند تھیں۔ تین چار حج کیے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک مسجد ہے جس کا رنگ نیلا ہے کچھ حصہ تعمیر ہے اور کچھ زیر تعمیر ہے۔ ایک درویش نیلا تہبند باندھے ہوئے ہیں اور اینٹ (اینٹ پر سر رکھ کر سونا سنت ہے) پر سر رکھ کر لیٹے ہیں۔ عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ دربار کے سجادہ نشین سے پوچھا کہ میں نے خواب دیکھا ہے ان کو میں کدھر مل سکتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان درویشوں میں پتہ ہے تو خود ہی بلالیں گے۔ وہاں سے وہ واپس آئے تو راستے میں میری بڑی لڑکی کا گھر

marfat.com

ہے ان کے پاس چلے گئے۔ وہ گجرات آنے کی تیاری کر رہی تھی۔ اس کو پوچھا کدھر کی تیاری ہے۔ اس نے جواب دیا کہ گجرات جا رہی ہوں۔ کہنے لگیں کہ مجھے بھی ساتھ لے لو۔ گجرات آ گئے اور مجھے کہا کہ جن کے پاس جانا ہے مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔

ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر چڑیاولہ شریف پہنچ گئے۔ ابھی نماز فجر ادا کر کے آپ اپنے حجرہ مبارک میں لیٹے تھے میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور بتی جلائی۔ آپ نے میری طرف دیکھا جب میں آپ کے قریب ہوا تو دیکھا آپ کو تیز بخار ہے۔ اتنے میں باقی لوگ بھی اندر آ گئے۔ یوسف صاحب دبانے لگے میں بھی ساتھ لگ گیا فرمانے لگے کہ پیچھے ہٹو مجھے اٹھنے دو۔ باہر گئے اور جا کر ٹھنڈے پانی سے نہا آئے۔ واپس آ کر آٹا گوندھنے لگے۔ تو میری بہن نے عرض کیا کہ میں گوندھتی ہوں۔ فرمانے لگے پہلے تو کبھی کسی کو اجازت نہیں دی۔ آپ ملک صاحب کی بہن ہیں۔ اس لیے چلو یہ آٹا آپ گوندھ لیں اور روٹیاں بھی خود پکائیں میری بہن نے آٹا گوندھ کر آٹھ پراٹھے پکائے۔ آپ نے سارے کا سارا دودھ بڑے دیگچے میں ڈال کر دودھ پتی خود بنائی۔ چار آدمی اور آ گئے۔ ہمیں حجرے میں بھیجا۔ ہم کو پراٹھے اور سالن دیا۔ وہ ہم سے ختم نہ ہو سکا۔ بارش ہو رہی تھی۔ سرفراز نے مجھے کہا کہ ابا جی چلیں میں نے گوجرانوالہ جانا ہے کوئی مشین خراب ہے فرمانے لگے ٹھہرو۔ میں آپ کو گوجرانوالہ بھیج لیتا ہوں۔ ہم نے تھنڈر جانا ہے۔ آپ کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور تھنڈر چلے گئے۔

آپ فرمانے لگے جس نے وضو کرنا ہے کر لے اگر وضو ہے تو نفل پڑھ لیں بہن کا وضو تھا اور خود ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا بیٹی ذرا دیکھ کیا یہ وہی مسجد ہے جو تم نے خواب میں دیکھی تھی؟ بہن نے عرض کیا کہ حضور! یہ واقعی وہی مسجد ہے اور آپ کو تو میں نے آتے ہی پہچان لیا تھا۔ فرمانے لگے اچھا ٹھیک ہے نفل پڑھو۔ مسجد سے باہر نکل آئے اور فرمانے لگے کہ (سرفراز کو مخاطب کرتے ہوئے) چھوٹے ملک تم کس کی بیعت ہو۔ اس نے عرض کی ابھی تک تو ابا جی بھی بیعت نہیں ہوئے میں نے کس کی ہونا ہے۔ فرمانے لگے اچھا چلو پھر آج آپ کو بیعت کرتے ہیں۔ یوسف صاحب بھی ۲۰ بیس سال بعد اس دن ہمارے ساتھ ہی بیعت ہوئے۔ بعد میں فرمانے لگے بیٹھو میں تمہارا منہ میٹھا کراؤں۔ باہر گئے تو حلوائی جلیبیاں نکال رہا تھا سارا تھال ہی لے آئے۔

روایت رفیق صاحب:۔ ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ خانہ کعبہ ہے اور حضرت قبلہ حاجی صاحب نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور بیت اللہ کا طواف فرما رہے ہیں۔ بعد میں فرمایا کہ چلو اب واپس

marfat.com

چلیں میں نے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں میں یہاں سے مٹی لے لوں۔ سنا ہے یہاں کی مٹی بڑی خوشبودار ہوتی ہے آپ نے اجازت فرمادی جب صبح بیدار ہوا تو اپنے آپ کو بڑا ہلکا محسوس کیا۔

روایت لیاقت علی صاحب (سکنہ کالو پورہ):- ان دنوں میں کراچی تھا۔ ایک رات کو خواب دیکھا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے عربی لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور ہوا میں اڑ رہے ہیں۔ آپ نے میرا بازو بھی خوب مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوا میں اڑ رہا ہوں اور ہم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دیکھا کہ حضور پاک ﷺ کے روضہ مبارک کے اردگرد چکر لگا رہے ہیں اور آپ نے جالیاں چومنے کا حکم فرمایا تو میں نے جالیوں کا بوسہ لیا۔ پھر دیکھا کہ ایک نورانی شخصیت تشریف لا رہی ہے ان کے پیچھے بڑی مخلوق ہے انہوں نے کندھے پر چادر رکھی ہوئی ہے سر پر تاج پہنا ہوا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! یہ کون شخص ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تمہیں خبر نہیں میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حضور رؤف الرحیم ﷺ ہیں۔ جاؤ جا کر بوسہ لو میں نے حضور پاک ﷺ کا بوسہ لیا اور پھر حضور پاک ﷺ تشریف لے گئے تو آپ نے دوبارہ میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ آپ کی آخرت اچھی کرے اور آپ کو نیک کرے اور آپ کے رزق میں برکت عطا فرمائے۔ اس کے بعد میرے احوال بدل گئے آپ کا دامن مضبوطی سے تھام لیا۔

ایک دفعہ میں نے نماز کی غفلت کی تو آپ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھو نماز ادا کرو ہمارا نام بدنام نہ کرو۔ پھر میں نے نماز شروع کر دی جب میں کراچی سے واپس آیا تو آپ کے پاس حاضری دی تو آپ نے فرمایا آ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی حضور! پھر فرمایا جو کچھ دیکھیں وہ کسی کو نہ بتائیں۔

روایت چوھدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- ایک دن آپ فرمانے لگے اللہ نے اپنے بندوں کو توفیق دی ہوتی ہے کہ وہ ہر شے دکھا دیتے ہیں۔ میں نے جمعہ پڑھ کر چلا گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ رائل فین کے اوپر چاند نکل آیا ہے اور اس کے اندر خانہ کعبہ کو بالکل قریب سے دیکھ رہا ہوں میں نے کلمہ شریف پڑھنا شروع کر دیا کہ میری بیوی نے مجھے جگا دیا۔

روایت جناب خلیفہ حاجی صاحب عنایت صاحب:- بھمبر کے طفیل شاہ صاحب نے دوسری دفعہ حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ میں ان کو مبارک دینے اور ہار پہنانے گیا۔ راستہ میں حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس چڑیا ولہ شریف رک گیا۔ فرمانے لگے کہاں جا رہے ہو؟ میں

marfat.com

نے عرض کیا کہ طفیل شاہ صاحب کو ہار پہنانا ہے۔ فرمانے لگے ہار ڈال کر واپسی پر میری بات سن کر جانا ہے جب میں واپس آیا تو فرمانے لگے آج رات ہماری تمہاری بات ہوگی میں نے عرض کی کہ وہ کیا۔ آپ فرمانے لگے تمہیں پتہ چل جائے گا۔ میں گھر واپس آ گیا رات کو سویا تو آدھی رات کے قریب آپ نے مجھے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ اٹھ حاجی تو ابھی وہاں پہنچا بھی نہیں اٹھ اور حضور پاک ﷺ کی زیارت کر۔ جب میں صبح چڑیا ولہ شریف گیا تو آپ کرسی پر بیٹھے تھے اور مسکرانے لگے کہ فرمانے لگے کہ کوئی کام ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا جی حضور! آپ نے فرمایا کہ بتایا نہیں کرتے۔ کیونکہ بعد میں نہیں ہوتا۔ فرمانے لگے آج رات پھر رات کو دیکھا کہ آپ ساتھ ہیں مجھے حضور پاک ﷺ کا روضہ پاک دکھا کر فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک ہے اور یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک ہے۔ اتنے میں ایک آدمی آ کر مجھے گلے ملا فرمانے لگے کہ پتہ ہے یہ بندہ کون ہے میں نے عرض کی کہ میں جانتا ہوں حبیبہ دسوندھی بھمبر والے کا رشتہ دار ہے۔ وہ کہنے لگا کہ واہ خوش بختی کہ حضور پاک ﷺ کی زیارت بھی ہوگئی اور سرکار چڑیا ولہ شریف کی بھی زیارت ہوگئی۔ فرمانے لگے کہ اچھا اب آپ باتیں کریں اور میں چلتا ہوں۔

چوہدری محمد یوسف صاحب کا بیان ہے۔ یہ ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ ان دنوں آپ نے چڑیا ولہ شریف میں مسجد کے لیے جگہ خریدی ہوئی تھی اور بنیادیں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ آپ صبح چڑیا ولہ شریف چلے جاتے اور شام کو واپس تشریف لاتے۔ میں بھی شام کو دکان بند کر کے پاس حاضر ہو جاتا اور جب تک آپ خود اجازت نہ فرماتے ہم آپ کے قدموں میں بیٹھے رہتے۔ ان ہی دنوں میں آپ نے ایک ٹرک بجری کا چڑیا ولہ شریف اتارا۔ رات کو کوئی شخص آیا اور وہ ٹرک بجری کا اٹھا کر لے گیا۔ جب صبح آپ چڑیا ولہ شریف لے گئے تو چوری کی یہ واردات دیکھی۔ لوگوں نے مختلف طرح سے آپ کے ساتھ افسوس کیا کسی نے کہا فلاں چوکی میں رپورٹ درج کرا دیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے ہم ایسا ہی کریں گے۔ آپ سارا دن بھرتی ڈالتے رہے اور عصر کے بعد گجرات تشریف لے آئے۔

شام کے قریب میں نے دکان بند کی اور آپ کے پاس چلا آیا۔ مذکورہ واقعہ کا مجھے کچھ علم نہ تھا۔ شاہدولہ چوکی سے آپ موڑ مڑے اور وہیں سے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے لگ گیا۔ میں سائیکل سے اتر گیا۔ مگر آپ کی رفتار مجھ سے زیادہ تھی اس لیے آپ کے ساتھ نہ مل سکا۔ آپ پنجوں کے بل چلتے تھے اور رفتار تیز ہوتی تھی بہر کیف آپ دربار میں داخل ہو گئے۔ میں سائیکل کھڑی کر کے جو اندر گیا تو وہاں

marfat.com

اس قدر تیز روشنی دیکھی کہ پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ آپ بڑے جلال میں تھے دریائی پاک کے روضہ مبارک کی چادر آپ نے اتار دی اور مزار کو پکڑ کر عرض کرنے لگے کہ اگر اللہ کے ولی ہو تو تیری بجری اٹھا کر لے جانے والا اندھا کیوں نہ ہوا؟ میں نے ۲۵ سال تیری خدمت کی ہے بوکا کھینچا ہے نالیاں صاف کی ہیں آپ خود بھیجیں۔ جگہ بھی تیری ہو اور کوئی بجری اٹھا لے جائے۔ اتنے میں شام کی اذان ہوگئی۔ نماز ادا کی اور آپ اپنے حجرہ مبارک میں آگئے۔

کھانا کھایا عشاء کی نماز ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس حجرہ مبارک میں گئے تو وہ شخص جس نے بجری اٹھائی تھی وہ آ کر بیٹھ گیا ہمیں کوئی خبر نہ ہوئی کہ یہ وہی شخص ہے جس کے خلاف استغاثہ داخل کرایا جا رہا ہے۔ آپ نے اس کو چائے کی پیالی دی اور وہ پی گیا اس کے ساتھ کئی آئے اور چلے گئے مگر وہ بیٹھا رہا۔ ہر بار چائے اس کو پلاتے رہے حتیٰ کہ ۳۲ واں پیالہ چائے کا جب اسے پیش کیا گیا تو اسے اس طرح محسوس ہوا کہ تیل کا کڑاہا ہے اور وہ اس میں جل رہا ہے۔ اس احساس کے ساتھ وہ بے خود ہو گیا اور آپ کے قدموں میں گر گیا اور عرض کرنے لگا کہ بجری میں نے اٹھائی ہے۔ آپ ہلکا سا مسکرا کر فرمانے لگے واہ بھائی میں تو تمہارا خادم ہوں اور سرکار کا بھی خادم ہوں بجری لے جانے اور بجری والا جانے میں نے تو خدمت کرنی ہے اس وقت آپ کے پاس میں اور رانا صاحب بھی بیٹھے تھے۔ وہ شخص مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ ہم دونوں کو جرات نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ عرض کرتے مگر دوسرے لوگ جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے سفارش کی کہ حضور! یہ بھول گیا ہے اس کو معاف فرما دیں یہ غلطی پر پچھتا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر رکھا۔ اس نے بعد میں بتایا جب آپ نے میری پشت پر ہاتھ رکھا تو یوں محسوس ہوا جیسے برف کا پہاڑ رکھ دیا گیا ہو۔ جب اس کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ سے معافی مانگی اور عرض کیا کہ وہ بجری جہاں سے اٹھائی تھی وہیں رکھ دوں گا۔ اور چلا گیا۔

رات کا ایک بجا ہوگا کہ آپ نے فرمایا یوسف وضو ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور! فرمانے لگے چلو آج آپ کو باباجی کی زیارت کرواتے ہیں۔

ہم دربار شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے ہمیں آداب سکھائے کہ صاحب قبر کے قدموں کی طرف سے داخل ہونا چاہیئے اور قبر کا چکر کاٹ کر قبلہ کی طرف اس کے چہرے کے سامنے بیٹھ کر دعا مانگنی چاہئے آپ نے فرمایا کہ قبر مبارک پر ہاتھ رکھیں پہلا میرا ہاتھ ہے اس کے اوپر رانا صاحب کا اور ہم دونوں کے اوپر آپ نے دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ آنکھیں بند کر لو۔ جونہی ہم نے آنکھیں بند کیں۔ تو

marfat.com

شاہدولہ صاحب کا چہرہ مبارک سامنے آ گیا اور جس طرح کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اسی طرح ہم آدھا گھنٹہ زیارت کرتے رہے ہم لب ہلتے دیکھتے رہے مگر کوئی بات نہ سن سکے۔ جب تک آپ کا ہاتھ مبارک ہمارے ہاتھوں پر رہا زیارت ہوتی رہی جب آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اٹھایا تو زیارت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ۔بعد میں آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا زیارت ہوئی ہے ناں! ہم نے عرض کیا کہ جی حضور! آپ نے فرمایا کہ شاہدولہ صاحب کو دنیا سے پردہ کئے ہوئے 450 سال ہو گئے ہیں۔

روایت منظور حسین صاحب:- ایک دن مجھے خواب میں آپ نے فرمایا کہ کھڑی شریف جاؤ میں کام کاج کرتا رہا اور نہ جاسکا دوسرے دن بھی نہ جاسکا میری دادی کوٹ چھہاں فوت ہو گئی تھی ۔اس لیے نہ جاسکا رات کو سرکار کھڑی شریف کی زیارت ہوگئی میرے منہ سے یا علی کے الفاظ نکلے اور سر سے پاؤں تک پسینہ آ گیا۔ میں نے سرکار کھڑی شریف سے عرض کیا کہ ابھی چل پڑوں یا صبح تک کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا صبح آ جائیں جب میں نے یا علی کہا تو میرے تمام گھر والے جاگ گئے۔ اتنے زور سے یہ الفاظ نکلے ۔میں کھڑی شریف گیا تو میں ایک دربار پر کھڑے ہو کر دعا مانگ رہا تھا اور یہ مجھے علم نہ تھا کہ یہ کس کا روضہ ہے دل میں خیال آتا رہا کہ حاجی صاحب سرکار ساتھ ہوتے تو پتہ چل جاتا آپ تو صرف حکم دینا جانتے تھے اسی طرح کی باتیں سوچنے کے بعد میں باہر نکلنے لگا تو ایک قدم اندر اور ایک قدم باہر تھا کہ سامنے حاجی صاحب موجود تھے تب تو میں سرکار کے قدموں میں گر پڑا اور آپ کے قدموں پر بوسہ دیا۔

روایت جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب:- صفدر شاہ صاحب نے بتایا میں تہجد حاجی صاحب کے سات شاہدولہ صاحب پڑھا کرتا تھا۔ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک نقاب پوش صاحب تشریف لائے۔ آپ فرمانے لگے مہمان آ گئے ہیں ان کو چائے پلانی ہے۔ دودھ بھی کوئی نہیں آپ نے چولہے پر دیگچی رکھی اور پانی ابلنے لگا مجھے فرمایا جاؤ اس بندہ مہمان کو بلا لاؤ میں بلا لایا پھر فرمانے لگے مہمان کو خالی چائے بھی نہیں پلانی میں نے عرض کی کہ حضور! دو بج رہے ہیں اس وقت کیا مل سکتا ہے۔ پھر آپ نے مجھے ایک طرف کھڑا کیا اور ہوا میں ہاتھ بلند کیا اور پلیٹ ان کے آگے رکھ دی۔ پھر اسی طرح آپ نے اور بھی بہت کچھ ان کے سامنے رکھا جب وہ چائے پی چکے تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو دربار چھوڑ آؤ ڈھائی تین بجے دروازہ بند ہوتا ہے میں ان کو دربار چھوڑنے لگا تو ایک دم دروازہ کھل گیا۔ وہ شخص اندر تشریف لے گئے اور دروازہ بند ہو گیا واپس آ کر میں نے آپ سے پوچھا یہ بتائیں کہ یہ شخص کون تھا

marfat.com

گھنٹہ بھر اصرار کرتا رہا اور دروازے میں بیٹھ گیا کہ بتائیں گے تو اٹھوں گا۔ تب آپ نے فرمایا کہ یہ گولڑہ شریف والی سرکار تھے صبح ان کی داتا دربار مجلس ہے راستے میں دربار شریف سلام کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔

طارق صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن سے حاجی صاحب کا عقیدت مند ہوں اور آپ کے پاس ضرور حاضری دیتا ہوں آپ نے مجھے فرمایا ہوا ہے کہ تہجد کے نفل اور بعد میں درود پاک کا ورد کرنا نہیں چھوڑنا۔ لہذا میں جہاں کہیں بھی ہوتا ہوں یہ وظائف ضرور ادا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ میں گھر (پاکستان، جلالپور جٹاں) آیا۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب کے در پر حاضری دی۔ آپ نے فرمایا کبھی بڑے گھر بھی حاضری دے آؤ۔ میں نے کچھ جواب نہ دیا اور واپس آ گیا اور دل میں سوچا کہ میں کہاں اور وہ پاک درگاہ کہاں؟ میں کیسے جا سکتا ہوں دوسرے تیسرے روز ایک دوست نے جو کہ عرب شریف میں مقیم تھے نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے لیے ویزا لیکر آیا ہوں وہاں تمہارے لیے کچھ کام نکالا ہے چلو۔ میں نے انکار نہ کیا کہ مجھے حاجی صاحب کی بات یاد آ گئی میں عرب شریف چلا گیا۔

سحری کا وہی معمول، تہجد کے نوافل ادا کرنا اور بعد میں درود شریف کا ورد کرنا۔ ایک سحری کو مسجد نبوی شریف ﷺ کے باب جبرائیل کے باہر میں نے تہجد کے نفل ادا کیے اور درود شریف کا ورد کرنے لگا۔ یاد رہے کہ اس وقت مسجد شریف کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ ابھی میں تھوڑی دیر ہی بیٹھا تھا کہ ایک آواز آئی۔ لا الہ الا اللہ ۔۔ اور دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی کہ۔۔ محمد الرسول اللہ ﷺ ۔۔ اور ایک بزرگ اندر داخل ہو گئے۔ ایک منٹ بعد دوسرے بزرگ اندر داخل ہو گئے۔ اس طرح یہ سلسلہ چل نکلا ہر منٹ بعد ایک بزرگ اندر جانے لگے۔ میرے دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ ان حضرات کی زیارت کی جائے۔ میں نے بیٹھے بیٹھے کھنگارا۔ جونہی میں نے کھنگارا میرے جسم کا نچلا حصہ بے حس ہو گیا میں گھبرا گیا۔ دوسرے ہی لمحے میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے فرمایا ہوا ہے کہ جب بھی کبھی مشکل وقت آئے تو میرا تصور کرنا اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا میں نے حاجی صاحب کا تصور کیا تو میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم میں دوبارہ حرکت آ گئی ہے اور میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ ادھر بزرگوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا تھوڑی دیر بعد مجھ سے رہا نہ جا سکا اور نتیجہ کی پرواہ کئے بغیر دوبارہ کھانسا اب کی بار میرے جسم پر کوئی ردعمل نہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ جو اندر جا رہے ہیں انکا ایک قدم اندر ہے ایک باہر۔ انہوں نے مڑ کر میری طرف دیکھا تو وہ حضرت قبلہ حاجی صاحب تھے ان کے ساتھ ایک بزرگ بلال حبشی رضی اللہ عنہ تھے

marfat.com

۔ جب یہ دونوں اندر چلے گئے تو دروازہ بند ہو گیا۔ میرے ذہن میں اچانک آیا کہ حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مدینہ پاک روزانہ حضور پاک ﷺ کی کچہری ہوتی ہے اور بڑے بڑے گنہگار اس میں حاضری دیتے ہیں۔

حاجی محمد شریف صاحب منانہ روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں مسجد تعمیر ہو رہی تھی ایک شخص بھلوال سے قبلہ حاجی صاحب کی زیارت کو آیا مجھ سے ملاقات ہوئی کہنے لگا آپ نے ہی حضرت صاحب کو یہاں آنے کی دعوت دی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر مجھ کہنے لگا آپ کو حضرت صاحب کے بارے میں کچھ پتہ ہے؟ میں نے کہا مجھے تو کچھ پتہ نہیں اس نے مجھے ایک طرف بٹھا لیا اور کہنے لگا کہ آؤ میں آپ کو حضرت صاحب کے مقام کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں۔

کہنے لگا کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کیا کہ میں کہیں بیعت ہو جاؤں رات کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی اور اشارہ ہوا کہ آپ ان کی بیعت ہو جائیں اس وقت میں نے آپ کو نہ دیکھا تھا اور نہ ہی جانتا تھا آپ کون ہیں کدھر ہوتے ہیں وغیرہ صبح جو نیند سے بیدار ہوا تو ہر کسی سے پوچھا کہ کبھی کسی نے اس حلیہ کا شخص دیکھا ہے؟ میں نے پشاور سے کراچی تک انہیں تلاش کیا اور اسی تلاش میں 14 سال بیت گئے۔

ایک دفعہ کسی نے مجھے بتایا کہ ادھر ٹانڈہ کے بیلے میں ایک درویش ہیں۔ جاؤ ان کی زیارت کرو شاید وہی آپ کے خواب کی تعبیر ہو۔ وہاں پہنچا زیارت کی تو وہ کوئی اور درویش تھے۔ میرے ذہن میں محفوظ صورت سے ان کی صورت نہ ملی تو میں واپس چلا آیا۔ اور کچہری چوک میں بڑا پریشان ہو کر کھڑا تھا کہ ایک شخص نے آکر مجھے پوچھا کہ بھائی آپ نے کدھر جانا ہے اور آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟ میں نے اس کو بتایا کہ میں نے بھلوال جانا تھا مگر گاڑی نکل گئی ہے اور اب رات یہیں کسی ہوٹل میں بسر کروں گا اس شخص نے مجھے دعوت دی آپ میرے پاس قیام کریں مزید پوچھا آپ کس کو تلاش کر رہے ہیں؟ میں نے اس کو بتایا کہ مجھے ایک درویش کی تلاش ہے۔ اور 14 سال گزر گئے ہیں مجھے تو ان کا نام بھی معلوم نہیں۔ اس نے کہا آپ مجھے حلیہ بتائیں۔ شاید میں آپ کی کچھ مدد کر سکوں۔ میں نے اس کو جو حلیہ بتایا اس نے کہا کہ اس درویش کا پتہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں بہت خوش ہوا۔ خیر وہ شخص مجھے گھر لے گیا اور اس نے پھر مجھے آپ کا نام اور پتہ بتایا اور کہنے لگا آج رات ادھر ہی گزارو اور صبح آپ کو بس پر بٹھا دوں گا۔ رات وہیں اس کے گھر گزاری صبح اس شخص نے مجھے ناشتہ وغیرہ کروایا اور بس پر بٹھا دیا۔

چڑیا ولہ شریف پہنچ کر آپ کا پوچھا تو پتہ چلا کہ حاجی صاحب تو گجرات گئے ہوئے ہیں۔ ظہر کی

marfat.com

نماز سے پہلے پہلے لوٹ آئیں گے میں ایک چارپائی پر بیٹھ گیا بیٹھے بیٹھے اونگھ آ گئی۔ دیکھتا کیا ہوں کہ دو بزرگ ہیں ایک حضرت قبلہ حاجی صاحب اور دوسرے کا مجھے معلوم نہیں۔ دوسرے بزرگ فرماتے ہیں ان کا بازو پکڑ لے۔ میں نے حاجی صاحب کا بازو پکڑ لیا فرمانے لگے۔ بالکل ٹھیک بس میری آنکھ کھل گئی۔ جب 12 بجے تو میرے دل میں خیال آیا کہ ہوٹل سے کھانا کھا آؤں جب میں باہر جانے لگا تو ایک آدمی نے پوچھا کہ آپ کدھر جا رہے ہیں، میں نے بتایا کہ کھانا کھانے جا رہا ہوں اس آدمی نے پوچھا آپ بھلوال سے تو نہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ کے لیے حاجی صاحب کھانا رکھ گئے ہوئے ہیں۔ آپ آ کر کھا لیں۔ باجرہ کی روٹی، مکھن اور پینے کے لیے دودھ اس نے مجھے دیا۔ وہ میں نے کھا لیا۔

نماز ظہر سے پہلے ہی حاجی صاحب تشریف لے آئے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز ادا کر چکے تو آپ نے بھاگنا شروع کر دیا۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ فرمانے لگے۔ مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا۔ کہیں اور جاؤ۔ ہمارے اور بہت سے کام ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بالآخر میں نے بازو پکڑا لیا عرض کیا ادھر بیٹھ جائیں زبردستی بٹھایا۔ فرمانے لگے ہمارے اور بہت سے کام ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں کہیں اور جاؤ میں نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ نے بیعت نہیں کرنا تو 14 سال کی مزدوری مجھے دیدیں۔ مجھے 14 سال ہو گئے ہیں آپ کو تلاش کرتے۔ فرمانے لگے اچھا چل پھر میں تم کو اپنے مرشد پاک کے دربار لے چلتا ہوں آپ مجھے گجرات دربار شریف لے گئے مسجد میں وضو کر کے دو نفل پڑھائے۔ دربار شریف حاضر ہوئے آپ نے مجھے فرمایا اپنا ہاتھ قبر پر رکھیں میرے ہاتھ کے اوپر آپ نے اپنا ہاتھ رکھا اور مجھے فرمایا کہ آنکھیں بند کریں۔ شاہدولہ دریائی کی زیارت ہوئی آپ کا چہرہ مبارک بہت بڑا تھا اور رنگ سفید نورانی، ان کو پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں زیارت کر کے ڈر گیا اور کانپ گیا تب حاجی صاحب نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھا اور فرمایا گھبرانا نہیں اس طرح آپ نے مجھے حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کروایا۔

حاجی محمد عارف صاحب وزیر آبادی راوی ہیں:- میں حج سے واپس آیا تو ایک دن میں گھر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا سرکار میں نے حج تو کر لیا ہے لیکن کسی نے پوچھا کہ تم نے وہاں کیا دیکھا ہے تو میں کیا بتاؤں گا۔ اسی خیال میں سو گیا تو دیکھا کہ میں حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر کھڑا ہوں اور میں نے روضہ کے اندر داخل ہو کر زیارت حاصل کی۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مقام ابراھیم سے آ رہا ہوں تمام لوگوں نے سفید لباس پہنے ہوئے ہیں۔

marfat.com

بشارت

تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی۔

روایت محمد افضل صاحب :- جن دنوں آپ سی ایم ایچ کھاریاں ہسپتال میں داخل تھے۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز منگل کا واقعہ ہے کہ اس دن صبح ہوتے ہی بے شمار لوگ عیادت و زیارت کے لیے آنا شروع ہو گئے۔ اسی اثناء میں محمد یوسف اور میں دوڑ دوڑ کر شوق سے حسب فرمان آنے والوں کے لئے چائے دودھ پتی اور دیگر اشیاء کینٹین سے لاتے ہمارے اس کام سے آپ ہم دونوں پر بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ اے نو جوانو! حشر والے دن آپ دونوں کا بہت اچھا انجام ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آپ دونوں بخشے جا چکے ہیں ایک کامل ولی اللہ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ہمارے لیے باعث فخر ہیں۔

روایت راجہ رفیق تمباکو کمپنی بڑھنگ والے:- چیئر مین کی سیٹ کے لیے الیکشن لڑنے کے لیے میں نے تمام ممبروں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور انہیں کہا کہ وہ مجھے ووٹ دیں۔ جب دو چار دن الیکشن میں رہ گئے تو ہم چوہدری محمد دین صاحب کے پاس ان کی حمایت حاصل کرنے گئے اور ان سے درخواست کی کہ آپ ووٹ ہمیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ تو اس میدان میں نو وارد ہیں اور لیکن میں تو اس الیکشن میں ابھی سے اپنے آپ کو بطور چیئر مین کامیاب سمجھے ہوئے ہوں۔ ہم وہاں سے مایوس ہو گئے۔ میں نے کہا کہ چلو حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس چلتے ہیں۔ آئے تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں ہم نے وضو کیا نماز ادا کی نماز کے بعد آپ نے بلا لیا کہ آؤ آپ کو گرما کھلائیں۔ میں نے عرض کیا آپ نے یہ تو پوچھا نہیں کہ ہم کس غرض سے آئے ہیں۔ فرمانے لگے وہ بھی پوچھ لیتے ہیں آپ پہلے گرما تو کھائیں۔ ہم نے گرما کھایا۔ فرمانے لگے ہاں اب بتائیں کیا بات ہے؟ ہم نے اپنا پروگرام بتایا اور عرض کیا کہ جس کے پاس سے آ رہے ہیں اسی نے انکار کر دیا ہے آپ بتائیں آگے کیا کریں۔ آپ نے میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بیٹے تو چیئر مین ہی ہے۔ وہ لاکھ دعویٰ کریں وہ چیئر مین نہیں ہیں۔ تم اللہ کا

marfat.com

نام لیکر کام شروع کرو۔ دونوں فریق ۶ ممبر لیکر برابر رہے۔ ایک ممبر کا کاسٹنگ ووٹ تھا اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک ہمارا حامی شاہ محمد کے پاس گیا اور کہا کہ آپ ہمارے بزرگ ہیں یہ چیئر مین شپ ہم آپ کو دے دیتے ہیں۔ ہماری طرف سے آپ چیئر مین ہوئے وہ کہنے لگے کہ میں ان پڑھ ہوں اور اس سیٹ کا اہل نہیں ہوں ۔ یہ بچہ ہمیں عزیز ہے میرا دل چاہتا ہے کہ اس (راجہ رفیق) کو چیئر مین بنائیں۔ میری سیاسی پوزیشن کوئی نہ تھی لیکن یہ تو بس آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ تھے کہ میں چیئر مین ہو گیا۔

روایت چوھدری فتح خان صاحب:- چیئر مین شپ کا الیکشن تھا ایم پی اے نے اپنے ایک رشتہ دار کو جو کہ میرا حامی ممبر تھا اغواء کروالیا بقایا ممبر دونوں طرف ۸ رہ گئے تھے۔ ایک دن اقبال صاحب سندھڑی جو کہ سرکار کے عقیدت مند تھے کہنے لگے آپ کے استانے پر حاضری دیں۔ ایک دن ہم زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ عنائت صاحب باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے عنائت صاحب سے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی آرہے ہیں ان کے لیے چائے اور کیک رکھ لیں۔ آپ دربار شریف کے مغرب کی جانب کھڑے تھے کہ میں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ فرمانے لگے مت گھبرا۔ جاؤ تم چیئر مین بن گئے ہو ہم واپس آ گئے۔

الیکشن ہوا۔ پارٹی نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا تھا کہ جس پارٹی کا چیئر مین ہوگا اسی کا وائس چیئر مین ہوگا اس کے لیے ٹاس ہونا تھا اور اسی پر ہی فیصلہ تھا ٹاس ہوا تو آپ کی نگاہ کرم کا صدقہ میرا نکل آیا۔ اب وہ پہلے فیصلہ کے پابند نہ رہے اور وائس چیئر مین کے لیے بھی ٹاس ڈالا وہ بھی میرا نام نکل آیا۔ ابھی الیکشن بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کوٹلہ تشریف لے گئے اور ممبروں کو فرمانے لگے کہ فتح خان چیئر مین ہو گیا ہے جب میں کوٹلہ گیا تو تمام ممبر مجھے مبارک دینے لگے میں نے پوچھا کس چیز کی مبارک دیتے ہو کہنے لگے چیئر مین شپ کی۔ میں نے کہا ابھی تو ۲۰ دن بعد الیکشن ہونے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ حاجی صاحب سرکار تشریف لائے تھے اور فرا گئے ہیں کہ فتح خان چیئر مین ہو گیا ہے۔

marfat.com

ملازمت

روایت چوھدری محمد حسین صاحب (سب انسپکٹر پولیس):-ایک دفعہ میرا ظفروال سے کینٹ تبادلہ ہوا۔ میں بغیر چھٹی لیے گھر آ گیا۔ جب گھر آیا تو یہاں اشتمال اراضی کا کام شروع تھا۔ میں تین ماہ گھر ہی رہا کہ پٹواری سے مل کر چند مرلے زمین زیادہ مل جائے گی۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب، جناب خلیفہ عنایت صاحب اور چوہدری انور صاحب کو ساتھ لیکر ظفروال گئے۔ جب چونڈا پہنچے تو فرمانے لگے کہ چوہدری محمد حسین تو ادھر نہیں۔ بہر کیف آپ ظفروال گئے میرا پتہ کیا مجھے وہاں موجود نہ پا کر آپ میرے گھر تشریف لے آئے اور فرمانے لگے اب غیر حاضر نہ ہونا اور پچھلا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

میں دوسرے روز ڈیوٹی پر چلا گیا۔ ایس پی صاحب نے بہت بلایا مگر میں پیش نہ ہوا اس نے خود بخود ہی DATE OF SUSPENSION سے بحال کر کے ۳ ماہ چھٹی منظور کر لی اور میں دوبار ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا۔

روایت سردار اں بی بی:- آپ ان دنوں رانا صاحب کا دربار و مسجد تعمیر کروا رہے تھے اور گجرات ہی رہا کرتے تھے۔ میرے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹر سے میری ان بن ہو گئی۔ اور میں اس کے ساتھ کام نہ کرنا چاہتی تھی بڑی پریشانی تھی اور تبادلہ کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر میں سیدھی رانا صاحب کی مسجد میں آپ کے پاس چلی گئی۔ آپ اس وقت اپنے جوڑے مبارک جھاڑ رہے تھے۔ میں نے جا کر سلام عرض کیا پھر میں نے عرض کیا کہ دعا فرمائیں میرا تبادلہ ہو جائے میں نے وہاں کام نہیں کرنا۔ آپ نے مجھے ایک آیت بتائی اور مجھے واپس بھیج دیا۔ فرمایا تیرا کام ہو جائے گا۔

ابھی اندھیرا ہی تھا میں نے آ کر نماز فجر ادا کی اور صبح میں ہیڈ کلرک کے پاس گئی اور کہا کہ میں نے وہاں کام نہیں کرنا۔ میری ڈاکٹر صاحب کے ساتھ نہیں نبھ سکتی۔ میرا بھائی اقبال شاہ سپرنٹنڈنٹ بھی دفتر بیٹھا تھا۔ میں نے وہاں آیت پڑھی تو دونوں اقبال شاہ اور ہیڈ کلرک کھڑے ہو گئے اور ڈی ایچ او کے دفتر میرے ساتھ چل پڑے۔ انہوں نے ڈی ایچ او سے کہا کہ ہماری ہمشیرہ ہے اس کی ہی ہم نے سفارش

marfat.com

کرنی ہوتی ہے یہ گا کھڑے نہیں جاتی میں نے وہاں پھر آیت پڑھی۔ڈی ایچ او نے کہا کہ ٹائپسٹ کو بلاؤ اور اس کے تبادلے کے آرڈر ٹائپ کراؤ۔ یہ کام بڑی آسانی سے ہوگیا۔بس میرے دل میں حضرت قبلہ حاجی صاحب کی بڑی عقیدت پیدا ہوگئی۔مجھے توقع ہی نہ تھی کہ میرا تبادلہ ہو جائے گا۔

ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی کہ حاجی صاحب دعا فرمائیں کہ میرا عنایت بیٹا باہر چلا جائے۔آپ نے فرمایا آپ بھی ہاتھ اٹھائیں اور ہم نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے ہیں انہوں نے دعا فرمائی کہ خیر نال جائے تے خیر نال آئے۔تھوڑے عرصہ بعد میں ڈیوٹی پر تھی کہ میرا بھائی اشرف آ گیا اور کہنے لگا کہ عنایت کا ویزہ آ گیا ہے۔جلدی کرو گھر چلیں۔کل ہی اس نے عرب شریف جانا ہے۔میں گھر آئی تو تمام لوگ جمع تھے اور سب بڑے خوش تھے کہ عنایت عرب شریف جا رہا ہے وہ دوسرے دن عرب شریف چلا گیا۔

روایت جناب خلیفہ حاجی عنایت:- میرے پاس ایک ۵۲ ماڈل گاڑی ہوا کرتی تھی جب ہم اس پر سامان لاد کر تھنڈر جاتے تو وہ بڑی مشکل سے چڑھائی چڑھتی تھی۔ایک دن آپ فرمانے لگے عنایت دو گاڑیاں راکٹ لے لیں میں نے عرض کیا کہ حضور! اس کا کیا کروں؟ فرمانے لگے گجرات جنرل بس اڈہ میں وہی آدمی کھڑا ہوگا جس سے تم نے گاڑی خریدی تھی وہ تمہیں اس کا ۲۰ ہزار منافع دے گا اس سے زیادہ نہیں۔

ادھر دونوں میاں بیوی میں جھگڑا ہوگیا کہ گاڑی وہی لیتی ہے۔جب میں اڈہ پہنچا تو وہ آدمی وہاں کھڑا تھا۔اس نے مجھ سے پوچھا گاڑی دینی ہے؟ میں نے کہا لے لو۔اس نے پوچھا کتنے پیسے لوگے۔میں نے کہا جتنے تم مناسب سمجھو۔اس نے کہا کہ ۲۰ ہزار۔میں نے کہا ٹھیک ہے۔اس سے میں نے پیسے لیے اور اپنے دلال بھٹی شفیع کو ساتھ لیا اور آپ سے اجازت لیے بغیر پنڈی چلے گئے۔سات آٹھ دن مختلف شہر گھومتے پھرتے پنڈی پشاور اور گوجرانوالہ سرگودھا اور شیخوپورہ وغیرہ گئے چار پانچ آدمی ساتھ تھے مگر کوئی گاڑی نہ ملی ہم جب واپس گجرات پہنچے تو آپ بشیر کے ہوٹل کے سامنے کھڑے تھے میں نے سلام عرض کیا فرمانے لگے جو رقم منافع میں ملی تھی وہ خرچ کر آیا ہے اور کسی سے پوچھا تک نہیں۔میں نے عرض کیا کہ سرکار! غلطی ہوگئی ہے۔کوئی گاڑی نہیں ملی۔فرمانے لگے صبح داتا صاحب جاؤ وہاں سلام عرض کرنا۔وہاں تمہیں ایک شخص کہے گا کہ دونوں گاڑیاں لے جاؤ۔

میں نے شفیع بھٹی کو پھر کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ داتا صاحب جاؤ تو وہ کہنے لگا کہ داتا صاحب

marfat.com

تو ڈبے ہی ملتے ہیں راکٹ نہیں بہر کیف ہم گوجرانوالہ تک گئے تو اس نے پھر مجھے بس سے اتار لیا کہ یہاں سے پتہ کرتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ داتا صاحب جاؤ اگر تم بس پر نہیں بیٹھنا چاہتے تو ٹیکسی لے لیتے ہیں وہاں سے ٹیکسی کرایہ پر لی اور داتا صاحب پہنچے سلام عرض کیا اور چھما دلال کے ڈیرے پر گئے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں راکٹ ہیں دلال نے اپنے ملازم کو ایک آدمی کی طرف بھیجا۔ ملازم نے واپس آ کر بتایا کہ وہ آدمی جرمانہ ادا کرنے گیا ہوا ہے۔ اس کی دو گاڑیاں پسرور سے جھنگ جاتی ہیں اور دریائے راوی پر مجسٹریٹ نے ان کو ۵۰۰ فی گاڑی جرمانہ کر دیا ہے۔ دلال نے اپنے ملازم کو کہا کہ اس آدمی کو ساتھ لیکر آئے۔ وہ آدمی آیا تو اس سے پوچھا کہ بھائی گاڑیاں دینی ہیں اس نے کہا کہ کوئی گاڑی لیتا نہیں میں تو دیتا ہوں ہمارا اس سے سودا طے ہو گیا۔ صبح جا کر گاڑیاں چیک کیں اس کو کہا کہ اس کا گیئر بکس کمزور ہے اس دلال نے کچھ چھوٹ دے دی۔ ہم جمعرات کو گاڑیاں لے آئے صبح ہی حضرت قبلہ حاجی صاحب تشریف لے آئے فرمانے لگے ہم گاڑیاں دیکھنے آئے ہیں۔

روایت چوھدری احمد دین صاحب:- کرم الہی نامی ایک شخص برسالی کا رہنے والا ہے اس کو میں نے حاجی صاحب سرکار کے دست مبارک پر بیعت کروایا تھا۔ وہ بڑا تنگ دست تھا کچھ عرصہ بعد مجھے ملا کہنے لگا کہ آپ حاجی صاحب کو ہمارے گھر لیکر آئیں میں نے ایک بکرا اللہ کے نام پر قربان کرنے کی منت مانی ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض گزاری کہ کرم الہی آپ کا مرید ہے اس نے ایک بکرا دینا ہے اور ختم شریف آپ سے پڑھوانا ہے۔ آپ اس کے گھر تشریف لے چلیں۔ آپ ان کے گھر گئے وہ دونوں میاں بیوی اٹھ کھڑے ہوئے انہیں بے پناہ خوشی ہوئی۔ ان کی مالی حالت بہت کمزور تھی آپ نے ختم شریف پڑھا وہ دونوں آپ کے آگے رو پڑے۔ آپ نے انہیں دلاسہ دیا اور فرمایا نہ روؤ اللہ کرم کرے گا اور حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

اس کی ایک لڑکی جو کہ بیوہ ہو گئی تھی اس لڑکی کا رشتہ عرب شریف میں مقیم ایک لڑکے سے ہو گیا۔ ایک لڑکا باہر چلا گیا اور دوسرا لڑکا دوبئی چلا گیا۔ دو ماہ کے عرصہ میں ان کی مالی حالت بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی اب ان پر اللہ عزوجل کا بڑا فضل ہے۔

روای چوھدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس):- ایک دفعہ میرا تبادلہ چوکی شاہدولہ سے بطور اے ایس آئی گوجرانوالہ ہو گیا۔ میں بڑا پریشان تھا۔ محمد حسین صاحب کو کہا کہ کوئی بندہ تو ڈی آئی جی کو ٹکرائیں۔ محمد حسین صاحب نے کہا کہ ہم اپنے ڈی آئی جی کے پاس کیوں نہ چلیں ہم صبح

marfat.com

سویرے جڑیا ولہ شریف آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ فرمانے لگے اچھا اپنے ڈی آئی جی سے بات کرتے ہیں مجھے ساتھ لے چلو۔ گجرات پہنچ کر ہم شاہدولہ دربار شریف چلے گئے۔ آپ نے سلام عرض کیا اور دربار کے اندر گئے اور پھر لیٹ گئے آپ تقریباً ۱۵ منٹ لیٹے رہے جب اٹھے تو فرمانے لگے کام ہو گیا ہے۔ بعد میں آپ نے دربار کے گرد چکر لگایا اور پھر میں آپ کو ساتھ لیکر آ رہا تھا کہ کچہری میں، میں نے بریک لگائی۔ محمد حسین ایس پی کے کمرے سے باہر آیا مجھے اس نے بتایا کہ ایس پی صاحب نے حکم دیا ہے کہ انسپکٹر انور سے رپورٹ لکھوا دیں۔ وہ نہیں جائے گا ڈی آئی جی سے میں خود بات کرلوں گا۔

ایک دفعہ مجھ پر راولپنڈی میں بہت مشکل وقت آ گیا۔ آپ وہاں پہنچ گئے اور ایک ہوٹل میں ڈیرا لگا لیا خلیفہ صاحب ایوب صاحب اور دیگر پیر بھائی ساتھ تھے۔ آپ نے اللہ کا ذکر شروع کر دیا۔ میں پریشان تھا ایس پی چارج چھوڑ کر گھر چلا گیا کام کوئی نہ ہو سکا۔ آپ کی دعا میں اس قدر اثر تھا کہ اس نے گھر جا کر فون کیا کہ سب انسپکٹر محمد انور کے آرڈر اس کام کے لکھ کر لے آ۔ آپ بہت خوش ہوئے فرمانے لگے ہم نے یہی کام کروانا تھا اور آپ واپس تشریف لے آئے۔

ایک دفعہ میں شاہدولہ چوکی اے ایس آئی لگا ہوا تھا کہ ایک دن آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے چلو داتا صاحب دربار شریف چلیں۔ جب واپس آئے تو میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب صبح میری ڈائری جانی ہے اور میری کارکردگی کوئی نہیں ہے۔ آپ نے گاڑی بولیاں والے پل کے طرف لے جانے کے لیے حکم فرمایا۔ باقی سارے ساتھی راستے میں ایک جگہ اتار دیئے۔ میں آپ کو کار میں بٹھا کر بند کے اوپر اوپر دور چلا گیا۔ پھر ایک جگہ آپ نے کار روکنے کا حکم فرمایا۔ میں نے کار کھڑی کر دی تو آپ دواڑھے کے پار چلے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمانے لگے کام ہو گیا ہے مجھے کوئی نہ سمجھ آئی کہ کون سا کام ہو گیا جب ہم واپس آئے تو اکرم سپاہی نے شراب کا تانگہ پکڑا ہوا تھا بس وہ میری کارکردگی ہو گئی۔

روایت خان زمرد صاحب:- ایک دفعہ ایک ڈی آئی جی میرے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتا تھا میں اور چوہدری انور نے آپ سے کئی دفعہ دعا کے لیے عرض کیا مگر آپ ٹال گئے۔ ایک دن آپ نے مجھ سے اس کا حلیہ و نام پوچھا اور فرمایا میں دعا کرونگا۔ میں ان دنوں پسرور تھا۔ اس کے بعد اگلے ہفتہ کو ڈی آئی جی کے سامنے میری پیشی تھی۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس کی ٹرانسفر ہو گئی اور ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر گوجرانوالہ کا چارج چھوڑ گیا۔ دوسرے جمعہ میں اور چوہدری انور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ بڑے خوش تھے۔ فرمانے لگے کیا بنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اس کی ٹرانسفر ہو گئی ہے پھر آپ خوب

marfat.com

کھل کر ہنسے فرمانے لگے اس خوشی میں روٹی کھائیں۔ آپ کی طبیعت ہر وقت خوش رہتی۔

اس کے بعد دوسرا ڈی آئی جی آیا تو وہ بھی میرے خلاف ہو گیا میں نے عرض کیا کہ حضور یہ بھی تنگ کرتا ہے۔ فرمانے لگے دعا کریں گے میں نے التجا کی کہ ایسی دعا فرمائیں کہ اس کی ٹرانسفر ہو جائے۔ فرمانے لگے نہیں یہی ٹھیک رہے گا وہ آپ کو کچھ نہ کہے گا دس پندرہ دن بعد وہ ڈی آئی جی مجھ پر اتنا مہربان ہو گیا کہ مجھے پوری رینج کی تفتیش دینے لگے اور سارا کام میرے سپرد کر دیا۔

آپ نے پوچھا اب تو تمہیں کچھ نہیں کہتا؟ میں نے عرض کیا اب تو مہربان ہو گیا ہے فرمانے لگے تم اور انور جہاں بھی جاؤ برستی گولیوں میں جاؤ تمہیں کچھ نہ ہو گا۔

marfat.com

ہر مشکل میں کام آئے ہیں کیوں نہ ان کو یاد کروں

راوی چوھدری محمد یوسف: ایک دفعہ ہم کام لگے ہوئے تھے آپ خود بھی ہمارے ساتھ مصروف تھے کہ ایک مائی آئی اور آ کر آپ سے ہی پوچھا کہ سائیں رحمت علی سرکار کدھر ہیں؟ آپ نے اس کو فرمایا کہ یہاں کہیں ہوں گے تلاش کرلو۔اس نے کسی اور سے پوچھا تو پتہ چلا کہ حاجی صاحب تو وہی ہیں جن سے پوچھا تھا۔وہ مائی سلام عرض کر کے درخواست گزار ہوئی کہ سرکار میرا بچہ گم ہو گیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اگر آپ نے کام کرنا ہے تو ہمارے ساتھ لگ جا۔یہ بچہ تلاش کرنے والی کتاب میں نے نہیں پڑھی۔ یہ فرما کہ آپ دوبارہ کام میں مصروف ہو گئے۔وہ مائی قدرے توقف کے بعد ایک بار پھر عرض کرنے لگی کہ سرکار! میں لاہور سے آئی ہوں آپ نے جب یہ سنا تو کام وہیں روک دیا اور فرمایا کہ آپ داتا نگری سے آئی ہیں پھر تو آپ بھوکی بھی ہوں گی اس کو آپ لنگر خانے میں لے گئے اور کھانا کھلایا اور فرمایا کہ آپ داتا صاحب کے دربار شریف جائیں وہاں آپ کا بچہ کھیل رہا ہوگا۔وہ مائی آپ سے اجازت لیکر داتا صاحب کے دربار شریف جو پہنچی تو واقعی اس کا بچہ وہاں موجود تھا۔پھر اس مائی کو حضرت صاحب سے وہ عقیدت ہوگئی کہ وہ انہی قدموں پر اپنے بچے کو ساتھ لیکر جڑیاولہ شریف پہنچ گئی اور آپ کا بہت شکر یہ ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور! اب دعا فرمائیں۔آپ کی رحمت جوش میں آئی اور اس بچے کو آپ نے بیعت فرمایا اس بچے کی عمر اس وقت ۱۲ سال کے لگ بھگ تھی۔ پھر اس بچے نے قرآن پاک حفظ کیا۔

راوی منظور حسین صاحب:- ایک دفعہ میں نے اپنا مفلر دکان میں شیلف کے نیچے رکھا کوئی لڑکا آیا اور اٹھا کر لے گیا۔آپ تشریف لائے فرمانے لگے منظور آج کیا بات ہے بڑا پریشان بیٹھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور! میرا کوئی مفلر اٹھا کر لے گیا ہے۔فرمانے لگے کہ اچھا تلاش کریں گے تم چلو اور بجری کا ٹرک خالی کراؤ۔میں بجری اتارنے لگ گیا۔ٹرک خالی ہو گیا اور چلا گیا پھر آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پکوڑے لاؤ بشیر ڈھیرے والے سے دودھ پتی بنوا کر لاؤ۔رات گزر گئی صبح ہوئی جب میں نے دکان کا دروازہ کھولا تو میرا مفلر کسی نے دھو کر استری کر کے اور خوشبو لگا کر دکان کے اندر رکھا ہوا تھا اور ساتھ میں ایک رقعہ بھی تھا اس میں لکھا تھا کہ منظور بھائی میں نے آپ کا مفلر مذاق سے اٹھایا تھا مگر بعد میں میری نیت بدل گئی رات کو جب یہ مفلر اپنے سرہانے رکھ کے سویا تو یہ مفلر میرے گلے میں پڑ گیا اور کوئی اس کو

marfat.com

مروڑتا تھا میں اس کو اتار کر سرہانے رکھتا مگر یہ دوبارہ میرے گلے پڑ جاتا۔ میں نے بالآخر ڈرتے ڈرتے پوچھا تم کون؟ اس نے کہا کہ میرا نام زرع بیگم ہے تم نے یہ مفلر جہاں سے اٹھایا ہے وہاں ہی رکھ کر آؤ اور تمہارے ہاتھ ناپاک ہیں اس کو دھو کر استری کر کے رکھ آنا جس طرح سے اس نے مجھے کہا میں نے کیا اور خوشبو میں نے اپنے سے لگا دی اپنا نام شرمندگی کی وجہ سے رقم نہیں کر رہا۔

راجہ جاوید صاحب (کشمیر تمباکو کمپنی) کا بیان ہے کہ تھنڈر شریف مسجد بن رہی تھی میں عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد گیا اس سے پہلے میری حاجی صاحب سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ میں وضو کر کے بیٹھ گیا اور جماعت کا انتظار کرنے لگا باہر سے حاجی صاحب سرکار تشریف لے آئے میں نے اٹھ کر مصافحہ کیا فرمانے لگے غمگین ہو کر کیوں بیٹھے ہو میں نے عرض کی کہ کوئی غم نہیں۔ فرمانے لگے جو حق حلال کی چیز ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسکو کہیں بھی ضائع نہیں کرتا۔ نماز ادا کر کے واپس دکان پر آیا۔ بھائی سے پوچھا کہ حافظ صاحب ملے ہیں۔ کیا آپ نے ان کو بتایا ہے کہ جاوید آیا ہوا ہے۔ بھائی صاحب نے کہا کہ نہیں پھر میں نے گھر سے پتہ کیا کہ حافظ صاحب آج ہمارے گھر تو نہیں آئے گھر والوں نے کہا کہ نہیں۔ میں چھوٹا ہی تھا کہ انگلینڈ چلا گیا پہلی دفعہ ۷۵ء میں پاکستان آیا۔ دوسری دفعہ ۷۷ء میں آیا۔ اکیلا ہی تھا۔ اور بکس ائرپورٹ پر چھوڑ آیا۔ اس بکس کا ہم نے رنگ انگلینڈ میں ہی بدل دیا ہوا تھا جب میں اسلام آباد آیا تو سامان میں سے اپنا بکس کسی اور رنگ کا تلاش کرتا رہا اور اس بدلے ہوئے رنگ کی طرف توجہ نہ کی۔ حالانکہ یہ بکس میرے ساتھ ہی آ گیا ہوا تھا تین ہفتے کے بعد اسلام آباد گیا تو دیکھا کہ بکس وہاں موجود تھا اور تمام اشیاء جوں کی توں تھیں۔

روایت:- ملک محمد یوسف صاحب ولد برکت علی قوم اعوان سکنہ صبور (ڈرائیور):- ایک دفعہ میں گجرات سے آ رہا تھا کہ بس اندر سے بھی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور اوپر چھت پر بھی مخلوق بیٹھی تھی راستہ میں شاہ پٹہ ٹوٹ گیا۔ جب پٹہ ٹوٹا تو گاڑی کا رخ کیکر کے درخت کی طرف ہو گیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ اب گاڑی میرے قابو میں نہیں اب موت ہی میرا مقدر ہے لیکن جونہی بس کے دو ٹائر سڑک سے نیچے اترے تو گاڑی رک گئی۔ جب جہٰیاولہ شریف پہنچا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب فرمانے لگے۔ بچ تو گئے ہو مگر کندھے ہمارے رگڑے گئے ہیں۔ اتنے میں لالہ عنایت بھی آ گیا فرمانے لگے اس سے پوچھ کیا ہوا ہے میں نے عرض کیا کیا ہوا حاجی صاحب کی دعا سے بچ گیا ہوں فرمانے لگے پیر اپنے مرید سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔

marfat.com

روایت :- چوہدری اقبال صاحب ایک دفعہ ایک قتل ہو گیا مخالف فریق نے وہ قتل مجھ پر ڈال دیا حالانکہ میں نے قتل نہ کیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا فرمانے لگے کچھ نہ ہو گا۔ اگلی تاریخ ہائی کورٹ میں تھی۔ میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ مٹی اکٹھی کر رہے تھے میں بھی آپ کے ساتھ مٹی اکٹھی کرنے لگا۔ کوئی تین چار گھنٹے گزر گئے فرمانے لگے۔ آج کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور! صبح میری ہائی کورٹ میں تاریخ ہے۔ فرمانے لگے آپ گھر چلے جائیں آپ کی ضمانت ہو گئی ہے میں گھر چلا گیا اگلی صبح اٹھ کر میں ہائی کورٹ پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کی ضمانت ہو گئی ہے اور آپ کے کاغذ تیار ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ہمارے خلاف جھوٹی قسم دیکر ہمارے خلاف پرچہ کرا دیا میں حاضر خدمت ہوا عرض کیا کہ حضور! فلاں شخص نے ہمارے خلاف جھوٹا بیان دیکر ہمارے خلاف پرچہ درج کرا دیا ہے فرمانے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا واقعی ہم نے دیکھا کہ وہ ذلیل ہوا۔ ہماری نسبت آپ سے اس طرح کی تھی کہ جب بھی کوئی مشکل ہوتی حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے تو فوراً حل ہو جاتی۔

راوی :- محمد اشرف جاتلاں (انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھمبر) میرے حقیقی ماموں چوہدری احمد خان کے گاؤں میں جو کھاریاں کے ساتھ ہے ۲ آدمی قتل ہو گئے وہ اکثر بدقماش، مفروروں کا اڈہ تھا۔ میرے ماموں کو اس الزام میں جیل بھیج دیا گیا کہ وہ مفرور لوگوں کو پناہ دیتے ہیں۔ ہم نے لاکھ کوشش کی کہ کسی طرح ضمانت ہو جائے مگر کام نہ بنا جس دن تاریخ تھی حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہ میرے ماموں پر اس طرح کیس بنا ہوا ہے دعا فرمائیں ضمانت ہو جائے۔ فرمانے لگے چوہدری صاحب یہ پڑھتے جاؤ آپ کا کام ہو جائے گا۔ بس اتنا فرما کر خاموش ہو گئے۔ میں وہ لفظ پڑھتا گیا جب کچہری پہنچا تو وہ لفظ مجھے بھول گیا بہت یاد کرنے کی کوشش کی مگر یاد نہ آیا۔ میں نے اس وقت سمجھ لیا کہ ہمارا یہ کام نہیں ہو گا۔ میں نے ماموں اور خالہ زاد بھائی کو کہا کہ ہمارا کام نہیں ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ جج صاحب نے کہا تھا کہ میں ضمانت لے لوں گا۔ جج صاحب نے جو فیصلہ سنایا اس کے مطابق ضمانت نہ ہوئی۔ جب میں واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضور! ضمانت نہیں ہوئی۔ بلکہ مجھے تو وہ لفظ ہی بھول گئے تھے۔ فرمانے لگے وہ آپ کا کام نہیں ہونا تھا اور وہ لفظ بھی آپ کو بھول جانے تھے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بہتری ہے۔ میں نے بہت پوچھا کہ اس میں کیا راز ہے مگر آپ نے مجھے نہ بتایا۔ چند دنوں بعد وہاں ایک اور قتل ہو گیا جن لوگوں کا آدمی قتل ہوا ان کی یہ کوشش تھی کہ احمد خان کی ضمانت ہو جائے تو اس کو ۳۰۲ کا مجرم بنائیں گے۔ یہ آپ کی نگاہ کا فیض تھا کہ ضمانت نہ

marfat.com

ہوئی اور وہ قتل کیس سے بچ گئے۔

پھر جب دوبارہ تاریخ آئی تو آپ کی خدمت میں کوٹلہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اب کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا کام ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس دن کے بعد جو ایک اور قتل ہوا تھا تو ان کی کوشش یہ تھی کہ یہ قتل احمد خان پر ڈال دیا جائے۔ جب میں نے دیکھا تو دعا دی کہ خدایا ان کو اس سے محفوظ رکھ۔ اور اس کا ذریعہ یہ تھا کہ وہ جیل میں ہی رہے۔ جب میں کچہری پہنچا تو پہلے ہی ہمارا پکارا ہوا۔ اور جج صاحب نے کوئی خاص بات بھی نہ پوچھی اور ضمانت پر رہائی کا پروانہ دیدیا۔

ایک دفعہ آپ میرے پاس چیک پوسٹ پر تشریف فرما تھے کہ چوہدری مالک کوٹلہ والے بھی آ گئے تو آپ نے چوہدری صاحب کا بازو پکڑ کر فرمایا جب جگایا جائے جاگ جایا کرو مجھے دو مرتبہ تمہارے پاس جانا پڑا۔ چوہدری صاحب آپ کے قدموں میں گر پڑے عرض کرنے لگے کہ حضور! آج میں آپ کے طفیل بچ گیا ہوں۔ چند دنوں بعد چوہدری مالک صاحب ملے تو میں نے پوچھا کہ چوہدری صاحب وہ رات والی کیا بات ہے؟ کہنے لگے کہ رات کو تین آدمی قتل کے ارادے سے میرے گھر آئے تو آپ نے مجھے جگایا۔ ایک دفعہ جگایا میں اٹھا مگر پھر سو گیا۔ پانچ منٹ بعد دوبارہ آپ نے اچھی طرح جھنجھوڑا اور فرمایا کہ ہوش میں آؤ تمہیں پتہ نہیں تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ میں خوف سے بیٹھ گیا اور چارپائی پر بیٹھے بیٹھے ہی ایک فائر کیا جب باہر دیکھا تو تین آدمی بھاگے جا رہے تھے ان میں سے ایک کو میں نے پہچان بھی لیا۔ اس طرح میں آپ کی نظر کرم کے طفیل بچ گیا وگرنہ میں اس رات قتل ہو جاتا۔

راوی ماسٹر محمد صدیق :- میرے مالی حالات کوئی اتنے اچھے نہیں تھے۔ میں آپ سے عرض گزار ہوا کہ اب میں بجائے خیر کتو کے جڑیالہ شریف میں اپنی رہائش منتقل کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم یہاں ہی آ جاؤ میں نے عرض کیا حضور! مکان بنانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم مکان بنانا شروع کرو میں نے مکان بنانا شروع کر دیا۔ مجھے کوئی پتہ نہ چلا کہ مکان کیسے بن گیا۔ لوگ باہر عرب شریف جا رہے تھے ایک دن میں نے بھی آپ سے عرض کیا کہ مجھے بھی آپ عرب شریف بھیج دیں آپ نے فرمایا تم ضرور جانا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا جی حضور! اللہ کے فضل و کرم سے اور آپ کی دعا سے میں تین دن کے اندر اندر سعودی عرب چلا گیا۔ وہاں جا کر مجھے لیبر (مزدور) کا کام کرنا پڑا۔ میں نے گھر میں خط لکھا کہ بہت تنگ ہوں۔ کام بہت سخت ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس جا کر دعا کروا میں جب گھر والے آپ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ہم نے اسے خود

marfat.com

فورمین بنا دیا ہے۔ادھر۔ سے آپ دعا کر رہے تھے۔ادھر مجھے اطلاع ملی کہ آج سے آپ لیبر کا کام نہیں کریں گے۔آپ کو سپروائزر بنا دیا گیا ہے پھر آپ نے مجھ پر اتنا کرم کیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

راوی محمد افضل آف سکھ چین:- جب میں آپ کے دست بیعت ہوا تو آپ کے پاس آنے کا یہ میرا معمول تھا کہ ہمارا گاؤں جاتلاں آزاد کشمیر سے ۵ کلومیٹر جنوب کی طرف دریائے جہلم کے کنارے پر واقع ہے۔۵ کلومیٹر پیدل چل کر جاتلاں آتا اور وہاں سے گاڑی پر بیٹھ کر آپ کے پاس حاضری کے لیے جاتا تھا۔اور واپسی کا معمول یہ تھا کہ جب تک آپ حکم نہ فرماتے واپس نہ ہوتا۔

مارچ ۱۹۸۳ء کے آخری جمعہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے جب شام کا وقت ہوا تو آپ فرماتے ہیں کہ تم گھر چلے جاؤ اب اجازت ہے۔حسب ارشاد شام کو میں گھر واپس ہوا۔چڑیاولہ شریف سے بھمبر آزاد کشمیر آیا اور وہاں سے آخری بس پر رات کے ۷ بجے سوار ہو کر ۹ بجے جاتلاں پہنچا اس وقت کچھ کمسن تھا کچھ صدق و یقین سے لاعلم تھا جاتلاں سے ہمارے گاؤں جاتے ہوئے جاتلاں سے تقریباً ۲ کلومیٹر دور بجوران گاؤں کے شمال کی طرف ایک گھنا درختوں اور جنگلی جڑی بوٹیوں کا ۷۵ کنال کے لگ بھگ رقبہ خوفناک جنگل کی شکل کا تھا۔ان دنوں ہمارے گاؤں کا راستہ اس خوفناک جنگل کے درمیان میں سے گزرتا تھا ان دنوں یہ جنگل جنگلی جانوروں اور بلاؤں سے اٹا پڑا تھا۔بلکہ دو تین دفعہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک مرا ہوا سور دیکھا تھا۔جو کہ شکاریوں نے مارا تھا۔چنانچہ جب سفر تنہائی میں پیدل طے کرتا تھا۔کیونکہ ان دنوں اس جنگل میں جنگلی درندوں اور جانوروں کا بڑا زور تھا جب میں جاتلاں سے پیدل چلتے چلتے اس جنگل کے قریب پہنچا تو مارے خوف کے بدن میں کپکپی طاری تھی اور تمام جسم سردی کا موسم ہونے کے باوجود پسینہ سے شرابور ہو گیا۔مگر کوئی چارہ نہ تھا۔دبے دبے پاؤں چپکے چپکے جب اس جنگل کے درمیان پہنچا تو میری حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔مگر اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے مرشد پاک میرے آگے سے گزر کر میری دائیں طرف میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور فرماتے ہیں کہ اب تم کو کسی چیز کا کیا ڈر۔ہم ہر وقت آپ کو نظر میں رکھتے ہیں۔اب تم کو کسی چیز کا ڈر نہیں رکھنا چاہیئے۔اگر ڈرنا ہے تو صرف اللہ سے ڈرو جب آپ میرے سامنے جلوہ افروز ہوئے اور تسلی دی تو مجھے سہارا مل گیا اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ ہر مشکل کام میں میرے مرشد پاک میرے ساتھ ہوتے ہیں جب میں نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو آپ پر میرا یقین اور پختہ ہو گیا اور عقیدت میں بے حد اضافہ ہو گیا۔

راوی:-محمد اشرف شمیم:- ہمارا یہ معمول ہو چکا تھا کہ روزانہ مسجد میں حاضری

marfat.com

دیتے تھے ان دنوں میں بی اے فرسٹ ائیر کا طالب علم تھا ان دنوں بی اے سیکنڈ ایئر میں ترقی کے لیے پہلے سال کا امتحان ضروری تھا۔ مسجد میں کام کرتے ہوئے میں نے عرض کی کہ حضرت امتحان سر پر ہے آپ ہمیں مسجد میں کام کرنے کو کہتے ہیں ادھر ہمارا امتحان سر پر ہے فرمانے لگے تم پاس ہو جاؤ گے بس مسجد میں کام کیا کرو پرچہ جات اتنے اچھے نہیں ہوئے تھے پھر بھی ہم پاس ہو گئے اور جو لائق طالب علم تھے وہ فیل ہو گئے یہ سب حاجی صاحب کی دعا کا اثر تھا۔

راوی صوفی محمد ارشاد سکنہ چڑیاولہ شریف:- یہ ۱۹۷۵ء کا ذکر ہے میری بیوی بیمار تھی ڈیلیوری کیس تھا والدہ صاحبہ پریشان تھی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ ارشاد کی بیوی گھر میں بیمار ہے اور وہ خود آیا نہیں ہے تو آپ نے ہر طرح سے تسلی دی اور ہر طرح کی امداد کے لیے کہا اور فرمانے لگے کل آ جائے گا اسی رات اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا اور ننھی منی بیٹی عطا فرمائی دوسرے دن ۱۲ بجے میں خود گھر پہنچ گیا تو والدہ صاحبہ فرمانے لگی کہ میں کل ہی تمہاری شکایت کرنے حاجی صاحب کے پاس گئی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا تھا کہ کل آ جائے گا پھر میں خود جا کر حاضر خدمت ہوا اور بیٹی کا نام رکھنے کے لیے درخواست کی تو فرمانے لگے کوئی امیر سا نام رکھتے ہیں پھر خود ہی فرمانے لگے حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ بہت امیر تھیں۔ اس لیے اسی نسبت سے خدیجہ بی بی نام رکھو میں نے گھر آ کر یہی نام رکھ لیا۔ پھر کیا تھا میرے دن پھرنے شروع ہو گئے۔ پہلے میں کسی رشتہ دار کے مکان مین رہتا تھا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ کے خزانہ غیب سے میرے پاس اتنے روپے آ گئے جن سے مکان بنا سکوں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی مدد سے پھر کیا تھا میرے پاس صرف ۱۶ ہزار روپیہ تھا۔ ۱۳ مرلے جگہ آپ نے پہلے ہی خرید کر دی ہوئی تھی میں نے ایک کمرہ اور باورچی خانہ بنانے کا ارادہ کیا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب اس جگہ تشریف لائے اور فرمانے لگے بیٹا مکان روز روز نہیں بنتے جتنے کمرے بنانے ہیں ایک دفعہ شروع کر و اللہ تعالیٰ خود سبب پیدا کرے گا پھر دیکھتے ہی دیکھتے لینٹر ڈالا اور مکان مکمل طرح سے تیار ہو گیا کسی سے کوئی قرضہ نہیں مانگا ایک دن تھوڑی سی رقم کی دشواری پیش آئی میں واہ کینٹ سے چڑیاولہ شریف آیا کام شروع تھا لیکن اس دن رقم نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا جیسے ہی میں بس سے چڑیاولہ اڈہ پر اترا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب سامنے کھڑے تھے قدم بوسی کے بعد گھر گیا۔

عشاء کی نماز کے بعد میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور بالکل نئے نوٹ ۱۰۰ روپے والے دیئے اور فرمانے لگے یہ صبح سریا وغیرہ خرید لو۔ میں نے ذرا ہچکچاہٹ محسوس کی تو فرمانے لگے یہ نوٹ تبدیل

marfat.com

ہونے والے ہیں رکھ لیں مجھے ضرورت ہوگی واپس لے لوں گا اس کے بعد میں نے وہ رقم لے لی مکان مکمل ہو گیا اپنے مکان میں رہائش اختیار کر لی ایک بیٹھک کا فرش رہتا تھا مستری کسی دوسری جگہ چلے گئے جیسا کہ مستری لوگوں کی عادت ہے۔

ان دنوں سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس تھا میرا کچھ دوستوں کے ہمراہ جانے کا پروگرام بن گیا تو میں نے خط لکھا کہ ہم فلاں تاریخ کو آئیں گے تو والدہ صاحبہ حاجی صاحب کے پاس گئیں کہ بیٹھک بھی تیار نہیں ہوئی اور مستری بھی نہیں آ رہے ہیں اور ارشاد کا خط آیا ہے کہ اس کے ساتھ کچھ مہمان آ رہے ہیں حضرت قبلہ حاجی صاحب نے اسی وقت مستری لال دین اور مستری میاں حاجی جو مسجد میں کام کر رہے تھے ان کو ساتھ لیا اور اسی دن شام تک فرش تیار کر دیا تھا جب ہم خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ریت اٹھا رہے تھے قدم بوسی کی آپ لنگر خانہ میں تشریف لے گئے تمام مہمانوں کی خاطر تواضع کی پھر ہم کو گھر لے گئے اور بیٹھک میں تمام مہمانوں کو بٹھایا کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد مزار سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رخصت کر دیا جب تک گاڑی نظر آتی رہی حاجی صاحب کھڑے ہاتھ اٹھائے دعا کرتے رہے۔

سارے راستے میں جتنے آدمی میرے ساتھ تھے وہ حضرت قبلہ حاجی صاحب کی باتیں کرتے رہے اور کہتے تھے کہ ایسے بزرگ آج تک نہیں دیکھے جو سب کام اپنے دست مبارک سے کرتے ہیں بلکہ ہر آنے والے کی خدمت بھی خود کرتے ہیں۔ جب تمام آدمیوں کو چائے وغیرہ پیش کی حاجی میراں بخش صاحب بھی چائے پینے لگے تو ان کی نظر حضرت قبلہ حاجی صاحب پر تھی ان دنوں مسجد میں تعمیر کا کام شروع تھا اس وقت دو مستری اور تقریباً ٦ مزدور تھے جن کو آپ نے اجرت دینے کے لیے اپنے پاس بلایا حاجی میراں بخش صاحب کہتے ہیں کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک مستری کو کہتے ہیں آپ نے کتنے دن کام کیا ہے اور کتنے روپے ہیں جتنے وہ بتاتا ہے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور اس مستری کو دے دیتے ہیں وہ گنتا ہے اور کہتا ٹھیک ہیں۔ اسی طرح تمام آدمیوں کو پوچھتے ہیں اور ہاتھ جیب میں ڈالتے ہیں اور رقم نکال کر دے دیتے ہیں حاجی میراں بخش صاحب کہتے ہیں میں نے آپ کو رقم گنتے نہیں دیکھا لیکن جس آدمی کو دیتے تھے وہ گنتا ہے اور کہتا ہے ٹھیک ہے اور نوٹ بھی نت نئے ہوتے تھے۔

جب بھی دوسرے دوستوں کے ہمراہ ہم حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زیارت کے لیے جاتے تھے وہ پہلے تیار ہوتے تھے۔ اور جب سے آپ نے دنیا سے پردہ کیا ہے تو مستری حاجی میراں بخش

marfat.com

صاحب کا میرے لیے پیغام ہے کہ ہر عرس مبارک پر گاڑی میں میری سیٹ پکی ہے اور بفضل تعالیٰ ہر عرس مبارک پر حاضری دیتے ہیں۔

ایک دن حضرت قبلہ حاجی صاحب چپس خریدنے کے لیے خیرآباد آئے اور مرزا غلام نبی ریلوے روڈ گجرات والا بھی ان کے ہمراہ تھا پہلے ایک دفعہ میں نے عرض کی تھا کہ اگر چپس لینے کے لیے آئیں تو مجھے خدمت کا موقع دیں لیکن میں نے اپنا ایڈریس نہیں دیا تھا۔ شام کا وقت تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ اچانک آپ ہوٹل پر تشریف لائے آپ کو دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے پڑوسی دکاندار جمع ہو گئے۔ کیونکہ غائبانہ تعارف تھا ملاقات صرف دو آدمیوں کی تھی آدمی آگے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے تمام آدمیوں کو بیٹھنے کا فرمایا کچھ کو آپ نے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا باقی دوسری چارپائیوں اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد سبھی اپنی اپنی تکلیفیں بتانے لگے آپ تمام کے لیے دعا گو رہے اور تمام کی دودھ پتی سے تواضع کرتے رہے۔ حالانکہ ہوٹل میں اتنا دودھ نہیں تھا جتنا بظاہر استعمال ہوا لیکن یہ آپ کی برکت تھی کسی چیز کی کمی نہ ہوئی۔ دوسرے دن صبح جب واپس جانے لگے۔ تو میرے پاس ایک ملازم محمد آزاد ولد عبدالرحمٰن سکنہ ڈھوک مقدم عرصہ ۱۰ سال سے کام کر رہا تھا اور اپنے ماموں کے گھر شادی کا خواہشمند تھا لیکن وہ رشتہ دینے سے انکاری تھا وہ ہاتھ باندھ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور منہ سے نہ بولا۔ پھر میں نے ہی عرض کیا حضور! یہ ماموں کے گھر میں شادی کرنا چاہتا ہے لیکن وہ رشتہ نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا بس یہی بات ہے پھر وہ بولا جی حضور! تو آپ نے فرمایا جا اللہ بہتر کرے گا دوسرے ہفتہ محمد آزاد جب گھر گیا تو پتہ چلا کہ ماموں نے رشتہ دیدیا ہے اور ایک ماہ کے بعد شادی بھی ہوگئی اب وہ ہنسی خوشی زندگی گزار رہا ہے۔

میں نے گھر آکر جب آپ سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا حضور! آپ کو میرا پتہ کس نے بتایا تھا آپ مسکرائے اور فرمانے لگے یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اس کے آگے کوئی مشکل نہیں رہتی۔

یہ ۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے بچوں کو سکول سے چھٹیاں تھیں میں نے گھر والوں کو پیغام دیا کہ وہ چھٹیوں کے دن واہ آجائیں وہ واہ کینٹ آگئے اور مکان کی چابیاں میری بہن کو دے آئے دونوں مکان آمنے سامنے تھے اور صحن میں کوئی دیوار نہ تھی مکان بند تھا اور میری بہن اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر سو رہی تھی ایک لڑکی پڑھ رہی تھی کہ بارش ہونے لگی میرے مکان کے دروازے بھی اندر سے بند تھے اور ایک

marfat.com

دروازے پر تالا تھا۔

چور آئے اور جس دروازہ پر تالا لگا ہوا تھا، اس کے پیچ نکالنے شروع کر دیئے۔ تالا کے نیچے کنڈے میں ۴ سکریو لگے تھے تین اس نے سکریو ڈرائیور سے نکال لیے جب ایک باقی رہ گیا تو اس نے زور سے دھکا دیا کہ اب دروازہ کھل جائے گا لیکن وہ نہ کھلا اور جب دھکا دیا اور تالا دروازہ کے ساتھ لگا تو آواز پیدا ہوئی تو میری بھانجی، جو اس وقت اپنے گھر میں پڑھ رہی تھی اس نے اپنی امی کو آواز دی کہ ماموں کے دروازے کے ساتھ کوئی آواز آئی ہے وہ کہنے لگی کوئی بلی وغیرہ ہوگی جب دوبارہ آواز آئی تو اس نے اپنی امی کو آواز دیکر دروازہ کھولا اور باہر کی لائیٹ آن کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی بھاگ کر دیوار پھلانگ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ حاجی صاحب کی دعا سے چوری ہونے سے بچالیا۔ جب میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹا میرے ہوتے ہوئے تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتا حتیٰ کہ تین بار چوروں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کی دعا کے صدقہ کامیاب نہیں ہوئے۔

صوفی محمد ارشاد صاحب بیان کرتے ہیں:- یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے اس وقت بھٹو کی حکومت تھی چینی، گھی، آٹا ہر چیز پر کنٹرول تھا۔ جو ڈپو سے چیزیں ملتی تھیں وہ بھی مہینہ بھر کے لیے ناکافی ہوتی تھیں خصوصاً ہمارے دیہات میں تو بہت کم ملتی تھیں ڈپو والے ہی ہضم کر جاتے تھے میں اپنی ضرورت کے لیے واہ کینٹ سے ہی گھی، چینی لیکر آتا تھا۔ ایک دفعہ عید کا رش تھا اور میں چینی نہ لاسکا جب گھر گیا تو گھر والوں نے بتایا کہ چینی تو بالکل ختم ہے میں نے کہا اچھا کوئی بندوبست کرتے ہیں جب میں عشاء کی نماز پڑھ کر واپس آنے لگا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب نے مجھے رکنے کے لیے فرمایا میں لنگر خانہ میں جا کر بیٹھ گیا جب سارے نمازی چلے گئے تو ایک سلور کی بالٹی چینی سے بھری ہوئی میرے پاس لے آئے اور فرمانے لگے یہ گھر لے جاؤ۔ بچے کھالیں گے۔ میں تھوڑا جھجکا تو فرمانے لے جاؤ میرے پاس ابھی بہت ہے خیر جب میں گھر لیکر گیا تو بیوی پوچھنے لگی یہ اس وقت کہاں سے لے آئے ہو میں نے کہا حضرت قبلہ حاجی صاحب نے دی ہے اس کا وزن تقریباً ۱۵ یا ۱۶ کلو ہوگا۔ یہ تھا حاجی صاحب کی حاجت روائی کا طریقہ، بغیر مانگے دیتے ہیں یہ اولیاء اللہ کی شان ہے۔

میں دیسی گھی پیر محل ضلع جھنگ سے اکثر منگوایا کرتا تھا۔ لیکن ایک دفعہ کسی وجہ سے گھی نہ آسکا۔ جب میں گھر گیا تو والدہ صاحبہ فرمانے لگیں تم کو پتہ بھی تھا کہ گھر دیسی گھی کی ضرورت ہے اور تم نہیں لیکر آئے اب ادھر ہی کہیں سے لے لیں میں نے کہا اچھا صبح کسی سے پوچھوں گا۔ جب میں مغرب کی نماز کے

marfat.com

لیے مسجد میں گیا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب موجود نہیں تھے۔ کہیں گئے ہوئے تھے مگر عشاء سے پہلے آ گئے ۔ میں عشاء کی نماز کے لیے ذرا پہلے ہی مسجد چلا گیا اور اذان دی تو آپ فرمانے لگے نماز کے بعد ذرا ٹھہرنا کوئی کام ہے۔ ویسے بھی جڑیالہ اڈہ میں سب لوگ جانتے تھے کہ آپ میرا بہت زیادہ خیال فرماتے تھے مسجد میں کوئی بجلی وغیرہ کا کام ہوتا تو وہ بھی میں ہی کرتا تھا۔ حالانکہ میں نے یہ کام باقاعدہ کہیں سے نہیں سیکھے۔ صرف آپ کی نگاہ کے صدقہ میں یہ بجلی وغیرہ کا کام کر لیتا ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد جب سارے نمازی چلے گئے تو مجھے فرمانے لگے یہ دنیا دار کسی کو دیکھ نہیں سکتے اس لیے میں نے تم سے کہا تھا ٹھہر جانا یہ گھی میرے پاس کافی عرصہ سے پڑا ہوا ہے آپ گھر لے جائیں بچے کھالیں گے۔ وہ ڈبہ تقریباً ۱۰ کلو کا تھا جو میں گھر لے آیا اور میری پریشانی بھی ختم ہو گئی۔ والدہ صاحب فرمانے لگیں حاجی صاحب سے کیوں مانگا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں مانگا بلکہ آپ نے خود دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہے جو میری خدمت کرتا ہے میں بھی اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہوں۔ اسی طرح آپ اپنے مریدوں کی حاجت بن مانگے فرمایا کرتے تھے۔

راوی وزیر محمد صاحب انوار چوک واہ کینٹ:- جب ۱۹۷۵ء صوفی محمد ارشاد صاحب میرے پڑوس میں ہوٹل کا کاروبار کرنے لگے تو میں اکثر دیکھتا کہ ہوٹل سے غائب رہتے ہیں۔ کونٹر پر کبھی کوئی آدمی کام کرتا ہے کبھی کوئی آدمی بیٹھا ہوتا ہے یہ تو دکانداری کے اصول کے خلاف ہے میں اکثر چتا کہ اگر کام کرنے سے روٹی ملے تو پھر صوفی ارشاد صاحب کو بھوکا رہنا چاہیئے لیکن ان کی عدم موجودگی میں بھی ان کا کام ٹھیک چلتا رہتا ہے میں خود کاروباری آدمی ہوں لیکن ان کا کام میری سوچ سے باہر تھا ان سے پہلے یہ ہوٹل کئی آدمیوں نے کیا لیکن ناکام ہونے کی وجہ سے چھوڑ گئے تھے۔

پھر ایک دفعہ ان کا سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ صاحب کے عرس پاک پر جانے کا پروگرام بنا تو میں بھی ان کے ساتھ چلا آیا واہ کینٹ سے چل کر پہلے ہم میرپور کے راستہ کھڑی شریف میاں محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور دمڑیاں والی سرکار قلندر بادشاہ باب پیرے شاہ غازی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کے دربار حاضری دی پھر وہاں سے چل کر بھمبر کے راستہ جڑیالہ شریف پہنچے جب مسجد کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک بابا جی ریت اٹھا کر مسجد کے اندر لے جا رہے ہیں ویگن کھڑی کی اور صوفی ارشاد صاحب نے ہمیں بتایا کہ یہ میرے پیرو مرشد حضرت قبلہ حاجی صاحب ہیں۔ ہم غالباً ۱۴ آدمی تھے۔ سب نے حاجی صاحب سے مصافحہ کیا لیکن جب میں آگے بڑھا تو بلا ارادہ میں حاجی صاحب سے بغل گیر ہو گیا اور آپ نے مجھے سینے سے لگا لیا

marfat.com

۔ پھر کیا تھا میرے آنسو بے اختیار جاری ہو گئے اور مجھے دلی سکون ملا ہم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ آپ کے پاس رہے لیکن میرے آنسو رکنے میں نہیں آتے تھے اور تقریباً گجرات پہنچنے تک میری یہ حالت رہی اس وقت میں نے صوفی ارشاد صاحب سے کہا کہ آئندہ میں ہر ماہ آپ کے آستانہ پر حاضری دیا کروں گا۔ لیکن دنیا بھی عجیب چیز ہے کام سے فرصت نہیں ملتی ہر ماہ تو نہیں حاضری دے سکا لیکن دو یا تین ماہ کے بعد ضرور حاضری دیتا رہا مجھ پر آپ نے بڑا کرم کیا آپ کی ملاقات سے پہلے میں بہت پریشان رہتا تھا کبھی کاروباری سلسلہ میں انکم ٹیکس کا چھاپہ پڑ جاتا کبھی برادری میں جھگڑا ہو جاتا آئے دن کچہریوں کے چکروں میں پھنسا رہتا تھا لیکن جب سے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے اس کے بعد سے آج تک نہ کوئی انکم ٹیکس کا چھاپہ پڑا ہے اور نہ ہی برادری میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے یہ سب آپ کی نگاہ شفقت ہے۔

راوی لیاقت علی صاحب:- میرے تایا جی نواب علی نے ایک دن مجھے بتایا کہ آپ کے مرشد پاک کا ایک واقعہ میری نظروں سے بھی گزرا ہے۔ ہمارے بیٹے صابر کی پیدائش کا وقت قریب تھا اور میری بیوی کو بڑی تکلیف تھی میں نے سوچا کہ چلو حاجی صاحب کے پاس دعا کے لیے چلتے ہیں۔ جب شاہدولہ صاحب آیا تو دیکھا کہ حاجی صاحب شیر کی سواری کر رہے ہیں۔ اس وقت رات کے بارہ ایک بجے کا وقت تھا میں تو ڈر گیا اور واپس آ گیا جب میں صبح شاہدولہ صاحب گیا تو حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی میں نے کہا کہ حاجی صاحب آپ رات کو شیر کی سواری کر رہے تھے فرمانے لگے نہیں نہیں اپ کو غلطی لگی ہے کوئی اور ہو گا جب میں نے کہا کہ ۲۰۔۱۸ سال ہو گئے ہیں آپ کی مجلس میں آتے ہوئے غلطی کیسے لگ سکتی ہے؟ وہ یقیناً آپ ہی تھے فرمانے لگے اچھا ذکر نہ کرنا یہ بات بس اپنے دل میں ہی رکھنا آپ کو شیر کی سواری کرتے ہوئے چند ہی لوگوں نے دیکھا ہے۔

راوی چوھدری محمد خان صاحب (صوبیدا میجر):- ایک دن میں حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے عزیز کو کہنا کہ ٹرالی پر روڑے لے آئے۔ میں نے عزیز کو کہہ دیا۔ ایک دن صبح میں باہر گیا ہوا تھا اور سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں روڑے پہنچے ہیں کہ نہیں۔ میں سیدھا بھٹہ پر گیا کمہاروں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں پہنچے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ تو بہت برا ہوا آپ ناراض ہوں گے کمہار کہنے لگے کہ ہم گدھوں پر روڑے لے جاتے ہیں جب وہ کمہار لیے جا رہے تھے تو آپ موٹر سائیکل پر سوار آ رہے تھے فرمانے لگے یہ کدھر لے جا رہے ہو۔ کمہاروں نے عرض کیا کہ مسجد میں فرمایا ٹھیک ہے چلو میں بھٹہ سے ہو کر آتا ہوں۔ جب آپ واپس آئے تو دربار شریف والا گیٹ کھول کر فرمایا کہ گدھے اندر

marfat.com

لے آؤ کمہاروں نے عرض کی کہ سرکار! فرش پر چلنا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے کمہاروں نے کوشش کی مگر گدھے اندر نہ گئے۔ آپ نے ایک کو پکڑ کر فرمایا چلو چلو اندر چلو پھر وہ گدھے اندر آ گئے مسجد شریف کی پچھلی طرف ریت پر گدھے کھڑے کئے اور روڑے اتارے۔

آپ نے فرمایا میں آپ کے لیے چائے بناتا ہوں۔ گدھے کی فطرت ہے جب ریت وغیرہ یا نرم جگہ پر جاتے ہیں تو ضرور پیشاب کرتے ہیں پون گھنٹہ وہاں کھڑے رہے مگر کسی گدھے نے پیشاب نہ کیا اور نہ ہی پانی کے بھرے ہوئے ٹبوں سے پانی پیا۔ کمہار کہتے تھے کہ ہم حیران ہیں کہ یہ گدھے کس طرح کھڑے رہے پھر ہم نے آپ سے عرض کی کہ یہ گدھے بیمار ہیں ان کے لیے دعا فرمائیں فرمانے لگے ان کو پانی پلائیں ہم نے گدھوں کو ٹب کے قریب کیا مگر وہ پانی نہ پیتے تھے۔ فرمانے لگے کہ یہ پانی نہیں پیتے آپ نے قریب ہو کر فرمایا پیو پانی پھر وہ گدھے پانی پینے لگے۔

ایک دفعہ آپ مسجد شریف کی پہلی منزل پر میں دروازے کے اوپر چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور ظفر اقبال صاحب آپ کی خدمت کر رہے تھے بڑی سخت گرمی تھی۔ آپ نے فرمایا کبھی اس طرح ہو کہ ٹھنڈی ہوا چلے، ور ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو تو کتنا مزہ آئے بس آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ آسمان پر ہلکے ہلکے بادل آنے شروع ہو گئے۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد بوندا باندا شروع ہو گئی اور ساتھ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔

راوی صوفی محمد ارشاد (سکنہ چڑیاولہ شریف):- ایک دن میں مسجد کے صحن میں حاجی صاحب کے پاس بیٹھا تھا کہ چوہدری محمد اسلم لنگڑیال ڈرائیور ویگن لیکر آیا آپ فرمانے لگے سہانی چلنا ہے مسجد کا کام شروع کرایا ہے جا کر دیکھ آئیں جب ہم جنڈی چونترہ سے کوئی ایک میل بھمبر کی طرف پہنچے تھے تو وہاں پر سڑک بلاک تھی بڑے بڑے پتھر سڑک میں پڑے تھے اور بیلدار ان کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ اتنے بھاری تھے کہ نہ ٹوٹتے اور نہ ہی وہاں سے ہلتے تھے حضرت قبلہ حاجی صاحب ویگن سے اترے اور ان بیلداروں سے لوہے کی ایک بڑی سبل لی اور دو تین بار پتھر کو ماری اور اس پتھر کے کئی ٹکڑے ہو گئے تو آپ نے ان کو اپنے ساتھ لگایا اور موٹے موٹے پتھر سڑک کے کنارے پر لگا دیئے اور راستہ بنا کر گاڑی میں بیٹھ کر آگے چل پڑے جب ہم نے سہانی کے نزدیک چٹی باؤلی کو کراس کیا تو آگے ایک پانی کا نالہ بہتا ہے وہاں سے ناواقف ڈرائیور کا گاڑی گزارنا بہت مشکل ہے کیونکہ پانی سے گزرنے کے بعد سامنے چڑھائی ہے۔ اور چکنی مٹی ہے جس سے گاڑی سلپ ہو جاتی ہے دو تین بار ڈرائیور نے کوشس کی لیکن نہ گزر سکا تو پھر آپ نے اسے بتایا کہ گاڑی کو پانی میں تیز کر کے نہ چڑھائیں بلکہ پانی سے

marfat.com

آہستہ گزاریں تاکہ پانی آگے کچی مٹی پر نہ جائے اس طرح سے اس پانی سے گاڑی گزاری جب آگے جا کر گاڑی روکی تو ڈرائیور نے اتر کر گاڑی کو چیک کیا تو کہنے لگا ربڑ کا فونڈیشن ٹوٹ گیا ہے۔اب واپس جانا بہت مشکل ہے۔

خیر وہ ڈرائیور گاڑی کے ساتھ لگا رہا۔ہم مسجد کا کام دیکھ کر واپس آ گئے تو آپ نے فرمایا استاد جی گاڑی سٹارٹ کریں۔اور واپس چلیں ڈرائیور سخت پریشان تھا کہنے لگا پہاڑی راستہ ہے کچی سڑک ہے۔تو آپ فرمانے لگے اللہ کا نام لے کر گاڑی میں بیٹھو تو ڈرائیور مایوس دل سے گاڑی چلانے لگا تقریباً عصر کے بعد ہم واپس چڑیا ولہ شریف آ گئے تو آپ نے فرمایا استاد جی بخیریت یہاں آ گئے ہو آگے بھی اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا تو ڈرائیور صاحب کہنے لگا حاجی صاحب یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اور آپ کی کرامت ہے۔ورنہ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ گاڑی کو اس طرح واپس لاؤں گا پھر وہ ہمیں اتار کر کوٹلہ چلا گیا۔

سکول سے بچوں کو چھٹیاں تھیں اور میں بچوں کو اپنے پاس واہ کینٹ لے آیا تقریباً ایک ماہ یہاں قیام کیا تو رمضان شریف شروع ہو گیا۔میں نے اپنے ایک دوست اور پیر بھائی حاجی وزیر محمد صاحب سے کہا کہ بچوں کو گھر چھوڑ آ ؤ تو وہ کہنے لگا گاڑی نئی خریدی ہے اس کی باڈی بنوا لیں تو پھر چلیں گے۔لیکن ابھی باڈی نہیں بنوائی تھی اور میں نے ہوٹل میں ہی نماز تراویح کے لیے وضو کیا اور مسجد جانے کے لیے کھڑا تھا کہ میرے دوست حاجی وزیر محمد آ گئے۔میرا ایک دوست جسے ہوٹل کے کاؤنٹر پر چھوڑ کر نماز کے لیے جانا تھا وہ حاجی وزیر محمد سے کہنے لگا کہ صوفی صاحب تو گھر جانا چاہتے ہیں۔مگر آپ نہیں جانے دیتے حاجی وزیر صاحب اسی وقت بولے چلو ابھی چھوڑ آتا ہوں۔اسی وقت گاڑی میں بیٹھے اور حاجی وزیر محمد صاحب کے گھر آئے۔کیونکہ بچے ان کے گھر ہی رہتے تھے۔جب میں نے بچوں کو جگایا سب گھر والے حیران رہ گئے کہ دن کو تو بتایا نہیں ہے نہ کوئی تیاری کی ہے اب بچے سو گئے ہیں خود حاجی وزیر صاحب کے گھر والے بھی حیران ہوئے کہ یہ کیسی تیاری ہے بہر حال بچوں کو اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا اور واہ کینٹ سے چڑیا ولہ شریف چل پڑے گرمیوں کے دن تھے۔رات ۱۰ بجے واہ سے چلے اور صبح ۲ بجے چڑیا ولہ شریف پہنچ گئے جب گھر پہنچے تو میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ بھی حیران ہوئے کہ یہ کون سا وقت ہے گھر آنے کا۔کیونکہ ذاتی گاڑی کے بغیر آنا مشکل تھا وضو میں نے واہ کینٹ کیا اور نماز چڑیا ولہ شریف جا کر پڑھی۔نماز فجر کے لیے جب میں مسجد میں گیا تو اچانک تیاری کا راز کھل گیا اور یہ حضرت قبلہ حاجی صاحب کی کرامت تھی۔ہوا یوں کہ حافظ مشتاق احمد صاحب نے نماز مغرب یعنی افطاری کے بعد حاجی صاحب سرکار سے عرض کیا کہ صوفی

marfat.com

ارشاد صاحب ایک ماہ سے گھر نہیں آئے ملنے کی خواہش ہے تو آپ نے فرمایا بچے ساتھ گئے ہوئے ہیں دوسرا گرمی بھی ہے اس لئے نہیں آئے ہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ واہ کینٹ سے میں ایک ماہ میں دو تین دفعہ ضرور گھر جاتا تھا اس لیے حافظ صاحب نے ملاقات کی خواہش کی تھی دوسرا حافظ مشتاق احمد صاحب موضع ڈب حلقہ سہانی کے رہنے والے تھے میرے جانے سے وہ بھی گھر کا چکر لگا لیتے تھے کیونکہ میری موجودگی میں ان کو نماز اور اذان کی فکر نہ ہوتی تھی لیکن جب حافظ مشتاق احمد صاحب نماز عشاء پڑھانے کے لیے مسجد میں آئے تو پھر آپ سے عرض کیا کہ صوفی ارشاد صاحب سے ملاقات کو جی چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہئے عید پر خود آ جائیں گے۔ لیکن حافظ مشتاق صاہب نے جلدی ملاقات کا اظہار کیا تو آپ نے اس وقت فرمایا اچھا آ جائیں گے۔ وہ وقت تقریباً وہی تھا جب میں نے وضو کیا تھا اور نماز کی تیاری کر رہا تھا ادھر آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اُدھر حاجی وزیر محمد صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ میرے ولی کی زبان سے نکلے ہوئے ارشادات کی تکمیل کرو۔

حافظ مشتاق احمد صاحب کہنے لگے جب میں سحری کو جگانے کے لیے مسجد میں آیا تو آپ فرمانے لگے میں نے آپ سے کہا تھا کہ ان کو تکلیف نہ دو تو میں (مشتاق صاحب) حیران تھا کہ کس کو تکلیف نہ دوں کیونکہ میں رات والی بات بھول گیا اور پھر خود ہی فرمانے لگے ارشاد صاحب آ گئے ہیں میں حیران ہوا کہ وہ راتوں رات کیسے آ گئے ہیں میری ملاقات پر سب راز کھلا کہ حقیقت کیا تھی پھر آپ مجھے فرمانے لگے یہ مولوی لوگ کسی کی مجبوری کو نہیں سمجھتے اپنی بات کرتے ہیں۔

راوی چوھدری اقبال صاحب :- جیٹھ کے دنوں میں ہم ۵ آدمی حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اینٹیں لا رہے تھے۔ ہم نے سلام عرض کیا فرمانے لگے اینٹیں اٹھالاؤ ہم نے اینٹیں اٹھالیں میرے پیچھے مہندی خان کے دوسرے بھائی تھے ان کو بھی یہی فرمایا۔ انہوں نے اینٹیں اٹھا لیں۔ جب اندر آئے تو بابا شمس صاحب کو فرمایا کہ گرمی ہے پانی پلاؤ وہ لسی کی ایک بالٹی بھر لائے آپ نے وہ ہمیں پلائی پھر فرمانے لگے تم نے کبھی نماز پڑھی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی نہیں فرمانے لگے اچھا نماز پڑھا کرو۔ آپ کی مجلس میں بیٹھے بیٹھے ۲ گھنٹے گزر گئے ہم جدھر جا رہے تھے وہ وقت گزر گیا فرمانے لگے اچھا اب آپ جائیں۔ اور کپڑے پاک صاف پہن کر نماز ادا کیا کریں۔ سب نے سلام عرض کیا جب میں قریب آیا تو آپ کا قلب جاری تھا۔ آپ نے مجھے سینے سے لگایا مجھے بڑا خوف آیا۔ پھر ہم واپس آ گئے۔ صبح جب بیدار ہوا تو میں نے بیوی کو کہا کہ مجھے پاک صاف کپڑے پہنا دو میں نے وضو کیا اور نماز ادا کی بس

marfat.com

اسی دن سے نماز پڑھنی شروع کردی۔

محمد افضل صاحب (سکھ چین) کا بیان ہے کہ جب آپ اپنے عقیدت مندوں کو کوئی بات بتاتے اگر کسی عقیدت مند کو اس کے بارے میں اس کے عمل میں ابہام پیدا ہوتا یا سوچ بچار پیدا ہوتی تو آپ کرامت۔ کے طور پر اسے عملی طور پر دکھا دیتے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا کہ چڑیا ولہ شریف اور اعوان شریف (جہاں قاضی سلطان رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ اقدس ہے) سید کبیر الدین المعروف شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے رحمت کے دو دریا ہیں اس بات پر میرے ذہن میں خیال آیا کہ نہ تو چڑیاولہ شریف میں دریا ہے نہ ہی اعوان شریف میں پھر دو دریا کا کیا مسئلہ ہے؟

چنانچہ اسی رات میں نیم خوابی کی حالت میں لیٹا ہوا ہوں آنکھیں بند ہیں اور دماغ بالکل حاضر ہے۔کیا دیکھتا ہوں کہ ترچھے خط کی شکل میں ایک دریا بغداد شریف کی طرف سے آیا ہے اور ترچھے خط کی شکل میں چڑیاولہ شریف کے پاس سے گزر رہا ہے۔دریا کا پانی بڑا ہی شفاف ہے۔ بڑا ہی خوبصورت منظر ہے دریا کے پانی میں جو لہریں اٹھتی ہیں ان سے عجیب قسم کی نورانی چمک پیدا ہوتی ہے۔تو میں کسی سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون سی جگہ ہے تو بتایا جاتا ہے کہ یہ چڑیاولہ شریف والا اللہ کی رحمت کا دریا ہے اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اس دریا میں ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ چارپائی کے پائے تھوڑے پانی میں ہیں۔ایک میں ہوں اور تین آدمی اجنبی ہیں۔آپ پر مجذوبیت سی طاری ہے اپنے حال میں مست اللہ کے ذکر میں مستغرق ہیں۔تو میں ان تین اجنبی آدمیوں سے کہتا ہوں کہ آپ مست ہیں۔آپ اس رحمت کے دریا میں چھلانگ لگا جائیں گے تو وہ تینوں آدمی مجھے کہتے ہیں کہ آپ خاموش رہیں۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے اس دریا میں چھلانگ لگا دی ہے تو فوراً ہی میں نے بھی آپ کے پیچھے دریا میں غوطہ لگا دیا ہے غوطہ لگانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس سے میری آنکھ کھل گئی۔

جب یہ سب کچھ میں نے دیکھا تو اس مسئلہ پر ابہام کی کیفیت ختم ہوگئی آپ نے عملی طور پر دکھایا کہ ان دریاؤں سے مراد رب کی خاص رحمت کے دریا ہیں یعنی چڑیاولہ شریف اور اعوان شریف میں شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض خاص جاری ہوا ہے۔ جہاں سے دین اسلام کے پیاسے لوگ رحمت کا پانی پی کر فیض یاب ہو کر جاتے ہیں۔

محمد اشرف روای ہیں:-ایک دفعہ میں حضرت قبلہ عالم حاجی صاحب کے پاس عشاء کی نماز کے بعد بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نیم برہنہ آدمی بغیر شلوار/تہبند جوتے،ٹوپی کے صرف قمیض پہنے اس حال میں

marfat.com

آپ کے پاس آیا کہ اس کے حواس اڑے اور سانس پھولا ہوا تھا وہ آتے ہی آپ کے قدموں میں گر پڑا۔ سرکار! مجھے بچالیں۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ آدمی کیسے آپ تک پہنچ گیا ہے؟ پہلے میں نے سمجھا کہ یہ شاید کوئی پاگل ہے مگر آپ نے اس کی داستان سن کر فرمایا کہ تمہیں اس طرح نہیں کرنا چاہیئے ۔ وہ عرض کرنے لگا حضور! غلطی ہوگئی ہے۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ وعدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر کر کے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا وعدہ کرو کہ نماز پڑھا کرو گے اور داڑھی بھی رکھو گے۔ اس نے عرض کیا کہ حضور! میں وعدہ کرتا ہوں۔

اس کے بارے میں پتہ چلا کہ کسی کے گھر میں بدکاری کی نیت سے داخل ہوا تھا کہ گھر والوں کو خبر ہوگئی وہ جلدی میں اپنا تہبند جوتے وغیرہ سب وہیں چھوڑ کر حاجی صاحب کی پناہ میں آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری مسجد کے چکر لگاؤ اور میرے پاس آ جاؤ تم کو کوئی نہ پوچھے گا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور! میرا تہبند اور جوتے بھی وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ میں تو صبح پہچانا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا اس بات کو چھوڑو تم کو جو میں نے کہا وہ کرو۔ وہ مسجد کے گرد چکر لگا کر دوبارہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپ نے اس کو سنبھالا دیا اور فرمایا کہ وعدہ یاد رکھنا۔ جب صبح ہوئی تو شور مچا کہ فلاں آدمی کے گھر جو فلاں آدمی گیا وہ کوئی اور ہی آدمی تھا۔ آپ کی پناہ میں اس کو کوئی نہ پہچان سکا نہ اس کو کسی نے پوچھا۔ بعد میں وہ پکا نمازی بن گیا داڑھی بھی رکھ لی اور اکثر آپ کی خدمت میں حاضری دیتا مسجد میں جھاڑو وغیرہ بھی کرتا تھا۔

محمد اشرف اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں کہ ایک دن آپ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک ویگن کا وہاں سے گزر ہوا جس میں کچھ مرد اور عورتیں سوار تھیں اور کچھ بچے بھی ساتھ تھے گرمی کا موسم تھا۔

وہاں ایک ٹریفک آفیسر نے اس ویگن کو پکڑ لیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو وہ آپ کا عقیدت مند بھی تھا پھر بھی اس نے انکار کر دیا۔ نہ جانے اس افسر کو کیا مجبوری تھی کہ اس نے آپ کا کہا نہ مانا مگر آپ کو اس قدر جلال آیا کہ آپ کا چہرہ لال سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اس کو چھوڑنا ہے کہ نہیں؟ آپ یہ فرما کر مسجد میں نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے ظہر کا وقت تھا۔ ادھر آپ نے نماز کی نیت کی ادھر اس افسر نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اللہ کے لیے حاجی صاحب کو عرض کرو کہ میں نے یہ گاڑی چھوڑ دی ہے۔ وہ اس قدر تڑپا کہ میں سمجھا کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی۔

اس کے ہاتھ سے چلان بک گر گئی میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! اس افسر کی حالت غیر ہوگئی اور وہ گاڑی چھوڑ رہا ہے۔ جب آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کے قدموں میں گر پڑا۔ اور

marfat.com

ہے۔ آپ نے وہاں کھڑے ہو کر دعا فرمائی اور فرمانے لگے اب سانپ نہ آئیں گے اس کے بعد جتنا عرصہ میں وہاں رہا سانپ نہیں آئے۔

روایت حاجی محمد عارف صاحب وزیر آبادی :- میرا ایک عزیز میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا کہ اپنے مرشد پاک کے پاس آپ میرے ساتھ چلیں۔ ہم دونوں جہ یادلہ شریف پہنچے تو آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حال واحوال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا حضور! ایک عزیز کو کوڑے کی سزا ہوگئی ہے دعا فرمائیں کہ اس کی سزا معاف ہو جائے آپ باہر صحن میں نکل گئے آسمان کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر فرمایا جاؤ نہیں ہوگی۔ میں خاموش رہا آپ نے دوبارہ فرمایا کہ جاؤ نہیں ہوگی۔ تیسری بار بھی یہی الفاظ دہرائے میں نے عرض کیا حضور! دعا بھی فرمائیں۔ فرمانے لگے یہ دعا ہی تو کر رہے ہیں۔ ایک ماہ بعد کوڑوں کی سزا ختم ہوگئی۔ میں ایک دفعہ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضور بندہ بھول جاتا ہے اس کی نوکری بھی بحال ہو جائے فرمانے لگے وہ بھی ہو جائے گی۔ کوئی ۱۰ دن بعد ان کی تمام مراعات حکومت نے بحال کر دیں۔

ایک آدمی نے مجھے کہا کہ ایک بوڑھا شخص ہے اس کا پوتا ڈیڑھ سال سے گم ہے گھر واپس نہیں آیا وہ بڑا پریشان ہے آپ کے مرشد پاک کامل ہیں ان کو ساتھ لے جائیں کہ وہ دعا کریں اللہ کرے اس کا پوتا مل جائے۔ میں اس بوڑھے آدمی کو ساتھ لے گیا وہ آدمی آپ کے پاس پہنچ کر رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ بابا کیا بات ہے۔ میں نے خلیفہ عنایت صاحب کو بتایا ہوا تھا اس لیے انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا حضور! جس کا کچھ باقی نہ رہے وہ روئے نہ تو اور کیا کرے۔ اس کا ایک بچہ تھا وہ ڈیڑھ سال سے گھر نہیں آیا۔ آپ دعا فرمائیں کہ وہ بچہ زندہ یا مردہ گھر واپس آئے۔ آپ نے فرمایا اٹھاؤ ہاتھ۔ آپ نے دعا فرمائی دعا کے بعد فرمایا کہ جاؤ آ جائے گا۔ ۶ دنوں کے بعد وہی شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مبارک ہو میں نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کہ وہ بچہ واپس آ گیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا ماجرا ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ بچہ یہاں سے کراچی گیا تھا اور کراچی سے سامان چوری لے کر ایران کا بارڈر کراس کر رہا تھا کہ پکڑا گیا۔ حکومت ایران نے ۳ سال سزا قید دے دی پچھلے جمعہ کو وہاں کا سینئر آفیسر آیا اور بتایا کہ اس بچے کی باقی کی ڈیڑھ سال کی سزا گورنمنٹ آف ایران نے معاف کر دی ہے اور اس کو بارڈر پر چھوڑ گئے۔ اس بچے کے گھر والے اظہار تشکر کرنے کے لیے اسے حضرت قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں لے آئے۔

marfat.com

ہے۔آپ نے وہاں کھڑے ہو کر دعا فرمائی اور فرمانے لگے اب سانپ نہ آئیں گے اس کے بعد جتنا عرصہ میں وہاں رہا سانپ نہیں آئے۔

روایت حاجی محمد عارف صاحب وزیر آبادی:- میرا ایک عزیز میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا کہ اپنے مرشد پاک کے پاس آپ میرے ساتھ چلیں۔ ہم دونوں چڑیاولہ شریف پہنچے تو آپ کی زیارت ہوئی۔آپ نے حال واحوال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا حضور! ایک عزیز کو کوڑے کی سزا ہوگئی ہے دعا فرمائیں کہ اس کی سزا معاف ہو جائے آپ باہر صحن میں نکل گئے آسمان کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر فرمایا جاؤ نہیں ہوگی۔ میں خاموش رہا آپ نے دوبارہ فرمایا کہ جاؤ نہیں ہوگی ۔تیسری بار بھی یہی الفاظ دہرائے میں نے عرض کیا حضور! دعا بھی فرمائیں۔فرمانے لگے یہ دعا ہی تو کر رہے ہیں۔ایک ماہ بعد کوڑوں کی سزا ختم ہوگئی۔ میں ایک دفعہ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضور بندہ بھول جاتا ہے اس کی نوکری بھی بحال ہو جائے فرمانے لگے وہ بھی ہو جائے گی۔کوئی ۱۰ دن بعد ان کی تمام مراعات حکومت نے بحال کر دیں۔

ایک آدمی نے مجھے کہا کہ ایک بوڑھا شخص ہے اس کا پوتا ڈیڑھ سال سے گم ہے گھر واپس نہیں آیا وہ بڑا پریشان ہے آپ کے مرشد پاک کامل ہیں ان کو ساتھ لے جائیں کہ وہ دعا کریں اللہ کرے اس کا پوتا مل جائے۔ میں اس بوڑھے آدمی کو ساتھ لے گیا وہ آدمی آپ کے پاس پہنچ کر رونے لگا۔آپ نے فرمایا کہ بابا کیا بات ہے۔ میں نے خلیفہ عنایت صاحب کو بتایا ہوا تھا اس لیے انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا حضور! جس کا کچھ باقی نہ رہے وہ روئے نہ تو اور کیا کرے۔اس کا ایک بچہ تھا وہ ڈیڑھ سال سے گھر نہیں آیا۔آپ دعا فرمائیں کہ وہ بچہ زندہ یا مردہ گھر واپس آئے۔آپ نے فرمایا اٹھاؤ ہاتھ۔آپ نے دعا فرمائی دعا کے بعد فرمایا کہ جاؤ آ جائے گا۔ ۶ دنوں کے بعد وہی شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مبارک ہو میں نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کہ وہ بچہ واپس آ گیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا ماجرا ہوا ہے۔اس نے بتایا کہ وہ بچہ یہاں سے کراچی گیا تھا اور کراچی سے سامان چوری لے کر ایران کا بارڈر کراس کر رہا تھا کہ پکڑا گیا۔حکومت ایران نے ۳ سال سزا قید دے دی پچھلے جمعہ کو وہاں کا سینئر آفیسر آیا اور بتایا کہ اس بچے کی باقی کی ڈیڑھ سال کی سزا گورنمنٹ آف ایران نے معاف کر دی ہے اور اس کو بارڈر پر چھوڑ گئے۔اس بچے کے گھر والے اظہار تشکر کرنے کے لیے اسے حضرت قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں لے آئے۔

marfat.com

باب ششم

وصال

حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

کا سفر آخرت (وصال)

وہ لمحہ وصال ہے اب تک نگاہ میں
کیا دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

راوی محمد یوسف صاحب :- آپ تقریباً سوا سال جذب کی حالت میں رہے اور اسی حالت میں ایک دن کھانا پینا چھوڑ دیا اور تین دن اسی طرح ہی لیٹے رہے- تیسرا دن جمعتہ المبارک تھا عصر کے وقت میں نے اجازت لی- جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب نے فرمایا کہ سرکار کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے- میں نے عرض کیا کہ میں صبح سحری کے وقت آ جاؤں گا گھر میں کوئی ایسی مجبوری تھی کہ مجھے گھر آنا پڑا تھا-

رات کو خواب میں آپ کی روانگی کا منظر دیکھا اور ابھی یہ خواب جاری تھا کہ دروازہ کھٹکا- میں نے سمجھا کہ ابا جی کو ملنے والا ہوگا پھر ابا جی کی آواز آئی یوسف! میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگے کہ

marfat.com

تیرے پیر بھائی آئے ہیں میں جب باہر آیا تو ایوب صاحب اور حاجی الطاف صاحب تھے- میں نے پوچھا خیر تو ہے؟ انہوں نے مجھے آپ کے وصال کی خبر سنائی - میں ایوب صاحب کے گلے لگ کر رونے لگا -ایوب صاحب نے فرمایا کہ چچا عنائت صاحب گاڑی لیکر آئے ہوئے ہیں- میں اسی وقت ان کے ساتھ ہولیا اور راستے میں میں نے ایوب صاحب کو اپنا خواب سنایا- چچا عنائت صاحب اور صوفی عارف صاحب ،رانا صاحب ئے دربار شریف کے پاس کھڑے تھے- سارے شہر میں اعلان کرنے پر ہماری ڈیوٹی لگی-

ہجر تیرا جے پانی منگے میں کھو نیناں دے گیڑھاں
جی کر داتینوں سامنے بٹھا کے درد پرانے چھیڑاں

جی تو یہ تھا کہ ہم آپ کے پاس پہنچ جائیں اور آپ کا دیدار کرتے رہیں مگر خلیفہ صاحب کا حکم ہم نے اپنی ڈیوٹی سمجھ کر صبح رکشہ لیا اور اعلان کرنا شروع کر دیا یہ بڑی سخت ڈیوٹی تھی -کھاریاں کے قریب ایک بدلی بنی اور میں نے کہا کہ اب بس کر دو اور چڑیا ولہ شریف آ گئے اور رکشہ والے کو فارغ کر دیا- اور سرکار کا دیدار کیا- آخری وقت دربار شریف کے دروازے بند کر دیئے گئے- اور پھر تب ہی دروازے کھلے کہ آپ نے زمین کی چادر اپنے آپ پر اوڑھ لی اور ہمیشہ کے لیے سو رہے-

راوی بیگم راناصاحب :- آپ نے تین دن سے کھانا پینا چھوڑ رکھا تھا اور کسی سے کلام بھی نہ فرماتے عنایت صاحب نے مجھے کہا کہ باجی آپ نے حجرہ میں ہی رہنا ہے (ان دنوں آپ نے مینار کے نیچے حجرہ مبارک کو شرف قیام بخشا ہوا تھا) میں حجرہ مبارک میں بیٹھی رہی - آپ کا قلب جاری تھا -ہونٹ بند تھے مگر قلب کی آواز اس قدر تھی کہ پوری مسجد گونج رہی تھی- میں آپ کے پاس بیٹھی پڑھ رہی تھی لالہ عنایت صاحب تشریف لائے اور دیکھ کر چلے گئے یہاں تک کہ رات کا پونا ایک ہو گیا جناب خلیفہ حاجی عنائت صاحب کہنے لگے باجی آپ آرام کریں میں نے عرض کیا کہ جی میں ٹھیک ہوں- آپ جا کر آرام کریں- جناب خلیفہ صاحب چلے گئے- میں اور بھائی جان الطاف آپ کے پاس بیٹھے رہے- ذکر کی گونج سن کر بھائی جان الطاف نے مجھے اندر بلا لیا- (میں حجرہ مبارک سے باہر مسجد میں بیٹھی رہی) - جمعتہ المبارک کے بعد یہ ۵ ویں دفعہ ذکر جاری ہوا ہے اس وقت بھائی انوار اور ایوب صاحب ڈاکٹر جاوید مرزا صاحب (ڈاکٹر جاوید مرزا صاحب کا کلینک شاہدولہ صاحب کے دربار کے نزدیک ہے) کو بھی لے آئے

marfat.com

ڈاکٹر کہنے لگا کہ آپ کا تو عجیب ہی رنگ ہے- ظاہراً بخار ہے اور اندر کا کچھ پتہ نہیں-

۱۱نومبر ۱۹۸۵ء بوقت رات سوا ایک بجے میں نے بھائی الطاف کو کہا کہ خلیفہ صاحب کو بلائیں اس وقت ذکر میں بڑی شدت تھی خلیفہ صاحب، صوفی عارف صاحب اور باقی سب ہی ایک لحہ میں گھبرا کر آ گئے- میں نے عرض کیا کہ وضو کریں اور خلیفہ صاحب کو میں نے کہا کہ سرکار جی کی پیشانی بھی گرم ہے اور قدم مبارک بھی گرم ہیں اور ذکر آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے- سب نے باوضو ہو کر کلمہ شریف کا ورد بلند آواز میں شروع کر دیا-

میں صدقے جاؤں میرے مرشد پاک نے ۱۷-۱۶ سال قبل مجھے فرمایا تھا کہ میں تم سے قرآن پاک سنوں گا- اس آخری وقت میں نے دو دفعہ یاسین تلاوت کی- گویا سرکار نے اس وقت سے کلام پاک سنا-

اناللہ و انا الیہ راجعون

اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ آپ کی جدائی سے ہماری کیا کیفیت ہوئی- ہمارے ابھی تک اندر زخمی ہیں مرشد کی جدائی میں- اللہ تعالیٰ مرشد کی جدائی کسی کو نہ دے یہ بڑی مشکل اور سخت ہوتی ہے-

marfat.com

غسل مبارک

خلیفہ حاجی عنائت صاحب نے رات ۲ بجے آپ کو پہلا غسل دیا اور پھر گجرات اطلاع کرنے کے لیے بندے بھیج دیئے گئے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہر ہر سمت سے امڈتا چلا آ رہا تھا۔ اس روز سپیشل بسیں چلائی گئی تھیں بے پناہ رش تھا۔ ہر بندہ تڑپ رہا تھا۔ آپ کے آخری دیدار کے لیے بے قرار تھا۔ مسجد شریف کے جنوب کی طرف ایک کھلی جگہ کو آپ کی آخری نماز کے لیے چنا گیا۔ آپ کی چارپائی کو کندھا دینے کے لیے ہر کوئی بے قرار اور آرزومند تھا۔

اس لیے دو لمبے لمبے بانس لیے گئے اور ان پر آپ کی چارپائی اٹھائی گئی۔ جب آپ کی چارپائی جنازہ گاہ کی طرف روانہ ہوئی اس وقت رحمت کی بارش ہو رہی تھی آپ کے پیچھے پڑھنے والوں کی آواز اتنی سریلی تھی اور کلام ایسا دردناک تھا کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ نماز جنازہ کی امامت سید محمود شاہ صاحب نے کی۔ آپ نے اپنی قبر مبارک پہلے ہی سے بنا رکھی تھی۔ حجام شریف اور ماسٹر محمد صدیق نے قبر پر بڑی سیمنٹ کی پلاٹیاں اٹھائیں اور قبر مبارک میں اتر کر خوب صفائی کی۔

راوی مستری محمد حسین:۔ میں نے بھائی عنایت کو کہا کہ صندوق ہم نے بنانا ہے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آپ انتظام کریں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے اپنے صندوق کے لیے تختے رکھے ہوئے ہیں میں اوپر گیا میز اٹھا کر ایک طرف رکھا نیچے سے تختے نکال لیے۔ مستری ولائت کو بلایا اس کے پاس مستری بشیر کام کرتا تھا۔ چھوٹا بھائی غلام حسین، سب نے مل کر بہترین صندوق بنایا پالش کروایا اندر روئی لگوائی اور مسجد میں لے آئے۔ آپ نے پہلے ہی وصیت فرما رکھی تھی کہ مستری محمد حسین چاروں بھائی مجھے قبر میں اتاریں گے۔ جس طرح ہمیں ہدایت کی گئی تھی ہم نے ویسے ہی کیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے صندوق مبارک قبر مبارک میں اتارا اور اوپر پڑیاں رکھیں۔ مستری صادق صاحب نے قبر مبارک بنائی۔

راوی بیگم رانا صاحب:۔ جب آپ کو قبر میں اتارا گیا تو کلمہ شریف کا اتنا ذکر تھا ایسے محسوس ہوتا تھا کہ کمرہ پھٹ جائے گا اور سچ کہتی ہوں کہ وہ اللہ کا ذکر تھا کہ نور کی بارش ہو رہی تھی ایسی شعاعیں پڑ رہی تھیں اور نور کی روشنی پڑ رہی تھی کہ ایسے لگتا تھا کہ جیسے فرشتوں نے دیواروں کو گھیرے میں لے لیا ہو یہ عجیب سماں تھا جب آپ اپنے کمرہ میں گئے تو سرکار مسکرا رہے تھے۔ اس وقت ان کے چہرے

marfat.com

سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں اور جی چاہتا تھا کہ یہ شعاعیں اپنے اندر سمالیں- ہر آدمی کوئی نہ کوئی تحفہ پیش کررہا تھا- درود وسلام کا ایسا پیارا ورد تھا کہ کوئی بیان نہیں کرسکتا- میں تو بچوں کو کہتی تھی کہ آپ روئیں کم اور دیکھیں سرکار کس رنگ میں اپنے اصلی گھر تشریف لے جارہے ہیں کس پیار سے جارہے ہیں اور کیسی بہار آئی ہوئی ہے یاد رہے کہ آپ کو گھٹنوں میں اس قدر درد تھا کہ آخری دو سالوں میں آپ نے چلنا پھرنا چھوڑ دیا تھا اور ایک جگہ بیٹھ گئے تھے- بلکہ زمین پر بچوں کی طرح اپنا جسم مبارک رگڑ کر نقل وحرکت فرماتے- ٹانگیں کبھی بھی سیدھی نہ فرماتے- پردہ فرمانے کے ۷-۵ منٹ قبل اخلاص خان وغیرہ نے آپ کی ٹانگیں کو دیسی گھی سے مالش کی تاکہ پٹھے نرم ہو جائیں اور ٹانگیں سیدھی ہو جائیں- مالش پٹھے اور پنڈلیوں کے نچلے حصہ کی، کی گئی- بہر کیف گھٹنوں کے جوڑوں کی ہڈیاں اپنی جگہ سے اس طرح ہل گئی تھیں کہ سیدھا کرنے کے باوجود مکمل طور پر سیدھی نہ ہوسکیں اور آپ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اپنا منہ مبارک اور آنکھیں مبارک بند کر کے قبلہ رخ منہ پھیر کر سو گئے-

marfat.com

جناب خلیفہ عنایت علی صاحب:-

جناب خلیفہ حاجی عنایت علی نے اپنے تاثرات قلمند کراتے ہوئے بتایا کہ حضرت قبلہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتے تھے-حضرت قبلہ حاجی صاحب نے دوتین مرتبہ مجھے چابیاں عنایت فرمائیں میں نے عرض کی کہ سرکار نے میں چابیوں کا کیا کرنا ہے؟ فرمانے لگے نہیں چابیاں رکھ لو تب میں نے چابیاں رکھ لیں-

ایک دفعہ ہم دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ گئے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ خلیفہ کو کہیں کہ ''مکھانے'' تقسیم کرے-میں نے تقسیم کرنے شروع کر دیئے-جب ہم واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں چوہدری انور اور خان زمرد صاحب کہنے لگے کہ عنایت صاحب! داڑھی رکھ لیں-آپ فرمانے لگے عنایت کے اندر داڑھی ہے جس کا آپ کو جلد پتہ چل جائے گا آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد میں نے داڑھی رکھ لی-

میں شروع سے ہی ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے منسلک تھا-آپ مجھے فرمایا کرتے کہ کھانا آپ ادھر سے ہی کھایا کریں-چونکہ روٹ بھمبر گجرات کا تھا اس لیے آتے جاتے سرکار کے پاس رک جاتے اور جب وقت حضرت قبلہ چائے کھانا وغیرہ سے تواضع فرماتے-آپ کا لنگر شروع سے ہی بڑا وسیع تھا میرے علاوہ اور بھی کافی ڈرائیور کنڈیکٹر آپ کے پاس رکتے اور آپ ان کی تواضع فرماتے-جن دنوں بھمبر کالج کی مسجد کا کام شروع ہوا میری بس پر آپ نے سامان رکھ دینا اور فرمانا کہ یہ فلاں جگہ اتارنا ہے یہ فلاں جگہ -میں آپ کے حکم کے مطابق سامان بھمبر کالج اور پھر تھنڈ رو غیرہ اتار کر واپس آتا کہ بس بالکل خالی ہو چکی ہوتی-

حضرت قبلہ نے ایک دو دن دیکھا پھر فرمایا کہ عنایت کی بات ہے کہ گاڑی بالکل خالی ہو جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا حضور لوگوں کو پتہ ہے کہ میں نے سامان اتارنے چلے جانا ہے اس لیے لوگ اتر جاتے ہیں فرمانے لگے اچھا اب جب تک تم واپس نہ آ جایا کرو گے پیچھے سے کوئی بس نہ آئے گی اور یہ لوگ تمہارے ساتھ ہی بھمبر جائیں گے اگلے دن جب میں سامان اتار کر واپس آیا تو دیکھا کہ وہی لوگ کھڑے ہیں میں نے انہی کو بٹھایا اور بھمبر چلا گیا-

حضرت قبلہ ان دنوں مجھے بڑی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ گاڑی خود چلایا کر-میں گجرات سے

marfat.com

جناب خلیفہ عنایت علی صاحب:-

جناب خلیفہ حاجی عنایت علی نے اپنے تاثرات قلمند کراتے ہوئے بتایا کہ حضرت قبلہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتے تھے-حضرت قبلہ حاجی صاحب نے دوتین مرتبہ مجھے چابیاں عنایت فرمائیں میں نے عرض کی کہ سرکار نے میں چابیوں کا کیا کرنا ہے؟ فرمانے لگے نہیں چابیاں رکھ لوتب میں نے چابیاں رکھ لیں-

ایک دفعہ ہم دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ گئے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ خلیفہ کو کہیں کہ ''مکھانے'' تقسیم کرے- میں نے تقسیم کرنے شروع کر دیئے- جب ہم واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں چوہدری انور اور خان زمرد صاحب کہنے لگے کہ عنایت صاحب! داڑھی رکھ لیں- آپ فرمانے لگے عنایت کے اندر داڑھی ہے جس کا آپ کو جلد پتہ چل جائے گا آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد میں نے داڑھی رکھ لی-

میں شروع سے ہی ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے منسلک تھا- آپ مجھے فرمایا کرتے کہ کھانا آپ ادھر سے ہی کھایا کریں- چونکہ روٹ بھمبر گجرات کا تھا اس لیے آتے جاتے سرکار کے پاس رک جاتے اور جب وقت حضرت قبلہ چائے کھانا وغیرہ سے تواضع فرماتے- آپ کا لنگر شروع سے ہی بڑا وسیع تھا میرے علاوہ اور بھی کافی ڈرائیور کنڈیکٹر آپ کے پاس رکتے اور آپ ان کی تواضع فرماتے- جن دنوں بھمبر کالج کی مسجد کا کام شروع ہوا میری بس پر آپ نے سامان رکھ دینا اور فرمانا کہ یہ فلاں جگہ اتارنا ہے یہ فلاں جگہ - میں آپ کے حکم کے مطابق سامان بھمبر کالج اور پھر تھنڈر وغیرہ اتار کر واپس آتا کہ بس بالکل خالی ہو چکی ہوتی -

حضرت قبلہ نے ایک دو دن دیکھا پھر فرمایا کہ عنایت کی بات ہے کہ گاڑی بالکل خالی ہو جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا حضور لوگوں کو پتہ ہے کہ میں نے سامان اتارنے چلے جانا ہے اس لیے لوگ اتر جاتے ہیں فرمانے لگے اچھا اب جب تک تم واپس نہ آ جایا کرو گے پیچھے سے کوئی بس نہ آئے گی اور یہ لوگ تمہارے ساتھ ہی بھمبر جائیں گے اگلے دن جب میں سامان اتار کر واپس آیا تو دیکھا کہ وہی لوگ کھڑے ہیں میں نے انہی کو بٹھایا اور بھمبر چلا گیا-

حضرت قبلہ ان دنوں مجھے بڑی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ گاڑی خود چلایا کر- میں گجرات سے

marfat.com

چڑیاولہ شریف تک جاتا اور وہاں اتر جاتا اور گاڑی ڈرائیور کے حوالے کر دیتا اور خود حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں رہ جاتا۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب آخری ایام میں بڑے علیل ہو گئے تو میں ہی تمام کام کرواتا ۔ درس کی عمارت کا فرش ڈلوایا مسجد شریف کے روزمرہ کے معاملات کو بھی دیکھتا اور ساتھ ہی ساتھ حضرت قبلہ کی نوکری بھی دیتا ۔ ان دنوں میں نے اپنا کام کاج چھوڑ دیا اور بس آپ ہی کی نوکری میں ہمہ وقت رہنے لگا۔

اپنی گاڑیاں ڈرائیوروں کے حوالے کر دیں اور ان کی دیکھ بھال کے لیے تمام اختیارات اپنے بیٹے فاروق صاحب کو دے دیئے اور خود اس دنیوی معاملات سے فارغ ہو کر بس اپنے مرشد پاک کی رضا کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور ہر وقت اپنے مرشد پاک کے خیال میں ہی رہنے لگے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے مجھے چند سال اپنے ساتھ رکھا اور تمام امور کی تربیت دی۔

ایک دفعہ آپ تو کھاریاں سی ایم ایچ میں داخل کروا دیا گیا ۔ اس کے بعد پنڈی صہیب میموریل میں داخل کروایا گیا تقریباً ایک ماہ آپ ہسپتال میں رہے اس ایک ماہ میں نے اپنی تمام ذاتی مصروفیات ترک کر دیں اور دن رات آپ ہی کی خدمت میں رہا ۔ ڈاکٹروں کو آپ کی بیماری کی کچھ سمجھ نہ آئی تو ہسپتال سے فارغ ہو کر چڑیاولہ شریف تشریف لے آئے۔

چڑیاولہ شریف پہنچ کر آپ نے بجائے اپنے حجرہ مبارک کے مینار کے نیچے ایک چھوٹے سے کمرے میں ڈیرا لگا لیا اور وہیں رہنے لگے ۔ انہی دنوں گھٹنوں میں شدید درد رہتا تھا۔ گھٹنے چلنے نہ دیتے تھے ایک دن میں نے کھاریاں سی ایم ایچ کے ایک ڈاکٹر صاحب سے گھٹنے میں ٹیکے لگوائے ۔ اس سے کچھ عرصہ بغیر درد کے نکل گیا مگر جب درد شروع ہوا تو آپ بیٹھ ہی گئے اور پھر یہ ہوا کہ گھٹنوں کی وجہ سے ٹانگیں سیدھی نہ کر سکتے تھے اور ان دنوں تو آپ نے چلنا پھرنا بھی چھوڑ دیا اور بس لیٹے رہتے تھے ۔ پھر ایک دن آیا کہ آپ نے کھانا پینا بالکل ہی بند کر دیا اور اس حالت میں تین دن گزر گئے اور پھر ایک لمحہ ایسا آیا کہ ------!

حضرت قبلہ کے پردہ فرمانے کے تیسرے دن جناب سید محمود صاحب گجراتی تشریف لائے ۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء اکرام تشریف لائے تھے جناب شاہ صاحب نے اس وقت موجود پیر بھائیوں سے مشورہ کیا کہ اب یہاں کے امور کی دیکھ بھال کون کرے گا تو پیر بھائیوں نے میرا نام تجویز کیا ۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب نے تقریر فرمائی اور اختتام پر شاہ صاحب نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب

marfat.com

حضرت قبلہ کے بعد تمام امور کی نگرانی جناب عنایت صاحب کیا کریں گے۔

روایت حاجی محمد عارف صاحب وزیر آبادی:- حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پردہ فرمانے کے بعد تیسرے روز یعنی قل کے روز سید محمود شاہ صاحب نے مجھے بلایا اور پوچھا حضرت قبلہ نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد فرمایا ہے میں نے حضرت قبلہ حاجی صاحب کے الفاظ دہرا دیئے کہ آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ میرے بعد خلیفہ عنایت ہوگا۔

روایت جناب الطاف صاحب:- میں نے ایک دفعہ حضرت قبلہ سے پیسوں کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عنایت سے لے لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان سے نہیں لینے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے لے لو اس لیے کہ ہم اس کی تربیت کر رہے ہیں۔

تعمیرات

حضرت قبلہ کے آخری ایام میں درگاہ کے فرش ڈلوائے۔ حضرت قبلہ کے پردہ فرمانے کے بعد جناب ایوب صاحب نے مغرب کی جانب درگاہ کے ساتھ ہی زمین برائے درگاہ (Phase II) کے لیے وقف کر دی۔

اس جگہ کی چاردیواری کر کے بھرتی ڈالی گئی پھر اس جگہ پر ایک خوبصورت درگاہ تعمیر کروائی اس عمارت میں جنوب کی جانب کمرے بنائے گئے شمال اور مغرب کی طرف برآمدے بنائے گئے۔ ۹۲ء میں اس عمارت کے فرش ڈالے گئے۔

جنوری ۱۹۹۴ء میں درگاہ (Phase II) پہلی منزل کی تعمیر شروع ہوئی۔ اور مسجد کے صدر دروازے پر ٹائلیں لگوائی گئیں۔ اور دربار شریف کے گنبد پر سبز ٹائلیں لگوائی گئیں۔ جولائی ۹۴ء میں اوپر والی منزل مغرب کی جانب دونوں طرف ایک ایک کمرہ اور درمیان میں برآمدہ بنا کر چھوڑ دیا گیا۔ دسمبر ۹۴ء میں پہلی منزل کی باقی تعمیر شروع ہوئی جنوب اور مشرق کی طرف کمرے بنائے گئے اور شمال کی طرف برآمدہ بنایا گیا۔ دربار شریف کے اندر شیشہ کاری کا کام کروایا اور ٹائلیں لگوائیں۔

marfat.com

جناب خلیفہ حاجی عنایت صاحب کا سفر آخرت:

یکم مارچ بروز جمعہ 1996ء بوقت 2 بجے پی سی او حافظ آباد مستری آصف کو فون کرنے کے لئے گئے۔ صوفی عارف صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ راستے میں کہنے لگے میرا سر چکرانے لگا ہے۔ فروٹ والے سے ایک ایک کینو لیا۔ ابھی بمشکل ایک دو ٹکڑے کھائے ہوں گے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ کہنے لگے چلو چلیں جمعہ ادا کریں۔ عارف صاحب نے آپ کو سہارا دیا۔ اور جمعہ کی نماز کے لئے مسجد کی طرف چل پڑے۔ ابھی چند قدم ہی چلے تو کہنے لگے کہ مجھے اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ میرے دائیں جانب فالج ہو گیا ہے۔ ایک شخص نے آپ کو دوسری طرف سہارا دیا اور مسجد سے ہوتے ہوئے پیچھے کمرے میں لے گئے اور لٹا دیا گیا۔ یہاں تھوڑی دیر ہوش وحواس میں رہے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد غنودگی طاری ہو گئی اور خراٹے لینے لگے۔ گجرات جناح ہسپتال لے آئے یہاں رات بھر قیام رہا۔ اگلے دن بعد از دوپہر کھاریاں سی ایم ایچ میں داخل کروا دیا گیا۔ سی ایم ایچ میں ایک رات وارڈ میں رہے اگلی صبح جب میجر ڈاکٹر فضل الرحمن مغل میڈیکل سپیشلسٹ آیا تو اس نے آپ کو آئی ٹی سی میں منتقل کر دیا۔ یہاں اب لحہ بہ لحہ صحت بہتر ہو رہی تھی۔ اب بی پی 120-80 تھا۔ ڈاکٹرز کا خیال تھا کہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دماغ کی شریانیں پھٹ گئی ہیں اور وہ خون سر کے اندر ہی ہے اور خارج کرنے کے لئے آپریشن کیا جا سکتا ہے مگر ان کا نہیں ہو سکتا۔ ایسے مریضوں کی زندگی کے مواقع 0.1 فیصد ہوتے ہیں۔ بی پی کنٹرول ہو گیا مگر غنودگی ایسی تھی کہ ختم ہونے کو نہ آئی اسی غنودگی کی حالت میں منگل اور بدھ کی درمیانی رات 6 مارچ 1996ء رات ڈیڑھ بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اپنی وفات سے ایک ہفتہ قبل خلیفہ صاحب نے مسجد کی پہلی منزل کے لئے پتھر منگوایا۔ سیمنٹ اور ریت بھی منگوائی مگر قدرت نے مہلت نہ دی کہ فرش مکمل کرواتے۔

جناب ارشاد صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ آپ کو کیوں نہ سرکار حاجی صاحبؒ کے قدموں میں لٹا دیا جائے ارشاد صاحب اور دیگر احباب گجرات لائے اور خلیفہ صاحب کے گھر والوں سے اجازت چاہی کہ ہم ان کو جہ یاولہ شریف کی پاک سرزمین میں سرکار کے قدموں میں سپرد خاک کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے برضا و

marfat.com

رغبت اجازت دے دی۔ آپ کی قبر سرکار کے دائیں جانب بنائی گئی۔

گجرات میں ٦ مارچ بوقت تین بجے آپ کی نماز جنازہ کی امامت جناب مولانا عارف صاحب نے کی اور پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ کا جسد خاکی مزدہ پک اپ کے ذریعے چڑیاولہ شریف لے گئے۔ وہاں 5 بجے شام دوبارہ سید سعید شاہ صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

شام کے قریب آپ کو ہزاروں سوگواروں کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا اس وقت آپ کا چہرہ تھا کہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اللہ اللہ سبحان اللہ! یہ ان کے غلاموں کی شان ہے۔ چہرے پر مسکراہٹ کے آثار نمایاں تھے کہ ہر دیکھنے والے کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی کچھ فرمائیں گے۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور دل ان کی جدائی میں گھٹے جارہے تھے۔ اتنے میں شام کی اذان ہوئی اور سب نے نماز مغرب ادا کی اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے (آمین)

٨ مارچ بروز جمعتہ المبارک کو ڈیرہ پگانوالہ میں آپ کے لئے محفل قل کا اہتمام کیا گیا اور بعد میں مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ چڑیاولہ شریف میں جمعہ کی نماز کے بعد خان زمرد خان صاحب چوہدری انور صاحب اور دیگر خادموں نے مل کر اتفاق رائے سے جناب صوفی عارف صاحب کو خلیفہ دوئم منتخب کیا۔ سب سنگھیوں نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔

٩ مارچ، ہفتہ کے دن جناب عارف صاحب نے مستری صاحب وغیرہ سے قبر بنوائی۔ قبر دو دنوں میں مکمل ہوئی۔ راقم الحروف سوموار کے دن پتھر لگانے کیلئے مدینے ماربل سے محمد ادریس صاحب کو چڑیاولہ شریف لے گیا۔ تاکہ قبر کا ناپ وغیرہ لے جائے اور پتھر سائز کے مطابق کاٹا جائے۔ سوموار شام کو خلیفہ عارف صاحب نے مدینہ ماربل والوں کو گیارہ ہزار روپے کل رقم ادا کر دی۔

١٥ مارچ بروز جمعتہ المبارک کو دسویں کے ختم قل کا چڑیاولہ شریف میں انتظام کیا گیا۔ سید سعید احمد صاحب اور سید بلھے شاہ صاحب تشریف لائے۔ ختم کی محفل پاک کی کارروائی دن 10 بجے کے قریب ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد نعتیں پڑھی گئیں اور آخر میں سعید شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ تقریر کے اختتام پر خلیفہ عارف صاحب کی دستار بندی کی گئی جمعہ کی نماز کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

marfat.com

بابا انور الٰہی سکنہ سید اشریف:

اپنا ایک خواب کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک رات خواب میں آپ نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور جنگل میں ایک درخت کے نیچے لے گئے۔ اور فرمانے لگے کہ یہ میرا ڈیرا ہے تم نے ادھر آنا ہے۔

میں پہلے ایک بزرگ سائیں کو سلام کرنے جایا کرتا تھا وہ جیوونجن (جلالپور) کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ایک دن مجھے کہا کہ آپ ادھر نہ آیا کریں میں نے بہت منت سماجت کی۔ جناب میرا قصور بتائیں مگر انہوں نے اپنا حکم صادر کر دیا۔ شاید میرے پیر بھائیوں نے سائیں صاحب کو کہا تھا کہ اگر بابا نور الٰہی ادھر رہا تو آپ کی عزت کم ہو جائے گی۔ میں خاموش ہو گیا۔ مذکورہ خواب دیکھنے کے ایک سال بعد مجھے ادھر سے جواب ملا۔

ایک ماہ بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تین ماہ متواتر حاضری دیتا رہا۔ میرا لڑکا کراچی سے مجھے خط لکھتا رہا کہ بابا جی آ جائیں دکان نہیں چلتی وغیرہ مگر میں نہ گیا۔ میں ہر جمعۃ المبارک کو حاضر خدمت ہوتا رہا میں نے ایک دن عرض کیا کہ حضور میرا ہاتھ پکڑ لیں۔ فرمانے لگے اچھا پوچھیں گے۔ میں نے کہا کہ کس سے پوچھیں گے؟ فرمانے لگے شاہدولہ سے پوچھیں گے داتا صاحب سے پوچھیں گیا اور پھر آپ کو بیعت کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا ابھی تک پوچھنا باقی ہے؟ ڈیڑھ سال گزر گیا ہے فرمانے لگے اچھا اگلے جمعہ آئیں۔ اگلے جمعہ حاضر ہوا تو آپ نے کپڑے پگڑی قمیض، چادر وغیرہ تیار کر کے رکھی ہوئی تھی حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے غسل کرو، غسل کیا تو جمعہ سے پہلے ایک آدمی سے فرمایا کپڑے لاؤ آپ نے پگڑی میرے سر پر باندھ دی قمیض اور چادر پہنائی اور ایک تولیہ عنایت فرمایا۔ ایک آدمی سندھڑے کا کہنے لگا سرکار! بابا سیدے والا ابھی آیا ہے اس کی آپ نے دستار بندی کر دی ہے جبکہ ہمیں سات آٹھ سال ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے پاس سے کچھ نہیں دے رہا اس کا سودا پیچھے سے طے ہوا ہے میں تو صرف تقسیم کر رہا ہوں اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

ایک دن مجھے آپ فرمانے لگے میرا ایک سنگھی رانا تھا جو میرے پاس جوتے اتار کر آتا تھا اور پورے ہفتے کے جو پیسے ہوتے تھے وہ مجھے دے جاتا تھا ایک دن میں نے کہا تم پیسے اپنے پاس رکھا کرو تم غریب آدمی ہو تمہیں ضرورت ہو گی۔ رانا صاحب نے عرض کیا جس کا باپ امیر ہو اس کا بیٹا کیسے غریب ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا تمہاری مرضی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ رانا میرے دل کا ٹکڑا تھا وہ جمعہ کے

marfat.com

دن جوتیاں اتار کر آتا اور جھاڑو دیا کرتا تھا-

میں گھر آیا تو مجھے خیال آیا کہ آپ نے یہ بات مجھے سمجھانے کے لیے کہی-اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے بھی یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے-بس میں نے جوتیاں اتار دیں، آپ کو اس کی خبر تھی-اس بات کو دو سال گزر گئے آپ گجرات رنگ لینے گئے ہوئے تھے-اور میں بھی کسی کام سے گجرات گیا ہوا تھا لاری اڈے پر آپ کی زیارت ہوگئی-فرمانے لگے بابا سیدے والیا اج کدھر آئے ہو-میں نے عرض کیا کہ حضور ادھر کام تھا-فرمانے لگے اچھا ادھر بیٹھ جاؤ ہوٹل والے کو آواز دے کر فرمایا یہ میرے مہمان ہیں ان کو چائے پلاؤ-ہم تین فرد تھے-آپ نے ہمارے لیے بس کی سیٹیں بھی محفوظ کرائیں-میں جوتوں کے بغیر تھا-مجھ سے فرمانے لگے جوتے کیوں نہیں پہنے ہوئے-میں خاموش ہوگیا دوبارہ پوچھا میں پھر خاموش رہا-فرمانے لگے اچھا آج کے بعد جوتے پہننے ہیں-گھر آکر میں نے جوتے پہن لیے لیکن جھاڑو کی ڈیوٹی بدستور ادا کرتا رہا-

میں آپ کو سیدا شریف ختم کے لیے لے گیا آپ نے ختم شریف پڑھا اور فرمایا کہ باباجی آپ کے ہاں ہر سال ختم شریف ہوا کرے گا-وہ جگہ جہاں آپ نے اجازت فرمائی ہم نے ختم شریف کے لیے مخصوص کر لی ہے اور اب میں ادھر سیدا شریف میں ہوں اور وہ لوگ کراچی ہیں اس لیے نہیں آسکتے-میں نے عرض کیا کہ ڈھول کا مجھے بہت شوق ہے آپ نے فرمایا کہ آپ ڈھول بجا سکتے ہیں اور قوالی سن سکتے ہیں-ہماری طرف سے اس کی اجازت ہے مزید فرمایا کہ آپ جدھر بھی ہمیں پکاریں گے ہم وہاں ہی موجود ہوں گے-آپ نے فرمایا کہ کوئی اوراد و وظائف کسی کو بتاتے ہو کہ نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں تو خود بے بہرہ بیٹھا ہوں کسی کو کیا بتاؤں گا-پھر آپ نے مجھے اوراد و وظائف بتائے اور ساتھ فرمایا جو آئے اس کو بتائیں اب اس کے بعد میں کسی کسی کو بتا دیتا ہوں-

ایک آدمی جلالپور سے میرے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بیعت کر لیں-میں نے اس سے پوچھا تم کو کس نے کہا ہے وہ بتانے لگا کہ مجھے فلاں شخص نے بھیجا ہے اور وہ میرا یار بیلی ہے میں نے اسے کہا کہ تم کچھ دیر انتظار کرو جب تم کو میری اور مجھے تمہاری سمجھ آجائے گی تب بیعت کی بات کرنا-بیعت کرنے کا مطلب تمام ذمہ داری اٹھانا ہوتا ہے-یہ معمولی بات نہیں اور بیعت کے بعد مرید مرشد کی تمنا کے مطابق چلے تو مرید وگرنہ کچھ بھی نہیں-

میں نے ایک دفعہ آپ سے عرض کیا کہ مجھے عاشقی چاہیئے معشوقی نہیں-آپ نے کرم فرمایا اور

marfat.com

عاشقی عطا فرمادی- عاشق کو ہر قدم پر مار پڑتی ہے جبکہ معشوق بے پرواہ ہوتا ہے- عاشقی وجد میں لاکر نظارے دکھا دیتی ہے جب اپنے آپ سے نکل کر آپ حال مست ہو جائیں تو آپ کا ہر ہر عضو صاحب کا ذکر کرتا ہے- ناچتا ہے اور اپنے ابدی گھر پہنچ جاتا ہے-

اخلاص خان صاحب :-

حاجی صاحب سرکار سے بیعت کی روداد بیان کرتے ہیں۔ حضرت صاحب اکثر تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایک کے لیے پیر پکڑنا ضروری ہے اس میں بڑا فائدہ ہوتا ہے- مرید اپنے پیر کی خدمت کر کے بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں بھی مرید ہوں شہنشاہ شاہ ولائت سرکار رحمتہ اللہ علیہ کا اور میں وہاں سے فیض لیکر آیا ہوں-

مجھے بھی شوق پیدا ہوا اور ہر نماز کے بعد دعا کرتا کہ یا اللہ! مجھے بھی کوئی پیر عطا فرما اور یہ تو کبھی وہم میں بھی نہ تھا کہ آپ بھی پیر ہو سکتے ہیں اور ہم آپ کے مرید-

میں اکثر نماز کے بعد مستری مزدوروں کے ساتھ لگ جاتا تھا- دو چار گھنٹے کام کرتا جب آپ کام کرتے ہوئے دیکھتے تو بڑے خوش ہوتے- آپ کا معمول تھا کہ آپ چائے بناتے اور سب کو چائے پلاتے مجھے بھی فرماتے تم بھی آ ؤ اور چائے پی لو- آپ نے ایک دن فرمایا تم نے کوئی پیر پکڑا ہے کہ نہیں ؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک پیر سیدن شاہ صاحب ہیں ان کے بارے میں خیال ہے- فرمانے لگے ٹھیک ہے- دو چار دنوں کے بعد میں نے خواب دیکھا میں جمعہ کی نماز ادا کر رہا ہوں اور نماز کے بعد آپ نے میرا بازو پکڑا اور مجھے سیدن شاہ صاحب کے پاس لے گئے اور فرمایا کہ شاہ جی یہ بچہ میرا ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے-

اس کے بعد میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا- آپ نے پھر مجھے پوچھا کہ کوئی پیر پکڑا ہے کہ نہیں ؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں- ایک دفعہ جب دربار شریف تعمیر ہو رہی تھی میں آپ کے ساتھ کام کر رہا تھا آپ پانی سے اینٹیں نکال کر باہر رکھتے اور میں وہاں سے اٹھا کر مستریوں کے پاس رکھتا- اس دن جب کام سے فارغ ہوئے تو آپ فرمانے لگے کہ اس بچے نے مجھ سے کچھ لینا ہے-

جب کھانے کا وقت ہوتا تو مستری مزدوروں کے ساتھ بیٹھ کر آپ ایک ہی برتن میں کھانا تناول فرماتے اس دوران کوئی مہمان آ جاتا تو وہ بھی ساتھ شامل ہو جاتا کھانا چاہے کم ہوتا مگر جتنے آدمی بھی

marfat.com

ہوتے خوب سیر ہو کر کھاتے - کھانے کے بعد چائے تیار کی جاتی - ایک کیتلی چائے آپ مہمانوں کو دیتے جاتے - جو بھی آتا اس کو بسم اللہ پڑھ کر پیالہ پیش کرتے - چائے اپنے دائیں ہاتھ سے ڈالتے - چائے بڑی مزیدار ہوتی تھی -

ایک دن میں نے استدعا کی کہ آپ مہربانی فرمائیں مجھے بیعت کر لیں - آپ نے فرمایا ٹھیک ہے دوسرے دن صبح سویرے میں حاضر ہوا - تو آپ نے فرمایا چلو وضو کرو میں نے وضو کر لیا مجھے دربار شریف لے گئے - وہاں بیٹھ کر اپنے دائیں ہاتھ مبارک میں میرا ہاتھ لیا آپ نے پہلے کلمہ اول پڑھایا پھر دوئم کلمہ اور پھر سوئم کلمہ - پھر فرمایا ۵ وقت کی نماز ادا کرتے رہنا حضور پاک ﷺ پر درود پاک پڑھتے رہنا اللہ تعالیٰ تجھ پر مہربانی فرمائے گا پھر آپ نے دعا فرمائی - آپ کا یہ بے پناہ احسان و کرم تھا آپ مجھ مسکین پر بڑے خوش تھے -

راوی چوہدری فتح خان صاحب:-

میرے سارے گھر والے بضد تھے کہ میں مرید ہو جاؤں مگر مجھے ان باتوں کی قطعاً خبر نہ تھی اور نہ ہی میں ان باتوں پر اعتقاد رکھتا تھا - آپ ، بھائی صاحب اور حاجی شریف زرگر (میرے بچپن کا دوست) بھی مجھے مرید ہو جانے کی تلقین کرتے - حاجی شریف نے مجھے کہا کہ ایک دنیا حاجی صاحب سرکار کے حلقہ غلامی میں آنا چاہتی ہے اور سرکار کسی کو ہی مرید کرتے ہیں تمہیں فرماتے ہیں اور تم مرید نہیں ہوتے -

ایک دن میں عصر کی نماز ادا کر کے نکلا تو آپ نے مجھے پکڑ لیا اور حجرہ مبارک میں لے گئے وہاں اللہ ہی جانتا ہے، جو میری حالت ہوئی آپ نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا تو مجھے بے حد پسینہ آ گیا مجھے کچھ سمجھ نہ آئی مجھے دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حاضری دینے کا اشارہ ہوا - ایک دن آپ اپنے ساتھ لے کر گئے - اب ہر ماہ چند کی پہلی جمعرات رات کو دمڑیاں والی سرکار حاضری دیتا ہوں اور صبح واپس آ جاتا ہوں -

اکو سخن نئیں اور تمامی جو نعمت میں پائی
ایسے مرد سچے دا صدقہ میری نئیں کمائی

ایک دفعہ مستری بھی سارے اکٹھے ہو گئے آپ فرمانے لگے لاؤ مسجد کے لیے جس جس نے جو

دینا ہے میں نے بھی دیکھا تو میری جیب میں اس وقت ۱۰۰ روپے تھے میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔آپ ہاتھ میں پکڑ کر فرمانے لگے مسجد میں آرہا ہے اچھا ہی ہے اس بار میں رکھ لیتا ہوں مگر اب کے بعد تم مجھے پیسے نہ دینا تم اپنا ہی کام چلایا کر۔

روایت گل میر خان (ڈیرہ اسماعیل خان):۔

جب پاکستان بنا۔میرا والد قتل ہو گیا۔میری والدہ گھر سے بھاگ کر اپنی لڑکی کے پاس چلی گئی۔میں بڑا ہوا تو میں اپنے رب سے دعا کرتا تھا کہ اللہ عزوجل میری ماں کو ملا دے۔

پھر جنوبی وزیرستان میں ایک درویش کے پاس چلا گیا۔میری عمر اس وقت ۸ سال تھی۔پنجاب میں ایک آدمی کو ساتھ ملا کر گدھوں پر مزدوری کا کام شروع کر دیا۔ایک ماسٹر صاحب چڑیاولہ شریف آتے تھے۔انہوں مجھے بتایا کہ ایک درویش دلوں کے حال جانتا ہے۔میں جمعہ کے دن ماسٹر صاحب سے رقعہ لیکر ادھر چڑیاولہ شریف آ گیا۔حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زیارت ہوئی حاجی صاحب نے بڑے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے ملیشیا رنگ کی قمیض تھی اور دھوتی پر مٹی لگی ہوئی۔یہاں سے واپس جا کر گدھے بیچ دیئے کام ٹھپ کر دیا اور کوئٹہ چلا گیا۔

ایک سڑک پر روتا ہوا جا رہا تھا کہ ایک درویش درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ملا۔اس نے بلایا اور کہا کہ نسوار لاؤ میں نے ڈبی کھول دی اور مجھے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا لوگ کاروں میں آتے اور کوئی پیسے دیتے کوئی مٹھائی لاتا۔میرے پاس چار پانچ سو روپے جمع ہو گئے۔بادل نخواستہ وہاں سے اٹھا اور گوادر چلا گیا اور ایک ماہ میں میرے پیسے ختم ہو گئے۔

ایک رشتہ دار نے مجھے واپڈا میں بھرتی کروادیا۔جب میں روہڑی پہنچا تو ایک جادوگر کی مدد سے ایک ہندو عورت نے میرا بت بنالیا اس سے میں اتنا کمزور ہو گیا کہ نہ اٹھ سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا۔میں ملتان چلا آیا اور وہاں سے بس بدلی۔جانا تھا ڈیرہ اسماعیل خان مگر سرگودھا کی بس میں بیٹھ گیا اور سرگودھا پہنچ گیا۔پھر میں نہ جانے کیونکر وہاں سے گجرات آیا حاجی صاحب کے پاس۔ان دنوں تھنڈر والی مسجد میں کام شروع تھا۔جب میں بس سے اترا تو حاجی صاحب سے سلام دعا ہوئی میں انہیں پہچان نہ سکا۔مزدوروں سے پوچھا کہ حاجی صاحب کدھر ہیں؟تھوڑی دیر میں حاجی صاحب آ گئے۔آپ مجھے مسجد کے اندر لے گئے اور دعا کے بعد فرمایا کہ آپ دمڑیاں والی سرکار چلے جائیں اور تین رات ادھر ہی رہیں۔وہ

marfat.com

شب برات کی رات تھی میں نے پہلے انکار کیا مگر آپ نے فرمایا کہ تمہیں ضرور جانا ہے۔ رات کے دس بجے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ کس طرح جاؤں گا؟ میں نے وہ دیکھا ہوا بھی نہیں اور اوپر سے رات بھی ہے فرمانے لگے پنڈی والی بس سے اتر کر دوسری بس میں سوار ہو جانا وہ تمہیں وہاں لے جائے گی۔

میں میر پور پہنچ گیا۔ وہاں ایک رکشہ والے کو ۱۰۰ روپے دیئے وہ مجھے دربار شریف لے گیا۔ تمام مزاروں کو تالے لگے تھے لیکن دربار کھلا تھا یہ عرس کا پہلا دن تھا۔ رکشہ والے نے مجھے کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ میں نے کہا کہ میں تو ادھر ہی رہوں گا اس نے کہا کہ راستے میں کوئی مجھ سے رکشہ چھین لے گا۔ وہ مجھے زبردستی ساتھ لے گیا میر پور ایک ہوٹل پر قیام کیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک خوبصورت دروازہ ہے اس سے جو میں گزرا تو دیکھا ایک چارپائی پر میرا بت پڑا ہوا ہے سرخ رنگ کا۔ صبح کو میں دوبارہ دربار شریف آ گیا ۲ رات ادھر ہی رہا۔

رات کو ایک مولوی صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر کچھ باتیں کیں۔ ایک آدمی پر جادو ہوگا اور وہ شکرانہ دمڑیاں والی سرکار ادا کرے گا یا داتا صاحب۔ اگر مرید امریکہ میں ہوگا اور مرشد مکہ میں ہوگا تب بھی کوئی بات نہیں مرشد امریکہ بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ تین باتیں کر کے وہ سٹیج سے اتر گیا۔

اس کے بعد میں ادھر چڑیا ولہ شریف آتا جاتا رہا۔ ایک دفعہ میں نے عرض کی کہ سرکار میرا کوئی بھی نہیں ہے صرف آپ ہی کا سہارا ہے۔ فرمانے لگے تم گھبراؤ نہیں جس کا کوئی نہیں اس کا رب ہوتا ہے۔

میرے مرشد پاک نے مجھ کو نمک دم کر کے دیا ایک دفعہ وہ نمک سرخ ہو گیا میں حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا آپ جب واپس جائیں گے تو نمک سفید ہو جائے گا۔

ادھر لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم مرشد سے کہو کہ تم کو طاقت عطا فرمائیں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کچھ نہ عرض کیا رات کو سو گیا آدھی رات کو آپ نے مجھے اٹھایا اور اوپر لے گئے ۔فرمایا بتا کتنی طاقت چاہتے ہو پھر نیچے لے آئے پھر اوپر لے گئے اور فرمایا بتا کتنی طاقت چاہتے ہو۔ اور پھر نیچے لے آئے تین بار کیا پھر میں لکڑی کی طرح بے جان پڑا رہا صبح جب اذان ہوئی تو میرے جسم میں جان آ گئی۔

میرے مرشد پاک نے مجھے جو نمک دم کر کے دیا تھا وہ جس کو بھی دیتا وہ شفایاب ہو جاتا تھا ۔ایک دن میں علم والے دوست کے پاس چلا گیا اس کے پاس ایک لڑکی آئی جس کا ہاتھ کالا ہو چکا تھا۔ اور ہاتھ میں پھوڑا تھا۔ جس کے پاس گئی اس نے کہا کہ اس کا ہاتھ کٹے گا۔ ڈاکٹروں نے بھی کہا کہ یہ ہاتھ کٹے

گا میں بھی وہاں پہنچ گیا وہ بے حد پریشان تھی میں نے کہا کہ تم پریشان نہ ہو- میں تم کو دوائی دوں گا- میں گھر آیا اور نمک جو اس کے ہاتھ پر رکھا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور چوتھے دن میرا ہاتھ کالا ہو گیا- اور ایک پھوڑا ہاتھ کی ہتھیلی میں نکل آیا- پھر میں تمام کام دائیں ہاتھ سے ہی کرتا تھا- میں مرشد پاک کے پاس آ گیا- صبح جب میں نے یہاں مسجد میں پہنچ کر جو وضو کیا اور نماز ادا کی تو وہ پھوڑا غائب تھا- مرشد فرمانے لگے جو تم دوسرے کی تکالیف اٹھاتے ہو یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے- پھر میں واپس چلا گیا- لوگ مجھ سے پوچھتے کہ آپریشن کروایا ہے میں نے واقعہ بیان کر دیا-

کفن کے کپڑے پر عمل کریں تو آدمی کو فالج ہو جاتا ہے- میرے لیے لوگوں نے بہت سارے کفن ضائع کیے اور عمل کیے مگر میں محفوظ رہا صرف میرے دانت ختم ہوئے- اب صرف سامنے درمیان والا ایک دانت رہ گیا ہے- جب میں رات کو سجدہ کرتا ہوں تو جن میرے سر کے قریب کچھ آواز دیتے اور جب سر سجدہ سے اٹھاتا تو دور سے آواز دیتے- پھر ایک دفعہ کالے علم کے ذریعے کوئی طاقت مجھے چارپائی سے اٹھاتی اور پھر گرا دیتی-

ایک دفعہ میرا دوست رحمت اللہ بیمار ہو گیا اس کا دماغ خراب ہو گیا- مجھے پتہ چلا تو میں اس آدمی کو مرشد پاک کے پاس لے آیا راستہ میں وہ مجھ سے تین دفعہ لڑا جب ہم ادھر آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا رات ادھر ٹھہریں گے یا چلے جائیں گے میں نے عرض کیا کہ جائیں گے- آپ نے پوچھا اس کو کیوں لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یہ پٹھان ہے آپ نے فرمایا پٹھان کا سوال نہیں، میں کہتا ہوں کہ سندھ کے لوگ ٹھیک نہیں ہیں - پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور کہو کہ دربار شریف میں جھاڑو دے- میرے دوست نے دربار شریف میں جھاڑو دیا پھر آپ نے ۸ عدد روٹیاں (پراٹھے) اور بڑے بڑے پیالے پانی کے دیئے میں نے ایک پراٹھا بھی نہ کھایا اس نے ۷ پراٹھے کھا لیے اور ساتھ پانی بھی پی لیا- جب ہم واپس چلے تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا- آپ فرمایا کہ آپ گھبرائیں نہیں تم جادوگروں سے کبھی بھی ڈرانہ رو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے-

ایک جمعہ کو ایک شخص کے پاس خمدار ساڈنڈا تھا-- وہ ایک بہت ہی خوبصورت رومال سے مسجد شریف کے ستونوں کو صاف کر رہا تھا نماز ادا کی اس کے بعد کھانے کا وقفہ آ گیا آپ نے ہمیں ایک کمرے میں بٹھا دیا ایک دیگچہ گوشت کا سالن اور بہت سی روٹیاں میں نے ایک روٹی اٹھائی اور کھانا شروع کر دی وہ ایک روٹی اٹھاتا تھا اور اس کے دو ٹکڑے کرتا تھا اور سالن میں ڈبو کر کھا جاتا میں نے ایک روٹی بھی نہ کھائی

تھی اور وہ ساری روٹیاں اور سالن کھا گیا شام کو آپ نے فرمایا کہ خان صاحب آج آپ نے گوشت نہیں کھایا میں آپ کے لیے کھانا لایا ہوں کھالیں۔ اس وقت تو مجھے خیال نہ آیا مگر بعد میں خیال آیا کہ وہ جن تھا آدمی نہیں تھا۔

روایت محمد یوسف صاحب (کالو پورہ گجرات):۔

جن دنوں میری شادی تھی ان دنوں ایک ہفتہ لگاتار بارش ہوتی رہی۔ میں بڑا آزردہ ہوا اور شاہدولہ صاحب حاضری دی اور عرض کیا کہ سرکار آج میں ادھر باہر ہی دروازے پر کھڑا رہوں گا بارش ہو رہی تھی چھتری میرے پاس تھی۔ میں کھڑا التجائیں کرتا رہا پاک لوگوں کے واسطے دیتا رہا۔ اور عرض کرتا رہا کہ میں اس قابل نہیں کہ آپ کی درگاہ کے اندر جاؤں آج بارش بند ہو جائے تو بے پناہ کرم ہوگا عنائت ہوگی۔ کوئی گھنٹہ بھر کھڑا رہا بس میری التجاء قبول ہوئی تو بارش رک گئی۔ میں بڑا خوش ہوا۔ میرا عقیدہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ صبح جمعتہ المبارک تھا اور یہ میری شادی کا دن تھا خوب سورج چمکا شادی سے پہلی والی زندگی بڑی غفلت کی زندگی تھی جب شاہدولہ صاحب حاضری دی تو بس پھر دل کی کایا پلٹنی شروع ہو گئی۔ پھر میں درویشوں کی محفل میں بیٹھتا۔

۱۹۸۰ء میں میری شادی ہوئی۔ ابھی میں نے آپ کے دراقدس پر حاضری نہ دی تھی مگر میں ان دنوں دربار حضرت شاہدولہ حاضری دیا کرتا تھا ایک سال گزر گیا مگر کوئی اولاد کی امید نہ ہوئی۔ تو لوگوں نے طعنے دینے شروع کر دیئے طعنے سنتا رہا پھر ایک دن دوست نے طعنہ دیا تو بس اندر آگ سی لگ گئی۔ میں شاہدولہ صاحب حاضر ہو گیا۔ اور دعا کی کہ یا اللہ مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما سرکار کے کرم سے وہ دعا منظور ہو گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے جب مدت کے پوری ہوئی واقعی بیٹا ہی ہوا تھا۔ میرے والد صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور میں بھی اکلوتا ہی تھا۔ اس بیٹے کی پیدائش پر ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔

ایک دن محلے میں ایک پیر صاحب آئے میں ان کی محفل میں تمام رات بیٹھا رہا ان کی محفل میں بڑا سرور آیا۔ مگر دل کی پیاس اپنی جگہ پر قائم رہی اور کامل اطمینان نصیب نہ ہو سکا۔ میرے دل میں حضرت شاہدولہ دریائی بستے تھے۔

اگلے جمعتہ المبارک میں نے حضرت شاہدولہ صاحب حاضری دی اور عرض کیا کہ سرکار مجھے اپنی

marfat.com

راہ دکھائیں کہ میں بھی کسی مرد خدا کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤں پھر یہ بھی ٹھان رکھا تھا کہ میں اس کو پیر مانوں گا جو حضرت شاہدولہ سے عقیدت رکھتا ہو- میں واپس آ گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ سرکار جڑیا ولہ شریف ایک دروازے میں کھڑے ہیں اور میں آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں- آپ مجھے جواب نہیں دیتے بس مسکراتے رہتے ہیں- میرے دل میں یہ خیال بھی آتا تھا کہ جس کی میں بیعت ہوں وہ ہستی مجھے خواب میں اپنا دیدار کرائے-

میں نے لیاقت صاحب کو ساتھ لیا اور ہم جڑیا ولہ شریف جمعرات شام کو پہنچے آپ مسجد کے سامنے دروازے میں کھڑے تھے فرمانے لگے کہ کدھر آئے ہو؟ لیاقت نے عرض کیا کہ سرکار! یوسف بیعت ہونے کے لیے آیا ہے- سرکار فرمانے لگے پہلے اپنے آپ کو بیعت کرلوں تو پھر آپ کو بھی بیعت کرلیں گے- تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے چلو لنگر کھائیں پھر میں نے آپ کے پیچھے آ کر عرض کی کہ سرکار! مجھے شاہدولہ صاحب نے بھیجا ہے- آپ نے ہمیں بستر دیئے اور فرمایا کہ یہ بستر لے لو اور مسجد کے دروازے بند کر کے سو جاؤ لیاقت تو سو گیا مگر میں ساری رات بیٹھا رہا اور واسطے دیتا رہا کہ آپ مجھے بیعت فرمالیں-

رات گزر گئی صبح آپ مسجد شریف کے درمیانی دروازے کے باہر بیٹھ گئے اور قرآن پاک کی تلاوت فرمانے لگے- سحری کا وقت تھا- میں اور لیاقت وضوگاہ کے قریب بیٹھے تھے- لیاقت نے مجھے کہا کہ اب وقت ہے کہ قریب ہو جا- میں نے کہا کہ ڈر لگتا ہے- مگر لیاقت صاحب کے کہنے پر میں اٹھا اور آپ کے قریب بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض گزار ہوا کہ سرکار مجھے شاہدولہ صاحب نے بھیجا ہے فرمانے لگے سفارش لیکر آئے ہو- پھر میں نے آپ کے قدم مبارک پکڑ لئے اور اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیا اور میں نے عرض کیا کہ سرکار! میں نے خواب دیکھا ہے- فرمانے لگے کیا دیکھا ہے- میں نے خواب عرض کیا تو فرمانے لگے بیعت کا پتہ ہے- میں نے عرض کیا کہ سرکار آپ نے ہی بتانا ہے پھر آپ نے اپنا دائیں دست مبارک اپنے چہرے پر رکھا اور آنکھیں بند کرلیں- پھر فرمانے لگے اپنا ہاتھ آگے کرو میں نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیا آپ نے اپنے دست مبارک میں میرا ہاتھ لیا اور کلمے پڑھائے اور فرمایا کہ تمہارا ہاتھ ولی کے ہاتھ ولی کا ہاتھ نبی ﷺ کا ہاتھ اور نبی ﷺ کا ہاتھ رب عزوجل کا ہاتھ اور دعا فرمائی- پھر آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن آیا کرو پھر ہم واپس آ گئے-

marfat.com

اگلے جمعۃ المبارک کو حاضری کی تڑپ ہوئی اور میں آپ کے دربار حاضر ہو گیا بس یہ سلسلہ پھر چل نکلا اور ہر جمعۃ المبارک کی حاضری اپنے اوپر لازم کر لی- جب تک اپنے آپ کو فنا نہ کریں تب تک کوئی راز نہیں بتا تا ایک دفعہ آپ نے خواب میں فرمایا کہ بتا کیا چاہتا ہے- دولت یا فقر- میں نے عرض کیا فقر، تو فرمایا کہ پھر یہ دولت پھینک دے اس سے پہلے میں نے دولت سے جھولی بھری ہوئی تھی جس کسی کے ساتھ آپ نے پیار کیا ہے میں تو اس کے ساتھ اس قدر محبت کرتا ہوں کہ جی چاہتا ہے کہ اس کے قدموں کی تلیاں چوم لوں پیار کرنے سے بغض دور ہوتا ہے اور حسد نہیں رہتا- آپ اکثر خواب میں اپنی زیارت کراتے ہیں بڑا ہی عجیب رنگ دیکھا ہے-

ایک دن آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کتنے بھائی ہو میں نے عرض کی کہ میں اکیلا ہوں فرمانے لگے کام کیا کرتے ہو میں نے عرض کیا پنکھوں کا- فرمانے لگے والد صاحب کیا کام کرتے ہیں میں نے عرض کیا کہ رانا صاحب کی مسجد میں امامت کرتے ہیں-

راوی لیاقت علی صاحب (کالو پورہ گجرات):- میری عمر ابھی تھوڑی ہی تھی کہ میں آپ کے پاس حاضری دیتا- ان دنوں آپ رانا صاحب کی مسجد تعمیر فرما رہے تھے- آپ نے مجھے فرمایا کہ بیٹا کام کرو میں اپنی کم عمری کے باعث آپ کو پہچانتا نہ تھا میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کام نہیں ہوتا کیڑے کاٹتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قبر میں بھی کیڑے کاٹیں گے بہتر ہے یہاں پر ہی کچھ کر لیں- جب میں نے کام یعنی اینٹیں اٹھا کر دوسری جگہ رکھیں آپ نے بڑی حوصلہ افزائی کی تو شوق بڑھ گیا- جب مسجد تیار ہو گئی تو آپ نے مجھے فرمایا کہ وضو ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں سرکار- آپ نے فرمایا کہ اچھا وضو کر لیں- میں وضو کر کے واپس آیا تو آپ نے مجھے اپنا بیعت فرما لیا اور فرمایا کہ بچو آج سے آپ ہمارے سنگھی ہیں پھر آپ مجھے مسجد شریف کی چابی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسی مسجد کی خدمت کیا کرو- میں نے تین سال مسجد کی خدمت کی- کبھی کبھی آپ تشریف لاتے تو فرمایا کرتے کہ کبھی چڑیاولہ شریف بھی آ جایا کریں- ان دنوں میں فرنیچر پالش کا کام سیکھا کرتا تھا- ادھر سے ۱۰ روپے کل خرچہ ملتا تھا- جب میں آپ کے حضور حاضری دیتا تو آپ زادراہ عطا فرما دیا کرتے ان دنوں کرایہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہوا کرتا تھا-

ایک دفعہ آپ نے مجھے پوچھا کہ مسجد کیسی جا رہی ہے میں نے عرض کیا ٹھیک ہے آپ نے فرمایا اللہ بہتر کرے گا اور پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ جہاں جہاں بھی تیرا گھر تعمیر ہوا ہے اس کو تو آباد کر اور جن جن لوگوں نے تیرے گھر کی تعمیر میں حصہ لیا ان کے گھروں کو بھی آباد کر-

marfat.com

ایک دفعہ میں نے عرض کیا سرکار! مجھے اجازت فرمائیں کہ میں کراچی جانا چاہتا ہوں - فرمایا ٹھیک ہے - روزی کے لیے ضرور جائیں وہاں پہنچ کر دوسرے دن حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ حاضری دینی ہے اور پھر ہر جمعرات کو حاضری دینی ہے - میں نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے حضور میں ضرور حاضری دوں گا - میرے والد صاحب سے آپ نے کئی دفعہ فرمایا کہ یہ بچہ ہمیں دے دو والد صاحب نے عرض کیا کہ سرکار! یہ آپ ہی کا ہے - اگر یہ آپ کو دے دوں تو میری خدمت کون کرے گا - آپ نے فرمایا آپ کی خدمت ہوتی رہے گی یہ بچہ ہمیں دیدو -

میں میرپور کام کیا کرتا تھا کہ یوسف صاحب کے چھوٹے سالے نے آ کر مجھے بتایا کہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے حاجی صاحب سرکار بیمار ہیں وہ پنڈی ہسپتال میں داخل ہیں؟ میں نے اس کو کہا کہ اچھا اگر یہ بات ہے تو آپ مجھے پیسے دیں میں سرکار کی زیارت کو جانا چاہتا ہوں - اس نے مجھے کہا کہ تمہیں اس ہسپتال کا پتہ تو معلوم نہیں کہاں جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا کہ میں تلاش کو لوں گا - میں نے صبح ۳ بجے والی بس لی اور گجرات آ گیا یہاں ذکاء اللہ کو پوچھا کہ آپ کو پتہ ہے کہ سرکار کس ہسپتال میں داخل ہیں اس نے کہا کہ میں تو خود پنڈی گیا تھا اور تلاش کرتا رہا تھا مگر زیارت نہ ہو سکی تو واپس آ گیا میں ذکاء اللہ سے اٹھا اور پنڈی جانے والی جی ٹی ایس بس پر بیٹھ گیا - پنڈی پہنچ کر میں نے اپنا رخ کشمیر روڈ کی طرف کر لیا - وہاں ایک فروٹ والے سے پوچھا کہ یہاں کوئی بڑا ہسپتال ہے اس نے بتایا کہ ہاں ہے اتنا فاصلہ آگے جاؤ گے تو ہسپتال آ جائے گا - جب میں آگے گیا تو واقعی ہسپتال تھا دروازے پر ایک پٹھان چوکیدار تھا اس سے پوچھا کہ یہاں پر چھیاولہ شریف سے کوئی آئے ہوئے ہیں اس نے کہا کہ وہ بابا جی جن کا نام حاجی رحمت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہے میں نے کہا ہاں - تب اس نے کہا کہ وہ فلاں کمرے میں ہیں - میں بجائے اندر جانے کے واپس اسی فروٹ والے کے پاس آیا اور اس سے فروٹ لیا اور واپسی پر اسی پٹھان کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ اب مجھے پتہ بتاؤ اس نے مجھے آپ کا کمرہ نمبر وغیرہ بتایا میں وہاں کمرہ میں پہنچا تو چچا عنایت صاحب سے ملاقات ہوئی سرکار لیٹے ہوئے تھے - فرمانے لگے آ گیا ہے آ گیا ہے - آپ نے مجھے کھیر عطا فرمائی اور کھانے کا حکم دیا میں نے کچھ کھیر کھائی اور یوسف صاحب کو اشارہ کیا کہ رکھ لیں - اس رات میں بھی آپ کے پاس رہا -

marfat.com

صوبیدار چوہدری نیاز احمد صاحب ولد حسین محمد

۱۹۷۶ء میں ملتان ڈیوٹی پر تھا کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک چوٹی پر کھڑا ہوں اور بہت گھبرایا ہوا ہوں۔ اتنی دیر میں نیچے جو دیکھا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب کھڑے ہیں آپ نے میری طرف دیکھا اور بس میں آپ کے قدموں میں آ گیا اور آرام نصیب ہو گیا۔ تمام گھبراہٹ دور ہو گئی۔ دوسرے روز میں نے چھٹی لی اور گھر آ گیا۔

مسجد شریف میں گیا تو آپ کی زیارت ہوئی۔ بالکل اسی لباس میں آپ ملبوس تھے۔ میرے والد صاحب میرے ساتھ تھے آپ نے مجھے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے میں نے خواب عرض کیا پھر آپ نے مجھے اندر بلایا اور بیعت اور بیعت فرما لیا۔

۱۹۷۸ء میں پنشن لیکر فوج سے واپس آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا کاروبار کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ٹریکٹر لے لو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو پیسے کوئی نہیں آپ نے فرمایا پیسے مل جائیں گے۔ میری بہن کے بیٹے نے مجھے ۴۵ ہزار روپے دیئے۔ آپ خود میرے ساتھ شادیوال آئے مغرب کی نماز ادھر ہی ادا کی ٹریکٹر خریدا۔ جو کہ ۴ سال بعد فروخت کیا تو ۱۰ ہزار اس سے منافع ہوا۔

صوفی سلطان احمد ولد رحمت خان سکنہ چڑیاولہ شریف

۱۹۶۹ء سے میں حضرت قبلہ حاجی صاحب کی خدمت کر رہا ہوں۔

ش شہر چڑیاولہ شریف دے، جتھے حاجی صاحب ہراں ڈیرا لا دتا
اتھ دس مسجداں انہاں اور بنایاں، اے سب مسجداں دا مرکز بنا دتا
دنیا ایویں پوندی رہی اے ، رنگ سارے گجرات نوں لا دتا
جدوں رب نے کرم کمایا، سرکار نے مسکین تے وی کرم کما دتا

ہم دو سنگھی تھے ایک کو آپ نظام دین اور دوسرے کو قائم دین فرماتے۔ میں آپ کو دبانا شروع کر دیتا اور قائم دین شعر سنانے شروع کر دیتا۔ ایک دفعہ میں نے گاؤں سے بکریاں لیں اور بیچنے شہر لے گیا۔ ایک مائی نے دعویٰ کر دیا کہ یہ بکریاں میری ہیں۔ عدالت نے کہا کہ اگلے ہفتہ فیصلہ کریں گے۔

میں نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ مائی جھوٹی ہے وہ اگلی دفعہ نہیں آئے گی اسی طرح

marfat.com

ہی ہوا وہ مائی نہ حاضر ہوئی میں نے وہ بکریاں بیچ دیں-

مرد ملے تے درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل پیر محمد بخشا لعل بنان پتھر دا
عشق نمازاں جیہڑے پڑھدے او کدی نہ مردے
ولی اللہ دے در تے آکے تک لے دیوے بلدے
پیر میرے دی تھم چوفیرے تے ولی آون سلامی
چمن خاک کریندے خدمت دعوی رکھ غلامی
پیر اپنے دا کہیا نہ موڑیئے جو آکھے اوکریئے
جس پانی وچہ پیش نہ جاوے نہ وڑیئے نہ مریئے

راوی سردار علی ولد حسین محمد

سکنہ برسالی دکاندار

۱۹۷۰ء میں پنشن مل گئی - میں گوجرانوالہ پولیس میں سپاہی کے فرائض انجام دیتا تھا ہمارا ایک رشتہ دار تھا اس نے کہا کہ ادھر مکان بنا لیتے ہیں- حاجی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی - آپ نے فرمایا کہ آپ نے ادھر ہی رہنا ہے کچھ عرصہ میں فارغ ہی رہا پھر حاجی صاحب نے فرمایا کہ آپ دکان لے لیں مسجد کے صدر دروازے سے شمالی جانب دکان مجھے ملی میں نے اکثر آپ کے ساتھ کھڑی شریف، شیخ چوگانی، حضرت شاہدولہ صاحب چھالے شریف، میرپور سفر کیا-

راوی شیخ فیاض احمد گجرات:-

میں یونیورسل آپٹیکل لاہور میں بطور سٹور کیپر کام کرتا تھا جون ۱۹۷۸ء میں بدھ کی رات کو مجھے خواب آیا - دیکھا ایک کمرہ ہے اس کا دروازہ ہے اور اس کے باہر ایک ڈیوڑھی ہے وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا لباس سفید ہے اور سفید ہی بال ہیں اور سر کے بال شانوں تک آئے ہوئے ہیں- میں ان کے پاس گیا انہوں نے مجھے دیکھا اور مجھے پاس بلایا اور کھڑے ہو کر میری پشت پر تین بار تھپکی دی اور فرمایا کوئی بات نہیں فکر نہ کر غسل کر وضو کر اور آجا - پھر انہوں نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا میں نے مصافحہ

marfat.com

کیا اور بوسہ لیا۔

صبح جمعرات تھی میرے خیال میں آیا کہ مشتاق کے مرشد مجھے خواب میں ملے ہیں میں نے اس سے قبل حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زیارت نہ کی ہوئی تھی۔ میں کام پر گیا اور استعفیٰ دے دیا اور کہا کہ میرا حساب کر دو میں نے واپس جانا ہے انہوں نے مجھے بہت روکا اور کہا کہ کم از کم ایک ماہ کا نوٹس دو پھر چلے جانا۔

اگلی صبح جمعتہ المبارک کو میں تقریباً ۱۱ بجے چڑیاولہ شریف پہنچا۔ پتہ چلا کہ حاجی صاحب تو بھمبر گئے ہوئے ہیں۔ میں مسجد شریف کے سامنے ایک چائے والے کے پاس بیٹھ گیا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کے بعد ایک بس مسجد شریف کے دروازے پر آ کر رکی اور حاجی صاحب تشریف لے آئے۔ اور میں بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے چائے والے سے پوچھا کہ حاجی صاحب یہی ہیں ناں۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں فوراً آپ کی طرف بڑھا مگر آپ سڑک پار کر کے مسجد شریف میں داخل ہو چکے تھے میں بھی جوتے اتار کر پیچھے مسجد شریف میں داخل ہو گیا۔ اور آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا اور میں نے مصافحہ کے ساتھ بوسہ لیا۔ بالکل اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں مشتاق کا بھائی ہوں۔ فرمانے لگے مجھے سب پتہ ہے۔ آ گئے ہو ناں۔ کوئی بات نہیں اللہ کرم کرے گا۔ اس کے بعد اگلے جمعتہ المبارک کو حاضر خدمت ہوا۔ فرمانے لگے آپ نے ابھی کوئی کام شروع نہیں کیا میں نے عرض کی کہ کام کر لوں گا فرمانے لگے اللہ عزوجل کرم کرے گا۔ جتنی تنخواہ میں لاہور سے لیتا تھا اتنے پیسے دو دن میں ہی کما لیتا تھا۔

راوی :- قاری محمد ھدایت اللہ صاحب بھاگوال

آپ نے مجھے بطور خطیب مسجد کے لیے منتخب فرمایا اور جمعتہ المبارک کا خطبہ جمعہ کی امامت کے فرائض میرے ذمہ لگائے۔ غالباً ۱۹۸۱ء سے میں یہی فرائض ادا کر رہا ہوں۔ ابتداً حاجی صاحب نے تین خطیب اس مسجد میں مختلف موضوعات پر خطاب کرنے کے لیے مقرر کیے۔ میرے ذمہ اولیاء اللہ کا ذکر تھا۔ دوسرے سعید شاہ صاحب آف بوکن کے ذمہ صحابہ اکرام کا ذکر تھا۔ اور تیسرے اصغر علی شاہ صاحب کے ذمہ صحابہ اکرام کا ذکر تھا۔ فروری 1996ء سے مسجد تھنڈر میں خطابت کے فرائض سنبھالے۔

marfat.com

راوی چوہدری محمد یوسف (محلہ مسلم آباد گجرات):-

میرے پڑوس میں غلام حیدر نامی الیکٹریشن کام کرتا تھا اس کو ٹی بی تھی اس کے والد صاحب بیرون ملک تھے جب وہ واپس آئے تو انہوں نے غلام حیدر کا علاج وغیرہ کرایا مگر اس کو افاقہ نہ ہوا۔اس کے والد صاحب آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔غلام حیدر صاحب کا مکان شاہدولہ صاحب مسجد کے پاس ہی تھا۔ان کے والد صاحب کی چھٹی ختم ہوگئی اور وہ واپس جانے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو آپ بھی ان کو گاڑی پر بٹھانے تشریف لائے۔اس روز میں بھی ساتھ تھا اور یہ میری پہلی زیارت تھی۔مگر مجھے اس وقت ان لوگوں کی کوئی پہچان نہ تھی۔ادھر والد صاحب نے مجھے گھر سے علیحدہ کر دیا دوستوں سے ادھار لے کر کچھ وقت گزار مگر دکان سے ابھی آمدنی نہ ہوتی تھی حالات تنگ ہوتے گئے صبح دکان پر جاتے اور شام کو واپس آجاتے۔

ایک دن میں بڑا پریشان تھا کہ غلام حیدر صاحب آگئے کہنے لگے چل میں آپ کو آج اپنی سرکار کے پاس لے چلوں آپ کے پاس کافی لوگ بیٹھے تھے لنگر چل رہا تھا۔میں اپنا حال عرض نہ کر سکا۔بیٹھ بیٹھ کر واپس آگئے۔دوبارہ حاضر خدمت ہوئے۔غلام حیدر نے مجھے کہا کہ آپ نے دعا کے لیے کیوں نہیں کہا۔آپ سرکار سے ضرور عرض کریں اور کہیں کہ کاروبار کے لیے دعا فرمائیں میں نے کہا ٹھیک ہے اور ارادہ کیا اور واپس آگئے تیسرے دن صبح دکان پر گئے تو غلام حیدر نے کہا کہ آپ بھی کمال کرتے ہیں عرض تو کریں میں نے کہا ٹھیک ہے اور ارادہ کر لیا کہ آج چاہے آپ کے پاس کتنے ہی لوگ کیوں نہ بیٹھے ہوں آج میں ضرور عرض کروں گا جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ سے حجرہ مبارک سے باہر ہی ملاقات ہوگئی اور آپ کے پاس کوئی دوسرا شخص نہ تھا آپ اکیلے ہی مل گئے۔میں نے آپ کے قدم پکڑ لیے اور دبانے شروع کر دیئے۔حالات سے اتنا تنگ تھا کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرنے لگے کچھ عرض نہ کر سکا۔آپ نے فرمایا جاؤ جا کے دو (یعنی کچھ صدقہ خیرات کرو) کیوں پریشان ہو۔تھوڑی خاموشی کے بعد پھر فرمایا جاؤ دو جا کے۔میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ اچھے فقیر ہیں جیب میں کچھ ہو تو دوں۔تیسری بار بھی آپ نے یہی فرمایا بس آپ کا ایک عقیدت مند آ گیا اور آپ نے میری پشت پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ جاؤ اللہ کرم کرے گا۔بس آپ کا بھیجنا تھا کہ ہر کام میں برکت ہی برکت ہوگئی۔تنگی ختم ہوگئی اور فراخی آگئی کام بھی آ گیا پیسے بھی آگئے کاریگر بھی آگئے۔

میں پہلی دفعہ چھ یا ولہ شریف ملازمت کے سلسلے میں ۱۹۵۱ء میں گیا تھا اور پھر دوسری دفعہ اس وقت گیا جب آپ مسجد کی بنیادیں بھر رہے تھے اور ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ تعمیر سے متعلق

marfat.com

سامان رکھتے تھے۔یاد رہے کہ ان دنوں بھمبر کی طرف دن کو بھی ایک دو بسیں ہی جایا کرتی تھیں اور عصر کے بعد تو بالکل ہی کوئی ٹریفک نہ ہوتی تھی۔

راوی محمد بشیر (آف ڈھیرا مغلورہ آزاد کشمیر):-۱۹۸۱ء کی ایک صبح آپ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے مرشد کون ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ سرکار آپ ہیں۔پھر آدھا گھنٹہ بعد آپ نے پوچھا کہ بشیر نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ سرکار کبھی کبھی عشاء کی نماز نہیں پڑھتا آپ نے فرمایا کہ اگر آپ ۵ وقت نماز پڑھتے تو ہم آپ کو مرید بنا لیتے۔دھنڈروالی مسجد شریف میں منظور حسین کو بلا کر دن کے تقریباً ۱۰ بجے آپ نے مجھے بیعت کر لیا اور میں آپ کا مرید ہوا اور اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے جو میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے وہ میں پورا کر سکوں (آمین) ایک دفعہ میں نے جمعہ چڑیا ولہ شریف پڑھا جمعہ کے بعد آپ نے سب لوگوں کو فرمایا کہ ہم گیارویں شریف کھا کر جائیں میں نے آپ کے ساتھ ختم کھایا۔پھر ہوٹل پر آپ سے ملاقات ہوئی اور میں نے آپ کو دکان سے مسجد کے لیے ۶۰ روپیہ پیش کیے۔آپ نے فرمایا کہ بشیر کمی تو محسوس نہیں کرتے؟ میں نے کہا سرکار! مجھے آپ کے ہوتے ہوئے کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے میرے پیر و مرشد قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے مجھے بچے کی خوشی دی۔صبح جب مرشد پاک کو بتایا تو آپ نے مجھے مبارک دی۔میں نے عرض کیا کہ سرکار میں مارکیٹ میں مٹھائی دینا چاہتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ زیادہ فضول خرچی نہ کر اگر ہو سکے تو مسجد کی خدمت کر اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ایک صبح ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا بشیر کام کیسا چل رہا ہے؟ میں نے عرض کیا ٹھیک ہے۔آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ عزوجل ٹھیک چلے گا۔اقبال پھٹے والے نے کہا کہ سرکار آپ کی نظر جس پر ہو اس کو کسی چیز کی کمی نہیں آسکتی آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔کہ بشیر کے خلاف بہت لوگ ہیں۔لیکن بشیر کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔

راوی حجام محمد شریف ولد نور الٰہی (موضع برسالی):- اگست ۱۹۷۰ء میں میں آپ کے پاس آیا۔دن کو باہر کام کرتا تھا اور رات کو میز کرسی مسجد کے اندر رکھا کرتا تھا ڈاکٹر سجاد والی دکان کے سامنے کام کرتا تھا اور سٹور میں میز کرسی رکھ دیتا۔بعد میں مجھے آپ نے ایک دکان دلا دی۔اس دکان میں تقریباً ۱۲ سال کام کرتا رہا اس کے بعد میں نے یہ موجودہ حمام بنایا۔(مسجد شریف کے دوسری جانب یعنی بالمقابل) نلکا کا پہلا کٹ آپ نے ہی لگایا۔جب حمام تیار ہو گیا تو سب سے پہلے غسل آپ نے ہی کیا۔ہر ۸ویں روز مجھے آپ کی حجامت بنانے کی سعادت میسر آتی۔

marfat.com

راوی منظور حسین صاحب (تھنڈرکوٹ چھباں ضلع میر پور):-۱۹۷۶ء سے آپ تھنڈر شریف میں ہیں تب سے آپ کا خادم ہوں۔ایک دن آپ نے مسئلہ فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جھاڑو دیگا بھوکا نہ رہے گا۔کچھ عرصہ میں آپ سے چھپ کر جھاڑو دیتا رہا میں عام طور رات کو جھاڑو دیتا رہا۔ایک دن آپ ریت یا کوئی اور میٹریل لیکر آ گئے۔آپ نے مجھے دیکھ لیا فرمانے لگے چھپ کر کیوں جھاڑو دیتے ہو آج کے بعد تم سامنے جھاڑو دیا کرو۔

۱۹۸۱ء میں ایک جمعتہ المبارک کو آپ نے اپنے حجرہ مبارک سے آواز دی منظور منظور۔عنایت صاحب اور ایوب صاحب بھی اندر آ گئے۔آپ نے فرمایا منظور تھنڈر والا اس کو بلایا ہے جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس تمام علاقہ پر نظر ڈالی ہے مگر سوائے تمہارے عقیدت اور کسی میں نظر نہیں آئی اور میرا جی کرتا ہے تمہیں کچھ دوں۔آپ مٹھی بند کر کے فرمایا کہ جھولی کر میری جھولی میں مٹھی رکھی اور فرمایا جھولی بند کر لے باقی سب خدائی باہر تھی آپ نے مجھے بیعت فرمالیا۔فرمایا اسکی رکھوالی کرنا میں نے عرض کیا کہ سرکار رکھوالی آپ کے ذمہ فرمایا ٹھیک ہے رکھوالی میرے ذمہ پھر فرمایا تم تھنڈر والی مسجد کے محافظ ہو۔

روایت راجہ جاوید صاحب برادر راجہ رفیق صاحب
(کشمیر تمباکو کمپنی)

آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا ارادہ تو پہلے سے تھا جب آپ کی منزل بدلی۔۱۹۸۴ء کے ان بدلے ہوئے دنوں میں ایک دن فرمانے لگے اپنا ہاتھ ادھر کر بس بیعت فرمالیا۔اور نماز کی تلقین فرمائی۔ایک دفعہ میرے والد صاحب عرض کرنے لگے حاجی صاحب دعا فرمائیں کہ یہ بچہ نماز پڑھا کرے فرمانے لگے آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں یہ بڑی نماز پڑھا کریگا۔یہ سرکار کی بڑی عنائت ہے کہ نماز میں پابندی نصیب ہوگئی ہے۔

marfat.com

راوی :- چوھدری اقبال آف سندھڑ

۱۹۶۳ء سے لیکر ۱۹۷۳ء تک بیعت کی منظوری نہ ہوئی۔ ۷۷ء میں آیا تو عنائت صاحب بیٹھے تھے فرمانے لگے چوہدری آ گیا ہے کبھی نام لیکر پکارتے تھے۔ اور کبھی چوہدری پکارتے تھے۔ مجھے فرمانے لگے جاؤ وضو کر کے آؤ میں وضو کر کے واپس آیا تو آپ نے مجھے بیعت فرمالیا۔ ہم اس علاقے والوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمارے اس علاقے میں تشریف لائے اور اس جگہ اللہ عزوجل کی رحمتیں ہوگیں

-

راوی :- چوھدری محمد فاضل صاحب

ولد چوھدری محمد دین صاحب سکنہ ڈھیرا

۱۹۷۶ء میں یہ پہلا موقع تھا کہ حاجی صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ جب میں پہلی دفعہ چڑیاولہ شریف حاضر ہوا تو آپ دروازے میں کھڑے تھے۔ میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ اندر لے گئے اور پراٹھے اور چائے وغیرہ سے میری خوب تواضع کی پھر فرمانے لگے وزیر آباد سے ریت لانی ہے میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ بعد میں آپ مجھ سے اینٹیں وغیرہ منگواتے رہے میں نے آپ سے اجازت لے رکھی تھی کہ میں کرایہ نہیں لوں گا۔ ایک دفعہ میں پریشان تھا تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم پریشان کیوں ہو؟ میں نے کوئی معقول جواب نہ دیا۔ فرمانے لگے گاڑیاں لینی چاہتے ہو میں نے عرض کی کہ جو آپ کی مرضی۔ فرمانے لگے جاجتنی لینی چاہتے ہو لے لو میں نے اپنے حساب سے زیادہ ہی گاڑیاں خریدیں۔

تقریباً ۶ سال بعد آپ نے مجھے فرمایا چڑیاولہ شریف آؤ میں اس دن نہ آسکا دوسرے دن حاضر خدمت ہوا آپ نے مجھے کمرے میں بٹھا کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر کچھ عربی کے کلمات پڑھے اور مجھے بیعت فرمالیا۔ حاجی صاحب سرکار نے اپنی ساری زندگی مریدوں کی فلاح کے لیے گزاری۔ ہم حاجی صاحب کی بڑی قدر کرتے تھے جب کبھی بھی کوئی مشکل پیش آتی حاضری دیتے تو وہ مشکل حل ہو جاتی۔

راوی :- مستری میاں حاجی صاحب (بڑھنگ)

مستری قادر میرے پاس آیا۔ کہنے لگا کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور حاجی صاحب کے پاس کام لگوادیں۔ ہم عشاء کے بعد مسجد میں داخل ہوئے۔ حاجی صاحب نے پوچھا آپ کون ہیں؟ ہمارے

marfat.com

ساتھ ایک وکیل صاحب نے عرض کیا کہ حضور! یہ مستری ہیں آپ نے فرمایا دیر سے کیوں آئے ہو؟ وکیل صاحب نے عرض کیا کہ بس یونہی بیٹھے رہے اور دیر ہوگئی۔ ہم نے نماز ادا کی۔ پھر آپ چائے لے آئے اور فرمایا پیئو۔ پوچھنے لگے کہ ہمارا کام کیسا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کام تو بڑا اچھا ہوا ہے اور میں اس علاقے کا مستری ہوں اور آپ نے میرا ہاتھ نہیں لگوایا۔ فرمانے لگے ٹھیک ہے آپ کل آ جائیں۔ اور ساتھ ایک آدمی بھی لے آئیں تھوڑا سا کام کر دیں۔ ہم اجازت لیکر خوشی خوشی باہر آ گئے۔

باہر نکل کر میں نے مستری قادر کو کہا کہ اب سناؤ میں نے تو آنا نہیں تمہارا کیا پروگرام ہے؟ اس نے کہا کہ اگر آپ نے نہیں آنا تو میں نہ آؤں گا۔ اس طرح ہمارا پروگرام رہ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مسجد کی چھت پر پانی کھڑا ہونے لگا اور سب کوشش کرنے لگے کہ پانی کھڑا نہ ہو لوگوں نے کہا کہ میاں حاجی کو بلائیں ایک دن حاجی صاحب نے مجھے بلایا میں نے عرض کیا کہ سرکار میں بھمبر جامع مسجد میں کام کر رہا ہوں اگر مولوی صاحب اجازت دیں گے تو میں حاضر ہو جاؤں گا۔

۱۲ دن کی میں نے اجازت لی اور چھت کا پانی نیچے سڑک کی جانب اتارا جب میں نے اجازت چاہی تو فرمانے لگے کہ آپ یہاں سے نہیں جاسکتے۔ اب آپ ادھر ہی کام کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے پاس کون سی چیز ہے جس سے مجھے باندھیں گے اور میں کیسے نہ جاسکوں گا؟ فرمانے لگے باہر سے ۱۰ روپے لو گے اور میں ۱۶ روپے دوں گا تو کدھر جاؤ گے۔ خیر کام لگ گیا۔ کام کرتا رہا مسجد مکمل ہوگئی اور مینار بنانے کی تجویز ہوئی۔ پھر مینار بنایا۔ میں ان دنوں بڑھنگ سے روز کام کرنے آیا کرتا تھا۔

ایک دن لوگوں نے مجھے کہا کہ تم باہر کام کرنے جاتے ہو اپنے گاؤں کام کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ آپ پیسے کم دیتے ہیں۔ اور حاجی صاحب پیسے زیادہ دیتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ تم ادھر ہی کر دو یہ بات سرکار کو بھی معلوم ہوگئی۔ فرمانے لگے اب آپ نے بڑھنگ نہیں جانا۔ ادھر ہی جگہ لے لیں۔ سرکار نے نلکا لگوا دیا۔ میں نے قالب کیا ہوا تھا کہ سرکار تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ چھت کب بھرنی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تو کوئی چیز پاس نہیں۔ فرمانے لگے پیسے تو پاس ہیں کہ نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اگر پیسے پاس ہوتے تو چیزیں بھی آ جاتیں۔ آپ چلے گئے ایک ٹرالی لی ایک مزدور کو ساتھ بٹھایا اور پھر آ گئے۔ فرمانے لگے کہ اس ٹریکٹر کے ساتھ کوئی اپنا بندہ بھیج جو اپنی مرضی کی بجری لے آئے۔ ان سے جھگڑا نہ کرنا جو کہیں گے دے دینا۔ جھگڑا نہیں کرتے کام نکال لیتے ہیں۔

marfat.com

راوی :- مستری ولایت صاحب
مستری محمد حسین صاحب

ایک موٹر سائیکل میرے پاس تھی۔اور ایک میرے بھائی مستری ولائت کے پاس۔کبھی آپ فرماتے کہ چلو دمڑیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ چلیں۔میں اپنے بھائی کو کہتا چل مستری ولائت تو آپ فرماتے کہ نہیں میرے مرشد پاک کا نام ولائت شاہ ہے۔آپ پیار سے مجھے ولایت شاہ کہہ کر پکارتے۔

میرے چھوٹے بھائی پر رحمت ہوگئی۔سرکار کی نگاہ شفقت سے اس کو کار مل گئی اس کی اولاد نہ تھی۔آپ کی دعا سے اللہ عزوجل نے اس کو بیٹا عطا فرمایا۔اس کا نام نصیر احمد رکھا۔پھر آپ نے دعا فرمائی تو اس کی جوڑی بن گئی۔پھر فرنیچر کی دکان کھول لیں۔مستری ولایت صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہاں کوئی جگہ لینی ہے۔آپ میری اس جگہ سے چل کر ۱۲۰ گز کے فاصلے پر رکے۔فرمایا کہ یہ جگہ لے لیں۔یہ ایک کنال کا رقبہ تھا۔جگہ لینے کے بعد بنیادیں بھریں تو چوہدری خالق نے حق شفعہ کردیا۔آپ نے فرمایا چوہدری خالق ہم نے ادھر غریب لوگوں کو آباد کرنا ہے۔اس کو آباد ہونے دیں۔اس بے ادب چوہدری نے جواب دیا حاجی صاحب آپ مسجد ہی آباد کریں یہ جگہ ہماری ہے ہم نے ادھر کسی اور کو آباد نہیں ہونے دینا۔ہم نے ایک ماہ کے اندر چھت ڈال دی۔چوہدری مالک نے کہا آپ کا سمجھوتہ کرا دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ انشاء اللہ تعالی مستری ولائت کی ہے آٹھ سال بعد ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔آج بھی وہ جگہ ہمارے پاس ہے اور وہاں کارخانہ چلتا ہے۔

چڑیاولہ شریف میں سب سے پہلے حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سنگھی میں ہوا۔سب سے پہلے یہاں پر آرا لگایا جو ۲ سال رہا مجھے فرمانے لگے تم آرا چھوڑ دو لکڑی چیر چیر کے تم تھک جاتے ہو اس سے تو اینٹیں لگانا بہتر ہیں۔میں نے عرض کیا کہ حضور! اب کیا کروں؟ فرمانے لگے تم دکان بنالو۔میں نے سیمنٹ سریے کی دکان بنالی تین دن رات ادھر رہا۔ایک رات نیند نہ آئی میں نے دیکھا کہ آپ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لے جارہے ہیں میں نے خیال کیا کہ اس بے آرامی سے تو بہتر ہے حاجی صاحب کے ساتھ ہو جاؤں میں بھی آپ کے پیچھے اینٹیں اٹھاتا رہا۔جب آپ آرام کرتے میں بھی ایک طرف ہٹ کر بیٹھ جاتا نہ بولتا نہ چالتا۔اس کے بعد میں نے اپنے بھائی فاضل سے کہا کہ میں تو ادھر نہیں جاسکتا رات کو نیند ہی نہیں آتی۔ہماری برادری کا ایک شخص مستری لال نامی کام کاج نہ کرتا تھا۔بھائی نے اس کو کہا کہ تم ادھر سو جایا کرو۔رات کو میں آتا اور اس کو بستر وغیرہ بچھا کردے دیتا۔وہ سرکار کے پاس بیٹھنے لگا۔ایک دن آپ

marfat.com

نے فرمایا کہ لال چائے پینی ہے؟ آپ نے کوئی ۱۰ پیالے دیئے اس نے کہا میں تو نہیں سیر ہوتا آپ نے پھر اپنی مرضی سے چائے بنائی ۱۴-۱۲ ڈبل روٹیاں اس کو کھانے کے لیے دیتے۔ فرمانے لگے جو بھینس سیر نہ ہو اس کے آگے ونڈا کھلا ڈالنا چاہئے۔ پھر وہ مستری لال وہاں رہنے لگا۔

لال ہر روز نماز عصر پڑھ کر بڑھنگ کی طرف گھاس کاٹنے جاتا تھا۔ ایک دن آپ فرمانے لگے لال ۲ بو کے پانی ڈال دے۔ چار پانچ دن گزرے تو کہنے لگا کہ یا تو گھاس چھوڑ دے یا پانی۔ جب وہ گھاس کاٹنے چلا تو پیچھے سے گاڑی گئی انہوں نے پکڑ کر اس کو بٹھا لیا جہاں وہ ۴ گھنٹے لگاتا تھا اس دن وہ ۲ گھنٹے بعد واپس آ گیا۔ اس نے سمجھ لیا کہ میں حاجی صاحب کی بات مانتا ہوں اس لیے ان کی نگاہ میری طرف ہو گئی۔ اور اسی لیے آج میں جلدی فارغ ہو گیا ہوں۔ میرے پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس جو بیل ہیں وہ بیچ دیں۔ آج سے میں نے گاؤں نہیں جانا۔ ہم نے فتح خان نمبر دار کو بلایا اس کو بیل دیئے پیسے لیکر لال کو دے دیئے۔ سائیں لال نے ادھر ۵ سال ڈیوٹی دی۔

راوی ماسٹر محمد صدیق بی اے بی ایڈ۔ چڑیاولہ شریف

۱۹۶۴ء میں میر پور ڈگری کالج آزاد کشمیر میں زیر تعلیم تھا۔ ایک رات میں بڑے مزے کی نیند سو رہا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے بندہ ناچیز پانچ وقت کا نمازی ہے۔ رات کو خواب میں میری ملاقات جناب قبلہ حاجی صاحب سے ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ جس جگہ آپ نے کنواں کھودا ہے وہاں سے ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ آپ یہاں بیٹھ کو وضو کرتے ہیں ہر آدمی جو اس علاقہ کا رہنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ اس جگہ پر پانی بالکل نہیں ہوتا تھا اس جگہ کو للیانی کا میرہ کہتے تھے۔ آپ مجھے اپنی طرف بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آؤ بیٹا تم بھی غسل کر لو اور وضو کر کے یہاں نماز ادا کر لو۔ چنانچہ میں نے بھی اسی چشمہ سے غسل کیا ایک ماہ کے بعد میں گھر آیا۔ آپ کے چہرے مبارک سے مجھے پوری شناسائی ہو چکی تھی میرا آبائی گاؤں چڑیاولہ شریف کی مغرب کی جانب قریب ہی ہے۔ جس کا نام خیر کتو ہے۔ میں آپ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور سارا قصہ آپ کو سنایا۔ آپ نے فوراً فرمایا کہ بیٹا ہم نے تم کو بلایا ہے۔ میں نے نماز ادا کی آپ نے کھانا وغیرہ کھلایا اس کے بعد بندہ ناچیز کو اپنی بیعت کا شرف بخشا۔

marfat.com

راوی :- چوھدری محمد افضل

ولد چوھدری رحمت خان

تحصیل وضلع میرپور آزاد کشمیر ڈاکخانہ و بمقام سکھ چین پور

میں بچپن سے ہی صوم وصلوۃ کا پابند تھا اور شروع سے ہی مجھے اللہ عزوجل کے پاک بندوں یعنی فقراء سے لگاؤ تھا جہاں کہیں کسی مرد درویش کا سنا زیارت کے لیے چل پڑا۔ مگر بیعت کی سعادت کسی سے حاصل نہ ہوئی۔ دسمبر ۱۹۸۲ء میں میں نے بی اے کا امتحان دے رکھا تھا اور تمام مشاغل سے فارغ تھا۔ میں نے وقت گزارنے کے لیے ایک کتاب ''جمال اسم محمد ﷺ'' نامی کا مطالعہ شروع کیا چند دنوں میں دو تین مرتبہ کتاب پڑھ لی۔ مذکورہ کتاب ساری کی ساری تصوف پر لکھی گئی تھی اور مختلف بزرگ ہستیوں کے صوفیانہ عقائد اور نظریات بیان کئے گئے تھے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت میرے یقین کا حصہ بن گئی کہ زندگی کی بے چینی اور دکھی انسانیت کا علاج صرف اور صرف تصوف ہے اور صوفیاء اکرام ہی وہ مثالی انسان ہیں جو انتشار، منافقت اور نفسانیت کے فریب میں الجھی ہوئی دنیا سے الگ تھلگ رہ کر رحم، محبت اور نیکی کا درس دیتے ہیں۔

پس چند دنوں میں ہی میری طبیعت میں بہت بڑا تغیر آ گیا اور کسی مرد کامل کے دست حق پر بیعت ہونے کا شوق انتہائی شدت اختیار کر گیا اور مجھ پر ایسا وقت آ گیا کہ تمام مادی اسباب میرے اندرونی اور بیرونی دکھوں کا علاج کرنے میں ناکام ہو گئے۔ اور مجھے کسی روحانی سہارے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی تو میں نے اپنے حقیقی بھائی چوہدری محمد اشرف انسپکٹر سے جو کہ ان دنوں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی چیک پوسٹ بڑھنگ آزاد کشمیر پر سب انسپکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ بات کی کہ میں نے حضرت قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہونا ہے چونکہ قبلہ حاجی صاحب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں آپ میری سفارش کریں۔ چنانچہ میں اضطراب کی حالت میں اپنے گھر سے اپنے بھائی محمد اشرف سب انسپکٹر کی طرف روانہ ہوا تاکہ ان کی وساطت سے قبلہ حضرت حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش ہوں اور بیعت ہونے کی سعادت حاصل کروں۔ شام کو میں چیک پوسٹ بڑھنگ (جو کہ جھنڈیاولہ شریف سے تین چار کلومیٹر بھمبر کی طرف واقع ہے) پر پہنچا اور عشاء کی نماز سے کچھ قبل اپنے بھائی کے ہمراہ قبلہ حضرت صاحب کے آستانے پر پہنچے۔ آپ نے ہمیں کھانا کھلایا۔ اس کے بعد بھائی محمد

marfat.com

اشرف صاحب نے عرض کیا کہ یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اور حضور! آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا بے حد شوق رکھتا ہے۔ لہذا مہربانی فرمائیں اور اس کو بیعت کر لیں پہلے تو آپ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ بہت بڑا بھاری کام ہے اس میں بہت ذمہ داری ہوتی ہے لہذا ہم بیعت نہیں کریں گے۔ ساتھ ہی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام پڑھا۔

مرشداوہ سہیڑ یئے باہو جہیڑا دو جگ خوشی دکھاوے ہو
پہلے غم ٹکڑے داکھڈے فیر حق دی راہ دکھاوے ہو

اس کے بعد فرمایا کہ بیعت میں بہت ہی بڑا بھاری راز ہوتا ہے اور یہ بار اٹھانا بڑا مشکل کام ہے کیونکہ مرشد کامل کو کسی کا ہاتھ میں ہاتھ لینے کے بعد اس طالب کو فلاح دارین کی خوشی دکھانی پڑتی ہے اور دونوں جہاں میں اس کو سرفراز اور کامران کرنا پڑتا ہے۔ اس دنیا میں بھی مرید کے دل سے روزی اور رزق کا غم دور کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر اس کی عاقبت سنوارنے کے لیے رب کی طرف رہنمائی کرنی پڑتی ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے لہذا ہم بیعت نہیں کریں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے آزمائیں تو سہی ان شاء اللہ معیار پر پورا اتروں گا اور میں نے حضور کے در سے خالی ہاتھ نہیں جانا۔ اس کے بعد میں نے بھائی محمد اشرف صاحب سے کہا کہ آپ چلے جائیں میں تو حضور قبلہ حاجی صاحب کی چوکھٹ پر ہی بیٹھا رہوں گا۔ جب تک بیعت سے شرفیاب نہیں فرماتے۔ کیونکہ مجھے پورا یقین تھا کہ آپ مجھے خالی ہاتھ ہرگز نہیں لوٹائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہے تو یہ کام مشکل مگر ہے بڑا اچھا اور نفع بخش۔ کیونکہ انسان صحیح معنوں میں تب ہی انسان بنتا ہے جب کسی مرد کامل کا دامن گیر ہو جائے کیونکہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا راستہ کسی مرد کامل کی راہبری کے بغیر ملنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں صرف عبادت کر کے اللہ کو پالوں تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ کامل مرد درویش کی راہبری کے بغیر انسان اللہ عزوجل تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس کے بعد قبلہ حضور حاجی صاحب نے یہ واقعہ سنایا۔

ایک آدمی بہت ہی عبادت گزار تھا۔ اور اس نے اپنے من میں یہ نظریہ قائم کر لیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت کر کے اسے پالوں گا۔ لہذا وہ جنگلوں بیابانوں میں حق تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا اور عبادت کر کر کے نڈھال ہو گیا مگر اپنے مقصد کو نہ پا سکا۔ آخر کار وہ آدمی جنگلوں میں مارا مارا پھرتا رہا چنانچہ ایک دن حضرت الیاس علیہ السلام (جو کہ جنگل کے بادشاہ ہیں) کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے حکم ہوا کہ اے الیاس علیہ السلام یہ بندہ جو راستے میں آرہا ہے جب تمہارے قرب پہنچے تو اس کا

marfat.com

راستہ روک لینا جب راستہ مانگے تو راستہ نہ دینا اور پھر آپ نے فرمایا کہ عارف کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو یوں نظم کیا ہے۔

راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے میں بھی آکھاں راہ دے

راہبر باہجوں راہ نے ملدا ایویں رل مریسیں وچہ راہ دے

اس کے بعد فرمایا کہ بغیر کسی مرد کامل کی راہبری کے انسانی زندگی ادھوری اور نامکمل رہ جاتی ہے - اور اسی کام مین انسان کی عافیت ہے - مگر ہم یہ بھاری ذمہ داری نہیں اٹھائیں گے مگر یاد رکھو کہ یہ کام بہت ہی اعلیٰ ہے اس کے بعد میں نے عرض کی کہ حضور قبلہ مجھے آزمائیں تو سہی - میں خالی ہاتھ اس در سے نہیں جاؤں گا - اس کے بعد میرے بھائی صاحب نے منت کی تو قبلہ حضور نے فرمایا اس بچہ کو ہم بیعت کریں گے مگر پہلے یہ تین جمعۃ المبارک ہماری مسجد میں پڑھے اور ساتھ ہی چھوٹا سا وظیفہ بھی عنایت فرمایا چنانچہ حکم کے مطابق میں نے تین جمعۃ المبارک قبلہ حاجی صاحب کی مسجد سفینہ غوثیہ چڑیاولہ شریف میں ادا کیے - جب تیسرے جمعہ کو میں حضور قبلہ حاجی صاحب کے پاس گیا تو میں نے عرض کیا کہ حضور! اب تین جمعۃ المبارک ہو چکے ہیں اب نظر کرم فرمائیں اور مجھے اپنا مرید بنالیں لہذا حکم ہوا کہ اگلے جمعہ کو آنا - انشاء اللہ عزوجل تجھے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

چنانچہ بڑی بے چینی اور اضطراب کی حالت میں چند دن گزارے کہ کب جمعہ آئے اور حضور قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کروں - اللہ عزوجل کا کرنا ایسا ہوا کہ اس جمعہ کو مجھے میر پور آزاد کشمیر میں ایک ضروری کام کے لیے جانا پڑا مگر بالکل تھوڑے سے وقت کا کام تھا اور یہ پروگرام بنا کہ میر پور سے سیدھا قبلہ حضور کی خدمت میں بیعت کی سعادت حاصل کرنے جاؤں گا مگر اللہ عزوجل کا کرنا میر پور میں مجھے بہت دیر لگ گئی اور آخری بس جو میر پور سے بھمبر آزاد کشمیر کو جاتی ہے، اس پر بھمبر پہنچا تو بھمبر سے چڑیاولہ شریف جانے کے لیے آگے کوئی گاڑی وغیرہ نہ تھی چنانچہ میں نے مرشد کی طلب میں پیدل ہی چڑیاولہ شریف کی طرف سفر شروع کر دیا - میں نے تقریباً ۵ کلو میٹر کا سفر پیدل طے کیا راستے میں ایک راہ گیر میرے ساتھ چل پڑا۔ پیچھے سے ایک سوزوکی آئی اسے میں نے ہاتھ دیا تو وہ کھڑی ہوگئی باقی سفر اس گاڑی پر سوار ہو کر کیا اور رات کے دس بجے چیک پوسٹ برھنگ پر پہنچا رات کو وہاں قیام کیا مگر ساری رات نیند نہ آئی صرف دل میں یہی شوق اور طلب تھی کس وقت صبح ہو اور حضور قبلہ حاجی صاحب رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پہنچوں - سردیوں کے دن تھے میں صبح کی اذان سے ایک گھنٹہ قبل چیک پوسٹ پر

marfat.com

جو سپاہی حاضر ڈیوٹی تھا اس سے کہا کہ کسی ذریعے مجھے چڑیا ولہ شریف پہنچاؤ۔ چنانچہ ایک موٹر سائیکل والا آدمی آیا اس نے سیٹی مار کر اسے کھڑا کیا اور مجھے اس کے ساتھ بٹھا دیا میں صبح کی اذان سے آدھا گھنٹہ قبل چڑیا ولہ شریف پہنچ گیا۔

مسجد کا صدر دروازہ کھلا تھا۔ میں اندر چلا گیا۔ مگر جس حجرہ پاک میں قبلہ حاجی صاحب قیام فرما تھے اسے حجرہ کے دروازہ کی اندر سے کنڈی لگی ہوئی تھی چنانچہ سخت سردی کے عالم میں حجرہ پاک کی چوکھٹ کے سامنے بیٹھ گیا۔ صبح کی اذان کے بعد تھوڑا سا وقت گزرا تو قبلہ حضور نے دروازہ کی کنڈی کھول دی۔ تب میں نے چپکے سے سہمی ہوئی آواز میں قبلہ حاجی صاحب سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ تو قبلہ حضور حاجی صاحب نے فرمایا تو کون ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں فلاں آدمی ہوں تو قبلہ حضور نے اندر آنے کی اجازت دی۔ حجرہ پاک کے اندر داخل ہوا اور جاتے ہی سرکار کے قدم بوس ہو گیا۔ اس کے بعد پاؤں مبارک کو آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی معافی کا خواستگار ہو کہ میں وعدہ کے مطابق کل نہیں پہنچ سکا اور راستے کی ساری داستان بیان کی تو آپ نے فرمایا خیر کوئی بات نہیں آج صبح تجھ کو ضرور بیعت کریں گے۔ اتنے میں صبح کی جماعت کا وقت ہو گیا نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ کو قرآن پاک آتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ زبانی یاد ہے اور دیکھ کر سارا پڑھ لیتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ جو زبانی آتا ہے وہ پڑھو اور خود قبلہ حاجی صاحب ادھر ادھر چہل قدمی سے فرمانے لگے چنانچہ میں نے بلند آواز میں سورۃ یاسین کی تلاوت شروع کی۔ تھوڑے سے وقت کے بعد آپ میرے پاس آئے اور آ کر فرمایا ذرا آہستہ آواز میں پڑھو تو میں نے آہستہ آواز میں تلاوت کرنی شروع کر دی۔ اتنے میں سورج نکل آیا آپ نے تازہ وضو کیا اور نفل نماز ادا کی اور بعد میں اپنا قرآن پاک جس پر خود تلاوت فرمایا کرتے تھے اپنے ساتھ لائے۔ اور قرآن پاک کھول کر مجھے فرمایا کہ اس جگہ سے قرآن پڑھو ایسے تین چار جگہوں سے مجھ سے قرآن سنا۔ اس کے بعد میرے بخت جاگے کہ حضور قبلہ نے مجھے اپنے ہاتھ پر بیعت ہونے کی سعادت سے نوازا اور میرے جیسے نکمے اور گنہگار پر بھی اس مرد کامل کی نظر کرم ہوئی۔

بیعت کرنے کے ساتھ ہی چند وظائف بھی عنایت کئے اور کچھ باتیں بھی بیان فرمائیں اور ساتھ ہی ان باتوں کو پردہ میں رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے بچہ اگر تو نے تہجد گزارمائی کا دو۔ ھ نہ پیا ہوتا تو میں ہرگز تجھ کو نہ بیعت کرتا اور نہ ہی اس بھاری کام میں ہاتھ ڈالتا۔ اس کے بعد قبلہ مرشد پاک مجھے اپنے ساتھ دربار عالیہ سید کبیر الدین المعروف شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ گجرات

marfat.com

میں لے آئے پہلے مجھے اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز نفل ادا کی اس کے بعد شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کی قبرانور کے روبرو ہو کر مجھے مرشد پاک نے دائیں طرف ساتھ بٹھا کر دعا فرمائی اس طرح اس دن سے قبلہ حاجی رحمت علی گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ پیری مریدی کا رشتہ استوار ہو گیا اور ساتھ ہی شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر حاضری دینے کے بعد پردہ پوشی کی سختی سے تاکید فرمائی۔

شروع میں، میں اپنے مرشد پاک کے پاس دو ہفتہ کے بعد آتا عموماً جمعہ کے دن مرشد پاک کے پاس آتا سارا دن وہیں کام کاج میں گزارتا اور شام کو جب حکم ہوتا تو واپس گھر آتا۔شروع شروع میں جب مرشد پاک کے پاس جاتا تو عموماً میں کوئی نہ کوئی چیز لیکر جاتا زیادہ تو مٹھائی برفی لیکر جاتا تو مرشد پاک فرماتے کہ یہ نیاز میاں محمد بخش عارف کھڑی رحمتہ اللہ علیہ کیطرف سے آئی ہے۔اس وقت اس نیاز پر ختم شریف پڑھتے اور زائرین میں تقسیم کر دیتے مگر تھوڑا عرصہ ہی گزرا تو مرشد پاک نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے ساتھ کوئی چیز نہ لایا کریں کیونکہ آپ ٹوکریاں لانے والوں سے نہیں آپ صرف پیار و محبت کا تحفہ اپنے ساتھ لایا کریں اس کے بعد فرمان کے مطابق خالی ہاتھ آتا جوں جوں وقت گزرتا گیا میری عقیدت مرشد پاک سے بڑھتی چلی گئی اور میں نے ہر جمعہ کو مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ساتھ ہی مرشد پاک نے ظاہری اور باطنی تربیت کا آغاز بھی کر دیا اس عرصہ میں مجھے متعدد روحانی پاک ہستیوں کے پاس بھیجا گیا بس اسی طرح مرشد پاک کی مجھ پر خاص توجہ ہو گئی اور میرے جیسے بے سہارا کو اپنا دامن میں پناہ دے دی۔

جن دنوں آپ سی ایم ایچ کھاریاں داخل تھے۔۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز منگل کا واقعہ ہے کہ اس دن صبح ہوتے ہی بیشمار لوگ عیادت و زیارت کے لیے آنا شروع ہو گئے۔تو اسی اثناء میں میں اور محمد یوسف آف گجرات دوڑ دوڑ کر شوق سے حسب فرمان زائرین کے لیے چائے دودھ پتی اور دیگر اشیاء کینٹین سے لاتے ہمارے اس کام سے آپ ہم دونوں پر بہت خوش ہوئے۔اور فرمانے لگے کہ اے نوجوانو! حشر والے دن آپ دونوں کا بہت اچھا کام ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آپ دونوں بخشے جا چکے ہیں۔ایک کامل ولی اللہ مبارک زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ہمارے لیے باعث فخر ہیں۔

راوی راجہ محمد صدیق صاحب :- ۱۹۷۳ء میں میں نے ملازمت چھوڑی اور کوٹلہ آ کر دکان کھول لی بس اس وقت سے آپ کے پاس حاضری دے رہا ہوں کہ جب بھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس قدر پیار و محبت سے ملتے کہ جیسے سب سے زیادہ مجھ سے پیار فرماتے ہیں اور جیسے آج پہلی بار ملے ہیں۔

marfat.com

اور جو کچھ حاضر ہوتا وہ کھانے پینے کیلیے عطا فرماتے - جمعہ کے دن کے معمولات کچھ اس طرح کے ہوتے جمعہ کی نماز کے بعد آپ کی مجلس ہوتی اور تقریباً ۴ بجے اجازت ہوتی تو واپس آ جاتے - جب میں بیعت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ نماز پنجگانہ قائم رکھنا اور تہجد کے نوافل نہ چھوڑنا اور درود شریف کا ورد کرتے رہنا -

راوی محمد اشرف شمیم ولد یوسف:- یہ ان دنوں کا واقعہ ہے کہ میں جماعت نہم میں پڑھتا تھا ۔ ۱۹۷۵ کی بات ہے ہم اپنے ایک میں جماعت کے ساتھ جامع سفینہ غوثیہ دھنڈر مارکیٹ سے تقریباً ۲۰۰ گز مغرب کی طرف ایک کھیت کے کنارے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک میرے اس ساتھی نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ تمہیں معلوم ہے حاجی صاحب چڑیاولہ شریف والے اس جگہ مسجد بنانے والے ہیں میں اس وقت تک قبلہ حاجی صاحب سے متعارف نہ تھا میں نے اس سے پوچھا کون سے حاجی صاحب؟ تو اس نے اس حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑے اللہ عزوجل والے ہیں ۔ مسجد میں رہتے ہیں اور بس مسجدیں بنوانا ان کا مشغلہ ہے ۔

اس عرصہ کو تقریباً دو سال گزر گئے میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے کالج کا رخ کر چکا تھا میرے ایک اور ساتھی کسی کام کی غرض سے مجھے بھی چڑیاولہ شریف لے گئے ہم دونوں مسجد کے سامنے سایہ دار درختوں کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک میرے دوست نے شمال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہیں حاجی صاحب جو مسجد بناتے ہیں میری نظریں جو اٹھیں تو یکدم ایک صورت سامنے نظر آئی اس نے ہمیں وہاں سے اٹھنے پر مجبور کر دیا ایک دراز قد لمبی لمبی داڑھی اور قمیض پہنے نیچے تہہ بند اور سر پر ٹوپی پہنے والے بابا جی ہمارے سامنے تھے جن کے ہاتھوں نے ایک لکڑی کی ریڑھی کو تھاما ہوا تھا اور وہ ریڑھی اینٹوں سے بھری تھی وہ وہاں چند لمحے کے لیے سانس لینے کو رکے ۔ اتنے میں ہم بھی ان کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کیلئے وہاں جا پہنچ گئے دیکھا تو جسم پسینے سے شرابور تھا ویسے بھی گرمیوں کے دن تھے اور اوپر سے دس گیارہ کا وقت تھا ۔ خیر جھک کر سلام کیا آپ فرمانے لگے چائے پئیں گے ۔ عرض کیا نہیں حضور مہربانی ۔ بڑی بے تکلفی سے فرمانے لگے ہمیں تم سے کوئی غرض تو نہیں ہے اپنی روٹی پکاتے ہیں اور بس کام کرتے ہیں یہ دیکھ لو اور صبح کے وقت تو آٹے میں گھی بھی ڈالنے میں بڑا مزہ آتا ہے ایک دو اور باتیں سننے سنانے کے بعد اجازت لی اور پھر وہ ریڑھی چلاتے ہوئے مسجد کو چلے گئے اور ہم گھر لوٹ آئے ۔

اس وقت تک قبلہ حاجی صاحب جامع سفینہ غوثیہ دھنڈر کی بنیاد رکھ چکے تھے پھر ان کی خدمت

marfat.com

میں اکثر و بیشتر حاضر ہونے کا موقع ملتا ہی رہتا تھا قبلہ حاجی صاحب کی زبان اس قدر شیریں تاثیر رکھتی تھی کہ جب کبھی بھی آپ کسی کو کوئی کام کہتے کسی کا انکار کی جرات نہ ہوتی - اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ ہم بازار میں پھر رہے ہوتے کہ حاجی صاحب مسجد سے باہر تشریف لاتے اور چند لوگوں کو کام کے لیے بلاتے - جب تھوڑا بہت کام کرنے کے بعد ہم ذرا تھکاوٹ محسوس کرتے تو آپ خود جو پہلے سے ہی کام میں مصروف ہوتے اور زیادہ جوش و جذبہ سے کام کرتے اور فرماتے دیکھو میں بوڑھا آدمی ہوں کیسے کام کرتا ہوں اس سے سب کی ہمت بڑھتی اور سب لوگ جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرنے لگتے جب کبھی کسی کو چوٹ لگ جاتی تو فرماتے یہ جنت کی نشانیاں ہیں - قبلہ حاجی صاحب کی طبیعت میں کبھی غم و غصہ یا خفگی نہ دیکھی گئی ایک دفعہ مسجد کی چھت کی شٹرنگ مکمل کر چکے تو اچانک گر گئی آپ اس وقت باہر بازار میں تھے - میں نے جب انہیں نہایت افسردگی کی حالت میں عرض کیا حضرت مسجد کی شٹرنگ گر گئی ہے تو آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا ابھی پتہ نہیں کتنے لوگوں کا یہاں حصہ پڑنا ہے -

قبلہ حاجی صاحب لوگوں کو بہت کم بیعت کرتے تھے لیکن میری باری بالکل انکار کر دیا میری بیعت کا سلسلہ بھی عجیب ہے - ان دنوں ہمارے گاؤں میں ایک پیر صاحب تشریف لائے تو وہ مجھے کہنے لگے آپ میرے مرید ہو جائیں میں نے معذرت کی لیکن وہ بدستور اصرار کرتے رہے - میں نے اپنے والدین کی اجازت کا عذر پیش کر دیا گھر میں بات کی تو بڑے بھائی صاحب کہنے لگے تو اس کا مرید ہونا جو تجھے خواب میں بلائے - چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد قبلہ حاجی صاحب مجھے تین دفعہ خواب میں دکھائی دیئے آخری بار خواب میں دیدار ہوا تو آپ کے ساتھ ایک بزرگ بھی تھے جن کی داڑھی مبارک سفید تھی - حاجی صاحب فرمانے لگے ان کے مرید ہو جاؤ یا پھر میرے مرید ہو جاؤ اس واقعہ کے بعد چند دنوں میں چڑیاولہ شریف جمعہ پڑھنے گیا تو ایک بوڑھی عورت کو آپ بیعت فرما رہے تھے میں نے بھی عرض کیا تو آپ نے مجھے بھی بیعت فرمالیا -

راوی :- صوفی محمد ارشاد

سکنہ چڑیو الہ شریف ضلع گجرات

۱۹۶۴ء کی ایک شام کو میں اپنے دو دوستوں کے ہمراہ چوک پاکستان اور سٹائلش ہیر کٹنگ سیلون میں بال کٹوانے کیلئے گیا تو جب میں بال کٹوا رہا تھا تو ایک بابا جی رشید احمد مالک حمام کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے حمید حجام میرے بال بنا رہا تھا پہلے تو میں نے کوئی توجہ نہ دی لیکن جب بابا جی فرمانے

marfat.com

لگے کہ میں ایک دن شام کے بعد یہاں سے چلا تو دربار شریف بابا شادی شہید پہنچا اور وہاں حاضری دی پھر وہاں سے رات کے اندھیرے میں پیدل ہی موضع ڈب کے راستے سہانی روانہ ہوا تو راستہ میں پیر پہاڑ صاحب کے مزار پر حاضری دی اور جب موضع سہانی پہنچا تو ابھی مرغ اذانیں دے رہے تھے۔ میں حیران ہوا کہ بابا جی کیا لافیں مار رہے ہیں کیونکہ میں خود تحصیل بھمبر کا رہنے والا ہوں اور اس سارے علاقے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ پہاڑی علاقہ ہے گجرات سے بھمبر تک پکی سڑک تھی جو تقریباً ۲۹ میل ہے اس کے آگے دربار شادی شہید تک بلکہ موضع سہانی تک بڑے بڑے پہاڑ اور گہرے نالے ہیں۔ جن سے دن کو گزرنا بہت مشکل ہے رات کے اندھیرے میں پیدل سفر کا سوچنا بہت مشکل ہے۔ خاص کر اس آدمی کیلئے جس نے شہر میں زندگی گزاری ہو اب تو کافی سہولتیں ہیں دربار شریف تک پکی سڑک ہے بجلی لگی ہوئی ہے خیر میں ابھی سیلون میں بیٹھا ہوا تھا کہ بابا جی اٹھ کر چلے گئے۔ پھر میں نے ان کے جانے کے بعد عبدالحمید سے پوچھا کہ یہ بابا جی کون اور کہاں رہتے ہیں۔ وہ کہنے لگا یہ حاجی رحمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور دربار شاہدولہ شریف رہتے ہیں اور وہاں پر دربار شریف میں خدمت کرتے ہیں اور مسجد کی صفائی وغیرہ اور وضو کیلئے پانی بھرتے ہیں۔ بس اتنی گفتگو کے بعد ہم حجام سے فارغ ہو کر چوک ماناں نزد پرانی جیل چلے گئے۔ کیونکہ ہم وہاں ایک مکان میں کرائے پر رہتے تھے میں ایس اے فین میں کام کرتا تھا میرے دوسرے دوست اپیکس فین میں کام کرتے تھے۔

پیر ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک کا جلسہ مسجد پیر بخش میں ڈیرہ پگا نوالہ پر ہوا کرتا تھا وہاں میرے والد صاحب اور ہمارے گاؤں کے نمبردار راجہ علی بہادر صاحب جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔ میں بھی ان کے ہمراہ تھا کہ جلسہ گاہ میں بابا جی (حضرت حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ) سے ہمارے نمبردار صاحب اور میرے والد صاحب کی ملاقات ہوئی۔ تو بابا جی نے میرے والد صاحب اور نمبردار صاحب کو جلسہ ختم ہونے کے بعد شام کو دربار شاہدولہ صاحب آنے کو کہا۔

شام کو والد صاحب اور نمبردار کے ہمراہ میں بھی شاہدولہ صاحب حاضر ہوا تو حاجی صاحب ہمیں اپنے حجرہ مبارک میں لے گئے۔ جو کہ مسجد شاہدولہ کے ساتھ ہے اسکا ایک چھوٹا سا دروازہ مسجد کے اندر اور ایک دروازہ باہر کی جانب کھلتا ہے وہاں پر کافی دیر قبلہ حاجی صاحب کے ساتھ صحبت رہی۔ حاجی صاحب نے ہماری کافی تواضع کی جوان کی زندگی کا شیوہ تھا پھر عشاء سے فارغ ہو کر واپس آ گئے اس کے بعد میں خود گاہے گاہے آپ کی خدمت میں جانے لگا لیکن اس وقت کوئی خاص عقیدت مندی نہیں تھی صرف

marfat.com

کھانے پینے کی غرض سے جاتا تھا۔ پھر ایک دن ۵ یا ٦ آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک کا نام طفیل تھا اور کسی بھٹہ پر بطور منشی کام کرتا تھا وہ سیف الملوک سے اشعار پڑھ رہا تھا اور قبلہ حاجی صاحب سٹور پر چائے بنا رہے تھے اتنے میں غلام حسین ڈرائیور آ گیا اور اپنا کھانا بھی گھر سے ساتھ لے آیا سلام کرنے بعد کھانا آپ کو پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دستر خوان بچھایا اور کھانا کھول کر رکھ دیا اور تمام آدمیوں کو کھانے کی دعوت دی۔ خود بھی ایک نوالہ لے لیا اور فرمانے لگے آپ شروع کریں میں چائے تیار کر لوں دیکھنے میں وہ ایک آدمی کا کھانا تھا لیکن ہم تمام نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھایا لیکن پھر بھی کھانا بچ گیا۔ اس دن کے بعد میرے دل کی کیفیت بدل گئی نماز تو پہلے ہی پڑھتا تھا لیکن باقاعدگی سے نہیں پڑھتا تھا۔ پھر باقاعدگی سے پڑھنے لگا۔

پھر اسی طرح ملاقات ہوتی رہی اسی دوران شاہدولہ صاحب کے احاطہ کے اندر میں نے رہنے کے لیے ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا اور کچھ عرصہ وہاں رہائش رکھی اور وہاں پر ایک ملازم محکمہ اوقاف میں ظاہر خان تھا اس سے بھی ملاقات ہوئی اور وہ بھی بتانے لگا کہ حاجی صاحب بہت زیادہ کام کرتے ہیں مسجد میں اور دربار شریف میں وضو کے لیے پانی بھرتے ہیں کسی وقت پانی کی کمی نہیں آتی - بلکہ زائرین کے نہانے کے لیے غسل خانوں میں بھی پانی بھرتے تھے اور کسی سے کوئی اجرت وغیرہ نہیں لیتے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کر کے خوش ہوتے تھے۔ میری ملاقات میں اضافہ ہوتا گیا اور قربت بڑھتی گئی - وہاں پر ایک فتح محمد عاصی صاحب رہتے تھے جو کہ پہلے ہمارے گاؤں کے رہنے والے تھے اور شاعر تھے وہ بھی آپ کو بچپن سے جانتے تھے۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ حاجی صاحب کی یہاں پر ہر آدمی عزت اور قدر کرتا ہے۔ اسکی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں دربار پر اوقاف سے پہلے بھی کافی درویش رہے ہیں لیکن وہ اپنی اصلی منزل حاصل نہیں کر سکے کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد جب لوگ کسی سے مانوس ہو جاتے تو اس پر طرح طرح کے الزام لگ جاتے بلکہ کئی ایک تو وہاں سے لڑکیاں اغواء کر کے لے گئے۔ لیکن آپ نے سب سے زیادہ عرصہ شاہدولہ صاحب کی خدمت میں گزارا لیکن آج تک کسی کو انگلی اٹھانے کی جرات نہیں ہوئی - ماں کو ماں بیٹی کو بیٹی بہن کو بہن سمجھا بلکہ دربار شریف کے جو متولی تھے اور پیرزادے کہلاتے تھے۔ کبھی گھر سے باہر جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں بھی حاجی صاحب کے حوالے کر جاتے تھے۔ آخر وقت تک کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔

اسی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے قبلہ حاجی صاحب کی نگاہ سے مجھے نماز پابندی سے پڑھنے کی توفیق

marfat.com

عطا فرمائی لیکن ابھی تک مجھے آپ نے باقاعدہ بیعت نہیں کیا تھا میں نے ایک مرتبہ بیعت کے لیے خواہش ظاہر کی تو فرمانے لگے دیکھیں گے۔

اسی دوران ایک رات میں نے خواب میں حضور پاک ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی لیکن دیدار نصیب نہ ہوا۔ پھر میں نے کئی بزرگوں سے خواب کی تعبیر معلوم کی تو اکثر نے یہ کہا تم کسی کے بیعت نہیں ہوئے اس لیے دیدار نصیب نہیں ہوا۔ پھر میں نے کوشش شروع کر دی۔

ایک دن ایک بزرگ (محمد شاہ بخش صاحب) مسجد شاہدولہ دربار میں آئے کافی لوگ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب بھی تشریف فرما تھے قبلہ پیر محمد شاہ بخش صاحب قرآن وسنت کی روشنی میں بیان فرماتے رہے دوسرے دن بروز جمعۃ المبارک قبلہ حاجی صاحب نے بھمبر آزاد کشمیر جانے کا پروگرام بنایا تو میں بھی آپ کے ہمراہ بھمبر چلا گیا تو وہاں جا کر پیر محمد شاہ بخش صاحب نے جامع مسجد بھمبر میں قیام کیا۔ نماز جمعہ قبلہ مولوی محمد دین صاحب نے پڑھائی کیونکہ وہ وہاں خطیب مقرر تھے نماز جمعہ کے بعد سید حیدر علی شاہ صاحب ہم سب کو اپنے گھر لے گئے تو وہاں پر ایک محمد عزیز نامی نے بیعت ہونے کے لیے پیر محمد شاہ بخش صاحب سے عرض کیا تو قبلہ حاجی صاحب سرکار نے اس آدمی کے ساتھ ہی میرا ہاتھ بھی قبلہ پیر محمد شاہ بخش صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ہم دونوں نے ان کے دست شفقت پر بیعت کر لی۔

اس کے بعد کچھ عرصہ اس طرح سلسلہ چلتا رہا۔ میں بذات خود متواتر حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اسی دوران میری شادی ہوگئی۔ ایک دن میں گاؤں مغلورہ آزاد کشمیر گیا ہوا تھا واپسی پر جب جڑیا ولہ بس سٹاپ پر پہنچا تو شام ہونے کو تھی۔ چند ایک دکانیں تھیں جب گجرات کے لیے بس کا پوچھا تو نفی میں جواب ملا کہ اب تو کوئی بس گجرات کی طرف نہیں جائے گی بہت پریشان ہوا کیونکہ بیوی بھی ہمراہ تھی اتنے میں مغرب کی اذان ہوئی تو نماز کے لیے مسجد کے اندر گئے تو قدرے سہارا ہو گیا کیونکہ قبلہ حاجی صاحب مسجد میں موجود تھے قدم بوسی کی اور نماز پڑھی پھر آپ نے پوچھا کہ گاؤں جانا ہے یا گجرات جانا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ گجرات جانا ہے تو فرمانے لگے گھبرانے کی ضرورت نہیں گاڑی مل جائے گی وہاں مسجد میں بیٹھے بیٹھے کھانا کھایا اور عشاء کی اذان ہوئی۔ فرمانے لگے نماز پڑھ لو پھر گاڑی کا بندوبست کرتے ہیں نماز پڑھنے کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی اتنے میں ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے اور آپ سے عرض کرنے لگا آیئے گجرات چلیں۔

marfat.com

تو آپ نے فرمایا بیٹھیں کھانا کھائیں- پھر چلیں گے کھانا اور چائے پینے کے بعد آپ نے اس آدمی کو فرمایا میں آج نہیں جاؤں گا یہ میرے دو مہمان ہیں ان کو گجرات لے جائیں اور جہاں یہ کہیں ان کو اتار دینا ہم ٹرک میں ڈرائیور کیساتھ بیٹھ گئے تو وہ ڈرائیور کہنے لگا میرا بھی گجرات جانیکا کوئی پروگرام نہیں تھا لیکن اچانک میں اٹھ بیٹھا اور مسجد کے پاس آ کر بریک لگائی تو حضرت صاحب کا پتہ کیا تو انہوں نے آپ کو میرے ہمراہ بھیج دیا تو اس نے ہمیں گجرات وٹیانوالے تالاب آ کر اتار دیا اور ہم رات گئے بحفاظت اپنے گھر محلہ فتو پورہ پہنچ گئے یہ ۱۹۶۶ء کا واقعہ ہے جو لوگ وہاں رہتے ہیں یا جن کا بھمبر کوٹلہ آنا جانا ہے ان کو معلوم ہے کہ اس وقت اس سڑک پر سفر کرنا کیسا تھا-

خود نماز تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے باقاعدگی سے پڑھتا تھا لیکن داڑھی نہیں رکھی تھی کئی دفعہ باتوں باتوں میں فرمایا پھر خود ہی فرما دیتے بابو آدمی ہیں کیا پتہ بیگم نہ رکھنے دیتی ہو لیکن تاکیداً کبھی نہیں فرمایا کہ داڑھی رکھو- ایک دن سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ چالیسویں کا ختم تھا تو جمعرات کا دن تھا حاجی صاحب سرکار ختم پر جانے کے لیے تیار ہوئے تو حافظ مشتاق احمد صاحب امام مسجد بھی آ گئے تو آپ فرمانے لگے حافظ صاحب آپ نے بھی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب جانا ہے؟ تو حافظ صاحب کہنے لگے جی تو چاہتا ہے لیکن جماعت کرانے والا پیچھے کوئی آدمی نہیں ہے- حاجی صاحب فرمانے لگے میاں مسعود صاحب کو کہہ دیں کہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھا دیں تو حافظ صاحب کہنے لگے مغرب، عشاء اور صبح کی نماز کون پڑھائے گا؟ میاں صاحب تو شام کو گاؤں میں نماز پڑھاتے ہیں تو حاجی صاحب فرمانے لگے اللہ تعالیٰ سبب بنائے گا اور مجھے اذان کی تاکید فرما گئے کہ اذان وقت پر پڑھنی ہے- ظہر اور عصر کا وقت گزر گیا میاں مسعود صاحب نے نماز پڑھا دی جب میں نے مغرب کی اذان دی تو تقریباً ۲۵ آدمی نماز پڑھنے والے صف میں بیٹھے تھے لیکن جماعت کرانے والا کوئی نہیں تھا میں نے داڑھی کے لحاظ سے صوفی محمد صادق صاحب زرگر کو عرض کیا کہ آپ نماز پڑھائیں تو وہ مجھ کو پکڑ کر مصلے پر لے آئے کہ آپ نماز پڑھائیں میں اپنی جگہ پر دل میں شرمندہ تھا کہ میں نے آج ہی تازہ شیو بنائی ہے خیر جتنے آدمی نماز کے لیے حاضر تھے انہوں نے مجھے نماز کے لیے مجبور کیا تو میں نے پہلی مغرب کی نماز بغیر داڑھی کے پڑھائی لیکن دل میں شرمندگی تھی کہ حضور ﷺ کی سنت کا تارک ہوں پھر عشاء اور دوسرے دن صبح کی نماز ایک مولوی مانسہرہ کیمپ سے مہمان آئے تھے، انہوں نے پڑھائی دوسرے دن جمعۃ المبارک تھا قاری ہدایت اللہ صاحب نماز جمعہ پڑھانے کے لیے تشریف لائے کیونکہ وہ مسجد کے خطیب مقرر تھے اور آج تک ہیں- میں نے ان

marfat.com

سے سارا معاملہ کہہ دیا تو انہوں نے مجھے تسلی دی بہر حال انہوں نے اس جمعہ کو تقریر کا موضوع ہی سنت رسول ﷺ رکھا اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے جو شخص اس دور میں میری ایک سنت کو زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ۷۰ شہیدوں کا ثواب دے گا۔ میرے دل میں یہ بات سونے پر سہاگہ کا کام کر گئی۔ اس کے بعد میں نے آج تک داڑھی نہیں منڈھائی۔

شام تک حضرت قبلہ حاجی صاحب اور حافظ صاحب بھی واپس آ گئے باتوں باتوں میں جب یہ بات حاجی صاحب سرکار تک پہنچی تو فرمانے لگے اس لیے میں حافظ مشتاق صاحب کو اپنے ہمراہ لے گیا تھا پھر جب بھی حاجی صاحب سرکار کی مجلس میں دس بیس آدمی بیٹھتے تو میری نئی نئی داڑھی کی بات چل نکلتی تو حاجی صاحب سرکار فرماتے رکھ تو لی ہے لیکن بابو لوگ ہیں۔ معلوم نہیں کب کٹوا دیں ایک دن مجلس میں حکیم میاں فیض میراں صاحب چڑیاولہ شریف والے تشریف فرما تھے تو وہ فرمانے لگے سرکار آپ کی نگاہ ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ راجہ صاحب داڑھی کٹوا دیں۔ لیکن میں اس وقت بہت شرمندہ ہوتا تھا۔ لیکن آپ کی نگاہ رحمت کا صدقہ بندہ ناچیز سنت رسول ﷺ پر عمل پیرا ہے۔

راوی حاجی الطاف صاحب (پینٹر) گجرات:- ۱۹۶۲ء میں ہم لوگ جلالپور جٹاں محلہ لوہاراں سے گجرات آئے اور چوہدری محمد یوسف صاحب کے پاس ڈیرہ لگالیا اور کاروبار شروع کر دیا۔ ایک جمعتہ المبارک کو چوہدری محمد یوسف صاحب نے کہا کہ چلو آج جمعہ چڑیاولہ شریف میں پڑھیں۔ ان دنوں مسجد شریف کی پہلی چھت بھی ابھی تک نہ ڈلی تھی اور کنواں دروازے کے سامنے ہوا کرتا تھا۔ جب میں نے آپ کی زیارت کی اور آپ کا خلق دیکھا تو بے حد متاثر ہوا دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مسجد شریف کا کوئی کام کرنا چاہیئے۔ باہر دکانوں کے دروازے رنگ ہونے تھے۔ آپ نے چوہدری محمد یوسف صاحب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کیا کام کرتا ہے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ حضور! یہ رنگ کا کام کرتا ہے فرمانے لگے تو پھر ہمارے دروازے ہی رنگ کر دیں میں نے عرض کیا کہ حضور! اگلے جمعہ کو رنگ کر دوں گا اگلے جمعہ کو میں نے رنگ لیا اور دروازے رنگ دیئے یہ میرا پہلا کام تھا۔

میں حاضری دیتا رہا ایک دفعہ گھر میں کچھ ان بن ہو گئی تو جی چاہا کہ میں علیحدہ رہائش اختیار کر لوں۔ میں پریشان تھا سیدھا چڑیاولہ شریف پہنچ گیا۔ جب بس سے اترا تو سامنے حضرت قبلہ حاجی صاحب موجود تھے آپ نے فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ ہم بس میں بیٹھے اور شیخ چوگانی پہنچ گئے۔ یہ میری پہلی حاضری تھی طبیعت بڑی خوش ہو گئی۔ آپ نے فرمایا الطاف جو کچھ جی میں ہے وہ کھل کر کہو۔ بس آپ کی زبان

marfat.com

مبارک سے یہ جملہ سنا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی - دربار شریف حاضری دیکر واپس ہوئے تو راستے میں آپ نے مجھے جلالپور جٹاں اتر جانے کی اجازت فرمائی اور خود آپ چڑیاولہ شریف چلے گئے پھر میں گھر پہنچ گیا - اس کے بعد میں اپنے ماموں کے گھر گیا ماموں کہنے لگے کیا بات ہے آج بڑے خوش ہو - میں نے کہا کہ میں واقعی آج بڑا ہی خوش ہوں -

حضرت قبلہ حاجی صاحب نے رانا شفیع صاحب کی ڈیوٹی لگائی کہ الطاف کو مکان لیکر دیں - رانا صاحب نے اپنے محلے میں مکان کرایہ پر لیا - میرا خیال تھا کہ میں جلالپور جٹاں میں ہی کوئی مکان بناؤں گا یا کوئی جگہ لے لوں گا مگر آپ کی مرضی سے میں گجرات آ گیا - میں نے عیدگاہ کے قریب ایک کنال جگہ کا سودا کیا میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا حضور میں یہ جگہ خریدنا چاہتا ہوں آپ پسند فرمائیں تو میں خرید لوں - آپ بے حد خوش ہوئے - اور میرے ساتھ جگہ دیکھنے کے لیے تشریف لے آئے جگہ دیکھ کر فرمانے لگے الطاف یہ جگہ اچھی نہیں ہے - وہ جگہ چھوڑ دی - پھر ایک اور جگہ سڑک کے قریب ۱۰ مرلے دیکھی - یہ جگہ جب آپ کو دکھائی تو آپ نے فرمایا کہ بہت جلدی خرید لو دیر نہ کرو یہ جگہ محمد دین سے خریدی - ایک دن آپ نے فرمایا کہ الطاف اپنا مکان بناؤ اور فرمایا کہ بنیادیں مکان کی گہری ہونی چاہئیں ہم نے تعمیر کا کام شروع کیا تو پھر ایک دن آیا کہ مکان تعمیر ہو گیا -

ایک دفعہ جب کہ میں مسجد چڑیاولہ شریف کو رنگ کر رہا تھا ان دنوں بارشیں تین چار روز لگاتار برستی رہیں اور مجھے بخار ہو گیا ان دنوں حضرت صاحب سہانی مسجد کی تعمیر میں مصروف تھے چوتھے روز حافظ مشتاق نے آپ کو فون کیا اور بخار کا بتایا - اس نے مجھے آ کر اس بارے میں بتایا تو میں کہا کہ تم نے بڑی زیادتی کی ہے - ٹھیک ایک گھنٹے بعد آپ چڑیاولہ شریف ہمارے پاس تھے - فرمانے لگے الطاف کو بخار ہو گیا ہوا ہے اور کسی نے اتنا بھی نہیں کیا کہ دوائی لا کر دے - آپ بڑے ناراض ہوئے آپ نے آتے ہی میری پیشانی پر اپنا لعاب لگایا اور چائے پلائی بس پھر مجھے بخار کی کچھ خبر نہ تھی میں تندرست ہو گیا -

ایک دفعہ ہم سہانی مسجد شریف کو رنگ کرنے کیلئے گئے تو آپ نے ہمیں بہت سی روٹیاں باندھ دیں ہم وہاں پہنچے تو جا کر گوہ باندھی - اس پر آپ کا فرمان یاد آ گیا کہ جو گوہ باندھے وہی سب سے پہلے اس پر چڑھے - میں نے گوہ باندھی تو میں سب سے پہلے چڑھا - جب میں چڑھا تو گوہ ایک طرف سرک گئی - بہر کیف میں سنبھل گیا اور نیچے اتر آیا - دوبارہ گوہ باندھی اور کام شروع کیا سارا دن کام کرتے رہے مگر کوئی آدمی ہماری طرف نہ آیا ہم نے خود ہی آذان دی اور نماز پڑھی - جب رات ہوئی تو سردی میں شدت

marfat.com

ہو گئی ہم نے ایک مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا رات ساڑھے ۱۰ بجے وہاں آپ کے کچھ عقیدت مند آ گئے اور بڑی معذرت کی بھمبر سے صبح ۹ بجے پہلی گاڑی چل کر ۱۱ بجے سہانی پہنچتی تھی۔

صبح جب آپ گاڑی سے اترے تو آپ نے فرمایا کچھ کھاتے پیتے بھی ہو یا کہ فرشتے ہی بنے ہوئے ہو۔ رانا صاحب کی مسجد کی تعمیر کے دوران ایک دن آپ نے مجھے پیسے عطا فرمائے میں نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس پیسے کافی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رکھ لیں اور سنبھال لیں۔ یہ ہم نے جاگ لگائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ولایت کی کمائی ختم ہو جاتی ہے مگر فقیر کی لگائی ہوئی جاگ ختم نہیں ہوتی۔

رانا صاحب کی مسجد کی تعمیر کے دوران آپ نے مجھے ایک آیت بتائی اور فرمایا کہ صبح شام پڑھ لیا کرو۔ (اللہ تعالیٰ رزق میں برکت فرمائیگا) اس کے بعد سے آج تک مجھے رزق کی تلاش میں کسی کے پیچھے نہیں جانا پڑا۔ پہلے بسوں کا کام کرتا تھا وہ چھوڑ دیا اور صرف کاروں کا کام کرنے لگا بس اتنا کرم ہے آقا کا کہ کسی طرح کی کوئی کمی نہیں آئی۔

لوگ دور دور سے مسجد کی زیارت کرنے آتے اور مجھے اکثر نظر لگ جاتی۔ کبھی آپ میرے شاگردوں سے پوچھتے استاد کدھر ہے؟ وہ عرض کرتے استاد صاحب کو تو بخار ہو گیا ہے۔ فرماتا کہ الطاف کو نظر لگ گئی ہے پھر آپ اپنا لعاب مبارک میری پیشانی پر لگاتے اور فرماتے چائے پی۔ بس میں تندرست ہو جاتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا کہ الطاف تجھے نظر لگ جاتی ہے۔ پھر آپ نے خود تعویز مجھے لا کر دیا اور فرمایا کہا اس کو گلے میں ڈال لو۔

مسجد شریف کی دیواروں کی رگڑائی کرتے کرتے ہاتھوں کی جلد بھی رگڑ جاتی۔ ایک دن گرم گرم روٹی کو ہاتھ لگایا تو منہ سے سی نکل گئی۔ بس اس دن کے بعد سے آپ روٹی کے ٹکڑے کر کے دیتے تھے پھر اوپر گھی ڈال کر اور دودھ پتی پلاتے۔ آپ نے فرمایا کہ الطاف کو میں نے اپنے ہاتھ سے روٹی کھلائی ہے مزید فرمایا کہ الطاف تو ہمارا لاڈلا ہے۔

میں آپ کی خدمت میں بہت مدت حاضری دیتا رہا میں نے کبھی اپنی زبان سے عرض نہ کیا کہ حضور! مجھے بیعت فرمالیں لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں کہہ دیتا کہ میں آپ کی خدمت میں اس لیے جاتا ہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ بس ایک دن میرے نصیب جاگ پڑے۔ اور مقدر کا ستارہ اپنے عروج پر اس وقت پہنچا۔ جب آپ نے ایک جمعۃ المبارک کو فرمایا کہ آؤ بیعت کریں۔ آپ عام طور پر بیعت نہ فرمایا کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خوش نصیب ہیں کہ جن کو آپ نے بیعت کر لیں۔ ایک دفعہ آپ بہار کی

marfat.com

طرف گیے ہوئے تھے جمعتہ المبارک کی نماز کے وقت بھی واپس تشریف نہ لائے ہم نے آپ کے مہمانوں کی خدمت کی۔ میں نے بوسکی کا کرتہ پہنا ہوا تھا کام کرتے ہوئے وہ کرتہ کچھ داغدار ہو گیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ الطاف تیرے پاس کپڑا کوئی نہیں میں خاموش رہا دوسری دفعہ بھی آپ نے یہی فرمایا۔ تو میں پھر چپ رہا۔ پھر ایک کرتہ آپ حجرہ مبارک سے لائے اور فرمایا کہ ان کپڑوں کے اوپر ہی پہن لو۔ میں نے پہنا تو فرمانے لگے۔ یہ اتار دیں۔ یہ اچھا نہیں پھر دوسرا لے آئے فرمانے لگے یہ پہنو میں نے جب پہنا تو فرمانے لگے یہ بھی اتار دیں یہ بھی اچھا نہیں ہے۔ تیسری بار آپ بوسکی کا کرتہ لے کر آئے سبحان اللہ عزوجل بڑی ہی پیاری بوسکی تھی۔ میں نے پہن لیا فرمانے لگے یہ اچھا لگتا ہے۔ پھر تہبند لے آئے۔ فرمانے لگے یہ اوپر ہی باندھ لیں میں نے اوپر ہی باندھ لیا۔ پھر آپ ٹوپی لے آئے۔ فرمانے لگے یہ مدینہ پاک سے آئی ہے۔ وہ بھی پہن لے پھر آپ نے پیسے دیئے اور فرمایا کہ اب گھر جاؤ میں انہی کپڑوں میں گھر آ گیا۔

گرمیوں کا موسم تھا میں پہلی منزل پر صف ڈال کر سو رہا تھا صبح کے ۸ بج چکے تھے اور میں سوتا رہا۔ جو کوئی بھی مجھے جگانے جاتا فرماتے الطاف کو جگانا نہیں۔ حتیٰ کہ آپ سیڑھیوں میں خود کھڑے ہو گئے۔ شاگردوں کو بھوک لگی ہوئی تھی اور ان کا خیال تھا کا استاد صاحب اٹھیں تو ہم ناشتہ کر کے کام پر لگیں میں ۸ بجے کے قریب اٹھا۔ باہر گیا اور پھر آ کر غسل کیا اور سب نے مل کر ناشتہ کیا۔

راوی :- مستری محمد صادق ولد غلام محمد ککرالی

مستری محمد حسین صاحب نے فرش بچھانے کے لیے میرا نام تجویز کیا۔ میں گھر آیا تو حضرت قبلہ حاجی صاحب ہمارے گھر پہنچ گئے۔ آپ نے مجھے یاد فرمایا تو میں مسجد آیا دیکھا کہ مسجد میں سامان وغیرہ پڑا ہوا تھا میں پھر راولپنڈی چلا گیا۔ ۲ ماہ بعد میں دوبارہ گھر آیا تو پھر مسجد آ گیا میں ڈرتا تھا کہ یہ درویش آدمی ہیں اور ادھر جنرل ضیاء الحق کے گھر کام کر رہا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی ہو جائے۔ میں اسی پریشانی میں بیٹھ گیا۔

آپ میرے پاس بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے بادشاہوں کے گھروں کا کوئی نام نہیں لے گا۔ یہ جو کام ہے اس کی منظوری ہم نے تیرے واسطے لی ہے۔ جب تک اس میں عبادت ہو گی اتنی دیر یہ صدقہ جاریہ رہے گا کام کرنے والی دنیا اور بہت ہے۔ میں نے عرض کیا ٹھیک ہے اور کام شروع کر دیا پھر مجھے

marfat.com

فرمانے لگے کہ کاریگری تم نے اپنے ساتھ پنڈی نہیں لے کے جانی وہ کاریگری ادھر ہی رہے گی۔

کام شروع ہو گیا۔ میں ۱۰-۸ دن بعد چلا جاتا اور پھر آ جاتا۔ میرے بعد مستری میاں خان اور مستری لطیف صاحب یہ کام کرتے رہتے

حضرت قبلہ حاجی صاحب مجھے مزدوری لینے پر مجبور کرتے تھے۔ میں مزدوری نہ لینا چاہتا تھا ایک دفعہ آپ نے مجھے ایک گٹھڑی عنایت فرمائی اور فرمانے لگے کہ راستے میں نہیں کھولنی۔ جب میں نے راولپنڈی جا کر کھولی تو اس میں کپڑے اور ایک ڈبہ مٹھائی کا تھا۔ فرش ایک سال میں مکمل ہو گیا۔

آپ ایک دن ہمارے گھر آئے اور میری مائی جان کو فرمانے لگے کہ آپکا بیٹا درویش ہے اس کو درویش بنا دیں وہ گاؤں کی سیدھی سادھی مائی کہنے لگی نہیں سرکار جیسا ہے ویسا ہی رہنے دیں مجھے بھائی کہہ کر پکارتے اور کبھی نام لیکر۔ آپ کے کشف کا یہ عالم تھا کہ مستری جو کچھ گھروں سے کھا کر آتے وہ بھی آپ بتا دیتے تھے۔

جب ہم (مستری میاں خان اور میں) دربار شریف کا فرش ڈالنے لگے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آ گئے میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور! میاں خان کہتا ہے کہ پہلے ہم اللہ عزوجل کے گھر تھے اب ہم آپکے گھر آ گئے ہیں فرمانے لگے۔ اچھا۔ آپ نے سڑک کی طرف نظر دوڑائی ایک فروٹ والا جا رہا تھا۔ اس کا سارا ٹوکرا اٹھا لائے فرمانے لگے کھاؤ ہم نے خوب کھایا اور تین کیلے کی پھلیاں نکال کر فرمانے لگے جاؤ۔ جو اللہ عزوجل کے گھر میں کام لگا ہوا ہے اس کو دے آؤ۔

ایک دفعہ فرمانے لگے کہ اگر تمہیں پیسے زیادہ چاہئیں تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ تمہارے اندر بھر دوں گا مگر آگے لیکر نہیں جانا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے پیسے نہیں چاہئیں بس دعا فرما دیں۔

چوھدری محمد انور صاحب (انسپکٹر پولیس گجرات):- میرے بڑے بھائی چوہدری محمد یوسف آپ کے پاس آیا کرتے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ تم بھی حضرت صاحب کی زیارت کرو آپ بڑے ولی اللہ ہیں میں ان کے کہنے پر ۱۹۶۴ء میں آپ کی زیارت کے لیے چیانوالہ شریف حاضر ہوا۔ جب میں سڑک سے آپ کی طرف آ رہا تھا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا تھانیدارا جلدی آ۔ ان دنوں میں صرف سپاہی تھا مگر آپ نے جب مجھے تھانیدار کہہ کر پکارا تو میں نے اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ شاید میرے پیچھے کوئی اور آدمی ہے۔ جس کو آپ تھانیدار فرما رہے ہیں مگر اور کوئی نہ تھا۔ آپ میری اس اندرونی

marfat.com

کیفیت سے مطلع ہو کر فرمانے لگے میں نے تم کو ہی کہا ہے جلدی آ - آپ لنگر تقسیم فرما رہے تھے ایک ہنڈیا تھی اس میں کریلے گوشت پکا ہوا تھا کافی لوگ کھانے والے تھے مجھے میرے بھائی بتایا ہوا تھا کہ اگر تمہیں حضرت صاحب کوئی چیز دیں تو انکار نہیں کرنا - بلکہ کھالینا جب آپ نے مجھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ آپ نے کھانا دیا - میں نے کھالیا حالانکہ میں گھر سے کھانا کھا کر گیا تھا - میں اس بات پر بھی بڑا شرمسار تھا کہ آپ مجھے تھانیدار فرما رہے ہیں - جبکہ میں سپاہی ہوں - جو لوگ مجھے جانتے ہوں گے وہ کہیں گے - کہ یہ جعلی تھانیدار بنا ہوا ہے - کھانا کھانے کے بعد نماز ادا کی اور اجازت لے کر واپس گھر آ گیا اس کے بعد میں گاہے بگاہے آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتا رہا - ایک دفعہ میں بس پر سوار ہوا جگہ نہ تھی کنڈیکٹر نے مجھے پوچھا آپ نے کدھر جانا ہے میں نے کہا کہ چڑیاولہ شریف - تو ایک شخص رانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے اٹھ گئے اور اپنی جگہ پر مجھے بٹھایا - رانا صاحب آپ کے لیے کھانا لیکر جا رہے تھے میں ان کو پہنچانتا نہ تھا مگر انہوں نے میری بڑی عزت کی -

ایک رات میں گشت پر تھا اور تقریباً ۱۲ بجے کے قریب مجھے خیال آیا کہ آپ کی زیارت کو چلوں میں اسی طرح پولیس کی وردی میں ہی چڑیاولہ شریف پہنچ گیا ۔ جب میں حاضر ہوا تو مسجد کی بتیاں بند تھیں میں نے مسجد میں داخل ہو کر ۔ حاجی صاحب، حاجی صاحب پکارا - پھر میرے دل میں خیال آیا تو میں اوپر پہلی منزل پر گیا تو آپ التحیات کی شکل میں تشریف فرما تھے میں بھی جا کر آپ کے پیچھے بیٹھ گیا - باہر ہوٹل پر ریکارڈ بج رہا تھا او دسداا اے میرے پیر والا ڈیرا ۔ میرے دل میں اتنا سرور آیا کہ میرا جی کرتا تھا کہ میں آپ کے عشق میں وردی اتار دوں اور خوب ناچوں - آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے سامنے آ - میں ہاتھ باندھ کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا مجھے آپ کا فکر ہے - ہمارے پاس رات کو نہ آیا کریں ہم رات کو فارغ نہیں ہوتے - جاؤ جا کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالو - کہ یہ بہت ثواب کا کام ہے - ہمارے پاس کبھی کبھی آیا کرو اور رات کو نہ آیا کرو -

ایک دفعہ میں اور ایوب صاحب چڑیاولہ شریف آ رہے تھے یہ بات آپ کے پردہ فرمانے سے ۲ سال پہلے کی ہے - کوٹلہ پہنچے تو میں نے ایوب صاحب سے شکوہ کیا کہ آپ قسمت والے لوگ ہیں کہ سرکار کی بیعت ہو گئے ہو مجھے آج تک آپ نے بیعت ہی نہیں کیا - مسجد شریف میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ آ گئے ہو - وضو کرو اور نفل پڑھو بیعت کرنا کوئی کام نہیں تعلق ہونا چاہیے اور وہ ٹھیک ہے - اس سے اگلے جمعہ المبارک کو میں سنتیں پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے حجرے میں لے گئے اور

marfat.com

فرمایا کہ التحیات کی شکل میں بیٹھ جاؤ آپ بھی سامنے بیٹھ گئے آپ نے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے سردیوں کے دن تھے- جب آپ نے میرے ہاتھ پکڑے تو میں پسینے سے شرابور ہو گیا- آپ مجھے بیعت فرماتے رہے اور میری کیفیت یہ تھی کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور جسم پسینہ سے شرابور تھا- بعد میں آپ نے فرمایا جاؤ تمہیں دھو دیا ہے- فرمایا آج کے بعد کسی غریب سے زیادتی نہیں کرنی- اور سید کا احترام کرنا ہے- اور جاؤ خان زمرد کو بھی لے آؤ-

باہر خان زمرد صاحب بیٹھے ہوئے تھے- ان کو بھی اندر لے گیا اس بار آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ اکٹھے اپنے ہاتھوں میں لئے میری کیفیت تو پہلے والی تھی کہ پسینہ بے انتہا آیا مگر خان صاحب کے حالات مجھ سے مختلف تھے ان کا رنگ اڑ گیا جب بیعت ہو گئے اور حجرہ سے باہر آئے تو میں نے خان صاحب سے پوچھا آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ خان صاحب نے بتایا کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں کہاں ہوں-

میں لالہ موسیٰ اے ایس آئی لگا ہوا تھا نصر اللہ کیرا کے ساتھ چڑیا ولہ شریف آیا آپ مسجد شریف میں نہ تھے تھنڈر گئے وہاں بھی نہ تھے بھمبر گئے تو وہاں تلاش کیا مگر نہ ملے ایک آدمی نے کہا کہ یہاں بیٹھ جائیں ابھی آ جاتے ہیں- ہم وہاں بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد آپ آئے- فرمانے لگے کدھر آئے ہو؟ عرض کیا کہ حضور! آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے ہیں- آپ کو ساتھ بٹھایا اور چڑیا ولہ شریف آ گئے -آپ نے ہمیں چائے وغیرہ پلائی- میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میری کار ہوتی تو میں آپ کو واپس وہاں ہی چھوڑ کر آتا- بہر کیف آپ بس پر بیٹھ کر چلے گئے اور ہم واپس آ گئے رات گئے تک سوچتا رہا کہ ان لوگوں کے پاس کاریں ہیں ہمارے پاس کوئی نہیں-

صبح ہوئی خان زمرد صاحب کھاریاں لگے ہوئے تھے- خان صاحب اسلم کے پاس فیکٹری آ گئے میں بھی آ گیا خان صاحب کہنے لگے اسلم میری گاڑی بیچ دے میں نے گاڑی نئی لینی ہے اسلم نے پوچھا کتنے پیسے خان صاحب نے کہا ۳۵ ہزار روپے- اسلم نے کہا لاؤ چابی اسلم نے چابی لیکر مجھے دیدی اس نے کہا کہ چوہدری انور جانے اور میں جانوں- خان صاحب کو وہ اپنی گاڑی پر چھوڑ آیا- میں نے گاڑی لی اور سیدھا حضرت قبلہ مرشد پاک کے پاس آ گیا- آپ آئے اور فرمانے لگے اچھی ہے- بعد میں خان صاحب میرے پاس آئے کہنے لگے چوہدری صاحب تعلقات میرے اور آپ کے ہیں اسلم خواہ مخواہ درمیان میں ضامن آ گیا ہے- خان صاحب نے کہا کہ آپ کے پاس کتنے پیسے ہیں میں نے کہا کہ ۸ ہزار

marfat.com

روپے-انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے وہ مجھے دیدیں اور باقی بعد میں دے دینا- میں نے تھوڑے عرصہ میں خان صاحب کی وہ رقم دیدی تھی-

راوی :- محمد اشرف صاحب

(انسپکٹر سنٹرل ایکسائز اینڈ اسیل ٹیکس میر پور آزاد کشمیر) سکھ چین پور-

ان دنوں میں ٹول بڑھنگ پر بطور سب انسپکٹر اور چیک پوسٹ کا انچارج تھا-حضرت قبلہ حاجی صاحب مسجد چڑیا ولہ شریف کے لیے کرش لیکر آئے اور ٹول چیک پوسٹ پر رکے- میں نے آپ سے ٹول ٹیکس کا مطالبہ کیا- آپ نے ادا کر دیا اور فرمایا کہ یہ کرش مسجد کے لیے ہے جب میں نے مسجد کا نام سنا تو وصول شدہ ٹول ٹیکس واپس کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اب واپس نہ لونگا پھر کبھی سہی-

اگلے دن آپ جب دوبارہ تشریف لائے تو میں نے وہ رقم ایک بار پھر واپس کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا کہ چوہدری صاحب! یہ رقم آپ مجھے کیوں دیتے ہیں؟ وہ رقم تو گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہو گئی ہے اور یہ رقم تمہارے چھوٹے بچوں کا حصہ ہے-اس پر میرا کوئی حق نہیں ہے- آپ نے مزید فرمایا تم اپنا کام کرو، اللہ عزوجل تمہیں کامیابی دے گا-

یہ چیک پوسٹ چوروں، راہزنوں، رسہ گیروں کی گزرگاہ بن چکی تھی- مجھ سے قبل عرصہ تین چار ماہ میں کم از کم سات انسپکٹر بدنام ہوکر وہاں سے تبدیل ہو چکے تھے- گورنمنٹ نے مجھے اس چیک پوسٹ پر متعین کر دیا میں یہاں کے حالات دیکھ کر کامیابی سے مایوس ہو گیا تھا- جب آپ نے مجھے یہ دعا دی تو اس وقت میں مسلسل محنت کے باوجود مایوس تھا- آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ برحق ثابت ہوئے اور میں وہاں ۶ سال متعین رہا اور ہر کسی کی نگاہ میں قابل عزت رہا- کسی کو جرات نہ ہوئی کہ میری طرف انگلی اٹھائے-

میرے افسران بالا یہ محسوس کرنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر مجھے تبدیل کر دیا گیا تو بڑھنگ چیک پوسٹ کا کیا بنے گا؟ ۶ سال کے بعد جب میں وہاں سے تبدیل ہوا تو عرصہ ایک سال کے اندر اندر مجھے دوبارہ وہاں متعین کرنا پڑا-

محمد اشرف صاحب کا بیان ہے کہ سائیں شاہ محمد سکنہ پیری آپ کے مرید تھے- میں

marfat.com

ایک دن گھر سے کہیں جا رہا تھا کہ رپیری گاؤں کے سامنے والی سڑک پر شور سنا کہ بھیڑیا اس علاقے میں دیکھا گیا ہے۔ سائیں شاہ محمد صاحب کو میں نے دیکھا کہ وہ سڑک پر بھاگتے ہوئے چڑیاولہ شریف کی طرف جا رہے ہیں۔ میں نے سائیں صاحب سے پوچھا کدھر جا رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری کے لیے جا رہا ہوں۔ مجھے پتہ تھا کہ سائیں صاحب نے بکریاں رکھی ہوئی ہیں۔ میں نے کہا سنا ہے کہ ادھر کوئی بھیڑیا آیا ہے۔ کہنے لگے کہ میں تو جا رہا ہوں بھیڑیا آتا ہے تو آتا رہے۔

میں نے ان کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا کہنے لگے نہیں ادب مانع ہے میں جب بھی سرکار کی حاضری کو جاتا ہوں تو پیدل ہی جاتا ہوں۔ پیچھے پیچھے میں بھی چلا گیا سائیں شاہ محمد مجھ سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور آپ کے کان میں کچھ سرگوشی کر رہے تھے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ ادھر گاؤں میں بھیڑیا آیا ہوا ہے۔ مجھے بعد میں عینی شاہدوں نے بتایا کہ جب تک سائیں صاحب واپس نہیں آئے بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کرتا رہا۔ اس سے کوئی تین روز بعد آپ تشریف لائے فرمانے لگے چوہدری صاحب وہ شاہ محمد صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے جنازہ کو چلنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ضرور چلوں گا جب میں گاڑی پر سوار ہوا تو آپ فرمانے لگے پرسوں سائیں صاحب میرے پاس اس لیے آئے تھے کہ میں نے مر جانا ہے اور آپ نے ہی میرا جنازہ پڑھانا ہے۔ وہ مجھ سے یہ وعدہ لے کر گیا کہ آپ نے ہی میرا جنازہ پڑھانا ہے اور آج سائیں شاہ محمد نے وہی کام کیا ہے وہ فوت ہو گیا اور مجھے اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے وہاں جانا ہے۔ نماز جنازہ کا وقت ۱۱ بجے تھا۔ بڑھنگ پہنچے تو واقعی ۱۱ بج چکے تھے میں نے عرض کیا کہ ۱۱ تو بج چکے ہیں فرمانے لگے کہ کوئی بات نہیں جنازہ کوئی اور نہ پڑھائے گا۔

جب ہم وہاں پہنچے تو جنازہ پڑھانے والا کوئی نہ تھا۔ جب لوگوں نے حاجی صاحب کو دیکھا تو بڑے خوش ہوئے۔ آپ نے جنازہ پڑھایا ایک نظر دیکھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔ جب ہم واپس آ رہے تھے تو فرمانے لگے کہ سائیں صاحب بخشے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اللہ عزوجل کی بڑی عبادت کی ہے۔ یہ اس گاؤں کے رکھوالے تھے۔

marfat.com

راوی محمد زمرد خان صاحب ڈی ایس پی:- میری زیادہ تر سروس گجرات کی ہے ان دنوں میں کھاریاں ایس ایچ او کے عہدے پر فائز تھا۔ ایک شخص ایک قتل کی واردات کے سبب موقع سے بھاگ گیا۔ میں اس کی گرفتاری کے لیے بھمبر جا رہا تھا۔

چوہدری محمد انور، حاجی صاحب کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ میرے دل میں بھی قبلہ حاجی صاحب کی زیارت کا شوق تھا۔ اس لیے میں چڑیاولہ شریف رکا اور حضرت صاحب کی زیارت کے لیے میں اکیلا ہی حاضر ہوا۔ مسجد کے سامنے ایک دکان پر تشریف فرما تھے میں نے سلام عرض کیا اور اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام محمد زمرد خان ہے اور میں ایس ایچ او کھاریاں لگا ہوا ہوں اور قتل کے سلسلہ میں ملزمان کی گرفتاری کے لیے بھمبر اور سماہنی جا رہا ہوں۔ فرمانے لگے ملزموں نے بڑی زیادتی کی ہے۔ مقتول عبدالمالک تمام برے کام چھوڑ چکا تھا۔ اس کے دل سے کھوٹ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ میرے پاس بھی آتا تھا اور بابا شادی شہید بھی جاتا تھا۔ فرمانے لگے ملزم آپ کو نہ ملیں گے میں نے استدعا کی کہ کیوں نہ ملیں گے اور اگر میں کوشش کروں گا تب بھی نہ ملیں گے؟ فرمانے لگے نہیں وہ آپ کو نہ ملیں گے آپ واپس چلے جائیں آپ سے اجازت لیکر میں اپنے خیال کے مطابق ملزمان کی گرفتاری کے لیے بھمبر سماہنی غرضیکہ جہاں جہاں ان ملزمان کے پناہ گاہیں تھیں گیا لیکن مجھے وہ نہ ملے حتیٰ کہ ایک سال کے عرصہ میں، میں ان میں سے کسی ایک کو بھی گرفتار نہ کر سکا۔ آپ کا یہ فرمانا کہ ملزم تمہیں نہ ملیں گے بار بار میرے ذہن میں آتا۔

ایک دفعہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمانے لگے ملزموں کا ملنا یا نہ ملنا تو اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے میں نے تو یونہی بات کہہ دی تھی آپ نے میری بڑی خاطر مدارت کی۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ میں چڑیاولہ شریف کی سڑک پر پیدل جا رہا ہوں اور ایک ٹرک ڈرائیور اور کنڈیکٹر ٹرک سے اترے اور لوہے کے راڈ سے مجھ پر حملہ آور ہوئے اچانک حاجی صاحب درمیان میں آ گئے اور راڈ پکڑ لیا اور فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ اسی دن میں حاجی صاحب کے حضور حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا خیریت تو ہے کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو خواب سنائی۔ تو آپ ہنس پڑے فرمانے لگے کوئی بات نہیں یہ خواب آتے رہتے ہیں۔ آپ کے ساتھ جو واقعہ ہونا تھا وہ خواب سے ٹل گیا۔

میں ہفتہ میں ایک دو بار آپ کی خدمت میں زیارت کے لیے جایا کرتا تھا۔ شروع میں اکیلے

marfat.com

ہی بعد میں چوہدری انور صاحب کے ساتھ جاتا تھا۔

آپ مجھے اپنے حجرہ مبارک میں بٹھاتے تھے بڑی خاطر مدارت کرتے اور خود ایک دو نوالہ کھا کر اٹھ جاتے اور فرماتے کھاؤ۔ ایک دن میں نے چوہدری انور صاحب کو کہا کہ حاجی صاحب قبلہ سے عرض کریں کہ مجھے اپنا مرید بنالیں۔ چوہدری صاحب نے جو عرض کی تو آپ نے فرمایا نہیں ابھی نہیں۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ میں کھاریاں سے تبدیل ہو کر پولیس لائن گجرات چلا گیا۔ پھر میری تبدیلی صدر گجرات ہوئی۔ پھر کنجاہ پوسٹنگ ہوگئی۔ اس کے بعد قادر آباد ہوگئی اس سارے عرصہ میں بار بار آپ سے درخواست کرتے رہے مگر آپ نہ مانے آخر کار حاجی عنایت صاحب، ایوب صاحب وغیرہ سب نے میری سفارش کی تب آپ راضی ہو گئے۔ ۱۹۷۸ء میں آپ نے مجھے آپنے حجرہ مبارک میں بلا کر حاجی عنایت صاحب، چوہدری ایوب صاحب کی موجودگی میں بیعت فرمایا۔ اور میری خوش بختیوں کا سما بلندیوں پر اڑنے لگا۔

راوی شیخ مشتاق احمد گجرات:۔ میرے بہت اچھے دوستوں میں ایک قابل احترام دوست ظفر اقبال صاحب ہیں وہ چڑیاولہ شریف حاضری دیتے تھے یہ ان دنوں کی بات ہے جب قبلہ رانا صاحب اپنے سرکار جی لجپال کے قدموں میں اللہ عزوجل کو پیارے ہوگئے ایک دن ظفر صاحب فرمانے لگے کہ حاجی صاحب سرکار گجرات تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آؤ سرکار جی لجپال کی زیارت کریں۔ اس دن پہلی دفعہ گنہگار کو سرکار جی لجپال نے اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا پھر گاہے بگاہے میں آپ کے حضور حاضری دینے لگا اور اس طرح گاہے بگاہے جب آپ گجرات رونق افروز ہوتے تو ہم چند دوست سرکار جی لجپال کی زیارت سے اپنے گناہ معاف کرواتے کیونکہ بقول سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مرشد دا دیدار اے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

اسی طرح مجھ گنہگار کو آپ کی حاضری کی اکثر وبیشتر سعادت نصیب ہوتی رہی اور یہاں تک کہ اکثر میں ہفتے میں دو دفعہ حضرت قبلہ کے حضور حاضری سے مشرف ہوتا میں نے اکثر دیکھا کہ لوگ اپنی اپنی تشنہ آرزوئیں آپ کے حضور عرض کرتے تو آپ عرض مند اور وہاں تمام حاضرین سے فرماتے کہ چلو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اور ہر غرض مند سے یہی فرماتے کہ نماز پڑھو اور کام کرو بس یہی وظیفہ ہر ایک کو فرماتے تھے۔ اسی طرح حاضریوں کا سلسلہ جاری تھا مگر میرے دل میں کبھی یہ خواہش نہیں آئی تھی

marfat.com

سرکار جی لجپال سے بیعت کا عرض کروں مگر دل سے آپ کو اپنا مشکل کشا تسلیم کر لیا تھا اسی طرح ایک دن آپ ہمارے چند سنگھیوں کو اپنی غلامی کی لڑی میں پرو رہے تھے تو میں بھی وہاں ان خوش نصیبوں میں موجود تھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ تمہیں بعد میں کریں گے۔ جن لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ لیکن میں ان خوش قسمتوں سے زیادہ خوش قسمت تھا کہ میں گنہگار آپ کی نگاہ شفقت میں ہوں۔

اسی طرح چند ایک بار میں نے آپ کے حضور بیرون ملک جانے کے لیے عرض کی تو حکم ہوا ابھی نہیں ایک دفعہ جب آپ جب دھنڈ شریف والوں پر رحمتوں کے خزینے لٹا رہے تھے ایران جانے کی اجازت چاہی تو ارشاد ہوا کہ ایران نہیں جانا آپ کی نگاہ ولایت کا اندازہ کریں میرے اجازت لینے کے تھوڑے دنوں بعد ایران عراق جنگ شروع ہوگئی۔ زندگی اسی طرح رواں دواں تھی یعنی سرکار کی حاضریوں کا سلسلہ جاری تھا تو ایک دن حافظ یوسف صاحب اور ان کے بھائی حافظ محمد یعقوب صاحب حافظ غلام غوث صاحب اور میں گنہگار تقریباً نماز ظہر یا نماز عصر کے وقت آپ کے حضور حاضری کے لیے روانہ ہوئے تو جب در اقدس پر پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت قبلہ دھنڈ شریف جلوہ فرما ہیں رات کو ہر صورت واپس تشریف لائیں گے۔ اس طرح تقریباً رات ۱۰ بجے آپ کی زیارت نصیب ہوئی اور ہمیں تھوڑی دیر کے لیے اپنی زیارت اور صحبت سے نوازتے رہے۔ تھوڑی دیر اس لیے عرض کیا ہے کیونکہ محبوب کی زیارت جتنی زیادہ ہو انسان اتنا ہی زیادہ تشنگی محسوس کرتا ہے۔ پھر ہمیں حکم ہوا کہ سب جا کر آرام کرو اور خود سرکار جی لجپال ساری رات اینٹوں کو پانی دیتے رہے اور دوسرے کام کرتے رہے۔

یہ بات مجھے حافظ یعقوب صاحب نے بتائی تھی۔ بقول حافظ صاحب رات کو تقریباً ایک بجے کے قریب ان کی آنکھ رفع حاجت کے لیے کھل گئی تو وہ رفع حاجت کے لیے مسجد شریف سے باہر کافی دور تک گئے تھے اور جاتی دفعہ اس جگہ جو آپ نے آرام کے لیے منتخب فرمائی تھی۔ آپ وہاں موجود نہ تھے واپسی پر حافظ صاحب بہت آہستگی کے ساتھ آئے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اینٹوں کو پانی لگا رہے تھے یہی فقیر کی شان ہے کہ مرید جب سوتے ہیں تو پیر جاگتا ہے۔ جاگنے کا اپنا اپنا انداز ہے کوئی سجدہ کر رہا ہے تو کوئی رکوع میں ہے کوئی قیام میں ہے اور کوئی قرآن پڑھ رہا ہے مگر ہمارے لجپال اپنے اللہ عزوجل کو خوش کرنے کے لیے اینٹوں کو پانی لگا رہے ہیں۔ کیونکہ ان اینٹوں نے تر ہو کر اللہ عزوجل کے گھر کو مکمل کرنا ہے۔ صبح کو ہم سب اٹھے نماز فجر ادا کی تو حافظ صاحبان نے عرض کیا کہ ہم غلامی اختیار کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں

marfat.com

تو آپ نے ان کو اپنی غلامی میں لینے سے پہلے مجھے حکم فرمایا کہ آج تم بھی آ جاؤ اس طرح میں گنہگار بھی شہنشاہ چڑیاولہ شریف کی غلامی میں آ گیا۔

آپ کی کرامتیں تو ہزاروں ہیں مگر میں چند ایک واقعات بیان کرتا ہوں جو صرف میرے ساتھ گزرے ہیں کیونکہ اس طرح کسی مبالغہ آرائی کا اندیشہ نہیں رہے گا۔ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب مجھے حکم فرما رہے ہیں کہ اپنے والد کی خدمت کیا کرو بخدا اس خواب کے تقریباً دو تین ماہ بعد میرے والد صاحب اللہ عزوجل کو پیارے ہو گئے۔ میرے والد صاحب مرحوم نے آپ سے ایک بار بھی بالمشافہ ملاقات نہیں کی تھی لیکن ایک دفعہ آپ کی زیارت دور سے کی تھی اور گھر آ کر میری امی اور مجھے بتایا او بہت خوش تھے کہ آج تمہارے پیر صاحب کی زیارت ہوئی ہے اور جب کبھی میں چڑیاولہ شریف جاتا اور کبھی دیر سے گھر آتا کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔

جب آپ نے حضرت پیر ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک بنوانے کا (جو کہ محلہ علی پورہ گجرات میں ہے) کام شروع کیا تو سرکار جی لجپال روزانہ چڑیاولہ شریف سے اپنے مرشد خانے آتے اور شام کو واپس تشریف لے جاتے مستری صاحبان آپ کے ساتھ چڑیاولہ شریف سے ساتھ آئے اور مزدوروں میں دو مزدور نہایت ہی خوش قسمت تھے ایک مزدور تو خود میں تھا اور دوسرا میرا خالہ زاد بھائی آصف قمر ہم دونوں بھی صبح ہی صبح علی پورہ پہنچ جاتے اور شام کو گھر چلے آتے تھے۔ ہماری دونوں کی رہائش مزار پاک پیر ولایت شاہ صاحب سے زیادہ نہیں۔ تقریباً تین چار کلومیٹر دور ہے۔ یہ تقریباً نومبر دسمبر ۱۹۸۳ء کی بات ہے۔ جتنے دن یہاں مزار پاک پر ڈیوٹی رہی، آپ بہت ہی زیادہ خوش رہے۔ جوں جوں مزار پاک کی تعمیر مکمل ہوتی جا رہی تھی آپ اتنا ہی زیادہ خوش ہوتے جاتے تھے کبھی مستریوں سے کبھی ہمارے ساتھ جو دوسرے مزدور تھے ان کے ساتھ نہایت ہی لطیف ہو گئے تھے۔ میرے کزن آصف صاحب لاہور بی کام میں پڑھتے تھے۔ اور امتحان میں ایک مضمون سے فیل ہو چکے تھے۔ اور انہی دنوں دوبارہ امتحان دے رہے تھے۔ لیکن وہ امتحان کے لیے تیاری بالکل نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ سارا دن یہاں مزدوروں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ امتحان کے لیے جب ایک دو دن باقی رہ گئے تو ہم نے خلیفہ عنائت صاحب سے بات کی کہ آصف کو آپ سے عرض کر کے ایک دن کی چھٹی لے دیں کیونکہ لاہور امتحان کے لیے جانا ہے جب سرکار جی کے حضور عرض کیا تو سرکار جی لجپال فرماتے ہیں کہ جاؤ تم انشاء اللہ تعالیٰ بہت اچھے نمبر لو گے تو اس طرح آصف صاحب بغیر تیاری بہت اچھے نمبروں میں بی کام کلیئر کر گئے۔

marfat.com

اس کام کے دوران ایک دن آپ مستریوں سے گفتگو فرما رہے تھے تو باتوں باتوں میں اچانک مستریوں صاحب کو مخاطب کرتے ہیں کہ مستری جی! ان لڑکوں کو ہم نے باہر بھیج دینا ہے مستری صاحبان نے ہم دونوں کو مبارکباد دینی شروع کر دی اس طرح جیسے ہی مزار شریف مکمل ہوا ہمیں نیوزی لینڈ جانے کے لیے آپ سے آرڈر مل گئے اس طرح میں، آصف اور ایوب صاحب کے بھائی یوسف ہم تینوں نے ۲۲/۱/۸۴ کو آپ حضور حاضری دی- آپ نے ہمیں اپنی خاص نظر عنایت سے رخصت فرمایا-

حاجی اختر بٹ صاحب بیان کرتے ہیں۔ میں ایک دن مسجد کے برآمدے میں دعا کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔

کوگی رہی وظیفہ کردی لٹ کھڑیا کھر کانواں۔

لے گیے لے گیے گجرات والے لے گیے۔

روایت قاری اکبر علی صاحب جلالپور جٹاں:

1967ء کے ابتدا میں' میں نے کوٹلہ میں خطابت شروع کی۔ ان دنوں وہاں دیوبندیوں کا بہت زور تھا۔ چنانچہ میری بہت زیادہ مخالفت ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سال کے عرصہ میں ہی میں نے وہاں سے خطابت چھوڑ دی اور پکا ارادہ کرلیا کہ اب میں کوٹلہ میں خطابت نہ کروں گا۔ میں نے اس مسئلے کے بارے میں حاجی صاحب سرکارؒ سے بھی کوئی مشورہ نہ کیا۔ چند دن بعد میں حضور شاہ دولہ دریائیؒ کے دربار حاضری کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ حاجی صاحب سرکار وہاں موجود ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کہ آپ کوٹلہ کی مسجد کیوں چھوڑ آئے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ حضور وہاں کے حالات موافق نہ رہے تھے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ یہ جگہ چھوڑ دینا چاہئے۔ فرمانے لگے کہ قاری صاحب آپ کے پیچھے سی آئی ڈی لگی ہوئی ہے اور آپ کو وہ پکڑ کر لائے گی۔ میں نے آپ کی اس بات کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔ میں نے آپ سے عرض کی حضور میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اب میں کوٹلہ بالکل نہ جاؤں گا بلکہ کسی اور جگہ خطابت کے فرائض انجام دوں گا۔ فرمانے لگے جو کچھ میں نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ آپ کے پیچھے سی آئی ڈی لگی ہوئی ہے۔ آپ کو کوٹلہ ہی جانا ہے مگر میں اس بات کو نہ سمجھا۔

marfat.com

چند دنوں کے بعد میں کوٹلہ گیا تو وہاں صادق حسین شاہ صاحب ہیں ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے یہی فرمایا کہ آپ کوٹلہ چلے جائیں تینوں جمعے پڑھاؤ اس کے بعد آپ کو لوگ نہ جانے دیں گے۔

جن دنوں میں فیصل آباد میں تھا میں اور قاری ہدایت صاحب ایک مجذوب بزرگ عبداللطیف شاہ صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کوٹلہ چلے جائیں شاہ صاحب پہلے ڈی ایس پی تھے اور پھر مجذوب ہو گئے اور ہر وقت جذب کی حالت میں ہی رہتے تھے۔ 1966ء میں بعد از رمضان المبارک میں انٹرویو کے لئے کوٹلہ گیا تو میری بطور خطیب تقرری ہو گئی۔ جب میں نے خطابت چھوڑ دی تو صادق حسین شاہ سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے مجھے پوچھا کہ قاری صاحب آپ نے کوٹلہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اب کوٹلہ نہیں جانا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ آپ کے پیچھے سی آئی ڈی لگی ہوئی ہے آپ کو پکڑ کر لے جائیں گے۔ اس وقت میں سمجھا کہ حاجی صاحب سرکارؒ نے کیا فرمایا تھا۔ یہ سی آئی ڈی اہل اللہ کی ہے اور یہ باطنی نظام کی سی آئی ڈی ہے۔

اس سے پہلے حاجی شریف صاحب کے والد صاحب جن کو شریف صاحب نے ایک دفعہ جب کہا کہ میں آپ کو جمعہ کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ مجھ پر میرے اپنے شیخ کا اتنا کرم ہے کہ مجھے اکثر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت ہوتی ہے۔ اور جب بھی ہوتی ہے آپ ﷺ سوار ہوتے ہیں اور حضرت علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ نے لگام پکڑی ہوتی ہے۔ حاجی شریف کے والد نظام دین صاحب میاں شیر محمد صاحب (شرق پور شریف) کے مرید تھے۔ آپ نے 125 سال کی عمر پائی۔ اسی دوران بابا نظام دین زرگر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے پوچھا کہ آپ ہمیں کیوں چھوڑ کر چلے گئے۔ میں نے عرض کی کہ جناب میں ان حالات سے تنگ آ گیا ہوں۔ میں ان حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور سوچا ہے کہ کہیں اور امن و عافیت میں اپنا وقت گزاروں۔ وہ مجھے فرماتے لگے آپ کو کوئی آدمی بچا نہیں سکتا۔ آپ کو واپس ہی آنا ہے۔ میں بہت خوفزدہ ہو گیا۔

اس کے بعد میں اپنی مرشد سید منظور حسین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی حضور میں کوٹلہ نہیں جانا چاہتا۔ آپ دعا فرمائیں کہ مجھے کوٹلہ نہ جانا پڑے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کوٹلہ ہی جانا ہے۔ میں تم کو نہیں بچا سکتا۔ یہ جمعہ آخری ہے اگر اس جمعہ کو چلے جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے وگرنہ مجھ

marfat.com

سے شکایت نہ کرنا میں تمہیں بچا نہیں سکتا۔

ان دنوں پنجاب بس چلتی تھی۔ آخری وقت تک میں شاہ صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ میں شاہ صاحب سے اجازت لے کر بس پر بیٹھا اور آخری وقت کوٹلہ پہنچا اور وہاں لوگ میرے منتظر تھے۔ پیر منظور شاہ صاحب نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ اس جمعہ کو قاری کو میں ضرور لے آؤں گا۔ اور اعلان بھی ہو چکا تھا۔ اس لئے پورے علاقے کے لوگ جمع تھے۔ میں ایسے وقت پہنچا کہ تقریر نہ کر سکا۔ صرف خطبہ پڑھ سکا۔ میں منبر شریف پر بیٹھا تو کوٹلہ میں ان دنوں ایک مجذوب بزرگ سائیں محمد عالم ہوا کرتے تھے۔ وہ ریت کھاتے تھے اور اگر کوئی ان کے قریب جاتا تو پتھر مارتے تھے۔ وہ مسجد کے بالکل قریب آ کر کھڑے ہو گئے۔ میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگے جب میں جمعہ پڑھا کر باہر آیا تو انہوں نے مجھے تھپکی دی۔ اور فرمایا کہ تم کو یہاں ہی رہنا ہے وغیرہ!!

اتنی دیر میں حاجی صاحب سرکارؒ چڑیاولہ شریف جمعہ پڑھ کر تشریف لے آئے تھے۔ جب آپؒ نے اس کے الفاظ سنے تو آپؒ نے اس کو فرمایا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ آپؒ اس کو ناراض ہوئے تو وہ اپنے ہاتھ کو کاٹتا ہوا ایک طرف چلا گیا۔ آپؒ فرمانے لگے کہ ہم نے خود قاری صاحب کو بلایا ہے۔ پھر میں نے آپؒ کے ساتھ کھانا کھایا میں نے عرض کیا کہ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ کون سی سی آئی ڈی ہے۔ حاجی صاحب سرکارؒ کی ظاہری طور پر بھی سرپرستی تھی اور باطنی طور پر بھی سرپرستی تھی۔

آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کے بعد آپ چڑیاولہ شریف آ جایا کریں۔

جس جمعہ کو آپؒ پر جذبی کیفیت طاری ہوئی۔ اس جمعہ کو بھی میں وہاں ہی تھا۔ میں اور حاجی شریف اس روز حاضر ہوئے۔ عصر کی نماز جب شروع کی اس وقت آپؒ پر جذبی کیفیت طاری نہ تھی جب سلام پھیرا تو آپؒ نے سلام نہ پھیرا آپؒ یونہی بیٹھے رہے۔ ہم نے حاجی شریف صاحب کے بیٹے کو بھیجا کہ ڈاکٹر شریف کو لے آئے۔ ڈاکٹر صاحب آپؒ کی جذبی کیفیت کو نہ پہچان سکے۔ عصر کی نماز کے دوران ہی آپؒ کی منزل بدلی اور پھر آخر دم تک جذب کا ہی غلبہ رہا۔

81ء میں جب میں حج کر کے واپس آیا تو حاجی صاحب سرکار فرمانے لگے میرا دل ہے کہ آپ کی بہترین کوٹھی ہو اور میں بنوا کر دوں گا۔ میں نے عرض کی حضور کیا ضرورت ہے گزارہ ہو رہا ہے۔ آپ نے کافی

marfat.com

دفعہ مجھے فرمایا ایک دن میں گجرات سے کافی دیر سے کوٹلہ پہنچا تو پتہ چلا کہ حاجی صاحب سرکار میریؒ تلاش فرما رہے تھے اور کافی دفعہ پتہ کروایا اور پھر فرما گئے جب بھی قاری صاحب آئیں تو حاجی شریف صاحب کے گھر آئیں۔ میں وہاں انتظار کروں گا جب میں حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے کہ ہم نے ایک جگہ آپ کے لئے دیکھی ہے وہ جگہ دیکھ لیں وہاں آپ کی کوٹھی بنائیں گے۔ میں نے عرض کی حضور کوٹھی کی کیا ضرورت ہے۔ فرمانے لگے کہ نہیں علماء کرام کو دنیاداروں کا محتاج نہیں ہونا چاہئے۔ اچھا گھر ہونا چاہئے ہم نے ایک جگہ کا سودا کیا ہے کل آپ حاجی شریف صاحب کے ساتھ جائیں اور وہ جگہ اپنے نام انتقال کروا لیں۔ میں نے عرض کی میری ایک شرط ہے کہ زمین کی قیمت میں ادا کروں گا اور اوپر جو کچھ بنانا ہے اس کا آپ جیسے خیال فرمائیں وہ ہی ٹھیک ہے۔ آپ فرمانے لگے ٹھیک ہے میں صبح گیا اور اس جگہ کا انتقال کروالیا۔ یہ جگہ سریہ روڈ پر واقع تھی اور ڈیڑھ کنال کا رقبہ تھا۔ بعد میں آپ فرمانے لگے کہ اب بتائیں کوٹھی کب شروع کرنی ہے۔ اسی دوران آپ بیمار ہو گئے۔ اس جذبی کیفیت میں بھی جب بھی میں حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا کوٹھی بنانا ہے۔ میں نے عرض کرنا کہ حضور آپ کا کام اعلیٰ ہے کوٹھی بن ہی جائے گی۔ آپ کے بعد میں نے وہ جگہ مدرسہ کو دے دی۔

چوہدری محمد اسلم آف لنگڑیال: میں نے پندرہ سولہ سال ڈرائیوری کی ہے (ویگن بھی چلائی ہے اور کار بھی چلائی ہے) جناب خلیفہ عنایت صاحب نے مجھے ایک دن کہا کہ ہم نے چوکی سہانی جانا ہے۔ آپ ہمیں وہاں لے چلیں۔ ان دنو سڑک کچی تھی اور اس طرف کوئی نہ جاتا تھا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے ایک سو روپے مجھے بیعانہ دیا۔ خلیفہ عنایت صاحب بات کر کے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ کو ساتھ لے آئے اور آپؒ کو عرض کرنے لگے کہ یہ آدمی آپؒ کو صبح چوکی سہانی لے جائے گا۔ آپؒ نے مجھے فرمایا کہ آپ نے صبح نماز فجر ہمارے ساتھ مسجد جڑیالہ شریف پڑھنی ہے۔ میں نے آپؒ سے عرض کی حضور ویگن صبح سویرے سٹارٹ نہیں ہوتی۔ سردی بہت زیادہ ہے دھکا لگانا پڑتا ہے۔ فورڈ ویگن صبح سٹارٹ نہیں ہوتی۔ آپؒ نے فرمایا گاڑی سٹارٹ ہو جائے گی۔ میں نے وعدہ کیا کہا اگر صبح گاڑی سٹارٹ ہو گئی تو میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کروں گا۔

صبح جب میں گاڑی میں بیٹھا اور سٹارٹ کرنے کے لئے چابی گھمائی تو گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔ جب میں

مسجد پہنچا تو آپ صدر دروازہ میں کھڑے تھے آپؒ فرمانے لگے آ گئے ہو۔ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ نماز پڑھو۔ میں نے وضو کیا اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؒ نے صوفی ارشاد صاحب کو بھی اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا چنانچہ ہم تینوں سہانی کی طرف چل پڑے۔ راستے میں آپ نے فرمایا اس کالج میں مسجد بنانی ہے۔ راستے میں بابا شادی شہید دربار حاضری دی۔ وہاں پر خادم آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؒ سے پوچھا جناب حاجی صاحب کیا پسند فرمائیں گے۔ آپؒ نے ان کو فرمایا کہ ایک کلو دودھ پتی لے آؤ۔ ارشاد صاحب کو آپؒ نے فرمایا کہ وہ پنجیری لاؤ۔ ہم نے وہ پنجیری کھائی اور ساتھ چائے پی۔ وہاں سے چل سہانی کے قریب پہنچے تو ایک چڑھائی پر سے گاڑی واپس آ گئی۔ میں نے آہستہ آہستہ گاڑی نیچے اتاری۔ میں نے آپ سے عرض کی کہ حاجی صاحب چڑھائی بہت زیادہ ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ دوبارہ کوشش کرو۔ اور آہستہ چلو اور خود آپؒ فرماتے گئے کہ چڑھ چلو چڑھ چلو۔ جب گاڑی دوسری طرف گئی تو وہاں کھڈ تھا اس میں گرنے سے گاڑی کا فاؤنڈیشن ٹوٹ گیا۔ میں بڑا پریشان ہوا میں نے آپؒ سے عرض کی حضور فاؤنڈیشن ٹوٹ گیا ہے۔

آپؒ فرمانے لگے کہ ہم مسجد دیکھ کر آتے ہیں چنانچہ حاجی صاحب مسجد دیکھنے چلے گئے اور میں گاڑی کی مرمت کے خیال میں سہانی گیا۔ مستری کی تلاش کی مگر کوئی نہ ملا۔ اتنی دیر میں حضرت صاحبؒ بھی واپس تشریف لے آئے۔ انجن ایک طرف الٹ گیا تھا۔ آپ فرمانے لگے کوئی بات نہیں گاڑی چلے گی اور ہم گھر پہنچیں گے۔ بہرکیف ہم گاڑی پر سوار ہوئے اور میرے خیال میں یہ تھا کہ راستے میں انجن گر جائے گا مگر گاڑی چڑھائیاں چڑھتی رہی اور اترائیاں اترتی رہی۔ اور ہم کوٹلہ پہنچ گئے۔ آپؒ نے مجھے مٹھی بھر کر نوٹ دیئے یہ لو گاڑی ٹھیک کروالو۔ میں نے عرض کی حضور میں نے یہ رقم نہیں لینی بہرکیف میں نے گاڑی ٹھیک کروائی اور میرے کل پندرہ خرچ ہوئے یعنی صرف فاؤنڈیشن ہی لگوایا اور گاڑی ٹھیک ہوگئی۔

ایک دن میں اور چوہدری یونس صاحب چڑیالہ شریف آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت کھانا تیار فرما رہیں گے۔ کھانا جب تیار ہو گیا تو آپؒ نے سہنک میں سالن ڈالا تو ساری کی ساری بوٹیاں تھیں۔ میں حیران ہو گیا ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا۔

ایک دفعہ آپ کوٹلہ تشریف لائے اور آپ سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے عرض کی حضور آئیں میں

آپ کو پانی پلاتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے نہیں میں نے نہیں پینا۔ اس وقت بوتل اڑھائی روپے کی ملتی تھی۔ جب میں نے اصرار کیا تو فرمانے لگے کہ ٹھیک ہے پی لیتے ہیں۔ آپ نے دو بوتلیں ایک فانٹا اور ایک سیون اپ ایک گلاس میں انڈیل دیں اور تین چار گھونٹ پی کر گلاس میں مجھے دے دیا اور فرمایا پی جاؤ میں نے پی لیا۔ جب پی چکا تو چلے میں نے عرض کی حضور دعا فرمائیں کہ مجھے کہیں سے پیسے ملیں فرمانے لگے اس لئے ہمیں بوتل پلائی ہے۔ میں نے عرض کی نہیں حضور میں تو ویسے ہی آپ سے دعا کا طالب ہوا ہوں فرمانے لگے اچھا ٹھیک ہے۔ دعا کریں گے آپ کو پیسے ملیں۔

ہم ایک گاڑی خریدنے کے سلسلے میں جا رہے تھے۔ لنگڑیال چوک میں ایک آدمی کا انتظار کرنے کے لئے ایک ہوٹل پر بیٹھ گئے وہاں چائے پینے لگے تو نیچے دیکھا کہ ایک لفافہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے اٹھا کر جو دیکھا تو اس پر لکھا تھا حاجی رحمت خان جڑیاولہ۔ جب میں نے کھول کر دیکھا تو دس نوٹ سو سو کے تھے۔ میں نے پیسے جیب میں ڈال لئے اور ادھر ادھر سے پوچھا کہ حاجی رحمت خاں جڑیاولہ میں ہیں کہ ان کا لفافہ گر گیا ہو مگر کوئی پتہ نہ چلا۔ ابھی اسی تلاش میں تھا کہ میرے دماغ میں اچانک خیال آیا کہ یہ رقم تو آپ سرکار نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ میں کچھ دنوں بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی حضور مجھے پیسے ملے ہیں فرمانے لگے ٹھیک ہے۔

روایت ملک سرفراز صاحب گجرات:

1979ء کا واقعہ ہے۔ میں اپنے گھر کی چھتیں تبدیل کرنا چاہ رہا تھا۔ پہلے لکڑی کی تھیں۔ کیڑا لگنے کی وجہ سے ان کی حالت جب بہت خستہ ہوگئی تو ارادہ کیا کہ ان کو تبدیل کر دیں۔ غلطی یہ کی کہ سرکار حاجی صاحبؒ سے مشورہ نہ کیا اور اجازت نہ لی۔ اپنی ہی سوچ کے مطابق فیصلہ کیا کہ ان پر گارڈر اور ٹی آئرن ڈال دی جائے۔ سارے کمروں کی چھتوں پر گارڈر اور ٹی آئرن ڈال دیئے تھے۔ لیکن ایک سٹور جس کی چھت پانچ چھ ماہ قبل تبدیل کی تھی اس پر دوبارہ لکڑی کی ہی چھت ڈالی تھی۔

سرکار حاجی صاحب ایک دن اچانک تشریف لے آئے اور سیدھا چھت پر آ گئے۔ میں وہیں مستری کے پاس کھڑا تھا۔ فرمانے لگے کیا کر رہے ہو میں نے کام کا عرض کیا۔ پھر فرمانے لگے کہ سب پر گارڈر اور ٹی آئرن ہی ڈال دیئے ہیں کسی پر لنٹر نہیں ڈالا؟ میں نے عرض کی نہیں سرکار۔ پھر آپ فرمانے لگے (ایک

marfat.com

کمرے کی چھت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہ اس کمرے کا کیا کرنا ہے میں نے عرض کی کچھ نہیں۔ فرمانے لگے۔ایسا کرو اوپر سے تھوڑی مٹی اتار کر اس پر لنٹر ڈال دو۔ میں نے مستریوں سے کہا کہ اور سارے کام چھوڑ دو اور پہلے یہ کام کرو جو سرکارؒ نے فرمایا ہے۔ نیچے کی چھت کو ویسا ہی رہنے دیا اور اس کے اوپر لنٹر ڈال دیا۔ سرکار تھوڑی دیر وہاں رہے پھر آپؒ تشریف لے گئے۔ تقریباً تین چار ماہ گزرے تھے کہ ایک دن ہم لوگ صحن میں بیٹھے تھے کہ زور کا دھماکہ ہوا اور ہم سب پریشان ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بیڈ روم سے گرد و غبار نکلنے لگا۔ اندر دیکھا تو وہاں اتنا غبار تھا کہ کوئی چیز نظر نہ آئی جب تھوڑی دیر بعد غبار کم ہوئی تو دیکھا کہ لکڑی کی چھت ایسے لگ رہی تھی کہ جیسے آری سے سارے چھت کو کاٹ دیا ہو اور اس کے اوپر صاف لنٹر نظر آ رہا تھا۔

ملک اعجاز ولد ملک ولایت خاں محلہ مسلم آباد گجرات:

میرے والد صاحب نے ٹرانسپورٹ کا کام شروع کیا بسیں خریدیں قبلہ حضرت صاحبؒ نے میرے والد صاحب کو فرمایا کہ یہ کام آپ کی طبیعت کے موافق نہیں اس کو چھوڑ دیں۔ والد صاحب نے بسیں بیچ دیں اور ایک مرغی خانہ بنا لیا۔ حضرت قبلہ صاحبؒ جب وہاں تشریف لاتے فرماتے کہ یہاں بڑی رونق ہو گی۔ ان دنو وہاں صرف چار پانچ آدمی کام کرتے تھے۔ آج آپ سرکارؒ کے خیال سے وہاں چالیس پچاس آدمی کام کرتے ہیں۔ اور وہ دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ محلے میں کسی کو بھی گاڑی کھڑی کرنا ہو تو وہ بھی وہاں کھڑی کر دیتا ہے۔ شادی و بیاہ میں بھی یہ جگہ مخلوق کے کام آتی ہے۔

ملک اظہار احمد صاحب محلہ مسلم آباد گجرات: میں نے بغیر تیاری کئے میٹرک کا امتحان دے دیا۔ والد صاحب اور میں ایک دفعہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے والد صاحب نے آپؒ سے عرض کی کہ سرکار اس نے بغیر تیاری کے پرچے دے دیئے ہیں نہ جانے کیا کرے گا۔ مسکرا کر فرمانے لگے کوئی بات نہیں اس کو کرسی مل جائے گی۔ آپ کی زبان مبارک سے اس وقت وہ الفاظ نکلے اور آج میں تیمور فین پر بیٹھا ہوا ہوں اور بغیر کسی محنت و مشقت کے اللہ تعالیٰ روزی دے رہا ہے۔

میٹرک کے بعد میں نے ایف ایس سی میں داخلہ لے لیا مگر امتحان پاس نہ کر سکا۔ اور میں لیہ چلا گیا۔ ایک دن جب میں نے لیہ جانا تھا میں اور بھائی جان اعجاز صاحب آپؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؒ فرمانے لگے جمعہ کو آنا اور تم کو پتہ نہ ڈال دیں۔ میں جمعہ کو گیا فرمانے لگے اگلے جمعہ آنا۔ اگلے جمعہ

marfat.com

گیا تو آپؒ نے مجھے درود ہزارہ کیلئے فرمایا میں نے وہ پڑھنا شروع کر دیا۔اعجاز بھائی جان نے پوچھا کہ آپؒ نے تمہیں کیا فرمایا ہے میں نے ان کو بتا دیا۔آپؒ فرمانے لگے جو بتائیں وہ کسی دوسرے کو نہیں بتاتے۔اپنے تک ہی رکھتے ہیں۔بہرکیف جمعتہ المبارک کے بعد آپؒ نے مجھے بیعت فرمالیا۔میری چھٹیاں ختم ہوگئیں۔میں نے واپس جانا تھا۔آپؒ نے فرمایا کہ جب کبھی کوئی مشکل پیش آئے تو دوزانو بیٹھ کر مراقبہ کی حالت میں مجھے یاد کر لینا میں تمہارے پاس ہی ہوں گا۔آپؒ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے بغیر کوئی محنت کرائے ہزاروں کے ظاہر و باطن بدل دیئے۔

marfat.com

باب ہشتم

رانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے مرید خاص

marfat.com

رانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے

ابتدائی حالات

بزبانی

بیگم رانا صاحب

رانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خود اپنا بیان ہے۔ میں دسویں کلاس کے امتحان کے بعد اکثر آستانہ حضرت شاہدولہ شریف دریائی حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک دن میری نظر اتفاقاً حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو مجھے بڑا ہی پیار آیا۔ تو دیکھتے ہی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سخت سردی میں حاجی صاحب پانی بھر رہے ہیں جسم مبارک پر ہلکا سا ململ کا کپڑا ہے اور اس میں سے بھاپ نکل رہی ہے۔ یوں لگا جیسے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لگن اور محبت و عشق کی شعائیں اندر سے نکل رہی ہیں بے اختیار دل چاہا کہ آگے بڑھ کر ان کے قدم چوم لوں ادھر سرکار مرشد پاک نے نگاہ فرمائی اور میں قریب ہونا شروع ہو گیا۔ انہوں نے نگاہوں ہی نگاہوں سے ایسا نشہ پلا دیا کہ دن کا چین اور رات کا سکون جاتا رہا۔ پھر میں نے آپ کا در پکڑ لیا۔ آپ ان دنوں دربار شریف حضرت شاہدولہ صاحب رہا کرتے تھے۔

پھر میں اپنا زیادہ تر وقت آپ کے پاس گزارنے لگا آپ اکثر فرمایا کرتے کہ ہمارا کام بڑا مشکل ہے اپنے کام کاج کی طرف دھیان کرو۔ ایک دن فرماتے ہیں ہم تو کھانے پینے والے لوگ ہوتے ہیں ہم سے کیا لینا ہے۔ میں نے عرض کی کہ اگر آپ کھانے والے لوگ ہیں تو جو کچھ میرے پاس

marfat.com

ہے وہ سب کچھ میں کھلا دوں گا-اور اگر کچھ بھی میرے پلے نہ رہا تو اپنی جان بھی آپ پر قربان کر دوں گا-تب فرمانے لگے اگر ایسی بات ہے تو پھر چل- یہ سفر بڑا طویل اور کٹھن ہے دیکھ لینا میں نے عرض کیا اگر نگاہ کرم ہوئی تو پھر کوئی بات نہیں-اور یہ دور دراز کے سفر اور منزلیں بھی طے ہو جائیں گی-آپ کو یہ بات اس قدر پسند آئی کہ آپ یہ بات کبھی کبھی دوسرے سنگھیوں کی راہنمائی کے لیے دہرایا کرتے۔

رانا صاحب عالم جذب و مستی میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے-

گلیاں وچہ آوارہ ساں میں
تے سب توں ودھ نکارا ساں میں
اپنے کول بٹھاندے نئیں سن
تے بجن منہ لاندے نئیں سن
مینوں مل گیا یار سوہنا
جیہڑا نظراں نال پلاندا جاوے
تے سے لیکھ جگاندا جاوے

لوگ میرے گھر والوں کو جا کر کہا کرتے کہ آپ اسے سمجھائیں جوان آدمی ہے کوئی کام کاج کرے-کدھر جا کر بیٹھ جاتا ہے؟

رات دیر تک میں حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس بیٹھے رہتا-اور جب اجازت دیتے تو رخصت ہوتا-اس پر گھر والے بڑے ناراض ہوتے-اپنی اماں جی کو عرض کیا کرتا کہ اماں جی جب میں سینما دیکھ کر آتا تھا اس وقت تو کوئی منع نہیں کرتا تھا-اب جبکہ میں ایک عاشق کی خدمت میں وقت گزارتا ہوں تو بھی روکتے ہیں اماں جی یقین مانیں حاجی صاحب کی باتیں سنتا ہوں تو بے حد سرور آتا ہے-اور وقت دا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے-

جب گھر والوں کا دباؤ حد سے بڑھ گیا تو گھر چھوڑ دیا-چار پانچ سال گھر سے باہر رہا-حضرت قبلہ حاجی صاحب کی صحبت میں دل کی دنیا بدل گئی-اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت دل میں سماتی چلی گئی اور راتوں کی نیندیں بھی اڑ گئیں-

آپ نے سب سے پہلے مجھے بیعت فرمایا-

رانا صاحب نے اپنی بیعت کے متعلق کہا کہ ایک دن میں بڑا ہی پریشان تھا اور دل میں ہر دم

marfat.com

یہی خطرہ لاحق رہتا کہ سرکار کہیں مجھے چھوڑ نہ دیں کہیں مجھے بھلا نہ دیں۔ ایک رات کو ملے کے ٹال والی جگہ پر میں بیعت ہوا۔ رات کو تنہائی تھی سرکار کے لیے وہاں حجرہ بنایا ہوا تھا آپ نے کہا کہ بیعت کے وقت سرکار کے علاوہ غوث پاک اور بابا جی شاہدولہ موجود تھے ایک دفعہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی پسلیاں ادھر ہو گئیں۔ سلیٹ پر لکھ کر پڑھایا گیا تھا بیعت کے بعد آدھ گھنٹہ ہوش ہی نہیں رہی تھی اور بیعت کی مستی اتنی زیادہ تھی کہ ایک مہینہ مستی گئی ہی نہ تھی بیعت کرنے کے بعد سرکار رانا صاحب کو اکثر بیٹا کہہ کر پکارتے اور کہتے رانا میرا پتر ہے۔

عاشق کو جب ہر طرف سے "چوباں" لگتی ہیں تو وہ پھر بھی اپنی ہی مستیوں میں کھویا رہتا ہے۔

ایک دفعہ رانا صاحب رات کو ٹال پر لیٹے سوچ رہے تھے ماں سے ماں کا پیار نہ ملا بھائی سے بھائی کا پیار نہ ملا جس بھی ناطہ جوڑا اس نے دھوکہ دینے ہی کی کوشش کی اگر سرکار نے مجھے چھوڑ دیا تو میں تو کہیں کا بھی نہیں رہوں گا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب جڑیا ولہ شریف عصر کے بعد بسیں جانا بند ہو جاتی تھیں۔ راستہ بہت ویران اور خوفناک تھا جب رانا صاحب کے دل میں یہ خیال آیا تو رات کے ۱۲ بجے ہی ٹال کا دروازہ کھڑک پڑا جب دروازہ کھلا تو سرکار سامنے موجود تھے سرکار نے کہا کہ " میں تینوں نئیں چھڈ ردا پر رات نوں نے تے آرام کرن دیا کر"

رانا صاحب نے تصور کے ذریعے مرشد کی ہر چیز اپنے اندر سموئی تھی وہ ہر وقت سرکار کے تصور میں رہتے اور جب تصور پک جائے تو پھر خواب کی ضرورت ہی نہیں رہتی بس آنکھ بند کرنے کی دیر ہوتی ہے اور دیکھنے والے اپنی دنیا میں کھو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ

پک جائے جے تصور رتے تصور تصویر دا کی کم
رکھئے نظراں دے نشانے اوتھے تیر دا کی کم
بوے پیر والے جا کے چاتی پان دا کی کم
جتھے پہنچ دا فقیر اوتھے اور دا کی کم

رانا صاحب نے سرکار کے عشق میں "ایڈی ڈونگی نیتی تے سلام وی ادب نال پھیریا"

رانا صاحب مرشد خانے کا اس قدر احترام کرتے کہ جب جڑیا ولہ شریف جانا ہوتا تو لاری اڈہ پر ایک دو گھنٹے پہلے چلے جاتے اور جو بھی عقیدت مند سرکار کا جڑیا ولہ شریف جاتا تو رانا صاحب ان سب کا کرایہ خود ادا کرتے اور آتی دفعہ جب سرکار بھی ساتھ ہوتے تو بعض دفعہ آدھی بس میں سرکار کے

marfat.com

عقیدت مند ہوتے تو رانا صاحب کسی کو بھی کرایہ ادا نہ کرنے دیتے اور مرشد خانہ میں ان کا یہ حساب تھا کہ جب سرکار کے پاس کوئی آدمی وغیرہ آتا تو رانا صاحب اٹھ کر پرے چلے جاتے اس لیے کہ ہر آدمی نے اپنے رنگ میں سرکار سے بات کرنی ہوتی ہے ہوسکتا ہے کہ میرے بیٹھے رہنے سے وہ جھجک جائے اس لیے وہ مسجد وغیرہ کے کام میں لگ جاتے۔

جب کبھی حاضری میں دیر ہو جاتی تو آپ فرماتے دیر سے کیوں آئے ہیں جلدی آیا کرو۔

ایک دفعہ میں کوٹلے کی خریداری کے سلسلے میں گیا ہوا تھا کاروباری ضرورت کے پیش نظر رات رکنا پڑ گیا جبکہ گھر میں صبح آنے کا کہہ کر گیا تھا جب واپس آیا تو آپ فرمانے لگے کہ مجھے رات کو مراقبہ کرنا پڑا اتنی دیر نہ لگایا کرو میرا دل اداس ہو جاتا ہے۔

راوی زوجہ محترمہ رانا صاحب :- ۱۰ جنوری ۱۹۷۱ء بروز اتوار کو رانا صاحب کی شادی ہوئی اس دن حضرت قبلہ حاجی صاحب جڑیاولہ شریف سے تشریف لائے سب گھر والے تیار تھے مگر گھر والے تیار تھے مگر رانا صاحب نے گھر میں نفل نیتے ہوئے تھے جب آپ تشریف لائے تو آپ کے کہنے پر رانا صاحب نے سلام پھیرا۔ آپ نے کار میں اپنے ساتھ بٹھالیا اور فرمایا کہ تم میرے ساتھ بیٹھو تیرا کوئی اعتبار نہیں کہ کہیں بھاگ ہی نہ جاؤ پہلے ہی بہت مشکل سے منایا ہے جب کار سمبڑیال پہنچی تو گھر کے نزدیک ہی مسجد تھی رانا صاحب نے مسجد میں جا کر نفل ادا کرنے شروع کر دیئے۔ آپ مسجد میں گئے اور فرمایا کہ میری عزت رکھ لو بہت نفل ہو گئے ہیں۔ جب نکاح کا وقت ہوا تو رانا صاحب نے نعت شروع کرا دی۔ گاؤں میں یہ نیا کام تھا کہ کسی کی بارات آئی ہو اور اس نے نعت خوانی سے نکاح شروع کیا ہو کسی میں بھی جرات نہ تھی کہ کوئی روکے۔ اس لیے کہ نعت خوانی سے تو کوئی منع نہیں کر سکتا تھا جب کافی دیر ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس ٹھیک ہو گیا ہے۔ جب نکاح ہوا تو رانا صاحب بہت روئے لوگ حیران تھے کہ نکاح کے وقت تو لڑکی روتی ہے مگر یہاں معاملہ الٹ ہے جب نکاح وغیرہ ہو گیا تو رانا صاحب ظہر کی نماز ادا کرنے مسجد گئے اور نماز کے بعد پھر نفل ادا کیے۔ آپ نے پھر وہاں مسجد سے مٹی لے کر رانا صاحب کے منہ میں ڈالی اور ساتھ لیکر باہر نکلے جب سمبڑیال سے گجرات واپس چلے تو راستے میں جو فقیر بھی آتا اس کو ہاروں میں سے نوٹ اتار کر دیتے جاتے اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے ''اج موج کرو اج سارے ای موج کرو'' کئی دفعہ گاڑی کو رکوا کر فقیروں کو پیسے دیئے جب گاڑی دریائے چناب کے پرانے پل پر پہنچی تو اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا صرف تھوڑی سی سرخی رہ گئی تھی اور آپ نے سورج کی طرف منہ کر کے میاں محمد

marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا۔

لوئے لوئے بھر لے کڑیئے جے تدھ بھانڈا بھرنا

شام پئی بن شام محمد گھر جاندی نے ڈرنا

جب گھر پہنچے تو حضرت قبلہ حاجی صاحب جڑیالہ شریف چلے گئے اور رانا صاحب شاہدولہ صاحب چلے گئے۔

آپ نے کہا میں نے جب شاہدولہ دربار جا کر مراقبہ کیا اور کہا یہ جو ریشم کے کپڑوں کی گٹھڑی آئی ہے یہ کیا چیز ہے تو تین چیزیں آئی جن میں سے ایک چیز چنی۔ رانا صاحب خوش تھے کہ مجھے سرکار نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔ سرکار فرماتے یہ میری دہی رانی ہے۔ پہلے دن رانا صاحب نے فرمایا کہ صبح میرے سرکار جی نے آنا ہے اور آتے ہی ان کے قدم پکڑ لینے ہیں۔ صبح جب سرکار جی آئے تو میں نے آتے ہی قدم پکڑ لیے سرکار جی نے فرمایا کہ (نہیں نہیں دہیاں پیریں پھڑ دیاں) رانا صاحب نے کہا کہ سرکار جی نے آتے ہی بہت پیسے دینے ہیں مگر تم نے صرف ایک روپیہ لینا ہے۔ سرکار جی نے آتے ہی بہت سارے نوٹ آگے رکھ دیے۔ میں نے ایک روپیہ لیا۔ سرکار جی نے فرمایا۔ کہ یہ تو پٹی پڑی ہوئی ہے۔ ایک روپیہ نہیں لیتے پھر سرکار جی نے گیارہ روپے دیے۔ رانا صاحب نے ان کے اوپر نام لکھ کر کہا کہ یہ خرچ نہیں کرنے۔

صبح سرکار جی جب گھر آئے تو انہوں نے سب سے پہلے مجھے جھوٹی لسی بھیجی۔ وہ میں نے پی لی۔
یہ انہی کے پیار اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ان کے عشق اور پیار کی لڑیاں پروتے رہتے ہیں یہ خاص کرم حضوری ہوتا ہے یہ انسان کے بس کی بات نہیں ایک دفعہ سمبڑیال رانا صاحب نے رات کا کھانا کھایا اور مجھے کہا کہ ذرا باہر سیر کر آتے ہیں۔ جب ہم ذرا دور گئے تو میں نے کہا کہ رانا صاحب یہ گاؤں ہے اور شام کو چوری وغیرہ ہوتی رہتی ہے آپ کے پاس پیسے بہت ہوتے ہیں اتنی دور جانا ٹھیک نہیں ہے تو رانا صاحب نے کہا کہ جتنی طاقت شیر کی ایک جنگل میں ہوتی ہے اتنی ہی طاقت فقیر کی اپنے علاقے میں ہوتی ہے گھبرانے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

رانا صاحب نے مجھے تلقین کر رکھی تھی کہ جب کبھی سرکار آئیں اور فرمائیں لاؤ اگر کچھ ہے۔ تو بلا تکلف جو کچھ بھی ہو وہ آپ کے سامنے پیش کر دینا پھر ان کی مرضی قبول کریں یا نہ کریں۔

ایک دفعہ رانا صاحب لاہور گئے ہوئے تھے کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب تشریف لے آئے اور

marfat.com

مجھے فرمایا دیکھو ذرا کچھ پیسے ہیں۔ رانا صاحب رات کو پیسے گن کر ایک تھیلے میں ڈال کر رکھتے تھے جب میں وہ تھیلا اٹھا کر لے آئی۔ آپ بے حد خوش ہوئے آپ مجھے "رانی" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ فرمانے لگے رانی نے تو بوریاں بھر کے رکھی ہوئی ہیں۔

جب رانا صاحب واپس آئے تو مجھ سے پوچھا کہ حاجی صاحب سرکار تشریف لائے تھے۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھنے لگے کیا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ فرما گئے ہیں کہ میں سخی سلطان باہو جا رہا ہوں اور مجھ سے پیسوں کا پوچھا تھا۔ رانا صاحب قدرے پریشان ہو کر پوچھنے لگے تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تو وہ تھیلا ہی پیش کر دیا تھا اس پر رانا صاحب بے حد خوش ہوئے۔ اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے لگے۔

ایک دفعہ رانا صاحب ملتان گئے۔ حکم ہوا کہ شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار ننگے پاؤں حاضری دیں۔ رانا صاحب نے وہاں پہنچ کر جھاڑو دیا۔ اور واپس تشریف لے آئے۔ ملتان میں ہی رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا سا کمرہ ہے۔ اور بہت سے دیئے جل رہے تھے۔ ایک دیئے کی لائٹ سب سے زیادہ ہے۔ آپ ملتان میں خواب دیکھ رہے ہیں اور مرشد پاک چڑیاولہ شریف میں بیٹھے نگاہ کرم فرما رہے ہیں۔ جب واپس چڑیاولہ شریف پہنچے تو حضرت قبلہ حاجی صاحب کو خواب کا بتایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رانا شفیع یہاں پر بڑے ہی دیئے جلیں گے مگر تمہاری لائٹ جدا ہوگی۔ میں صدقے جاؤں مرشد پاک پر انہوں نے ایسے پیار کے رنگ لگائے کہ دین و دنیا سنوار کے رکھ دی۔

معمولات و عادات

رانا صاحب کا معمول تھا کہ چڑیاولہ شریف میں کبھی جوتے نہ پہنتے۔ بدھ کی تمام رات دربار بابا شاہد ولہ کی صفائی کے بعد چادر چڑھاتے تھے۔ چادر ہم گھر پر ہی بناتے تھے۔ چادر کے لئے لڑیاں داتا صاحب لاہور سے لے کر آتے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ کے دنوں میں جھاڑو نہیں ملتے تھے۔ رانا صاحب نے بہت سے کھلے جھاڑو لا کر گھر رکھے ہوئے تھے۔ جھاڑو بھی گھر بناتے تھے۔ عطر اور اگر بتی کے پیکٹ بھی گھر پر رکھے ہوتے تھے۔ یہ سب جمعرات کی صبح حضرت شاہد ولہ دربار پیش کرتے تھے۔

سوموار کی رات رانا صاحب چڑیاولہ شریف گزارتے تھے حضرت قبلہ حاجی صاحب کو پائے اور چنے بڑے پسند تھے۔ رانا صاحب پائے اور چنے پکوا کر لے جاتے۔ اگر کوئی بات پوچھنی ہوتی تو رات تنہائی میں ساتھ ساتھ پاؤں دباتے اور باتوں باتوں میں پوچھ لیتے۔ آپ کی طبعت بڑی جلالی

marfat.com

تھی۔ رانا صاحب نے آپ کے سامنے کبھی نظریں نہ اونچی کیں اکثر فرمایا کرتے کہ میرے سرکار جیسا کوئی نہیں۔ رانا صاحب زیادہ تر خاموش رہتے تھے اور گفتگو بہت کم کرتے۔

پشاور میں ایک پٹھان حاجی صاحب سرکار کا مرید تھا۔ آپ ایک رات وہاں ٹھہرے۔ رانا صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ظاہر ہے کہ جہاں سرکار ہوں گے وہاں عقیدت والے کس قدر ادب اور پیار کرتے ہوں گے۔ آپ کے لئے انہوں نے پانی گرم کیا جس سے آپ نے وضو فرمایا۔ پھر رانا صاحب کو فرمایا کہ آپ بھی وضو کرلیں۔ رانا صاحب نے ٹھنڈے پانی سے ہی وضو کرلیا۔ حاجی صاحب سرکار نے رانا صاحب سے پوچھا۔ گرم پانی سے وضو کیا ہے ناں؟ رانا صاحب نے اس ٹھنڈے پانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس کے ساتھ کیا ہے؟ آپ نے اس پانی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو بڑا ٹھنڈا پانی ہے۔ پانی گرم کر لینا تھا۔ رانا صاحب نے عرض کی سرکار مجھے تو پتہ نہیں چلا کہ ٹھنڈا ہے یا گرم (ہاں جی ٹھنڈے/گرم کا احساس کس طرح ہو جب سامنے محبوب بیٹھا ہو) ہمارے پڑوسی پراچہ صاحب کبھی رات کو اٹھتے تو دیکھتے کہ بتی جل رہی ہوتی۔ اگر بتی کی خوشبو خوب پھیلی ہوئی ہوتی۔

جب پشاور سے پٹھان مرید سے مل ہم واپس آرہے تھے تو راستے میں ایک مقام پر مجھ پر غنودگی طاری تھی اور جب آنکھ کھلی تو میں نے حاجی صاحب سے کہا کہ سرکار میں نے ابھی ایک سبز لباس میں بزرگ کو دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہم گولڑہ شریف کے قریب سے گزر رہے ہیں انہوں نے دیدار کروایا ہے۔

راوی بیگم رانا صاحب :۔ ایک دفعہ ہم ملتان گئے جب شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار حاضری کے لیے داخل ہونے لگے تو دربار شریف کے قریب بیٹھے ہوئے فقیروں میں سے ایک فقیر تیزی سے آیا اور رانا صاحب پر جھپٹنا چاہا۔ رانا صاحب نے ایک تھپڑ اتنی زور سے اس کے منہ پر مارا کہ وہ گیند کی طرح اچھلتا ہوا کئی فٹ دور جا گرا ان کی آنکھیں اتنی سرخ ہوگئیں کہ دیکھنے سے ڈر لگنے لگا۔ جب فقیر زمین پر گرا تو کہا ”جس دا پچھا تگڑا ہووے اوہ کجھ کھون نہیں دیندے“ اور فقیر اٹھ کر دور ہو کے بیٹھ گیا اس واقعہ کے بعد مجھ پر اتنی دہشت تھی کہ مجھ میں پوچھنے کی ہمت نہیں تھی کہ یہ کون تھا اور کیا چاہتا تھا؟

میرے رشتے میں ایک چچا تھے ان کا نام محمد انور تھا ایک شام وہ ہمارے گھر پر آئے اور کہنے لگے کہ مجھے تھانے میں ایک کام پڑ گیا ہے رانا صاحب کا تھانیدار واقف ہے۔ اس لیے میں نے ان کو ساتھ

marfat.com

لیکر جانا ہے میں نے کہا کہ وہ تو شاہدولہ دربار گئے ہوئے ہیں آپ انتظار کرلیں۔ جب آئیں تو ان سے بات کر لیجئے گا۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے جلدی ہے میں وہاں جا کر خود ہی مل لوں گا۔ مگر وہ نہ مانے اور شاہدولہ دربار چلے گئے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جھاڑو دے رہا ہے اور مٹی وغیرہ اڑ کر اس کے کپڑوں اور منہ سر پر پڑ رہی تھی ۔ سر اور منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ اچھی طرح دیکھنے اور جاننے کے باوجود وہ پہچان نہ سکے اور پوچھا کہ یہاں پر رانا شفیع تو نہیں دیکھا انہوں نے کہا ''ایتھے ای ہونا اے لبھ لوو'' سارا چکر لگا کر مسجد اور دربار کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد پھر کہا کہ رانا تو نظر نہیں آیا آپ نے کہا اگر نظر نہیں آیا تو پھر نہیں آیا ہو گا۔ انہیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اس وقت وہ رانا نہیں شہنشاہوں کے در کے فقیر تھا۔ رانا صاحب جب گھر آئے تو میں نے بتایا کہ آپ کو ملنے چاچا جی دربار گئے تھے اور آپ ملے ہی نہیں آپ نے کہا ہیں تو ملا تھا میں نے کہا وہ تو کہتے تھے کہ میں نے ہر جگہ ڈھونڈا مگر آپ ملے نہیں رانا صاحب نے کہا ''میں تے اوتھے ای ساں پر چاچے کول دیکھن والی اکھ نہیں سی''

رانا صاحب اپنی والدہ سے بڑا پیار کرتے تھے۔ علیحدگی کے ایام میں اماں جی رانا صاحب کے پاس آیا کرتی تھیں۔ رانا صاحب ان کو مٹھیاں بھرتے اور ان کے قدم اپنے چہرے پر رکھتے اور فرمایا کرتے کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔ اپنی اماں جی کو باقاعدہ گوشت اور پیسے بھیجا کرتے۔ رانا صاحب دن میں دو تین دفعہ حضرت قبلہ حاجی صاحب کے پاس حاضری دیتے۔ اور کبھی آپ خود رانا صاحب کے پاس تشریف لے آتے۔ رانا صاحب جب کبھی گھر میں ختم شریف کا اہتمام کرتے تو ماس کی دال کی جلیبیاں لاتے کہ یہ آپ کو بڑی پسند تھیں۔

رانا صاحب قبلہ حاجی صاحب کے اتنے عقیدت مند تھے کہ اگر ان کے پاس چڑیاولہ شریف کا کبھی کتا بھی آ جاتا تو اس کے بھی قدم چومتے۔

رانا صاحب ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ جب وضو کرتے تو ساتھ دو نفل وضو کے ادا کرتے۔ لباس بڑا خوبصورت زیب تن فرماتے۔ رانا صاحب کے ڈیرے پر ہر وقت چائے کھانے وغیرہ کا دور چلتا رہتا تھا۔

رانا صاحب اپنے مرشد کے ہر حکم کی پابندی دل و جان سے کرتے تھے۔ حاجی صاحب سے تعلق کے بعد وہ ہر چیز کا بہت خیال رکھتے خاص کر وہ چیزیں جن کے بارے میں حاجی صاحب نے منع کر رکھا تھا۔ رانا صاحب پر ہر قسم کی پابندی تھی۔ کہ وہ ٹی وی، ریڈیو اور اس طرح کی کوئی چیز اپنے پاس نہ

marfat.com

رکھیں۔

جو لوگ قبلہ حاجی صاحب کو خط وغیرہ لکھتے ان کا جواب رانا صاحب نے دینا ہوتا تھا۔ جن لوگوں کا گجرات شہر میں کام ہوتا قبلہ حاجی صاحب سرکار رانا صاحب کو کہتے کہ کام کرنا ہے۔ کئی لوگوں کے ایسے پیچیدہ مسئلے ہوتے کہ حاجی صاحب ان کو ڈانٹ دیتے مگر رانا صاحب جب رات قبلہ حاجی صاحب کے ساتھ چڑیاولہ شریف گزارتے تو باتوں باتوں میں وہ کام کروا دیتے۔ رانا صاحب کہتے کہ فقیر کام تو کر دیتا ہے مگر لوگوں کے پاس کام کروانے کا سلیقہ نہیں جب وہ خوشی سے بات کرتے ہیں تو لوگ خوشی میں بے ادبی تک پہنچ جاتے ہیں۔

رانا صاحب ہر وقت اپنے مرشد پاک کا ذکر کرتے رہتے۔

فرمایا کرتے کہ میں مرشد پاک کی کرامات لکھنے لگوں تو بوریاں بھر جائیں۔

ان کی راتیں اور دن مرشد پاک کی یاد میں گزرتیں۔

رانا صاحب ہر وقت باوضو رہتے۔ اور کبھی وضو کے نفل نہ چھوڑتے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ یہ وظیفہ ہے تو چھوٹا مگر اس کی پرواز بہت اونچی ہے۔

رانا صاحب روزانہ رات کو دربار شریف شاہدولہ دریائی حاضری دیا کرتے۔

رانا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مرشد کی خوشی میں بھی امتحان ہوتا ہے اور ناراضگی میں بھی امتحان ہوتا ہے۔ ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی غلطی ہو جائے اور سب کچھ برباد ہو جائے۔

رانا صاحب جب چڑیاولہ شریف جایا کرتے تو ان کے دل کی یہ آرزو زبان پر ہوتی کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو آپ مجھے حکم فرمائیں۔

رانا صاحب سونے کی انگوٹھیاں پہن کر جایا کرتے تھے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ فرمانے لگے کہ مرد کو سونا تو جائز ہو سکتا ہے مگر رات کو سونا جائز نہیں۔

رانا صاحب نماز کے معاملے میں اتنی سختی سے تاکید فرماتے کہ اگر کبھی میری ایک نماز قضا ہو جاتی تو فرماتے آج میرے لیے روٹی پکانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ رانا صاحب کے ہاتھ پر انگوٹھیاں نہیں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انگوٹھیاں کدھر گئی ہیں؟ فرمانے لگے کہ میں نے جس مقصد کے لیے پہن رکھی تھیں وہ پورا ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ اگر کبھی ایسا ہو کہ آپ فرمائیں کہ چلو مال خریدنا ہے اور میرے پاس نقد رقم نہ ہو تو اس وقت میں انگوٹھیاں بیچ

marfat.com

کر رقم حاصل کر سکوں آج وہ گھڑی آ گئی اور آپ نے حکم دیا کہ چلو سیمنٹ لانا ہے۔ میں جلدی سے صراف کے پاس گیا اور انگوٹھیاں بیچ کر رقم حاصل کر لی۔ باوجود اس کے کہ صراف نے مجھے کہا کہ رانا صاحب جتنے پیسوں کی ضرورت ہے لے جائیں اور انگوٹھیاں اپنے پاس رکھیں مگر میں نے وہ انگوٹھیاں دیکر رقم حاصل کی اور آپ کے ساتھ چل پڑا۔

رانا صاحب کا اخلاق ایسا تھا کہ جس کو ایک دفعہ مل لیتے وہ آپ کا دیوانہ ہی ہو جاتا۔ آپ ہر کسی سے ملنے کے ساتھ ہی اس کے دل کی تحریر پڑھ لیتے اور ایسا لگتا تھا کہ یہ پہلے ہی اس شخص کو جانتے ہیں۔ رانا صاحب سمبڑیال ۵ بار گئے تھے مگر جس آدمی کو ملے تھے وہ آج بھی آپ کو یاد کرتا ہے ایسے یاد کرتا ہے کہ جیسے وہ ان کے ہی رشتے دار تھے۔ ہر آدمی کو سلام کرنا بزرگ نظر آتا تو ان سے دعا لینے کی کوشش کرنی ہر آدمی کے ساتھ گھل مل جاتے تھے۔

جس جگہ چار پانچ آدمی اکٹھے ہوتے وہاں ایسی محفل جم جاتی کہ وقت کا احساس ہی نہ ہوتا جب لوگ گھڑی کو دیکھتے حیران رہ جاتے کہ اتنا وقت ہو گیا ہے۔ رانا صاحب کو جھوٹ اور چوری سے بہت سخت نفرت تھی آپ کہتے تھے کہ جس نے جھوٹ اور چوری چھوڑی وہ تر گیا۔

رانا صاحب کام کے سلسلے میں کراچی گئے واپسی پر آپ جہاز کے ذریعے لاہور آئے جہاز میں ایک عورت کے ساتھ بچے تھے اور مرد کوئی نہیں تھا اکیلی ایئرپورٹ پر اتری آپ نے ان بچوں کو اٹھا کر ان کو ٹیکسی لیکر دی اور سارا سامان رکھوایا اس عورت نے آپ کو بہت دعائیں دیں اور کہا کہ اس زمانے میں آپ جیسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں جو اپنے کام چھوڑ کر دوسروں کے کام کرتے ہیں۔

آپ ہر قسم کا کام کرنا پسند کرتے یہ نہ سوچتے کہ یہ کام کروں گا تو "نیواں" ہو جاؤں گا۔ یہ کروں گا تو اونچا ہو جاؤں گا ہر وقت عاجزی میں رہتے اگر کوئی امیر آتا تو اس کو امیر بن کر ملتے اگر فقیر آتا تو فقیر بن کر ملتے۔ ملنے کا انداز ایسا ہوتا یا تو دوسرا شخص آپ کے رنگ میں رنگ جاتا یا آپ اس کی طبیعت کے مطابق ماحول بنا لیتے۔

ہمسائیوں کے حقوق کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ ہمسائیوں کی مدد ایسے طریقے سے کرتے تھے کہ ان کو پتہ ہی نہ چلتا تھا وہ ان کو پیسے دیتے اور کہتے کہ میں تو نیا نیا اس محلے میں آیا ہوں یہ پیسے آپ جسے بہتر سمجھتے ہیں اسے دے دیں میں پوچھتی آپ ان کو یہ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ آپ استعمال کر لیں تو جواب دیتے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ برا مان جائیں اور سوچیں کہ پتہ نہیں کیا سوچ کر یہ ہمیں پیسے دیتا ہے۔ پیسوں کے

marfat.com

باو جود وہ پھل، مٹھائی وغیرہ بھیجتے رہتے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ غوثیہ ختم پڑھوایا ہے۔ یہ تبرک وغیرہ آپ لے لیں اور دوسرا محسوس بھی نہ کرتا اور آپ اپنے اللہ عزوجل کو راضی کر لیتے۔

کوئی بھی مہمان گھر آ جاتا تو اتنے خوش ہوتے کہ جیسے کسی کا بہت ہی قریبی عزیز آ گیا ہے۔ موسم کے لحاظ سے ہر قسم کی چیزیں پیش کرتے اگر گرمیاں ہوتیں تو پہلے بوتلیں پیش کرتے پھر پھل روٹی وغیرہ اگر کوئی کہتا کہ میں نے یہ چیز نہیں کھانی۔ تو آپ کہتے کہ آقا دو جہاں ﷺ کے صدقے کھائیں۔ انشاءاللہ کچھ بھی نہیں ہوگا اور کہتے کھانے پینے سے انسان کو کچھ نہیں ہوتا۔

رانا صاحب کو کھانے پینے کا زیادہ شوق نہ تھا وہ تو ایسے لگتا تھا کہ کھانا کھاتے ہی صرف زندہ رہنے کے لیے ہیں کہ اتنا کھا لیا کہ صرف آدمی زندہ رہ سکے آپ کو وضو کا بہت فکر ہوتا تھا اس لیے دال وغیرہ کم ہی کھاتے تھے۔ زیادہ گوشت کا سالن ہی کھاتے جو چیز حضرت قبلہ حاجی صاحب کو پسند ہوتی وہ چیز رانا صاحب کو بھی پسند تھی۔ قبلہ حاجی صاحب آم بڑے شوق سے کھاتے تھے ان وقتوں میں فریج وغیرہ کوئی نہیں تھی وہ تھرماس میں رات کو برف بھر کر آم اس میں رکھ دیتے تھے۔ کہ صبح جب حاجی صاحب آئیں تو ان کو ٹھنڈے آم پیش کر دیں۔ اگر کوئی مانگنے آ گیا تو دل کھول کے دیا یہ نہیں سوچا کہ ضرورت مند ہے یا نہیں۔ کہتے تھے کہ کسی کے پاس کمی ہوتی ہے تو وہ کسی کے در پر آتا ہے ورنہ کسی کے آگے ہاتھ کون پھیلاتا ہے۔

بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے سفر کے دوران جو ٹافیوں والا آتا اس سے لیکر تمام بس کے بچوں میں تقسیم کرتے اور ہر ایک کے ساتھ پیار کرتے تھے اور لوگ بھی ان سے ایسے چیزیں لے لیتے جیسے اپنا ہی ان کو دے رہا ہے۔ کسی میں بھی انکار کی گنجائش نہ ہوتی۔

رانا صاحب کا اللہ عزوجل پر کامل یقین تھا اگر کاروبار میں کوئی نقصان ہو جاتا تو کہتے جو ہوتا ہے اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ بہتر ہی کرے گا اگر زیادہ نفع ہوتا تو شکر ادا کرتے کہ میں تو اس قابل ہی نہیں کہ اس کا مجھ پر اتنا کرم ہے دعا میں زیادہ وقت نہ لگاتے میں پوچھتی کہ لوگ تو بہت لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں آپ تو فوراً ہی منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں تو کہتے اس کو پتہ ہے کہ کیا اس کو دینا ہے اور اس کو یہ خبر ہوتی ہے کہ انسان کیا مانگ رہا ہے اس لیے زیادہ لمبی دعا مانگنے کا فائدہ کیا ہے۔ وہ وقت اس کی یاد میں لگ جائے تو وہ بہتر ہے۔ رانا صاحب جب بھی رات کو سوتے وضو کے نفل پڑھ کر سوتے۔

لباس کے شوقین تھے اچھا لباس پہننا پسند کرتے تھے۔ صفائی پسند بہت تھے۔ نماز کی پابندی

marfat.com

لازمی تھی کچھ بھی ہوتا نماز قضا نہ کرتے ان کا دل ہوتا کہ گھر والے اچھا لباس پہنیں۔

آپ کے دوست ایک تھے آپ کا ان سے بہت پیار تھا اور وہ حاجی صاحب کے بہت عقیدت مند تھے۔ ان کے حالات کچھ خستہ تھے آپ نے ان کو باہر جانے کے لیے کچھ پیسے بھی دیئے ایک دفعہ عید کے روز آپ ان کے گھر عید ملنے گئے اور آپ نے گھر میں جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ خرید کر دیں اور پھر علیحدگی میں ان کو پیسے بھی دیئے کہ آپ اپنی طرف سے بچوں کو عیدی دیں۔ رانا صاحب کو اپنے دوست حباب کا خیال رہتا تھا اگر کوئی دوست ملک سے باہر ہوتا تو اس کے گھر جا کر پوچھتے کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اگر کوئی چیز لیکر دیتے تو کسی کو پتہ نہ چلنے دیتے کہ کہیں وہ دل میں محسوس نہ کریں۔

رانا صاحب مستجاب الدعوات تھے۔ ایک عورت چڑیا ولہ شریف گئی۔ جب اس نے دیکھا کہ ہر بات میں حضرت قبلہ حاجی صاحب رانا صاحب کا ذکر فرماتے ہیں تو وہ ہمارے گھر آ گئی۔ اور کہنے لگی کہ آپ کا ان کے دربار میں بڑا مقام ہے کچھ میرے بارے میں حساب لگاؤ۔ رانا صاحب نے فرمایا بہن جی ہم نے تو کبھی حساب ہی نہیں کیا۔ کیونکہ ہمارے سائیں بے حساب کرم کرتے ہیں آپ بتائیں کہ مسئلہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میری بیٹیاں ہیں اور لڑکا کوئی نہیں۔ اگر اس دفعہ بھی لڑکا نہ ہوا تو مجھے طلاق مل جائے گی۔ رانا صاحب نے فرمایا کہ گھر جا کر اللہ عزوجل کا ذکر کریں اس کی رحمت بے حساب ہے۔ آپ جائیں ہم دعا کریں گے۔ ہمارے پچھلے مہربان ہیں جب نگاہ کرم کرتے ہیں تو اللہ عزوجل بیڑے پار کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا احسان ہوا کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ ہمارے گھر آ گئی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا کیا ہے۔ رانا صاحب نے کہا کہ میری بہن اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو۔ ویسے یہ سب میرے مرشد پاک کا کرم ہے۔

ایک عورت اکثر ہمارے گھر آتی رہتی تھی۔ ایک دن اس نے رانا صاحب سے عرض کیا کہ رانا صاحب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزوجل مجھے گھر عطا فرمائے۔ رانا صاحب نے فرمایا آپ اللہ عزوجل کا ذکر اور درود پاک کا ورد کیا کریں اللہ عزوجل کرم کرے گا۔ کچھ عرصہ بعد وہ عورت ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی کہ رانا صاحب کی دعا سے مجھے گھر مل گیا ہے۔ رانا صاحب نے فرمایا کہ یہ تو میرے مرشد پاک کا کرم ہے کہ وہ سن لیتے ہیں۔

ایک روز میں دربار شریف گئی وہاں ایک عورت نے جو کہ قبلہ حاجی صاحب اور رانا صاحب کو بھی جانتی تھی، مجھ سے کوئی نازیبا بات کہی۔ مگر میں نے صبر کر لیا اور کسی ردعمل کا اظہار نہ کیا دوسرے روز میں

اور رانا صاحب دربار شریف حاضری کے لیے گئے معمول کچھ اس طرح کا تھا کہ میں، پیر فضل شاہ صاحب کے گھر بیٹھتی تھی اور رانا صاحب عشاء کی نماز ادا کر لیتے اور پھر ہم اکٹھے واپس گھر آ جاتے۔ اس روز وہاں ایک عورت نے رانا صاحب سے کہا کہ آپ نے بڑا پیر پکڑا ہوا ہے دو سال بیت کو ہو چکے ہیں مگر آج تک پیر نے آپ کا بوٹا تو نہیں لگایا۔ رانا صاحب نے فرمایا کہ ماں جی! آپ میں وہ طاقت کوئی نہیں جو میرے پیر میں ہے۔ اور میرے پیر نے تو بڑے سوہنے بوٹے لگائے ہوئے ہیں آپ اپنے بوٹوں کی فکر کریں۔ راستے میں رانا صاحب فرمانے لگے کہ اگر اس مائی نے حاجی صاحب سے گستاخی کی معافی مانگ لی تو ٹھیک ہے وگرنہ اس کی بیٹی کے ہاں کبھی بھی اولاد نہ ہوگی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

اس بات کو کافی عرصہ گزر گیا رانا صاحب بھی وصال فرما چکے تھے۔ ایک دن میں نے اس مائی کی بیٹی کو ڈاکٹر کی دکان پر دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ تھا میں نے دل میں خیال کیا کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ پتہ نہیں کیا رانا صاحب کی کہی ہوئی بات پوری نہ ہوئی۔ میں نے اس کو مبارکباد دی۔ مگر اس نے مجھے کچھ بھی احساس نہ ہونے دیا کچھ دنوں کے بعد میں دربار شریف بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کی بھابھی سے ملاقات ہوگئی میں نے اس سے پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے؟ اور اس کے کتنے بچے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ میں نے اس کو بتایا کہ میں نے خود ڈاکٹر کی دوکان پر اس کی گود میں بچہ دیکھا ہے اس نے جواب دیا کہ وہ بے اولاد ہے اور اس کی ساس دائی ہے اس نے ایک غریب عورت کا بچہ لا کر دیا ہے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب کی محبت کا یہ عالم تھا کہ رانا صاحب کو ہر جگہ اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک دن کی بھی جدائی برداشت نہ فرماتے تھے۔ کسی دن آپ تشریف نہ لاتے تو میں دیکھا کرتی تھی کہ رانا صاحب کی آنکھوں میں آنسو ہوتے۔ اور فرماتے کہ آج حاجی صاحب تشریف نہیں لائے۔ پھر رات کو آپ کا دیدار ہو جاتا اور صبح خوشی سے اٹھ جاتے آج مرشد پاک یہ فرما گئے ہیں۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب صبح تشریف لے آتے تھے۔ ہمیں بے حد خوشی ہوتی قبلہ حاجی صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ گھر میں ایسی خوشبو مہک جاتی اور ایسی مستی و بے خودی ہوتی کہ وقت کا احساس تک نہ ہوتا۔ کتنا کتنا وقت گزر جاتا پھر اکثر حاجی صاحب ہمارے پاس ظہر کی نماز ادا کرتے۔ لوگوں کو پتہ چلتا تو وہ زیارت کے لیے چلے آتے کمرہ بھر جاتا میں چائے وغیرہ بنا کر پیش کرتی۔ مجھے بہت ہی کم وقت آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا ملتا۔

marfat.com

جب سب لوگ چلے جاتے تو آپ میرے پاس تشریف لاتے اور بڑے پیار سے فرماتے کہ میرے بچے نے آج بڑا ہی کام کیا مجھے اپنی جوٹھی روٹی اور سالن ضرور بھیجتے اور بڑی دعائیں دیتے۔ آپ اتنا پیار کرتے تھے کہ جتنا کوئی پیار کر ہی نہیں سکتا۔ میں نے بڑے بزرگوں کی زیارت کی ہے جس کو بھی دیکھتی ہوں مجھے اس میں اپنا ہی مرشد دکھائی دیتا ہے۔

سرکار کا انوکھے طریقے سے قرآن پاک سننا اور رانا صاحب کے الفاظ

شادی سے کچھ دنوں کے بعد ایک دن میں حاجی صاحب کے لیے چائے لیکر گئی تو حاجی صاحب نے مجھ سے کہا کہ گاؤں میں عورتیں صحیح طریقے سے قرآن پاک نہیں پڑھاتیں میں اپنی دھی رانی سے قرآن پاک سنوں گا۔ حاجی صاحب کے ان الفاظ سے میرے دل میں خوف پیدا ہو گیا کہ میں تو قرآن شریف پڑھی ہی نہیں اور سرکار کو سناؤں گی کیسے؟ میں نے ایک دن رانا صاحب سے کہا کہ میں نے قرآن شریف نہیں پڑھا ہوا اور سرکار نے فرمایا ہے کہ کسی دن میں قرآن شریف سنوں گا رانا صاحب میرے الفاظ سن کر مسکرا پڑے اور بولے کوئی بات نہیں تمہارا اور بلال کا استاد ایک ہی ہوگا اس وقت ابھی بلال کی پیدائش نہیں ہوئی تھی وقت گزرتا گیا رانا صاحب کی وفات کے بعد اکثر جب ان کے دربار جانا ہوتا تو اکثر یہ خیال دل میں آتا کہ دربار میں سورہ یاسین یا کوئی قرآن شریف کی سورہ تو پڑھنی ہی ہوتی ہے مگر مجھے تو قرآن شریف پڑھنا آتا ہی نہیں ہمارے محلے میں ایک مذہبی عورت تھی وہ اپنے گھر گیارھویں شریف اور غوثیہ ختم کرواتی تھی۔ اب انہوں نے اپنی محنت سے بہت بڑا درس کھولا ہوا ہے۔ میں نے ان سے بات کی تو ان کے گھر ایک بزرگ رہتے تھے اور دن کو محنت مزدوری کرتے تھے ان سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ میں سارے دن کا تھکا ہوتا ہوں میں وقت نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ لیں اس کے دل میں شوق ہے اور پھر وقت ایسا ہے کہ انسان کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا اب یہ تو آپ کی مرضی ہے انہوں نے حامی بھر لی جب میں نے چند دن ان سے پڑھا تو بلال تب مسجد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جا کر حافظ صاحب سے پڑھتا تھا۔ پھر یہ ضد کرنے لگ پڑا کہ میں نے مسجد میں نہیں جانا تب تک مجھے یہ بات بھول گئی ہوئی تھی کہ رانا صاحب نے یہ الفاظ کہے تھے میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ جتنا وقت مجھے پڑھاتے ہیں اتنے وقت میں آپ بلال کو پڑھا دیا کریں انہوں نے کہا کہ مجھے کیا اعتراض ہے پھر دوسرے دونوں بچوں نے بھی انہی سے پڑھا۔ رانا صاحب کی بات تو یہاں پوری ہوگئی اب سرکار کی نظر کرم دیکھیں جس جمعہ کو سرکار کا وصال پاک ہوا اس دن جب جمعہ کے بعد سارے پیر بھائی واپس جانے لگے تو

marfat.com

لالہ عنایت نے کہا کہ باجی اگر آپ نے جانا ہے تو چلیں اگر نہیں تو حجرہ میں بیٹھیں سرکار کے پاس۔ میرے دل نے گواہی دی کہ اگر آج واپس گئی تو ساری عمر کا پچھتاوا رہے گا میں سرکار کے پاس جا کر بیٹھ گئی جب رات کو پونے ایک بجے سرکار کی حالت زیادہ خراب ہوئی تو میں نے سورہ یاسین پڑھنی شروع کردی میں تین مرتبہ سورہ یاسین پڑھی اور جب سورہ یاسین میں آتا ہے "سلام قول من رب الرحیم" یہ پڑھ کر تینوں مرتبہ میں نے سرکار کے چہرہ مبارک پر پھونک ماری تو تینوں مرتبہ سرکار کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا اور سرکار مسکرائے حالانکہ سرکار کی آنکھیں مبارک بند تھیں یہ وہ وقت تھا جس کا ڈر سرکار نے میرے دل میں ۱۶ سال پہلے ڈالا تھا اور پھر سرکار نے ۱۶ سال بعد مجھ سے قرآن پاک سنا یہ سرکار کی دعا اور نگاہ کا نتیجہ تھا۔

جب حضرت قبلہ حاجی صاحب نے گھر آنا ہوتا رانا صاحب کھانے کا سامان پہلے ہی گھر بھیج دیتے تاکہ آپ کے آنے سے پہلے سب چیزیں تیار ہو جائیں ایک دن میں نے ساری چیزیں بہت ہی شوق سے تیار کر کے رکھی ہوئی تھیں کہ ہمارا نوکر آیا اور اس نے کہا کہ رانا صاحب کہتے ہیں کہ کھانا اور برتن وغیرہ ٹال پر بھیج دیں سرکار کھانا ٹال پر تناول فرمائیں گے میں نے ساری چیزیں اس کو دے دیں اور خود آزردہ سی ہو کر میں نے کہا کہ بابا جی شاہد دلہ صاحب آج مزہ تب آئے گا کہ کھانا گھر آ کر کھائیں میرے کہنے کے بعد نوکر کھانا اور برتن لیکر گھر آ گیا کہ سرکار کھانا گھر پر ہی کھائیں گے جب رانا صاحب اور سرکار گھر آئے۔ تو رانا صاحب نے آتے ہی کہا کہ "پچھوں کیہڑی چابی گھمائی جے" کہ سرکار نے کہا کہ آج تو کھانا گھر پر ہی کھانا ہے۔ یہ سرکار کے جھوٹے پانی، جھوٹی روٹیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اندر کا زنگ انہی چیزوں نے دھو دیا تھا کہ ان کی نگاہوں اور برکتوں سے جو کبھی بھی اللہ سے مانگا وہ اللہ عزوجل نے سرکار کے صدقے عطا کیا ورنہ انسان کی کیا مجال کہ وہ کچھ بھی کو سکے۔ اس لیے سرکار کو تو ہم جیسے لاکھوں کروڑوں میسر آسکتے ہیں مگر ہم کو سرکار جیسا پوری دنیا میں کوئی میسر نہیں آسکتا۔ اس لیے

ہیں مجھ سے تم کو لاکھوں میسر
پر تجھ سا مجھے کون ہے اے جان تمنا

فقیر لوگ جب گھر سے باہر ہوں تو ان کی گھر میں ایسے ہی نظر ہوتی ہے کہ جس طرح یہ گھر پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک دن رانا صاحب عشاء کی نماز پڑھ کر شاہد دلہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے گھر تشریف لائے تو میں اسی وقت عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی میں جب وتروں کی نیت کرنے لگی تو دروازہ کھٹکا میں نے جب دروازہ کھولا تو رانا صاحب کہنے لگے کہ چار سنتیں بھی پڑھ لیں، چار فرض، دو سنتیں دو نفل اور جب وتروں کی

marfat.com

نیت کر کے اللہ اکبر کہنے ہی لگی کہ اوپر سے ہی دروازہ کھٹکا گیا میں نے بہت پوچھا کہ بتائیں آپ کو کیسے پتہ لگا ہے مگر بات ہی گول کر گئے کہ نہیں میں نے تو تکا ہی لگایا ہے ہوسکتا ہے سچ ہی ہوا نہوں نے کبھی یہ بھی نہیں کہا تھا کہ میں یہ ہوں ہر وقت عاجزی ہی عاجزی تھی۔

میری یہ دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہم سب پیر بھائیوں اور بہنوں کو اتفاق دے سرکار جو راستہ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں اللہ عزوجل ہم سب کو اس پر چل کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے سب کو سرکار کے ارشادات پر عمل کرنے کی اللہ عزوجل توفیق دے۔ اللہ عزوجل اس در کو تا قیامت آباد رکھے اللہ عزوجل بھائی افضل کو زندگی کی ہر خوشی عطا فرمائے کہ جنہوں نے سرکار کی یادوں کو اکٹھا کیا اور ہم سب کے دلوں میں سرکار کی یاد تازہ کردی ہے (آمین بجاہ النبی الامین ﷺ)۔

خواجہ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام میں کھدر کا سفید تہہ بند اور کھدر کی سبز قمیض پہنی ہوئی تھی اور یہ آخری جوڑا رانا صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

ایک دفعہ چڑیاولہ شریف گئے تو ہماری ایک پیر بہن نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ جہاں سرکار کھانا وغیرہ اور چائے بناتے تھے، چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ سرکار نے چائے کی کیتلی چولہے پر رکھی ہوئی تھی سرکار دو تین دفعہ کیتلی لیکر گئے ہیں میں دیکھوں کہ اس میں چائے کتنی ہے جب میں ڈھکن اٹھانے لگی تو سرکار اوپر سے آ گئے کہ "کسے دا پانڈا نئیں پھولی دا"

پیدائش پر سونے کا پھول

رانا صاحب کی جب پیدائش ہوئی تو اس وقت آپ کے والدین کے گھریلو حالات قدرے ٹھیک نہیں تھے۔ جب آپ کی پیدائش کی خبر دکان پر آپ کے والد صاحب کو دی گئی تو آپ کے پاس تمام اخراجات کے لیے کافی پیسے نہیں تھے۔ جب خبر سن کر گھر جانے لگے تو سڑک پار کر کے تھوڑا سا آگے گئے تو ان کو زمین پر سونے کا پھول گرا ہوا ملا جس کو بیچ کر انہوں نے تمام اخراجات پورے کیے۔

میں اور رانا صاحب ایک دفعہ رات کو لاہور داتا صاحب گئے۔ جب داتا صاحب پہنچے تو اس وقت رات کے ۱۲ بجے کا وقت تھا ہم دربار کے قریب پہنچے تو ایک درویش آدمی ہاتھوں میں بالکل تازہ موٹے موٹے گلاب کے پھولوں کے دو ہار لیکر آئے وہ پھول اتنے خوشبودار اور تازہ تھے کہ ان پر تازہ پانی کے قطرے تھے اور مہک عجیب قسم کی تھی۔ انہوں نے ایک ہار میرے گلے میں اور ایک ہار رانا صاحب کے گلے میں ڈال دیا اور کہا کہ میں صرف آپ کی اتنی ہی خدمت کر سکتا ہوں۔ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں

marfat.com

آپ کے لیے دربار شریف کا دروازہ کھلوا دیتا۔ فاتحہ شریف پڑھی اور جب سڑک پر آئے تو سواری کا کوئی انتظام نہ تھا۔ جب تھوڑی دیر کھڑے رہے تو میں نے کہا کہ رانا صاحب مغلپورہ تو بہت دور ہے وہاں کیسے جائیں گے؟ رانا صاحب نے کہا کہ جن کے پاس آئے ہوئے ہیں وہ سواری بھی بھیج دیں گے۔ اتنی بات کے بعد کچھ دور رکشے والا سویا ہوا تھا۔ وہ آدمی جلدی سے اٹھا اور رکشہ سٹارٹ کیا اور ہمارے پاس پہنچ گیا۔ اور ہمیں مغلپورہ چھوڑ آیا آپ نے کہا کہ رات جس کے پاس آئے تھے ان کے پاس رات کو بھیجنے کا انتظام بھی تھا۔

رانا صاحب کی یہ عادت تھی کہ جس وقت وضو ٹوٹتا فوراً وضو کر کے دو نفل وضو کے پڑھتے۔ لاہور اسٹیشن پر وضو کیا اور اپنی گھڑی ٹوٹی پر لٹکائی اور بھول گئے۔ وہاں دو نفل وضو ادا کرنے کے بعد جب گاڑی میں بیٹھے تو جو آدمی ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس سے کہا کہ آپ گھڑی مجھے دیدیں اس آدمی نے جیب سے نکال کر گھڑی دیدی۔ اور پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ لگا کہ گھڑی میرے پاس ہے رانا صاحب نے کہا کہ یہ نماز کا وقت ہے اس نے کہا کہ نہیں آپ نے کہا کہ جو آدمی بے وقت نماز پڑھ سکتا ہے اس کو یہ بھی پتہ لگ سکتا ہے کہ گھڑی کس کے پاس ہے۔

جب بلال چھوٹا سا تھا تو اللہ ہو کا ذکر اتنی زور سے کرتا تھا کہ لوگ کہتے کہ رانا صاحب یہ ابھی بچہ ہے کہیں اسکی گردن میں بل نہ پڑ جائے۔ آپ کہتے کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس کے سارے بل نکلے ہوئے ہیں۔ جب آپ رات کو باہر رہتے تو یہ تاکید فرما کر جاتے کہ میرے بعد چارپائی پر بلال کے سوا کوئی نہ لیٹا کرے اور بستر پر زیادہ سفید چادر پسند فرماتے۔

جب حاجی صاحب سرکار گھر تشریف لاتے تو وقت کے گزرنے کا احساس تک نہ ہوتا اور وقت نہایت تیزی سے گزرتا ایک شام محفل کچھ ایسے مزے کی تھی کہ کسی کو احساس تک نہ ہوا کہ وقت کیا ہو گیا ہے جب وقت دیکھا تو ۱۲ بجے سے اوپر ہو گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے ابھی واپس جانا ہے۔ گ صاحب جن کا پہلے ذکر آیا ہے، وہ سرکار کے عقیدت مند تھے، اور ڈرائیوری کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سرکار گاڑی میرے پاس ہے ہم اس پر آپ کو چھوڑ آتے ہیں۔ جب رانا صاحب اور گ صاحب حاجی صاحب سرکار چھوڑ کر واپس آ رہے تھے تو وہ دواڑھے کے درمیان گاڑی خراب ہو گئی۔ گ صاحب گاڑی ٹھیک کرنے لگے گاڑی ٹھیک کرتے وقت ایک پرزہ نیچے گر گیا اور ریت میں دب گیا۔ کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بھی نہ ملا تو رانا صاحب بس کے قریب کھڑے ہو کر نفل نیت لیے جب نفل پڑھے تو گ صاحب نے

marfat.com

آواز دی کہ رانا صاحب پرزہ مل گیا ہے آپ نے کہا کہ پرزہ ملا نہیں۔خود ڈھونڈ کر دیا ہے۔

پیر فضل شاعر بابا جی شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گدی نشین تھے آپ پنجابی کے بہت بڑے شاعر اور درویش طبع انسان تھے۔ ہر ایک سے تپاک سے ملتے۔آپ کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔رانا صاحب اکثر پیر صاحب کے گھر جاتے اور ان کے پاؤں وغیرہ دباتے۔رانا صاحب بزرگوں کا اس احترام کرتے کہ کوئی بزرگ ملتا تو اس قدر جھک جاتے کہ ہاتھ پاؤں کو جا لگتے کوئی بزرگ کہتا کہ آپ کیوں ہمیں گنہگار کرتے ہیں مگر آپ ہنس دیتے۔

آپ پیر صاحب سے کہتے کہ آپ کو فکر نہیں کرنی چاہئے۔ میں جو آپ کا بیٹا ہوں۔ایک دن رانا صاحب پیر صاحب سے ملنے گئے جب ان کے پاؤں دبانے لگے تو پیر صاحب نے کہا کہ آج میرے پاؤں چھوڑ دو میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم کیا چیز ہو۔مگر رانا صاحب نے کہا کہ آج میں نے آپ کے پاؤں نہیں چھوڑنے میں نے بھی دیکھ لیا ہے کہ آپ کا کیا مقام ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ بتاؤ کیا دیکھا ہے؟ رانا صاحب کہا کہ میں نے آپ کو بابا جی شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پالکی میں اکٹھے بیٹھا دیکھا ہے۔آپ بتائیں کہ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پیر صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ دریا اپنے پورے جوبن پر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔لوگ دونوں طرف کناروں پر کھڑے ہیں کسی میں ہمت نہیں کہ دریا پار کرے مگر جب تم دریا میں داخل ہوتے ہو تو دریا نے تم کو راستہ دے دیا ہے اور تمہارے چلنے سے زمین سے دھول اڑتی نظر آتی ہے۔

رانا صاحب کو بلال نام بہت پسند تھا آپ نے بلال کی پیدائش سے سال پہلے ہی کہہ دیا کہ میں بیٹے کا نام بلال رکھوں گا۔جب بلال کی پیدائش ہوئی تو رانا صاحب مٹھائی کا ٹوکرا چٹیاولہ شریف لے کر گئے رانا صاحب نے عرض کی سرکار لڑکا ہوا ہے بلال نام مجھے بہت پسند ہے میں نے بلال نام رکھا ہے۔سرکار نے فرمایا کہ بلال نام تو تم نے رکھ لیا ہے مگر تمہیں پتہ ہے کہ بلال کی منزلیں کتنی ہیں رانا صاحب نے کہا کہ اگر آپ کی نظر ہوئی تو وہ کٹ گزرے گا۔سرکار نے فرمایا اچھا "پھر ستے ای خیراں نے" جب بلال کے پیدا ہونے کی خبر رانا صاحب کو کویلے کے ٹال پر پہنچی تو لوگوں نے پوچھا کہ رانا صاحب آپ زیادہ خوش نہیں لگتے لوگ تو بیٹے کی خبر سن کر بہت خوش ہوتے ہیں؟ رانا صاحب نے کہا کہ خوش وہ بہت زیادہ ہوتے ہیں جن کو پتہ نہیں ہوتا۔خوش تو میں بھی بہت ہوں مگر مجھے پہلے پتہ تھا کہ بیٹا ہو گا۔ یہ کیفیت حاجی صاحب سرکار سے ملنے کے بعد ہوگئی تھی کہ آپ کو اکثر باتوں کا علم پہلے ہی ہو جاتا

marfat.com

تھا- جب عقیقے کا وقت آیا تو رانا صاحب نے دو من مٹھائی بالوشاہی بنوائی جب سرکار تشریف لاتے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت تھی- رانا صاحب نے کہا کہ سرکار غلطی ہوگئی ہے آئندہ نہیں ہوگا-اسی طرح ہوا پھر دونوں بچوں کی پیدائش پر کسی مٹھائی وغیرہ کا انتظام نہیں کیا-

فیض رسول کا نام خود حاجی صاحب سرکار نے رکھا آپ نے فرمایا بلال بہت پیارا نام ہے مگر فیض رسول نام بھی بہت پیارا ہے- جب فیض رسول کی پیدائش ہوئی تو سرکار نے ''گڑھتی'' دی ''گڑھتی'' تو آدمی شہد یا کسی میٹھی چیز کی دیتے ہیں مگر سرکار نے اسے نمک کی ''گڑھتی'' دی جب اس نے نمک کھا کر عجیب سامنہ بنایا تو سرکار نے فرمایا کہ منہ جیسا مرضی بنا مگر نماز تو پڑھنی پڑے گی- سرکار کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ فیض رسول نے ۶ سال کی عمر سے نماز پڑھنی شروع کی اور اللہ عزوجل کے کرم اور مرشد کی دعا سے اب تک پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہے-

بیٹی کا نام خدیجہ بھی حاجی صاحب سرکار نے رکھا لوگ کہتے ہیں کہ پیر و مرشد کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا بلال کی پیدائش سے پہلے سرکار نے ہمارے گھر ظہر کی جماعت کروائی تو رانا صاحب نے کہا کہ بیٹا ہوگا بیٹی خدیجہ کی دفعہ سرکار نے جماعت نہ کروائی رانا صاحب نے کہا کہ سرکار نے جماعت نہیں کروائی اس لیے بیٹی ہوگی- فیض رسول جو سب سے چھوٹا ہے، سرکار نے اس کی دفعہ بھی ظہر کی جماعت گھر پر کروائی رانا صاحب نے کہا کہ بیٹا ہوگا-

رانا صاحب کا ناراض ہونا اور سرکار کا پیار سے منانا

حاجی صاحب سرکار جب گھر تشریف لاتے تو بہت سے لوگ بھی سرکار سے فیض یاب ہونے آجاتے- ایک بار مہمان بہت زیادہ تھے اور گھریلو کام بہت زیادہ تھا اس وقت بلال بہت چھوٹا تھا ایک طرف کام زیادہ اور دوسری طرف بلال بہت رو رہا تھا مجھ کو کچھ غصہ آگیا جب حاجی صاحب چلے گئے اور رانا صاحب آئے تو میں نے بلال کو گود میں اٹھایا ہوا تھا- رانا صاحب مجھ سے بلال کو لینا چاہا میں نے بازو کو ہاتھ لگا کر کہا کہ رہنے دیں اب چپ ہوگیا ہے- یہ کہنے کی دیر تھی کہ رانا صاحب بالکل خاموش ہوگئے -ان کی یہ عادت تھی کہ جب بھی غصہ ہوتا یا کام نہ کیا ہوا تو بالکل خاموش ہو جاتے لڑتے جھگڑتے نہیں تھے -میں نے بہت منانے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوئے - ایسے میں صرف ایک یہی امید ہوتی تھی کہ صبح سرکار تشریف لائیں گے تو موڈ ٹھیک ہو جائے گا- صبح جب سرکار تشریف لائے تو میں بلال کو لیکر سرکار کے پاؤں کے قریب بیٹھ گئی- سرکار بڑے تخت پوش پر تشریف فرما تھے- اور رانا صاحب سرکار کے پاؤں اور

marfat.com

ٹانگوں کو دبا رہے تھے- ہم دونوں خاموش تھے جب سرکار نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں بول رہا تو سرکار نے مجھ سے کہا کہ کیا بات ہے میں نے کہا کہ کوئی بات نہیں پھر سرکار نے رانا صاحب سے پوچھا کہ تم بتاؤ کیا بات ہے؟ رانا صاحب نے کہا کہ اسے ہی پوچھیں- سرکار نے فوراً رانا صاحب سے اپنی ٹانگیں چھڑالیں- سرکار نے کہا تم بتاؤ میں نے کہا سرکار کل مہمان زیادہ تھے اور بلال رو رہا تھا جب آپ گئے تو رانا صاحب نے کہا کہ بلال مجھے دیدو میں نے صرف اتنا کہا کہ رہنے دیں اب سو گیا ہے- ساتھ ہی رانا صاحب بولے نہیں سرکار اس نے بہت غصے میں ہاتھ کو پیچھے کیا تھا کہ سو گیا ہے اب رہنے دیں سرکار نے کہا کہ جاؤ رانی تم کھانا بناؤ میں کھانا تیار کرنے چلی گئی سرکار نے کہا کہ بچی ہے زیادہ کام کرنے سے تھک جاتی ہے اگر کبھی غصہ آجائے تو ناراض نہیں ہوتے کہ اس طرح گھر کا ماحول خراب ہو جاتا ہے اور پھر سرکار نے جاتی دفعہ مجھے فرمایا کہ یہ درویش لوگ ہوتے ہیں کبھی جلال میں بھی آجاتے ہیں- غصہ نہیں کرتے اور جب خوش ہوتے ہیں تو بہت پیار کرتے ہیں کسی بات کا برا نہیں مناتے- جب سرکار سمجھا بجھا کر واپس گئے تو رانا صاحب سر کو نیچے کر کے بیٹھے ہوئے تھے- میں نے پوچھا کہ اب کیا ہے تو سر کو اونچا کیا آنکھوں میں آنسو تھے کہنے لگے آج سرکار نے مجھ سے اپنی ٹانگ چھڑالی ہے کل کو اگر اپنا آپ بھی چھڑالیا تو میرا کیا بنے گا؟ میں تو کہیں کا بھی نہیں رہوں گا- اور کہا کہ اب جب تک سرکار ۷ دن تک متواتر نہیں آئیں گے میں چڑیا ولہ شریف نہیں جاؤں گا- یہ باتیں رانا صاحب اس وقت کر رہے تھے جبکہ سرکار پاک چلے گئے تھے مگر پیار کی انتہا دیکھیں کہ پھر ۷ روز متواتر سرکار سورج چڑھتے وقت گجرات، گھر تشریف لاتے اور پھر دونوں کام وغیرہ کے سلسلے میں چلے جاتے اور جب ۷ دن پورے ہو گئے تو سرکار نے فرمایا لو جی میں نے تو ۷ دن کا پھیرا پورا کر دیا ہے اب کل سے تمہاری باری ہے-

رانا صاحب جب بھی سرکار کے پاس چڑیا ولہ شریف جاتے کھانا ضرور لے کر جاتے تھے برسات کے دنوں میں بھمبر نالہ خوب پانی سے بھرا ہوا ہوتا تھا بسیں دونوں کناروں پر زیادہ دیر کھڑی رہتی تھیں ایک دفعہ رانا صاحب، سرکار کے لیے کھانا لیکر گئے تو دواڑا پانی سے بھرا ہوا تھا آپ نے ہانڈی سر پر رکھی اور پانی میں داخل ہو گئے- لوگوں نے کہا کہ پانی بہت زیادہ ہے آپ انتظار کر لیں آپ نے لوگوں سے کہا کہ مرشد کی طرف جا رہا ہوں ڈوب نہیں سکتا- ادھر چڑیا ولہ شریف میں حاجی صاحب سرکار مستریوں کو کہہ رہے ہوتے کہ آ جاؤ کھانا کھا لو دال پکی ہوئی ہے- مستری زیادہ توجہ نہ دیتے- آپ کہتے کہ اچھا دال نہیں کھانی تو پھر تھوڑی دیر بعد ٹھہر جاؤ رانا گوشت لیکر آ رہا ہے- اکثر یہ ہوتا کہ رانا صاحب گجرات

marfat.com

سے چلتے تو سرکار کو پتہ چل جاتا کہ میرا رانا آ رہا ہے- رانا صاحب اور سرکار کا اس طرح رابطہ تھا کہ جس طرح دونوں نے ایک تار کو پکڑا ہوا ہے فوراً پتہ چل جاتا کہ سرکار کہاں ہیں اور رانا صاحب کہاں-

سرکار کو ساگ، مولی بہت پسند تھی۔ اکثر رانا صاحب ساگ اور مولی کا سالن پکوا کر لے جاتے تھے- سرکار دودھ دہی کی لسی بہت پسند فرماتے تھے ایک دفعہ جڑیاولہ شریف میں سرکار نے رانا صاحب کو فرمایا کہ دودھ دہی لسی اچھی ہوتی ہے پھر عاشقوں کا حال دیکھیں کہ رانا صاحب صبح صبح لسی بنوا کر لے جاتے مگر اتنی تیز جاتے کہ گجرات سے رکھی ہوئی برف جڑیاولہ شریف تک پگھلتی ہی نہیں تھی- رانا صاحب کہتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لسی لیکر جاؤں اور راستے میں گرم ہو جائے-

رانا صاحب سرکار کے متعلق فرماتے تھے کہ ایک وقت سرکار پر ایسا آنا ہے کہ آپ کی طبیعت بہت جلالی ہو جانی ہے آپ کے پاس ہر کسی نے جانے سے ڈرنا ہے بہت عقیدت مند چھوڑ دیں گے- جلال کا ایسا عالم ہوگا کہ ہر آدمی سرکار سے بات کرنے سے ڈرے گا- اس وقت سرکار پر مجذوبیت کا عالم ہوگا- ابھی مسجد زیر تعمیر تھی جب رانا صاحب نے وفات پائی اس وقت مسجد کے مینار کی دوسری منزل کا کام شروع تھا سرکار نے وہی کام ختم کر دیا- رانا صاحب کہا کرتے تھے کہ مسجد ایسی بنے گی کہ لوگ دور دور سے دیکھنے آئیں گے- اور اپنی گاڑیوں کو آتے جاتے روک کر مسجد کی زیارت کیا کریں گے-

حاجی صاحب کے دربار کے متعلق کہتے ہیں کہ دربار اتنا شاندار بنے گا کہ لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ دربار میں اتنا سکون اور مستی ہوگی کہ لوگ بیٹھ کر سکون حاصل کیا کریں گے-

راوی بیگم رانا صاحب:- شادی کے بعد جب میں نے سسرال کے گھر میں قدم رکھا تو میں نے گھر میں دیکھا کہ دروازے کے ساتھ ہی ایک کھمبا ہے جس کی تاریں چاروں طرف جا رہی ہیں مگر جب صبح میں نے دیکھا تو وہ کھمبا غائب تھا- چند دنوں کے بعد میں نے رانا صاحب سے پوچھا کہ میں نے جب گھر میں قدم رکھا تھا تو ادھر دروازے کے پاس ایک کھمبا دیکھا تھا- اس وقت میں نے سوچا کہ شاید بجلی ادھر سے گزری ہے- اسی لیے کھمبا ادھر لگا ہوا ہے مگر اب نہیں ہے تو رانا صاحب نے کہا کہ تم اپنے گھر جب رہتی تھیں تو کسی دربار پر جاتی تھی تو میں نے کہا ہاں وہاں بابا شمس رحمۃ اللہ علیہ کا دربار ہے وہاں اکثر جاتی تھی تو رانا صاحب نے کہا یہ رشتہ انہوں نے اور بابا جی شاہ دولہ صاحب نے کروایا ہے-

رانا صاحب کی اکثر یہ عادت تھی کہ بدھ کی رات کو بابا جی شاہ دولہ کی چادر مبارک بناتے تھے اور جمعرات کو پیش کرتے تھے- ایک دن کام کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے ہم نے سوچا کہ رات کو دیر سے

marfat.com

آئیں گے اس لیے میں اور میری بھانجی نے چادر بنا ڈالی۔ جب رانا صاحب آئے تو ہم نے کہا کہ چادر مبارک ہم نے بنا دی ہے تو آپ نے کہا کہ چادر شریف کدھر ہے؟ جب چادر دکھائی تو چادر کے درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئے ہم حیران و پریشان ہو گئے پھر رانا صاحب نے کہا کہ تم نے یہ چادر بغیر اجازت کے بنائی تھی اس لیے ٹوٹ گئی ہے اب میں اجازت دیتا ہوں اب تم دونوں چادر بناو۔ پھر ہم نے چادر بنائی اور رانا صاحب نے صبح بابا جی کے حضور جا کر پیش کی۔

رانا صاحب کی یہ عادت تھی کہ جب بھی سرکار کے پاس جڑیاولہ شریف جاتے تو اپنی جیب کے سارے پیسے نکالتے اور سرکار کے سامنے پیش کرتے اگر سرکار نے لینے ہوتے تو لے لیتے یا پیسوں کو ہاتھ لگا دیتے تو رانا صاحب ان کو جیب میں ڈال لیتے - سرکار فرماتے کہ جب تک میں تمہارے پیسوں کو ہاتھ نہ لگا دوں تم کو تب تک چین نہیں آتا - ایک دفعہ سرکار نے جلدی اجازت دے دی اور رانا صاحب گجرات چلے آئے جب گجرات خیال آیا کہ میں نے تو آج سرکار کے سامنے پیسے پیش نہیں کئے اس خیال کے ساتھ جب جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب کٹ گئی ہوئی تھی - آپ بہت خوش ہوئے کہ اچھا ہے جن پیسوں کو سرکار کا ہاتھ نہیں لگا مجھے ان پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

ایک دفعہ رانا صاحب ملتان کاروبار کے سلسلے میں گئے آپ کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی شہر میں جاتے اگر وہاں کسی بزرگ کی خدمت میں حاضری دینی ہوتی تو جھاڑو وغیرہ گھر سے لے کر جاتے تھے - ملتان ہوٹل میں ٹھہرے تو حکم ہوا کہ ننگے پاؤں بابا جی شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضر ہوں - جب آپ وہاں گئے تو آپ نے جھاڑو وغیرہ دیا جب خاک شفاء اکٹھی ہوئی اور کچھ اور چیزیں عطا ہوئیں۔ تو حکم ہوا کہ اس کو ضائع نہیں کرنا اس کو سنبھال کر رکھنا ہے - رانا صاحب نے یہ کہہ رکھا تھا کہ یہ چیز بہت قیمتی ہے اس کی ہر طرح سے حفاظت کرنی ہے -

رانا صاحب اپنے ٹال پر بیٹھے ہوئے تھے اور سرکار کی باتیں کر رہے تھے ایک آدمی آیا اور وہ بہت پریشان تھا - آپ نے پریشانی کی وجہ پوچھی اس نے کہا مجھ پر ایک کیس بنا ہوا ہے اور ختم ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی - آپ نے کہا کہ تمہارے پیر ہیں؟ اس نے کہا کہ پیر تو زندہ نہیں ہیں اور میں نے کبھی ان کے پاس جا کر حاضری بھی نہیں دی - آپ نے کہا کہ جا کر اپنے پیر خانے حاضری دو اور وعدہ کرو کہ آئندہ کبھی حاضری میں کوتاہی نہیں ہوگی - آپ کا مرشد پاک کے بارے میں ایسا عقیدہ تھا کہ آپ مرشد کی یاد کے بغیر سانس لینا بھی گناہ سمجھتے تھے - جب وہ آدمی اپنے پیر خانے سے ہو کر گیا تو جاتے ہی کیس سے بری

marfat.com

ہوگیا-وہ رانا صاحب کے پاس نعرہ مارتا ہوا آیا مگر رانا صاحب نے کہا کہ یہ کام تمہارے پیر نے کیا ہے اس لیے یہ سب نعرے ادھر جا کر مارو-

راناصاحب کے آخری ایام

راوی بیگم راناصاحب :- راناصاحب اکثر فرمایا کرتے-

موت آوے تے وضو وچ آوے
موت آوے تے مرشد دی گود وچ آوے
مرشد نے آکھیا وضو نئیں چھڈنا
مرشد کلمہ پڑھاوے تے گل تاں بندی اے
سرکار دیاں جوتیاں ہون
میری اوتھے قبر ہوئے تے گل تاں بندی اے
دن راتی انہاں دیاں یاداں وچ رہنا
سرکار جے پھیرا پا جاون تے گل تاں بندی اے
جمعے دا دن ہووے تے گل تاں بندی اے
مرے تے اس طراں ای لٹ دے

رانا صاحب کا آخری وقت جب قریب آیا تو انھوں نے خاموشی اختیار کر لی- بہت کم بولتے تھے ہروقت سرکار کے انتظار میں رہنا اور آنکھوں سے آنسو بہاتے رہنا ان کو معمول بن گیا تھا-

گلی دن آپ صبح سورج نکلنے سے پہلے ہی تشریف لے آتے تھے- صبح کا ناشتہ بھی ادھر ہی فرماتے لسی بڑے شوق سے پیتے تھے تھوڑی سی لسی بچا کر میرے لیے بھی بھیج دیتے- جب آپ تشریف لے آتے تو کافی لوگ آنا شروع ہو جاتے رانا صاحب سر نیچے کر کے بیٹھے رہتے- جب کھانے کا وقت ہوتا

marfat.com

تو رانا صاحب ایک ڈونگے میں سالن لے جا کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے جتنے بھی لوگ وہاں موجود ہوتے وہ اسی ڈونگے میں سے کھاتے پھر بھی کچھ نہ میرے لیے بچا کر رکھ لیتے۔

ان دنوں رانا صاحب پر عجیب مستی و بے خودی طاری رہتی تھی کہ بہت کم کلام کرتے لباس میں بھی تبدیلی آ گئی تھی۔ پہلے پنٹ شرٹ استعمال کرلیا کرتے تھے مگر اب شلوار قمیض استعمال کرتے تھے۔ میں کبھی پوچھتی کہ اتنی چپ کیوں؟ فرماتے چپ اچھی ہوتی ہے اک چپ تے سو سکھ۔ ہر وقت سرکار کی یاد میں رہتے۔ جب کبھی سرکار کی بات کرنی تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تو اکثر دیکھا کرتی تھی۔ جب کبھی داتا صاحب جاتے تو میں کہتی کہ ذرا جلدی آ جانا تو فرماتے ہمارا انتظار نہ کیا کر۔ ہم تو ایک مسافر اور پردیسی بندے ہیں میں نے پوچھا تو پھر میں کس کا انتظار کروں؟ فرماتے اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو پھول دیئے ہیں۔ ان کے ساتھ دل لگایا کر۔ یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے۔ میں نے کہا گاڑی چل رہی ہے جس کسی کو ٹکٹ مل گیا وہ سوار ہو گیا۔ اور سب ٹکٹوں کے انتظار میں کھڑے ہوئے اس شعر کا مصداق ہیں۔

کجھ بھرن گیاں کجھ بھر آیاں کجھ لے رکابی کھڑیاں نے

اپنے نور نظر بلال سے بڑی محبت فرماتے تھے بلال کی عمر اس وقت دو تین سال تھی لیٹتے تو سینے پر لٹا لیتے۔ رانا صاحب ان ایام میں اپنا زیادہ تر وقت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ سائیں کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر گزارتے۔ اپنے فوت ہونے سے چند دن پہلے مجھے فرمایا کہ میرے صندوق میں ۲ گٹھڑیاں بندھی ہوئی ہیں۔ میری زندگی میں ان کو مت کھولنا۔ رانا صاحب ایک دن وضو کر رہے تھے اور اپنے آپ سے کہہ رہے تھے کہ حشر کا میدان ہوگا۔ وہاں ماں کہے گی کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ بھائی کہے گا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ غرضیکہ ہر رشتہ دار اپنا اپنا رشتہ جتا رہا ہوگا۔ مگر ادھر بات کچھ اور ہی ہوگی۔

میری زندگی کے صرف ۵ سال رانا صاحب کی رفاقت میں گزرے۔

راوی حاجی الطاف:- جمعرات کی رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ایک بہت ہی خوبصورت چینی کی پلیٹ میں چانپوں کا گوشت رکھا ہوا ہے۔ ایسا لذیذ و خوش ذائقہ گوشت پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جو آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ آپ بہت جلدی میں تھے فرمانے لگے کہ یہ تم بھی کھاؤ اور زرینہ بھی کھائے بس آنکھ کھل گئی بے حد پریشان ہوا۔

صبح میں تیار ہو کر رانا صاحب کے پاس گیا مجھے پوچھنے لگے آج رات آپ نے کوئی خواب تو نہ

marfat.com

تو نہیں دیکھا میں نے کہا دیکھا ہے فرمانے لگے کیا خواب آئی ہے؟ میں نے خواب عرض کی فرمانے لگے بڑی اچھی خواب ہے- پھر فرمانے لگے کہ مجھے بھی خواب آئی ہے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیا خواب آئی ہے؟ فرمانے لگے چڑیاولہ شریف والی مسجد مین ایک بہت اونچا پہاڑ ہے اور میں اس پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں جب بہت اوپر تک چلا گیا تو حاجی صاحب نے نیچے سے آواز دی کہ رانا نیچے آ جاؤ میں نے کہا کہ سرکار نیچے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے میں نیچے کیسے آؤں؟ آپ نے فرمایا کہ اوپر سے چھلانگ لگادو میں نے چھلانگ لگادی اور آپ نے مجھے نیچے اپنے بازوؤں میں پکڑلیا-

صبح یہ خواب سنایا اور گھر والوں کو کہا کہ جلدی سے کھانا پکاؤ اور باندھ دو- ٹوپی اور تسبیح بھی ساتھ رکھنا اور ۵ بڑے خربوزے رکھ دینا - آج میں نے جلدی جانا ہے اور جلدی آنا ہے- اس لیے میں جا کر حاجی صاحب سرکار کو کھانا پہلے کھلادوں-

ان دنوں فلیٹ کا کپڑا نیا نیا چلا تھا اور ہم نے باڑا سے جا کر خریدا- رانا صاحب نے اس دن گولڈن رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا- اور زری کی چپل- میں نیلے رنگ کا جوڑا پہن کے گیا تھا- مجھے کہنے لگے کہ یہ لباس ٹھیک نہیں ہیں- آپ بھی گولڈن کا سوٹ اور زری کی چپل پہن کر آؤ- میں آپ کے کہنے پر گھر آیا -اور کپڑے تبدیل کر کے واپس رانا صاحب کے پاس آ گیا-

ہم دونوں اکٹھے چڑیاولہ شریف گئے وہاں پہنچ کر رانا صاحب لج بوکا سے پانی نکالنے لگے اور میں اپنے کام میں لگ گیا-

راوی بیگم صاحبہ:- میں آفرین ان عاشقوں پر جو موت میں بھی مزے لوٹتے ہیں- گھر سے رخصت ہوتے وقت بڑے خوش تھے-

راوی الطاف صاحب:- جمعہ کے بعد ان کی طبیعت گھبرا گئی اور مسجد میں لیٹ گئے پہلے میں نے پانی دیا- پھر میں دودھ لے کر آیا - دودھ کا ایک گھونٹ بھر کر فرمانے لگے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب کو بلائیں- اس وقت حضرت قبلہ دربار شریف میں بیٹھے دعا فرما رہے تھے پہلے ایک دو آدمیوں کو بھیجا۔ مگر ان کی جرات نہ ہوئی کہ وہ آپ کو بلاتے - آخر کار میں گیا اور عرض کیا کہ رانا صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے- حکیم فیض میراں صاحب نے دوائی دی مگر افاقہ نہ ہوا - لوگ کافی جمع ہو گئے-

راوی بیگم راناصاحب:- رانا صاحب نے اس وقت بھائی الطاف صاحب کو انگھوٹھیاں اور گھڑی اتار کر پکڑا دی اور اپنی جیب سے پیسے نکالنے کو بھی کہا - الطاف صاحب نے بادل ناخواستہ جیب

marfat.com

سے پیسے، تسبیح اور رومال نکال لیے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب آتے ہی فرمایا جلدی سے چائے بنائیں۔ پھر آپ خود ہی چائے بنانے چلے گئے۔ اور چائے میں کافی سارا نمک ڈال دیا۔

راوی الطاف صاحب:- پتہ نہیں سرکار اتنی جلدی میں کیوں ہیں۔ پتہ نہیں کیا بات ہے؟ اور رانا صاحب کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔ جو باتیں سرکار فرما رہے ہیں وہ رانا صاحب کو سمجھ آ رہی ہیں۔ اور جو رانا صاحب عرض کر رہے ہیں کہ وہ آپ کو سمجھ آ رہی ہیں۔ لیکن ہم کوئی بات نہ سمجھ سکے۔ آخری وقت قریب آیا تو رانا صاحب نے عرض کیا اجازت دیں۔ نبی پاک ﷺ کی سواری آ گئی ہے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے کلمہ کی تلقین فرمائی۔ اس وقت آپ کی گود میں رانا صاحب کا سر تھا اور آخری وقت تھا۔ رانا صاحب کی یہ سب سے بڑی خواہش تھی کہ آخری وقت مرشد کی گود میں آئے۔ جو پوری ہو رہی تھی

جب لوگ چارپائی لے کر آئے تو حضرت با چشم گریاں الطاف سے فرمانے لگے الطاف جس نے کسی کو بنایا ہوا سی کو ہی پتہ ہوتا ہے کہ کیا بنا ہوا ہے۔

راوی بیگم رانا صاحب:- میں صدقے جاؤں مرشد کی گود ہو اور مرشد کلمہ خود پڑھائے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب رانا صاحب کو لے کر گجرات تشریف لے آئے میرے دل میں کافی دنوں سے یہ خیال تھا کہ کوئی حادثہ ہونے والا ہے دل میں خیال آیا کہ آپ جمعہ کے دن تو کبھی گجرات تشریف نہیں لائے۔ آج کیا بات ہے؟

آپ جلدی میں دروازہ بند کر کے اندر تشریف لے آئے میں بھی ڈرتی ہوئی حاضر خدمت ہوئی۔ اور عرض کی کہ سرکار خیر تو ہے۔ آپ فرمانے لگے بچہ اپنی منزل میں ہے۔ پھر ڈاکٹر کو بلایا۔ میں نے عرض کیا کہ سرکار اگر رانا صاحب کو دل کی تکلیف ہے تو ان کو اندر لے آئیں ہو سکتا ہے پنکھے کی ہوا سے دل ٹھیک ہو جائے گا۔ فرمانے لگے نہیں بچیا وہ اپنی منزل میں ہیں۔ میں نے سر سجدہ میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنی شروع کیں مگر مجھے کیا خبر تھی کہ یہ میلہ اب ختم ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب چارپائی پر بیٹھے انسو بہاتے رہے اور میں بھی آپ کے قدموں پر سر رکھ کر روتی رہی میں سوچتی رہی کہ پہلے تو رانا صاحب مجھے اشارہ کرتے تھے کہ حضرت صاحب کے قدم پکڑ لے اور سرکار مجھے ایسا نہ کرنے دیتے۔ آج میں اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھتی ہوں اور آپ مجھے کچھ نہیں کہتے بس روتے ہی جاتے ہیں۔

marfat.com

ایک عورت جو کہ رانا صاحب کی منہ بولی ماں بنی ہوئی تھی آپ نے ان کو جلدی بلالانے کے لیے فرمایا اور فرمایا کہ بیٹی! رانا صاحب تو اپنے رب عزوجل کے پاس جا چکا ہے۔ بس پھر تو مجھے ہوش نہ رہا۔

رانا صاحب اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے جس کی پشت پر حضور غوث پاک اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک نہ ہو وہ ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ اپنی زندگی میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بعض زندگی کے بعد۔ اور مجھے زندگی میں ہی انہوں نے روحانی طور پر مہر دکھا دی ہوئی تھی۔ جب رانا صاحب کی چارپائی اندر لائی گئی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب رانا صاحب کے پاس کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ بڑی مشکل سے لوگ آپ کو اٹھا کر باہر طرف لے گئے آپ بار بار فرماتے جس نے بنایا ہو پتہ اس کو ہوتا ہے میں نے رانا کو بنایا تھا۔ پتہ مجھے ہے۔ پھر رات کو آپ چڑیا ولہ شریف تشریف لے گئے۔

غسل

حضرت قبلہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ غسل میں خود دوں گا۔ مگر ہمارے گھریلو حالات اس طرح کے تھے کہ ہمیں یہ خیال ستانے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو تکلیف پہنچے۔ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

پانچ آدمیوں نے غسل دیا اور انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ رانا صاحب کی پشت پر مہر ولایت لگی ہوئی تھی۔ رانا صاحب کی چارپائی اٹھائی گئی۔ تو قبلہ حاجی صاحب چارپائی کو سب سے پہلے دربار حضرت بابا شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لے کر گئے۔ وہاں موجود تمام افراد نے بڑے تحفے پیش کیے۔ کسی نے چادر کسی نے پھول دیئے، تب وہاں سے حضرت بابا شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ کا عاشق رخصت ہوا۔ جب عاشق وہاں سے چلا تو اس انداز سے کہ روح و دل کی گہرائیوں میں عجیب سوز و کیف اترتا چلا گیا اور نامعلوم خوشبو سے ماحول معطر ہو گیا۔ جنازہ میں ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ اپنے تینوں گھٹ رووں گے تے رووں گے دلاں دے جانی۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب اپنے مرید باصفا کی وفات پر اتنا روئے کہ سب کو رلا دیا۔ جب جنازہ کا وقت قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جنازہ میں خود پڑھاؤں گا

رانا صاحب کی یہ خواہش تھی کہ میری موت آئے تو چڑیا ولہ شریف میں آئے اور میری قبر بنے تو چڑیا ولہ شریف میں بنے۔ قبر وہاں ہو جہاں حضرت صاحب کے جوڑے ہوتے ہیں۔ رانا صاحب فرمایا

marfat.com

کرتے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے تو میں اپنی وصیت لکھوں گا اور اگر نہ لکھ سکا تو زرینہ! تم میری اس وصیت پر عمل کروا دینا- اب چونکہ حضرت صاحب خود موجود تھے اس لیے خیال کیا کہ آپ جو کریں گے وہی سب سے بہتر ہوگا- اور اگر حضرت قبلہ حاجی صاحب پردہ فرما چکے ہوتے تو میں رانا صاحب کی وصیت پر حرف بہ حرف عمل کرتی لیکن اب وہ حالات ہی نہیں تھے-

راناصاحب کی آخری آرام گاہ

حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ترہنگاں والے قبرستان گجرات میں ان کی آخری آرام گاہ بنانا بہتر خیال کی- آپ نے خود جا کر قبر کی جگہ دیکھی اور فرمایا کہ یہاں میں اپنے بیٹے کی قبر بناؤں گا- جب چارپائی قبر کے قریب پہنچی تو اس قدر درود پاک اور کلمہ شریف کے ذکر کی کثرت تھی کہ کانوں کو اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا ایسے لگتا تھا کہ جیسے کوئی چیز پھٹ چلی ہے- آپ نے اپنے دست مبارک سے رانا صاحب کو قبر میں اتارا- جب آپ رانا صاحب کو دفنا کر واپس آئے تو آپ کی حالت ایسے تھی جیسے بے ہوشی کے عالم میں ہوں- آپ نے اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتاری- پھر بھائی الطاف صاحب نے تھوڑا سا تیل ڈال کر سر کی مالش کی-

ایک آدمی جو رانا صاحب کو غسل دینے والوں میں سے تھا اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ہم رانا صاحب کو قبر میں اتار رہے ہیں ہم کلمہ شریف کا ذکر کر رہے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اور زور سے ذکر کریں- اس طرح ہم کیا دیکھتے ہیں کہ رانا صاحب آسمان کی بلندیوں کی طرف چلے گئے ہیں-

رانا صاحب کا مزار مبارک ۴۰ دن کے اندر اندر تیار ہو گیا-

راناصاحب کی رسم سونم کے بارے میں

راوی حاجی الطاف:- رانا صاحب کے ختم قل شریف کے دن میں حضرت کے ساتھ گیا تھا اس دن آپ نے بے حساب پھل خریدا اور آپ بار بار فرماتے آج میرے رانا صاحب کا ختم ہے- یہ کبھی اولاد کو ماں باپ کا کرنا پڑتا ہے اور کبھی ماں باپ کو اولاد کا کرنا پڑتا ہے-

تین جگہ ختم شریف ہوا- ٹال پر، گھر پر اور قبر پر- رانا صاحب کے ایک منہ بولے بھائی مدینہ پاک رہتے تھے- وہاں سے انہوں نے خط کے ذریعے تعزیت کی اور یہ شعر بھیجے-

marfat.com

حاجی رحمت دیاں اکھیاں دا تارا شفیع
دولھا دریائی دا دولارا شفیع
او شیدائے غوث الوری دوستو!
کملی والے ﷺ نوں لگدا اے پیارا شفیع
توبہ کیتی اے جس نے جوانی دے وچ
ہے بلال دا اوہ ابو پیارا شفیع
اوہ غریباں دا حامی تے آسرا
اوہ دکھیاں دے دل دا سہارا شفیع
مسجد چڑیاولے دی جمعے دا اوہ دن
پیر دے قدماں تے سر تمہارا شفیع
لاریب مرد مومن دی موت مر گیا
کلمہ پڑھ کے اوہ جنت سدھارا شفیع
مردے دم کیتے سارے ای نیکی دے کم
خوش بخت کرماں والا سہارا شفیع
دیکھو چھپ گیا رانا ایں زیر زمیں
اوہ جواناں تھیں وکھرا پیارا شفیع
کیویں اجڑے اسیں ایہہ رب جاندا
شالا اجڑے ناں کوئی کرماں مارا شفیع
اڈی جلدی توں ساتھوں ہونویں جدا
ایہہ رحمت نوں کدی گوارا شفیع
رس ٹریوں تاں ہوئی قیامت بپا
تکیا ہوسی توں وی نظارا شفیع
ناں دتا کوئی دلا سا ناں توں مونہوں بولیا
کردا رہیا ایہہ بلال کسکارا شفیع

marfat.com

دیکھاں معصوم بچیاں دی صورت کدے
دل ہو جاوے پارا پارا شفیع
سن کے ایہناں یتیماں دیاں زاریاں
میرے سینے تے چل دا اے آرا شفیع
گھڑی گھڑی پچھے ایہہ بلال دسو ناں
اوہ کتھے گیا ابو ہمارا شفیع
دس کی اوہنوں دساں تے ہائے کی کراں
میرے ورگاناں کوئی دکھیارا شفیع
وچ قبراں دے جا لمی تان سوں گیا
توں کھلار گئیوں ایڈا کھلارا شفیع
تیرا سہرا پڑھاں کہ میں ماتم کراں
ہائے ہائے کتھے اج اوہ پیاراشفیع
کدے پھیراں توں کدے مکھڑادکھا
کدے لے سارساڈی خدارا شفیع
کی ویکھی آخطاکیوں ہوئیوں جدا
کیوں کر گئیوں ساتھوں کناراشفیع
اج زرینہ دا جو حال دساں کی اے مجال
کتھے میری زبان نوں ایہہ یاراشفیع
ہستی پہلاں ایں محروم ماں باپ تھیں
اج توں وی کر گئیوں بے سہارا شفیع
سڑ جاندے نے بھاگ جاں اجڑے سہاگ
اجڑ جاندا گھر بار ایہہ سارا شفیع
اسیں رہ گئے اکلے دکھ پے گئے نے پلے
دس کیویں ہوسی ساڈا گزاراشفیع

marfat.com

کدے یار دلدار جو چنگے نے سب
رہ گیا ایہہ لطیف نکارا شفیع

کیتے ترلے میں تیرے گھتے ہاڑے لکھاں
میرا چلیا ناں کوئی وی چارا شفیع

مڑ آویں گا کد اپنی گل دس جا
سانوں لا جا توں کوئی تے لارا شفیع

کدوں ہون ملاقاتاں ایہہ لمیاں نے واٹاں
دن حشر میلے ہوسن دوبارا شفیع

اساں آونا تیرے کول وار و وار بیلیا
وچ رہیا ایہہ کوچ دا نقارا شفیع

اوتھے یار ناں کوئی بیلی انھیری قبر اکیلی
کی کرے گا لطیف بے چارا شفیع

طیبہ پاک تھیں میں بھیجے نے لکھاں سلام
ہووے مقبول ہدیہ ہمارا شفیع

کملی والے دے در تے میں منگاں دعا
ملے جنت تھیں تینوں مقام اعلی

کرے لطیف تجھ پہ وہ رب لطیف
ہو محمد ﷺ پیارا تمہارا شفیع

(احقر الانام:-محمد عبداللطیف قادری مدینہ منورہ)

حضرت قبلہ حاجی صاحب یہ نے شعر سنے تو آپ نے نوٹوں کے ڈھیر لگا دیئے-لوگ بڑے حیران رہ گئے کہ یہ نوٹ کدھر سے آ رہے ہیں اور کون دے رہا ہے فرمانے لگے میرے رانا کا ختم ہے -نعت خوانوں کو خوش کر کے بھیجنا ہے- یہ سب پیار کی نشانیاں تھیں یہ کسی شہنشاہ کے رنگ تھے-

آپ نے قبر کے ارد گرد دائرہ بنا دیا اور کھڑی شریف سے کپڑ الا کر قبر پر ڈال دیا اور فرمایا کہ میرا بچہ کبھی ننگے سر نہیں رہا- آپ نے ۴۰ دن قیام فرمایا اور انہی دنوں کے اندر دربار تعمیر کروا دیا اور پھر ختم

marfat.com

دلوایا- آپ فرماتے تھے کہ ایک دن میں چڑیاولہ شریف جا کر لیٹا تو رانا صاحب عرض کرنے لگا کہ حضور تھک تو نہیں گئے- فرمانے لگے میں نے کہا کہ یہ کام تمہارا تھا اور کروا مجھ سے رہے ہو اور پھر کہتے ہو کہ تھک تو نہیں گئے- یہ پہلی مثال تھی کہ مرشد پاک نے مرید صادق کا روضہ بنایا- آپ نے دربار کے ساتھ مسجد بھی تعمیر کروائی- مورخہ ۲۶-۰۷-۷۶ کو مسجد کی تکمیل پر رات کو محفل شبینہ کروائی اور کئی من مٹھائی تقسیم کی- جنہوں نے محفل شبینہ میں شرکت کی ان کو کپڑے بھی عنائت فرمائے-

احوال بعد از وصال رانا صاحب

رانا صاحب کی وفات کے بعد حاجی صاحب سرکار بہت چپ چاپ رہنے لگے تھے آنسو بہاتے رہتے اور لوگوں سے بہت کم بات کرتے تھے- جو کوئی بات کرتا تو کبیدہ خاطر ہو جاتے اکثر سرکار پر روتے روتے غشی کی حالت طاری ہو جاتی- لوگ آتے تو سرکار فرماتے کہ میرے پاس کیا لینے آئے ہو اس کے پاس جاؤ مجھ سے تو وہ سب کچھ لوٹ کر لے گیا ہے اب بھی اکثر لوگ گواہ ہیں کہ سرکار یہ الفاظ فرماتے تھے-

رانا صاحب نے سرکار کے عشق میں اپنی نماز نیتی اور پھر قضا کی نہیں ”لگیاں توڑ نبھا کے چھڈیاں“ رانا صاحب کی وفات کے کئی سال بعد سرکار کی حالت سنبھلی- مگر آخری سانس تک رانا صاحب کو ہمیشہ یاد کرتے رہتے تھے-

وصال سے ایک جمعہ پہلے میں حاجی صاحب سرکار کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ رانا صاحب کی باتیں کرنے لگے- میرے آنسو نکل آئے سرکار پہلے ہی رو رہے تھے- آپ کہنے لگے کہ تم نہ روؤ میں جو رو رہا ہوں ”رانا میرا بڑا چنگا سی آپے نہیں سی کھاندا مینوں کھواندا سی“ یہ الفاظ آپ کہ رہے تھے کہ لالہ عنایت آ گئے اور کہنے لگے رانا! آپ کو بھولے بھی کیسے کہ انہوں نے بھی تو کبھی کوئی چیز ٹھنڈی نہیں ہونے دی تھی-

راوی بیگم رانا صاحب:- عدت پوری کرنے کے بعد میں چڑیاولہ شریف سرکار کے پاس

marfat.com

گئی سرکار کے ماننے والے بھی کافی تھے ہم نے گجرات سے دیگ پکوائی اور سرکار کے ماننے والے تھے ان کے پاس بس تھی سب ہم بس میں گئے- رانا صاحب کی وفات کی وجہ سے ان دنوں سرکار کی طبیعت نہایت خراب رہتی تھی اکثر بے ہوشی کی کیفیت ہو جاتی تھی- جب چڑیاولہ شریف پہنچے تو سرکار اپنے حجرے میں لیٹے ہوئے تھے جب سرکار نے دیکھا تو لیٹے ہی پوچھا کہ خیر سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ سرکار آپ سے غوثیہ ختم کی اجازت لینی ہے- عدت پوری ہوئی ہے اس لیے ختم شریف پڑھنا ہے- سرکار نے کہا کہ آج میرے رانا کا ختم ہے جاؤ دربار جا کر ختم شریف پڑھو- آج غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی آئیں گے- آج داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آئیں گے- آج بابا جی شاہد ولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آئیں گے آج جو کوئی جو مانگے گا وہ سب اس کو ملے گا- ہم نے ختم شریف پڑھا ساری دیگ تقسیم کرتے کرتے ہم تھک گئے مگر چاول ختم نہ ہوئے ہم نے سارے چاول ایک بہت بڑے پتیلے میں ڈال کر وہاں رکھ دیئے واپسی پر سرکار نے مسجد سے ایک کیتلی چائے کی بھیجی وہ پوری بس نے پی مگر چائے اس میں سے ختم نہ ہوئی-

رانا صاحب کی وفات کے بعد سرکار نے کہا کہ بچیا یہ دنیا ایک باغ ہے اللہ نے تم کو باغ کے ساتھ پھول دیئے ہیں بیٹے بھی ہیں بیٹی بھی ہے- وقت صرف اتنا ہے کہ اس دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا- بچیا اللہ عزوجل نے تم کو وقت دیا ہے تم بہت خوش نصیب ہو سارا وقت اسکی یاد میں گزارو- درود شریف کا کثرت سے ذکر کرو گھر سے بے وضو کبھی نہ نکلنا- اللہ عزوجل کبھی کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا- یہ سب سرکار کی دعائیں ہیں کہ آج کسی چیز کی کمی نہیں جو بھی کوئی پریشانی ہوتی ہے وہ سرکار کی برکت سے فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے-

marfat.com

باب نہم

(1) حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ

(2) بابا شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(3) سائیں گلاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ

راوی اخلاص خان ولد نواب خان:- آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشد پاک شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں- میں جو کچھ لایا ہوں شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ سے لایا ہوں-

آپ فرمایا کرتے تھے حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے-

ان کی بارات ۱۲ سال پانی میں رہی- اور حضرت خضر علیہ السلام نے ان کی ۱۲ سال دعوت کی ان کی والدہ صاحبہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی- اور دعا کے لیے عرض کی آپ نے عرض کی آپ نے دعا فرمائی- حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام براتیوں سمیت باہر تشریف لے آئے آپ کی مائی صاحبہ بے حد خوش ہوئیں- آپ نے مزید فرمایا کہ حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی زندگی ۸۵ سال تھی حضور غوث پاک کی دعا سے ۵۰۰ سال کا اضافہ ہوگیا- اس طرح آپ نے ۵۸۵ سال عمر پائی-

راوی چوہدری محمد یوسف:- ۱۹۵۵ء میں آپ نے فرمایا کہ شاہدولہ کو ۴۵۰ سال گزرے ہیں دنیا سے پردہ کئے ہوئے-

راوی چوہدری محمد حسین (سب انسپکٹر پولیس):- آپ نے فرمایا کہ شاہدولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی ہیں- بغداد کے درمیان سے دریا گزرتا تھا آج کل دریائے دجلہ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے امراء کے محل اس دریا کے کنارے پر واقع ہیں لوگوں نے کنارے کے ساتھ ساتھ کشتیاں باندھ رکھی ہیں- ان دنوں یہ بغداد کے قریب سے گزرتا تھا اور شاہدولہ صاحب اپنے والدین کے ساتھ ایک چھوٹی سی بستی میں رہتے تھے- جب ان کی بارات گئی تو جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ بارات میں شامل نہ ہوئے- آپ کی بارات دریا سے پار ایک گاؤں جانا تھی شادی ہوگئی اور رخصتی بھی ہوگئی آپ کشتی میں سوار دلہن کی ڈولی کے ہمراہ واپس آرہے تھے کہ عین وسط میں آکر وہ کشتی یعنی بارات غائب ہوگئی- مائی صاحبہ ادھر جنگل میں پھر پھر کر بے حال ہوگئیں

-

ایک دن خیال آیا کہ چلو حضور غوث الاعظم کے پاس چلیں- ان دنوں دریا اپنا راستہ تبدیل کر چکا تھا- مگر مائی صاحبہ کو اس جگہ کا علم تھا- جہاں بارات ڈوب گئی تھی- آپ غوث الاعظم کے دربار حاضر

marfat.com

ہوئیں-آپ نے عرض کی کہ کرم فرمائیں -مہربانی فرمائیں اور بارات کا پتہ بتائیں-آپ مائی صاحبہ کو ساتھ لے کر اس جگہ آئے جہاں پر بارات ڈوبی تھی-آپ نے ادھر کھڑے ہو کر آواز دی تو تمام آبی مخلوقات باہر آ گئیں-انہوں نے اپنی زبان میں غوث الاعظم کو عرض کی کہ ہم نے آپ کی بارات کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی-وہ تو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے پاس دعوتیں کھاتے رہے ہیں-پھر آپ نے آواز دی تو کشتی باہر آ گئی-جب شاہ دولہ صاحب باہر تشریف لائے تو غوث پاک نے آپ کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ دولہا کیسے ہو؟ بارہ سال دعوتیں کھاتے رہے ہو-پھر آپ نے فرمایا تم مشرق کے ملکوں میں چلے جاؤ اور دین اسلام کی خدمت کرو-

جو جو چیز کھڑاتی آہی بڈھی سبھ سنبھالی
واہ محمد حضرت قادر قدرت عجب دکھالی

marfat.com

خواجہ شمس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

راوی مستری محمد حسین :- خواجہ صاحب گجرات کے رہنے والے تھے -فرماتے ہیں ایک دن لکڑی چیر رہا تھا کہا یک سکھ نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی میں نے کلہاڑا مارا اور اس کو قتل کر دیا -۱۴ سال کی سزا ہوئی -جس جیل میں رہا اس میں ذکر الہی عزوجل کرتا رہا -جب رہا ہوا تو سیدھا شاہدولہ صاحب آیا اس وقت دربار شریف بن رہا تھا -وہاں چونا چکی میں پیتا اور مستریوں کے ساتھ مزدوری کرتا تھا

ایک دن فرمانے لگے میرا ایک بھائی تھا اور گجرات مسجد گلزار مدینہ کے نزدیک ہم رہتے تھے -میرے بھائی نے مجھے کہا کہ چل مجھے منڈی بہاؤالدین چھوڑ کے آ -میرے پاس ایک گدھا تھا میں نے سامان اس پر لاد کر منڈی بہاؤالدین کی راہ لی اور وہاں پہنچ کر سامان اتارا اور واپس ہوا -واپس آ رہا تھا کہ راستے میں لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے -انہوں نے عرض کی اے درویش! ہمارے گھر چلیں جب میں ان کے گھر گیا وہاں دو سال کا ایک بچہ قریب المرگ تھا انہوں نے عرض کیا کہ اے درویش! ہم کل سے اس بچے کی حالت دیکھ کر ملول و رنجیدہ تھے آپ کی آواز اس کے کانوں میں پڑنے سے اس نے آنکھیں کھول دیں -آپ دعا فرمائیں -خواجہ صاحب فرمانے لگے کہ ہوسکتا ہے بچہ میرے دعا کرنے سے فوت ہو جائے -انہوں نے اصرار کیا -تو خواجہ صاحب نے فرمایا -آپ بھی میرے ساتھ دعا مانگیں -دعا مانگی تو بچہ صحت

marfat.com

یاب اور تندرست ہو گیا - انہوں نے خواجہ صاحب کو قمیض کا کپڑا تحفتاً دیا -

ایک درزی تلاش کیا - اس نے پوچھا آپ کے پاس مزدوری ہے - میں نے کہا نہیں اس وقت ٦ آنے مزدوری تھی - میں نے کپڑا دے دیا اور خود مزدوری کر کے ٦ آنے لایا - اس کو دیکر قمیض لے کر پہن لی - اور گجرات آ گیا تو وہاں جی نہ لگا - وہاں سے کوچ کیا - اور چڑیا ولہ شریف آ گیا وہاں مستری محمد حسین صاحب کے پاس بیٹھا - مستری صاحب نے چائے پلائی کہنے لگے میں نے بھی ادھر رہنا ہے مستری حسین صاحب ان کو حاجی صاحب کے پاس لے گئے اور عرض کی کہ حاجی صاحب ایک سنگھی بھی آ گیا - سرکار نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں کدھر سے آئے ہیں اور کدھر کا خیال ہے؟ خواجہ صاحب نے عرض کی کہ میں تو سنگھ کی تلاش میں تھا اب وہ مل گیا ہے - میں آپ کے ماتحت خدمت کروں گا - خواجہ صاحب بڑے عبادت گزار بندے تھے -

سرکار نے خواجہ صاحب کو فرمایا اس علاقہ میں پانی کی کمی ہے آپ پانی بھرا کریں - پھر فرمایا چڑیاولہ گاؤں جا کر لسی روٹیاں وغیرہ لایا کریں خواجہ صاحب کندھے پر برتن چاٹی رکھ کر آواز لگاتے مائیو بہنو! لسی دودہاں سے لاکر مسافروں کو کھلاتے - کچھ مدت خواجہ صاحب یہ ڈیوٹی دیتے رہے -

ایک دفعہ مسجد کے کنواں کا پانی ختم ہو گیا - سرکار نے خواجہ صاحب کو فرمایا کہ خواجہ صاحب پانی لائیں - خواجہ صاحب چڑیاولہ گاؤں گئے پانی کے لیے اعلان کیا سب لوگ پانی بھرے برتن لے کر آ گئے پانی اتنا آ گیا کہ ضرورت سے بڑھ گیا - اور پھر پانی کنواں میں ڈالنا شروع کر دیا اور وہ بھی بھر گیا - ایک دن تینوں بیٹھے تھے کہ سرکار نے فرمایا کہ روز روز تو چڑیاولہ شریف گاؤں سے پانی لانا مشکل ہے محمد حسین آپ کے صحن میں کنواں نکالتے ہیں - رات ہی رات ہم نے ٨ ہاتھ کنواں کھود دیا - اور صبح مزدور بلائے اور ٣٠ ہاتھ کنواں نکالا - ١٥ دن میں مستری غلام حسین آف سلاواں نے کنواں اور کوٹھی بنا دی - اور کنواں تیار ہو گیا - سرکار نے فرمایا کہ جتنے لوگ آپ ادھر آباد ہیں اس کنواں سے پانی لیا کریں دو تین سال جتنی دیر پانی کی تکلیف رہی میرے والے کنواں سے پانی بھرتے رہے -

خواجہ صاحب جب اذان دیتے تو ان الفاظ کی تشریح فرماتے - رمضان المبارک کا پہلا روزہ تھا - کہ خواجہ صاحب نے آذان دی اور تشریح فرماتے رہے - اور جماعت کھڑی ہو گئی - امام ابھی پہلی رکعت میں تھا کہ خواجہ صاحب اوپر والی منزل سے صحن میں گر پڑے - میں (مستری محمد حسین) وہاں سنتیں پڑھ رہا تھا ٢ رکعت ادا کر چکا تھا اور دو ابھی باقی تھیں - وہاں میرے پاس گرے - سب نمازیوں نے نماز چھوڑ

marfat.com

دی۔ دیکھا تو خواجہ صاحب کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ ایک ڈرائیور راجہ فرزند کی گاڑی میں لٹا کر گکرالی مجید ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر موجود نہ تھے۔ ان کی بیگم نے کمپوڈر کو کہا کہ ٹیکہ لگا دیں اور صبح ڈاکٹر صاحب آ کر ٹانگ ٹھیک کر دیں گے۔ ہم واپس آ گئے صبح ایک گوٹ راوا لے محمد صادق کو بلایا آیا اور اس نے ٹانگ باندھ دی۔ ان کی چارپائی مسجد میں ہی تھی۔ جب تک حضرت حاجی رحمت علی سرکار سامنے رہتے وہ چارپائی پر ہی رہتے۔ جب نظروں سے غائب ہوتے تو وہ چارپائی سے اتر آتے۔ اور نفل پڑھنے شروع کر دیتے۔ اپنی ٹانگ کھول دی۔ ایک ہفتہ ادھر رہے ٹانگ کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔

رانا محمد شفیع نے عرض کی کہ سرکار جی ان کو میں اپنے گھر لے جاتا ہوں وہ اپنے گھر لے آئے ۱۶-۱۵ دن ان کو ادھر رکھا۔ بڑی خدمت کی مگر ان کا وقت قریب تھا آخر ایک دن 18 اکتوبر 1968ء بروز سوموار واصل حق ہوئے۔ سرکار کو اطلاع ملی گجرات تشریف لے گئے۔ اور ان کو یعنی خواجہ صاحب کو ساتھ لے آئے۔ اور فرمایا چلو سنگھیو خواجہ صاحب کی قبر بنائیں۔ جس جگہ پہلے سرکار جی کا حجرہ مبارک تھا۔ وہاں سے ساتھ ہی خواجہ صاحب کے لیے قبر نکالی اور دفنا دیا۔ سرکار فرمانے لگے کہ یہ میرے سنگھی تھے۔ میں اپنی قبر بھی ساتھ ہی بناؤں گا۔

marfat.com

سائیں گلاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سائیں گلاب رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر کھڑی شریف رہے۔ان سے گلاب کے پھولوں کی خوشبو آتی تھی۔ آپ ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ سائیں صاحب کو کسی نے زہر دے دیا۔تو سائیں صاحب بڑے بیمار ہو گئے۔

حضرت قبلہ حاجی صاحب ان کو چڑیاولہ شریف لے آئے ۔ان کو پیشاب کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آپ نے حکیم صاحب کو بلایا اور فرمایا میاں جی ان کا علاج کریں۔میاں صاحب نے نبض دیکھی تو کہنے لگے یہ تو لاعلاج ہے۔ آپ فرمانے لگے میاں جی ''لا'' اتار دیں علاج کریں کوئی دوائی دیں۔۲۰ دن آپ نے انکا علاج کیا۔ پھر وہ تندرست ہو گئے۔اور دربار دمڑیاں والی سرکار چلے گئے۔

ان کی زبان مبارک میں تھوڑی سے لکنت تھی۔تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے اور آخر زمانے میں آہستہ آہستہ چلتے تھے۔سرکار نے ایک دن فرمایا کہ سائیں جی! میرے گھٹنے اب درد کرتے ہیں۔فرمانے لگے ابھی بھی ان پر غصہ ہے تو پیس کر نگل لیں۔(انہاں کی پی کے پکھ چھوڑو) سرکار بڑے خوش ہوئے۔اور بعد میں سرکار اکثر سائیں گلاب کا ذکر فرماتے تو یہ بات بھی ساتھ فرماتے۔

راوی سردار علی ولد حسین محمد :- ایک دفعہ ہم کھڑی شریف گئے۔ جاتلاں جا کر کیلے لیے اور چیچیاں اتر گئے۔اور پیدل چل پڑے۔کوئی آدھا فرلانگ گئے ہوں گے کہ آگے سے سائیں گلاب صاحب آ گئے۔ مجھے فرمانے لگے کہ ان کو کیلے دو۔ میں نے وہ کیلے دیئے پھر ہم دربار چلے گئے صف کے درمیان میں سائیں گلاب نے ہاتھ مارا اور ایک لفافہ مٹھائی کا نکال دیا۔یقین جانیں کہ وہ مٹھائی اتنی لذیذ تھی کہ کبھی نہ کھائی تھی۔ پھر فرمانے لگے اٹھو اب تساں کی چائے پلائیے۔ ہوٹل پر چلے گئے حاجی صاحب نے پیسے دینے چاہے مگر ہوٹل والے نے عرض کی کہ سرکار میں نے پیسے نہیں لینے

marfat.com

-ہم نے نماز ظہر پڑھی پھر واپس ہو لیے-جب ہم آدھ رستہ آئے تو پیچھے دیکھا تو سائیں گلاب صاحب چلے آ رہے ہیں-ہم ٹھہر گئے-اور ان کو ساتھ ملا لیا چچیاں ایک ہوٹل میں بیٹھے اور بوتلیں پیں-اور ایک بس آ گئی-سائیں گلاب اٹھ کر چلے گئے-اور ایک کھیت کے اونچے کنارے پر کھڑے ہو گئے-ہم بس میں بیٹھ گئے-میں نے دیکھا تو سائیں صاحب کھڑے ہیں میں نے حاجی صاحب سرکار کو بتایا کہ سائیں گلاب وہ کھڑے ہیں فرمانے لگے ہاں انہوں نے کھڑا ہونا تھا جب بس چلی گئی تو وہ بھی وہاں سے دربار چلے گئے-

راوی راجہ محمد صدیق:- ایک دن میں حاضر خدمت ہوا حضرت صاحب اور میاں فیض صاحب تشریف فرما تھے-میں نے سلام عرض کیا-فرمانے لگے کل ہم نے دمڑیاں والی سرکار جانا ہے-آپ کا کیا خیال ہے؟ ہمارے ساتھ چلنا ہے ناں میں نے عرض کی ٹھیک ہے سرکار-آپ نے فرمایا کہ کل ۹ بجے آ جانا، میں جمعرات کو صبح ۹ بجے مسجد شریف پہنچ گیا ہم سب بس پر بیٹھ کر کوٹلے آئے کوٹلے سے کھاریاں اور جہلم اور میرپور سے آگے کوئی بس تیار نہ تھی-میں نے عرض کی حضور رکشے پر چلتے ہیں فرمانے لگے ٹھیک ہے-

ہم رکشے پر سوار ہو کر کھڑی شریف جب پہنچے تو آگے سائیں گلاب صاحب کھڑے تھے-سائیں گلاب صاحب کے لیے آپ نے دوائی فیض میراں صاحب سے بنوائی ہوئی تھی-سائیں گلاب ہمارے ساتھ چل پڑے اور فرماتے جاتے کہ ''ماہ آ کھیا سی اج جنے نے اوناں اے'' سائیں گلاب صاحب ہمیں اپنے حجرہ میں لے گئے اور صف پر بٹھا دیا-سائیں گلاب صاحب روٹی کے خشک ٹکڑے چھابے میں ڈال کر لے آئے اور ہمیں کھانے کی دعوت دی-حضرت قبلہ حاجی صاحب فرمانے لگے ان لوگوں کی یہ مٹھائی ہوتی ہے اس لیے یہ خشک ٹکڑے نہ سمجھیں مٹھائی سمجھ کر کھالیں-حاجی صاحب نے ایک ٹکڑا اٹھایا اور کھانا شروع کر دیا-میاں فیض میراں صاحب نے ایک ٹکڑا اٹھایا اور کھانا شروع کر دیا-جب میں اٹھانے لگا تو سائیں گلاب صاحب نے اپنا جھوٹا ٹکڑا مجھے دیدیا اور فرمایا لو جی آپ یہ کھائیں حاجی صاحب فرمانے لگے کہ یہ ٹکڑا آپ مجھے دیں اس کو نہ دیں-پھر حاجی صاحب میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہیں یہ نہ سمجھنا کہ سائیں گلاب نہ جانے کیا چیز مجھے دینے لگا تھا یہ مست لوگ اپنی طرح کا ہی کر دیتے ہیں اور حاجی صاحب نے وہ ٹکڑا خود کھا لیا-

marfat.com

رحمت علی سرکار اے پیر حاجی
لوں لوں وچہ عشق رسول ﷺ دا اے
جنگل وچہ منگل سوہنے خوب لایا
جتھوں دنیں لوکی ڈر کے لنگدے سن
ایہہ چڑیاولہ چڑیاولہ شریف نبیا
ایس جگہ اوتے مینوں انج لگدا
سن چڑیاولے شریف دیئے دھرتیئے
چکر عدم دی جوہ چوں مار کے تے
خوشی عاشقاں نوں ہوئی یار ملیا
مڑ کے پھیر دتا پیراں پیر سانوں

خادم شاہ دولہ سوہنے ولی دا اے
ایہہ سفیر سمجھو غوث جلی دا اے
ویکھو کم فقیر دی تلی دا اے
اوتھے بہہ گیا بالکا علی دا اے
جنگل فقر نے خوب سنواریا اے
پھیرا ہاشمی نبی ﷺ نے ماریا اے
رب تیرے تے کرم کماون والا
مڑ کے آ گیا تینوں وساون والا

marfat.com

الحمد للہ مولا شکر تیرا سانوں کرم دا خیر توں پا دتا
چھٹے تیر تقدیر دے موڑ کے مڑ تے فیر چڑھیا دلہ وسا دتا
شاہدولہ دا نظر منظور سوہنا روندے دلاں دے تائیں ملا دتا
سانوں فقر دی رحمت عطا کر کے بوٹا دولیا پھیر لا دتا
بلے گجراتیو تساں اندر قسم رب دی قدر فقیر دی اے
دیواں لکھ مبارکاں تساں تائیں ملاقات ہوگئی مڑ کے پیر دی اے
ایہو جیہے فقیر نئیں نت ملدے دین نبی دا ڈنکا وجاون والے
اپنی زندگی یار دے ناں لا کے حضرت عشق دا بھار اٹھاون والے
ادھی رات دے ڈھلے پرچھاویاں وچہ رو رو کے یار مناون والے
دوروں انج لگدا کجھ دی جان دے نہیں ایہہ عرش تے جھاتیاں پان والے
آکھو چمن دے مالی دی خیر ہووے رحمت علی اوتے رحمت علی ہووے
قسم رب دی بیڑیاں تر دیاں نے جیکر نظر فقیر دی بھلی ہووے

marfat.com

شجرہ شریف کے فوائد

شجرہ شریف کیا ھے؟

شجرہ شریف میں سلسلہ عالیہ کے تمام مشائخ عظام کے اسماء گرامی لکھے ہوتے ہیں۔ جس سے مرید کو اپنے سلسلہ اور واسطہ کا علم ہوتا ہے کہ کن واسطوں سے اس کا سلسلہ روحانی نبی کریم رؤف رحیم ﷺ تک پہنچتا ہے۔

اس ضمن میں پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ حاضر خدمت ہے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک زمیندار حاضر ہوا اور آپ کا مرید ہو گیا۔ جب گاؤں پہنچا تو اس کا نقصان ہونا شروع ہو گیا۔ کچھ جانور بھی مر گئے۔ وہ زمیندار لوٹ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں بیعت توڑنا چاہتا ہوں اور وجہ بھی بتائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا۔ اور اسے اپنے قریب کیا اور اپنی چادر مبارکہ اس پر ڈالی۔ زمیندار کیا دیکھتا ہے کہ اس کا ہاتھ پیر مہر علی شاہ صاحب کے ہاتھ میں ہے اور آپ کا اپنے پیر و مرشد کے اس طرح ہاتھوں کی یہ کڑی نبی کریم ﷺ تک چلی گئی ہے۔ جب آپ نے چادر ہٹائی اور پھر پوچھا اب سناؤ۔ عرض کی حضور معاف فرمادیں۔

فوائد شجرہ شریف:۔

یہ وسوسہ ذہن میں آتا ہے کہ شجرہ شریف پڑھنے سے کیا ملے گا۔ تو معزز قارئین کرام اپنے دماغ میں پھن پھیلانے والے اس ناگ کا سر کچل دیں۔ اور اس کے فوائد و برکات کو غور سے پڑھیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس کے مندرجہ ذیل فوائد و برکات حاصل ہوں گے۔

۱:۔رابطہ شیخ ۲:۔محبت شیخ ۳:۔صحبت معنوی

۱) رابطہ شیخ:۔

راہ طریقت میں رابطہ مرشد (اپنے شیخ سے رابطہ) ضروری ہے۔ جب بندہ اپنے سلسلہ شریف کے شجرہ مبارک کا ورد کرتا ہے تو اس ذریعہ سے اپنے رابطہ کو مضبوط کرتا ہے۔ کہ جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر اتباع سنت اور رابطہ شیخ میں فتور نہ ہو تو پھر کوئی خرابی نہیں اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک میں بھی کمی ہو جائے تو پھر خرابی ہی خرابی ہے۔

۲) محبت شیخ:۔

جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ اس راہ میں سب سے اہم بات شریعت کی اتباع کے بعد اپنے مرشد سے محبت کرنا ہے۔ اور اگر چہ دو باتیں ہوں تو پھر فکر کی بات نہیں۔

یاد رکھیں کہ طریقہ نقشبندیہ کا دار و مدار مرشد کامل کی صحبت اور رابطہ اور محبت پر ہے۔ کہ ترقی منازل اسی سے مشروط ہے کہ اس راہ طریقت میں مرشد کامل کی دستگیری کے بغیر راستہ چلنا اور سلوک کی منازل طے کرنا بہت مشکل امر ہے۔

جو لوگ اپنے مرشد سے محبت رکھتے ہیں ان کو شیخ کے فیوض بھی پہنچتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جو کمالات ان کے مرشد میں موجود ہوں مرید اپنی محبت اور لگاؤ کیوجہ سے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔

شجرہ شریف اپنے مرشد سے محبت بڑھانے کا اک ذریعہ ہے کہ اس سے صحبت معنوی حاصل ہوتی ہے۔

۳) صحبت معنوی:۔

صحبت کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

marfat.com

۱): صحبت حقیقی ۲) صحبت معنوی یا صحبت روحانی

۱) صحبت حقیقی:-

صحبت حقیقی سے مراد وہ صحبت ہے وہ مجلس ہے کہ جو انسان بہ نفسِ نفیس اپنے ظاہری وجود کے ساتھ کسی کے ساتھ بیٹھا ہو۔ یعنی صوفیاء اکرام کی محفل صالحین کی مجلس وغیرہ۔

۲) صحبت معنوی:-

صحبت معنوی یا صحبت روحانی یہ ہے کہ انسان ذکرِ صالحین کرے کہ اس ذکر سے فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شجرہ شریف پڑھنے سے اپنے سلسلہ کے تمام مشائخ سے صحبت معنوی یعنی روحانی قربت میسر آتی ہے۔ اور اس طرح دین و دنیا کی برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ''نیک لوگوں کا ذکر معصیت کو دھوتا ہے'' اور دوسری روایت ہے کہ ''صالحین کا ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے''

سبع سنابل میں حضرت سید عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سچے مریدوں کو اپنے مشائخ کا ذکر کرنے میں ایسے ہی ایمانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ جیسے انہیں رسول کریم ﷺ کا ذکر کرنے میں لذت ملتی ہے۔ پیروں کا ذکر ان کے ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ اور ان کے واقعات ان کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔

اخبار الاخیار کے مقدمہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعث رحمت و قرب الٰہی ہے کیونکہ عاشق کو اپنے محبوب کا تذکرہ اچھا لگتا ہے اور محبوب بھی عاشق کا ذکر کرنا پسند کرتا ہے۔

ان بزرگوں کا تذکرہ ایسی عبادت ہے جسے ہر آدمی بغیر محنت کے ہر حال میں ادا کر

marfat.com

سکتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالی کا قرب اسے نصیب ہو سکتا ہے۔ یہ کمال شجرہ ہے کہ صحبت معنوی حاصل ہوتی ہے۔

"ہمارے پیارے پیرو مرشد قبلہ حضرت حافظ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ قاری ہدایت اللہ صاحب کو حکم فرماتے کہ تذکرہ اولیاء اپنے خطبہ جمعہ میں کیا کریں کہ ان کا تذکرہ کرتے کرتے بندہ خود بھی ولی بن جاتا ہے۔"

اس طرح اگر شجرہ شریف کو پڑھا جاتا ہے تو تذکرہ اولیاء ہوتا ہے اور پھر جود و سخا کے در کھل جاتے ہیں۔ رحمت و فیضان کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے اور ذاکر کو اپنی رحمت کی لہروں میں چھپالیتا ہے۔

اس دریائے رحمت کا ذکر عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ مینوں بخشیں ، کم بن جائے میرا
سب کچھ کیتا یار حوالے ، تن من جان بھی تیری
میں کوجھی دا مرشد توں ہیں لاج رکھیں ہن میری
مرشد دا احسان میرے تے سار لیے محتاجاں
ایتھے اوتھے دوئیں جہانیں ، پیر میرے نوں لاجاں
پیر دے ہتھ وچ ہتھ نوں دے کہ بھید نہ دلدا کھولیں
جیہڑا کلمہ پیر پڑھاوے اوہی کلمہ بولیں
لوئے لوئے بھرلے کڑیئے جے تدھ بھانڈا بھرنا

marfat.com

شام پئی بن شام محمد گھر جاندی نے ڈرنا
جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدے نہ مردے
کامل مرداں دے در جا کے دیکھ لے دیوے بلدے
راہ دے راہ دے ہر کوئی کہندا ، میں بھی آکھاں راہ دے
بن مرشد تینوں راہ نہیں لبھنا مرویسیں وچ راہ دے
مالی دا کم راکھی کرنا پھل پکے ہون یا کچے
پیر مریداں دے سر تے رہندے جھوٹے ہون یا سچے

فائدہ کے لیے :-

اس سارے معاملہ میں یہ امر ضروری ہے کہ اپنا یقین محکم ہو اور مرشد پاک کے تصرف کے متعلق یقین کامل ہو۔

تصرف شیخ:-

اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیئے کہ مرشد کامل اگر پردہ فرما گئے ہیں تو ان کا تصرف ان کی طاقت ان کے اختیارات سلب نہیں ہوئے بلکہ زیادہ ہو گئے ہیں۔

جیسے قبلہ حافظ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ فقیر زندگی میں اس طرح ہے کہ جیسے تلوار نیام میں اور بعد از وصال قبر میں ایسے ہے جیسے تلوار بے نیام۔

یاد رکھیے کہ بعض اولیاء اکرام کو بعد از انتقال ان کی زندگی سے زیادہ وسیع اختیارات دیئے جاتے ہیں اور جب سوالی حاضر خدمت ہوتا ہے تو اہل قبور اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کبھی تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کام فلاں وقت تک ہو جائے گا اور کبھی بالائی سطح سے رجوع کر کے اس دربار سے اجازت نامہ طلب کرتے ہیں۔

marfat.com

عارف کھڑی شریف جناب میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام معاملات کو بڑے خوبصورت پیرانے میں بیان فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ مرداں دے آئی
مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی
قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
مردے نوں رب قدرت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے
مرد انیندے ، مرد تنیدے ، کردے مرد لویراں
سیون مرد ، پوشاک بناون ، شادکرن دل گیراں
مرداں دے ہتھ کارج سارے آپ خداوند سٹے
دنیاں باغ ، ولی وچہ مالی ، لوٹے لاوے پٹے
کدھرے پتلا بیج رلاوے کدھرے کرے گنیھرا
کدھرے تھوڑا پانی لاوے کدھرے دے ودھیرا
ڈالی قلم کرے اک رکھوں ، جادوئے پر جوڑے
پیوند لا بناوے میوہ آپے پھیر تروڑے
ہر ہر بکھے پانی پھیرے ، ہر آڈے ، ہر بنے
ہکتاں نوں سرراس کریندا گل ہکتاں دے بھنے
دنیاں باغ ، انبر کھوہ وہیندا دینہہ چن وانگن بیلاں
مالی مرد اتے رب مالک ، بھور عاشق وچہ سیلاں

غیر کولوں میں کیونکر منگاں خصم کنگال نہیں میرا
غوث الاعظم بوہڑ شتابی تار اساں دا بیڑا

یہ سب کچھ جان لینے کے بعد پھر وسوسہ اٹھتا ہے کہ
شجرہ شریف پڑھنے سے فائدہ کس قدر ہو گا؟ تو آیئے دیکھتے ہیں

شجرہ شریف کی باقاعدگی سے فائدہ اس قدر ہو گا جس قدر مرشد سے نسبت قوی ہو گی۔ اس کام میں توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔ بزرگوں کی ارواح کو وسیلہ سمجھنا چاہیئے۔ بزرگوں کے ساتھ عقیدت کا ہونا دراصل اللہ کے ساتھ عقیدت ہے۔ جس طرح عاجزی وانکساری، ایثار وقربانی یہ سب کچھ بظاہر تو لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے مگر درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بزرگوں کو بظاہر آثار قدرت اور غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

جو مرید اپنے آپ کو مکمل طور پر پیر کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی ہر مراد وہر آرزو کو پوری فرما دیتا ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں رسول کریم ﷺ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم اللہ عزوجل سے محبت رکھتے ہو تو رسول کریم ﷺ سے محبت کرو۔ ''واطیعو اللہ واطیو الرسول'' اور اللہ نے اپنی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت سے مشروط کر دیا۔ کہ اگر رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتے ہو تو میری اطاعت ہو جائے گی اور پھر میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا۔

مرشد کی محبت اور تابعداری رسول کریم ﷺ کی محبت اور تابعداری کے مترادف ہے اور دونوں کی تابعداری سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کامل مرشد کی صحبت میں

marfat.com

آنے کے بعد مرید کی زندگی بھی رسول کریم ﷺ کی زندگی کا عملی نمونہ بنتی جاتی ہے۔ کیونکہ مرشد کامل تو پہلے ہی تصویر سنت ہیں۔

پھر جو مرید اپنے آپ کو سپرد پیر کرتے ہیں ان کے احوال یوں ہیں۔ حضرت بہاءالدین نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ابتدائی زندگی میں شاہی جلاد تھے۔ آپ کو ایک شخص کے قتل کا حکم ملا تو آپ نے دیکھا کہ اس شخص کے قتل کے لیے تلوار کام نہیں کرتی۔ آپ نے یہ بھی دیکھا کہ اس شخص کو جب تلوار ماری جاتی ہے تو یہ کچھ اپنے منہ میں پڑھتا ہے۔ آپ نے پوچھا تم کیا پڑھتے ہو۔ اس نے کہا میں اپنے پیرومرشد کو یاد کرتا ہوں اور ان کا اسم گرامی لیتا ہوں اور ہر بار نام لینے کی برکت سے تلوار سے بچ جاتا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارے پیرومرشد کون ہیں۔ جواب ملا حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ آپ نے تلوار وہیں پھینک دی اور یہ کہہ کر سید صاحب کے پاس بیعت کرنے کے لیے چلے گئے کہ جس کا نام لینے سے انسان قتل سے بچ سکتا ہے تو ان سے فیض حاصل ہونے کے بعد انسان جہنم کی آگ سے کیوں نہ بچ سکے گا۔

سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے۔

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وِالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ط)

فھذہٖ سلسلتی من مشائخی فی الطریقۃ النقشبندیہ المجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین

marfat.com

☆ الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

☆ الٰہی بحرمتِ خلیفہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ

☆ الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ ﷺ سلمان فارسی

☆ الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن ابی بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

☆ الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف دیوگری رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں حضرت سید شاہ بہاؤالدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ حرار رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد مقتدی ملنگی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیر ملت قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پور شریف رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت مجدد دوراں شہباز ولایت حضور قبلہ شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید

marfat.com

ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆ الٰہی بحرمت زبدۃ الاولیاء صفی الاصفیا سلطان العارفین ہادی و رہنمائی الدارین مرشدی حضرت خواجہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فیوضہم و دام ظلّہم علیٰ روسنایا نُور نور قلبی بنور معرفتک ۔بحرمت ہؤلاءِ الاولیا السللۃ الشریفۃ الطیبۃ رضوان اللہ عنہم اجمعین

راقم الحروف **1993**ء میں علی پور شریف امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے گیا اور لاثانی سرکار (امیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے در اقدس پر حاضری کا شرف بھی حاصل کیا۔آپ کے پوتے جناب سید فیاض شاہ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔انہیں اپنے سلسلہ کے متعلق بتایا اور شجرہ نقشبندیہ کے متعلق عرض کی کہ اپنا شجرہ سلسلہ مکمل کرنا چاہتا ہوں۔آپ نے کمال مہربانی فرما کر اپنا شجرہ شریف عطا فرمایا اور چونکہ امیر ملت اور لاثانی سرکار کا سلسلہ ایک ہی جگہ سے ہے۔اس لیے آپ کی (فیاض شاہ صاحب) شفقت اور اجازت کے سبب سے اس سلسلہ شجرہ شریف میں کچھ تبدیلیاں کرنے کے بعد ہدیہ قارئین ہے۔

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

یا عمیم الفضل ذاتِ باَبقا کے واسطے
رحم کرنا مجھ پہ ختم الانبیاء ﷺ کے واسطے
اس شفیع المذنبین اور رحمۃ اللعلمین ﷺ
صاحب عالی مناقب والضحیٰ ﷺ کے واسطے
ہو عطا مسکین کو یارب یہ ترک ماسواء
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ذوالفضل و عطا کے واسطے

marfat.com

جن کا ثانی بعد پیغمبر کے ہوسکتا نہیں
تا قیامت خاص زمرہ اتقیاء کے واسطے

فارسی سلمان ؓ ، قاسم ؓ ، جعفر صادق امام ؓ
بایزید ، بوالحسن ذوالاتقیاءؒ کے واسطے

نیشِ نفسِ سرکشِ بدکیش سے رکھنا بچا مجھے
بوعلی اور یوسف صاحبِ صفا کے واسطے رضی اللہ عنھم

خواجہ عبدالخالق ، خواجہ عارف بجق ؒ
خواجہ محمود عزیز ؒ الاتقیاء کے واسطے

یعنی آں حضرت عزیزان علی رامیتنی
عالمِ اکمل شہِ جود و سخا کے واسطے

حضرت بابا سماسی ، خواجہ میر کلال ؒ
اور بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ امیر خواجیہا کے واسطے

خواجہ اکبر ؒ بخاری یعنی شاہ نقشبند
نور چشم اس شہید کربلا ؓ کے واسطے

شاہباز لامکاں اور طاہر باغِ وصال
حضرتِ عطار علاؤالدین باصفا کے واسطے

عشق اپنے میں ترقی بخش مجھ کو اے خدا
خواجہ یعقوب چرخی بے ریا کے واسطے

دل بدن ہو یا الٰہی اتحاد و رابطہ

marfat.com

پیر سے خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہما کے واسطے
خواجہ زاہد محمد، خواجہ درویش ولی رحمۃ اللہ علیہ
خواجہ مکنگی محمد رحمۃ اللہ علیہ مقتدا کے واسطے

حضرت باقی باللہ ، خواجہ ہمت بلند رحمۃ اللہ علیہ
اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ کے واسطے
جو اُولو العزمیٰ سے درجہ پر ہوئے نائب مناب
یعنی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ شہ کشور کشا کے واسطے

آتشِ حرص و ہوا کو سرد کر دل سے مرے
خواجہ معصوم تارک ماسوا کے واسطے
جملہ دشواری اور خواری حشر کی آسان ہو
حجۃ اللہ اور زبیر اولیا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی فاروقی و سرہندی یہ چاروں غوثِ حق (رحمۃ اللہ علیہ)
کان ہیں فیضان کی خلقِ خدا کے واسطے
دولتِ صبر وقناعت ہو عنایت اے خدا
خواجہ قطب الدین حیدر مقتدا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

اے خدا تیری رضا کی آرزو رکھتا ہوں میں
شاہ جمال اللہ آں صاحب رضا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)
یہ دل مردہ ہو زندہ اے شہِ کون ومکان
سیدِ عیسیٰ چوں عیسیٰ فی السماء کے واسطے

marfat.com

بہر بابا جی ولی اللہ جو فیض اللہ ہیں (رحمۃ اللہ علیہ)
اور شہِ نور محمد ﷺ پار سا کے واسطے

قبلہ عالم جناب اور کعبہ دنیا و دیں (رحمۃ اللہ علیہ)
والی تیراہ ذی نور و ضیاءؒ کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی آنحضرت لحاضائے شہ عالی مقام
شاہبازِ اوجِ عرفان باوفا کے واسطے

جن کا اصلی نام ہے فقیر محمدی (رحمۃ اللہ علیہ)
اور حاجی گل بھی مرد با خدا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

سرخروئی دو جہاں میں یارب ہو میرے نصیب
مالک ملک یقین داعی ہدا کے واسطے

شاہ جماعت علی شاہ صاحب جو ہیں سید ولی (رحمۃ اللہ علیہ)
اے خدا کر رحم اس مرد خدا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

قطب عالم کان عرفان دستگیر بے کساں
قبلہ اہل یقین ہر رہنما کے واسطے

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لعل بستان علی کے شہ گل (کرم اللہ وجہہ الکریم)
لختِ جگر حسنین نورِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

فیض سے ہوئے جن کے سرسبز اور تازہ قلوب
ہو خاتمہ بالخیر اس نجم ہدیٰ شاہ ولایت کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

مصدر لطف و عنایت مہبطِ قلب سلیم

marfat.com

میرے ہادی سائیں رحمت تاج الاصفیا کے واسطے

ہے بچھا جودو سخا کا جن کے ہاں خوان کرم

ہو اشارہ بھی عطا کا اس شہنشاہ کے واسطے ( )

پھر یہ عاصی پر معاصی بھی بخش دے پروردگار

حرمتِ حضرات شجرہ خواجیہا کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

دل مرا کر پاک یا رب الفتِ اغیار سے

قبلہ و کعبہ ولی باصفا سائیں رحمت علی کے واسطے

اوراد وظائف۔

ہمارے پیارے پیر مرشد حضرت قبلہ حافظ قبلہ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین کو زیادہ اوراد وظائف کی تلقین نہ فرمائی اور اگر کسی کو کچھ بتایا ہے تو وہ بتانا نہیں چاہتا۔ راقم الحروف کو جو ارشادات فرمائے وہ حاضر خدمت ہیں۔

۱) درود ہزارہ

۲) درود ابراھیمی

۳) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

تعداد مقرر نہ فرمائی بس پڑھنے کا حکم دیا۔

راقم الحروف نے اپنے دادا مرشد خانہ سے اپنے سلسلہ کے اوراد کے متعلق جو معلومات لیں وہ بھی تحریر کر رہا ہوں۔

پنج گنج نقشبند

ہر نماز فرض کے بعد پڑھنے والے وظائف

marfat.com

۱)کلمہ طیبہ	۱۱ مرتبہ
۲)درود ہزارہ	۱۱ مرتبہ
۳)سورۃ فاتحہ	۱۱ مرتبہ
۴)سورۃ اخلاص	۱۱ مرتبہ
۵)استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ	۱۱ مرتبہ

مراقبہ

تصور مرشد کر کے ۱۱ مرتبہ اللہ ھو کی ضرب دل پر سانس کے ذریعے لگانا۔ (اس کی تلقین بھی جناب قبلہ حضرت حافظ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی)

سلسلہ نقشبندیہ میں ختم خواجگان نقشبند پڑھا جاتا ہے جس کے بے شمار فضائل ہیں۔

کسی بھی پریشانی کے لیے اور خیر و برکت کے لیے بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر و قبل از مغرب پڑھیں۔

ایک فرد یا زیادہ بھی ملکر پڑھ سکتے ہیں۔

۱)بسم اللہ شریف	۱۰۰ بار
۲)درود ہزارہ	۱۰۰ بار
۳)سورۃ فاتحہ	۱۰۰ بار
۴)سورۃ الم نشرح	۷۹ بار
۵)سورۃ اخلاص	۱۰۰۰ بار
۶)سورۃ فاتحہ	۷ بار
۷)درود ہزارہ	۱۰۰ بار

marfat.com

پہلی نشست میں یہ ۷ اوراد پڑھیں اور اگر وقت مزید ہو تو اگلے وظائف بھی پڑھیں وقت کی کمی ہو تو ۸ سے ۲۰ تک وظائف ۱۱۔۱۱ مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۸) یَاقَاضِیِ الْحَاجَات ۱۰۰ بار

۹) یَا شَافِی الامراض ۱۰۰ بار

۱۰) یا کافی المهمات ۱۰۰ بار

۱۱) یَادَافِعَ الْبلِیَات ۱۰۰ بار

۱۲) یَارَافِعَ الدَّرَجَات ۱۰۰ بار

۱۳) یَا حَلَّ الْمُشْکِلاَت ۱۰۰ بار

۱۴) یَامُسَّبِبُ الاَسَباب ۱۰۰ بار

۱۵) یَامُفَتِحَ الاَبوَاب ۱۰۰ بار

۱۶) یَا غِیَاثَ الْمُتَفِیثِینَ ۱۰۰ بار

۱۷) یَاوَاسِعَ المَغفِرَاتِ ۱۰۰ بار

۱۸) یَامُنزِلَ البَرَکَاتِ ۱۰۰ بار

۱۹) یَامُجِیبُ الدَّعوَاتِ ۱۰۰ بار

۲۰) یَاارْحَمُ الرَّاحِمِینَ ۱۰۰ بار

مندرجہ بالا ختم مبارک پڑھ کر نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے صحابہ اکرام علیھم رضوان ازواج مطہرات کو ایصال ثواب کریں۔ خصوصی طور پر ان خواجگان نقشبند کا نام لیکر ایصال ثواب کریں۔

۱) سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۲) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۳) حضرت خواجہ عبدالخالق غمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۴) حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۵) حضرت عارف ریوکری رحمۃ اللہ علیہ

۶) حضرت خواجہ ابوسفور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

۷) حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

۸) خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ عایہ

۹) پیران پیر خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ عایہ

۱۰) حضرت خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ علیہ

پھر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب، پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب قبلہ حافظ حاجی رحمت علی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے نام لیکر ایصال ثواب کریں اور انکے وسیلہ سے تمام اولیا امت وسلسلہ کے اولیاء اکرام کو خصوصی طور پر ایصال ثواب کریں ۔تمام امت کو ایصال ثواب کریں اور آقا دو جہاں ﷺ اور ان ہفت خواجگان اور پیر ومرشد کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے مقصد کے حصول کے لیے دعا کریں۔

marfat.com

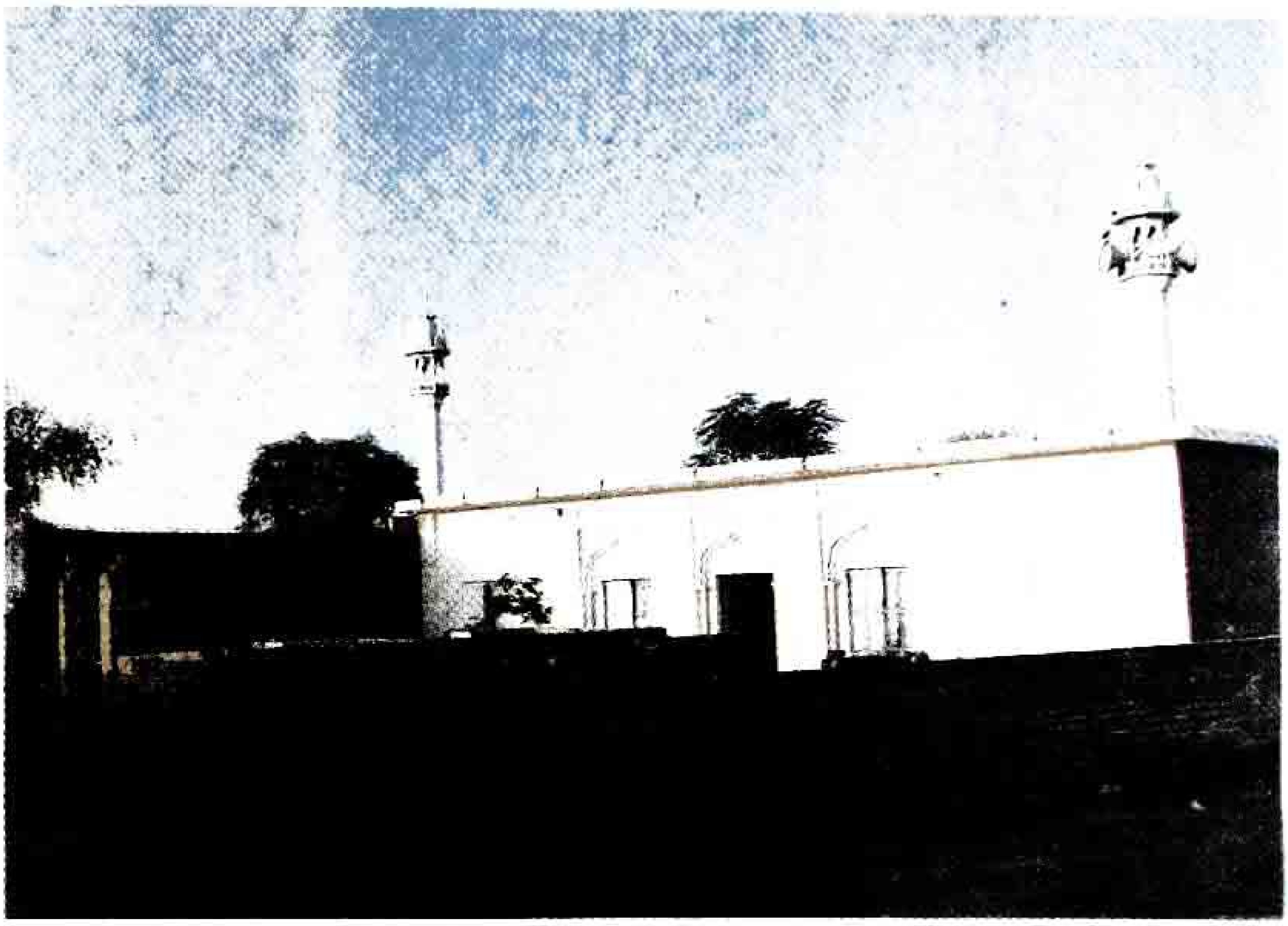

مسجد بھٹہ خشت، چڑیاولہ شریف

مسجد سفینہ غوثیہ چڑیاولہ شریف

marfat.com

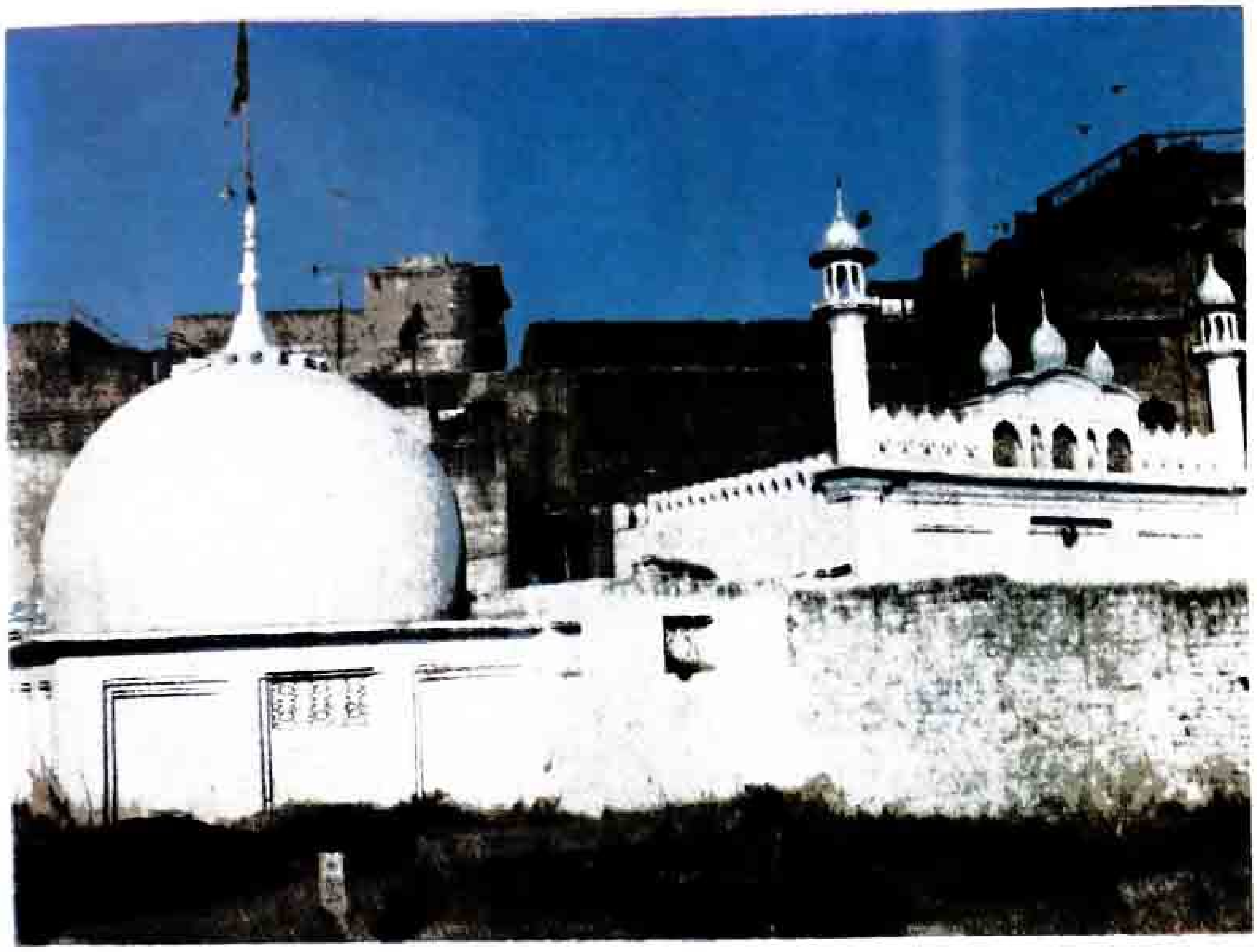

مسجد دربار رانا محمد شفیع صاحب گجرات

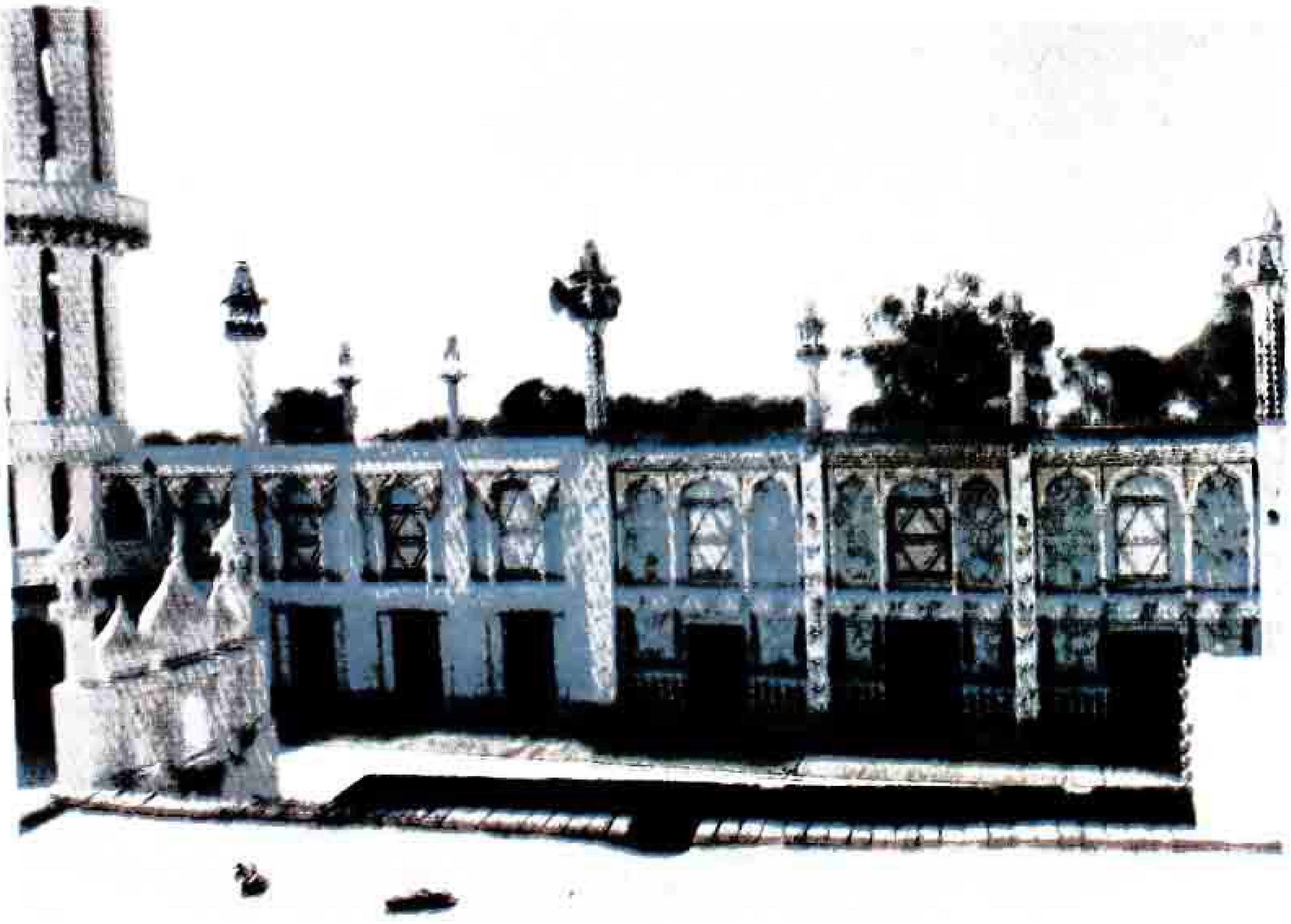

مسجد دھنڈر آزاد کشمیر

marfat.com

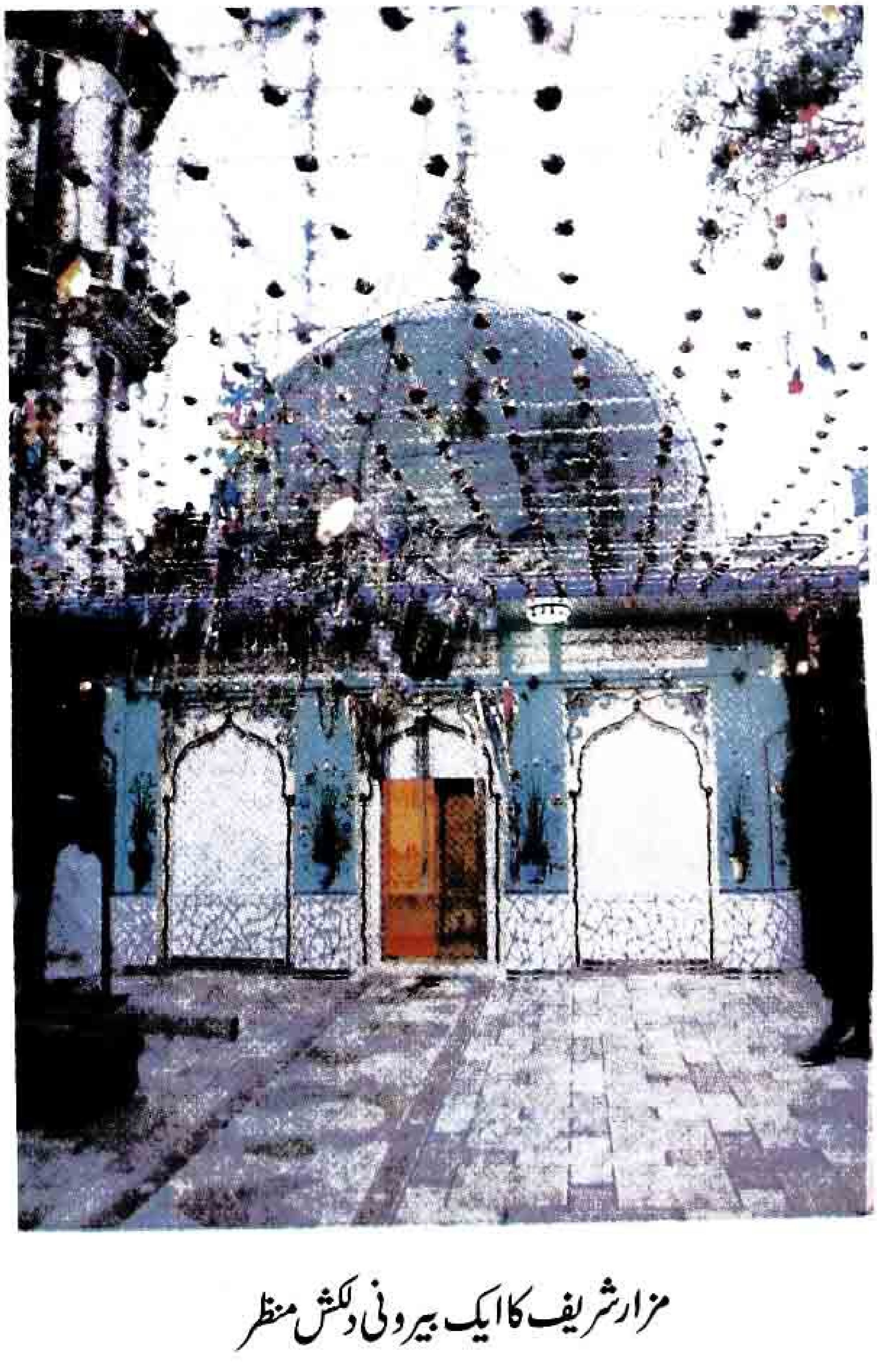

مزار شریف کا ایک بیرونی دلکش منظر

marfat.com

دربار کا گنبد اور مسجد کا مینار

مینار مسجد چڑیاولہ شریف

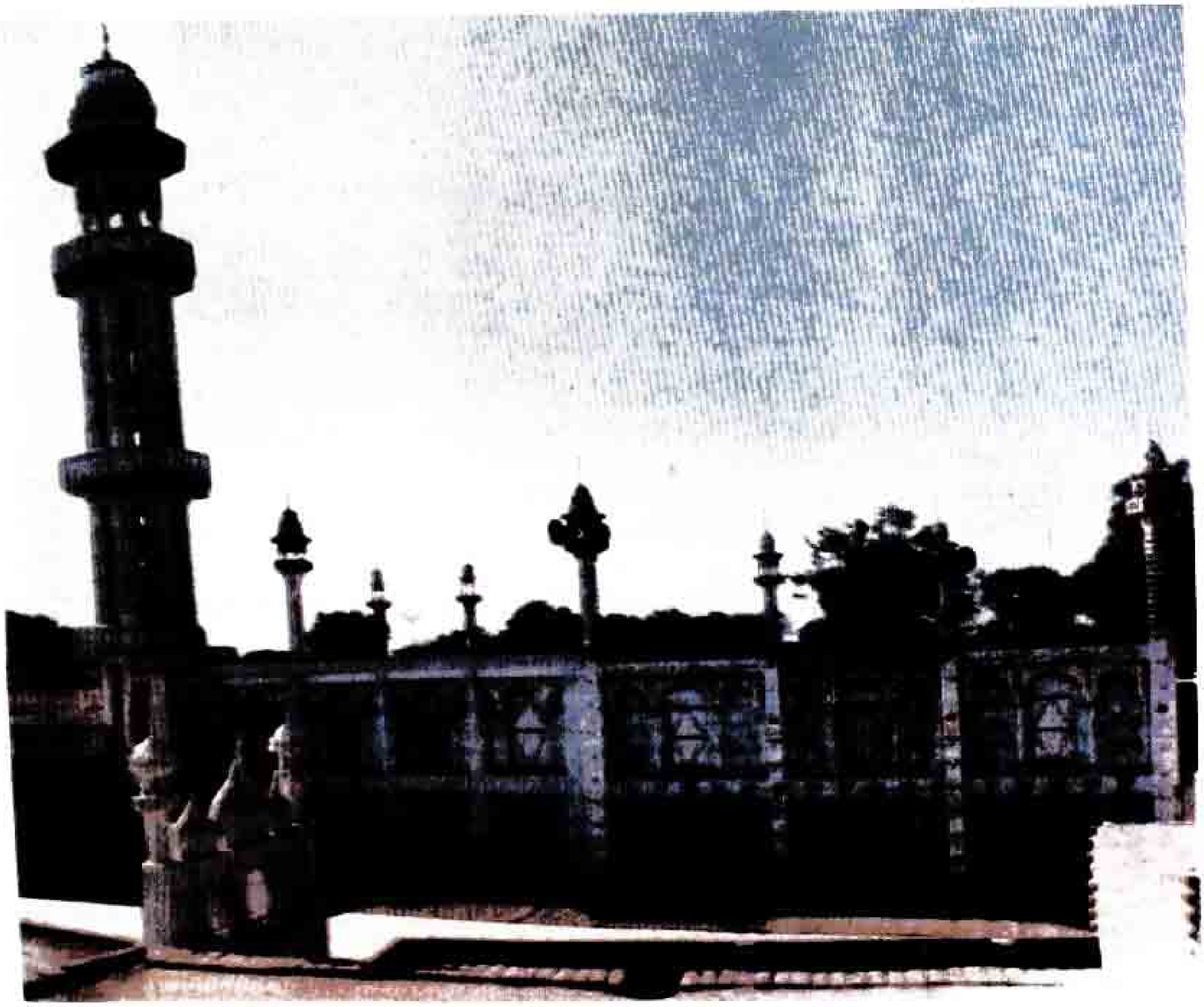

marfat.com

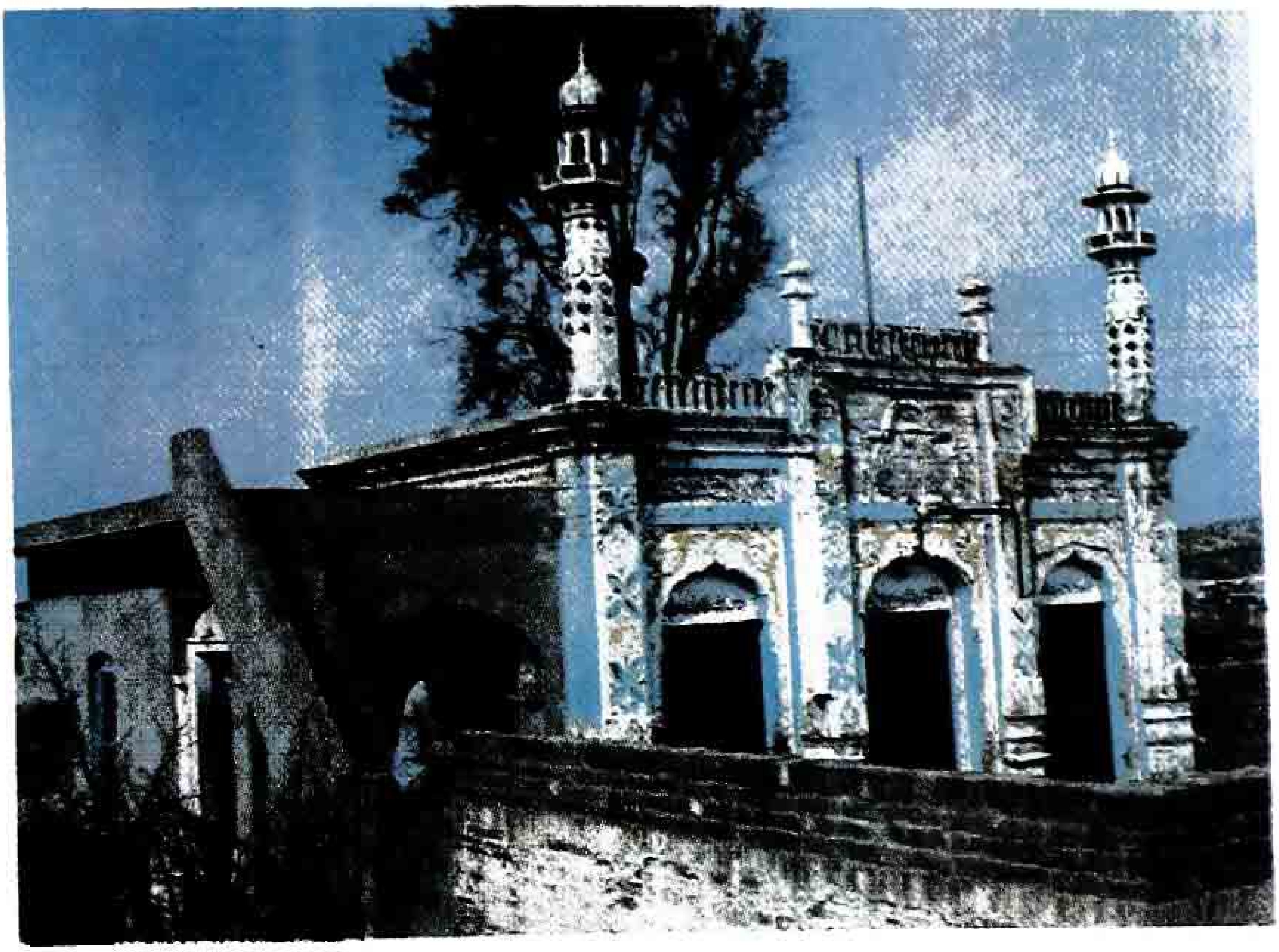

ڈھیرا (آزاد کشمیر)

بیرونی منظر مسجد و مزار شریف حضرت حاجی رمت علی سرکار

marfat.com

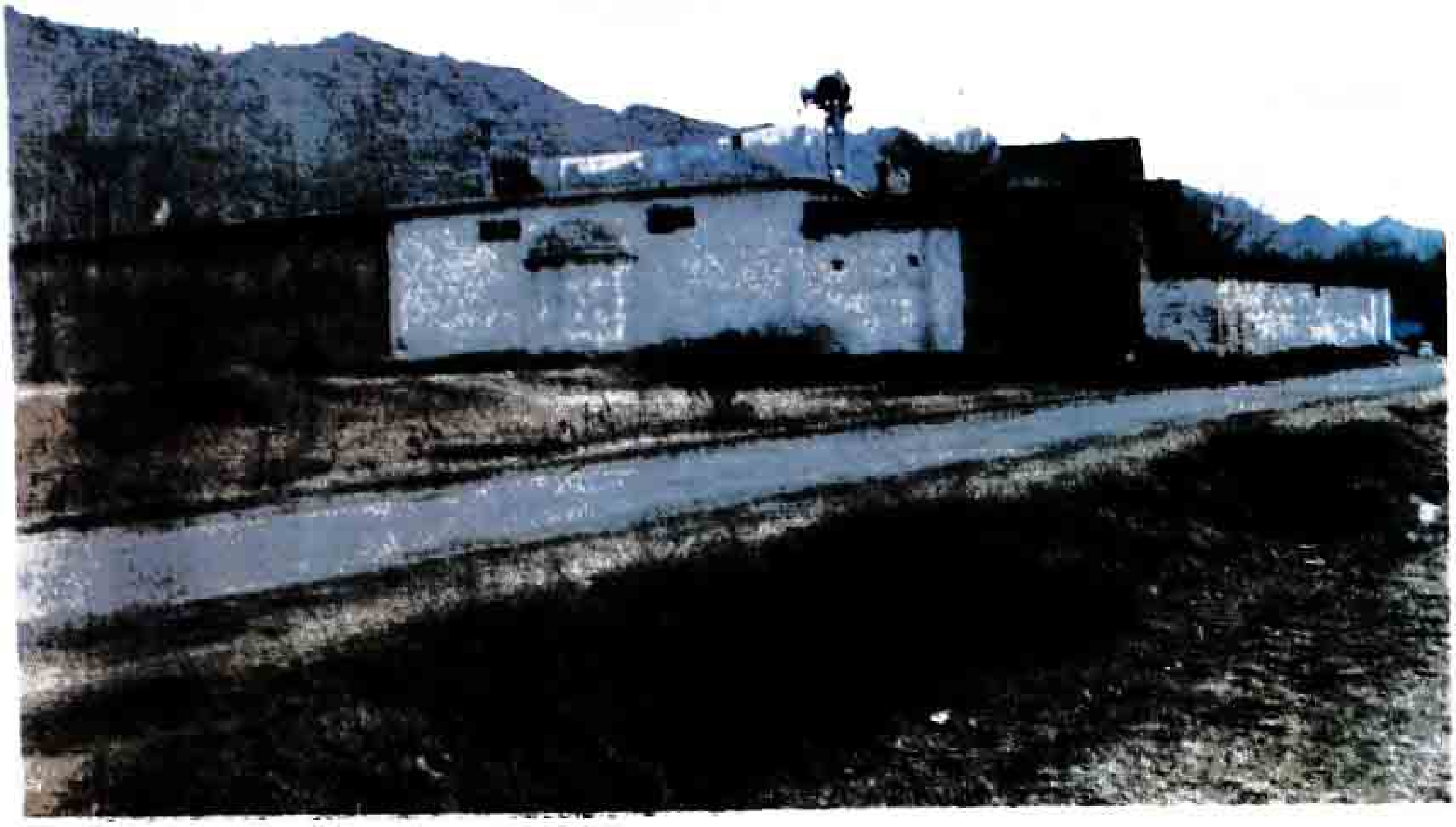

چوکی سمانی آزاد کشمیر

ملکاں داگڑھا آزاد کشمیر

marfat.com

مسجد سفینہ غوثیہ ٹول آزاد کشمیر

ڈگری کالج

marfat.com

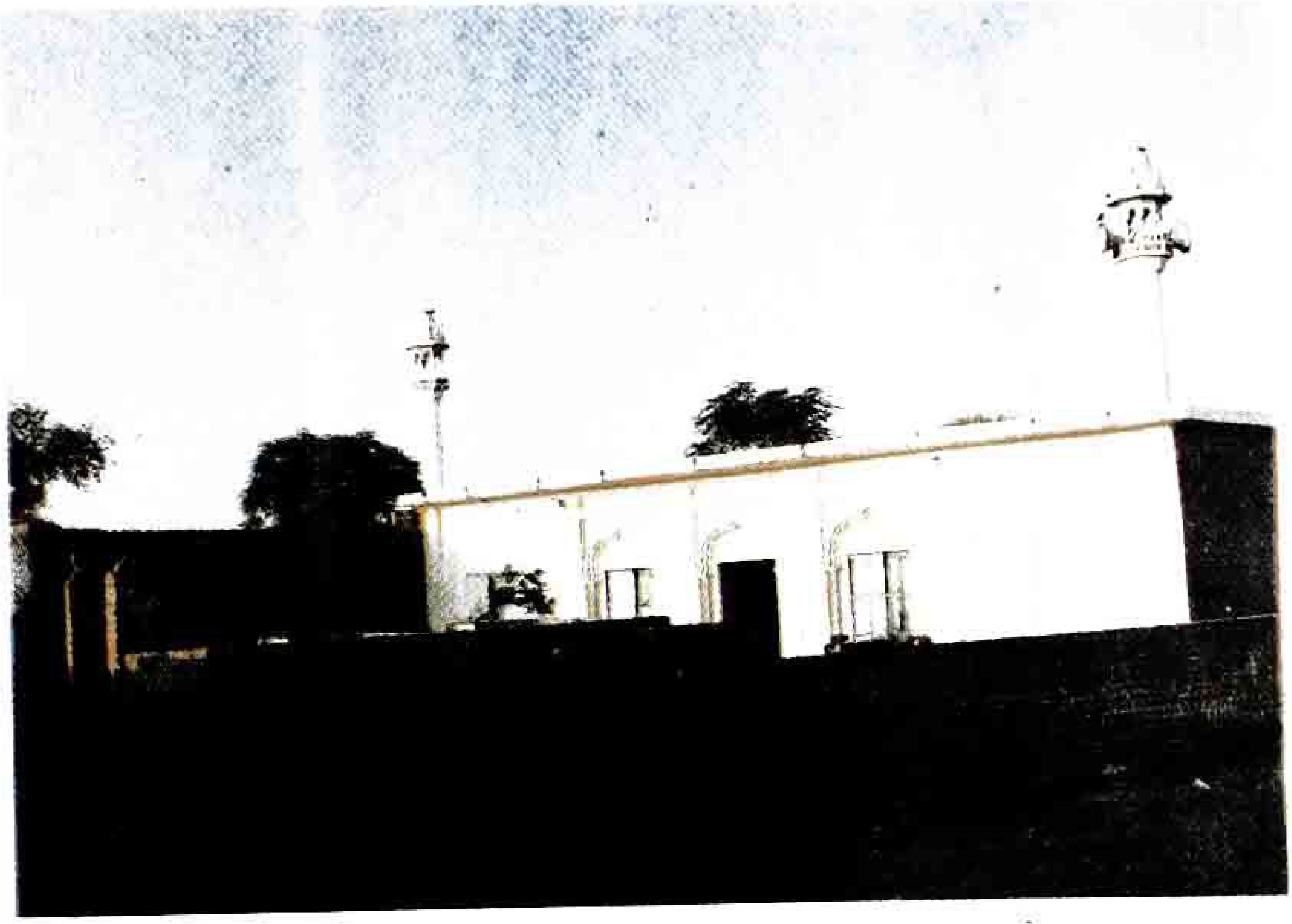

مسجد بھٹہ خشت، چڑیاولہ شریف

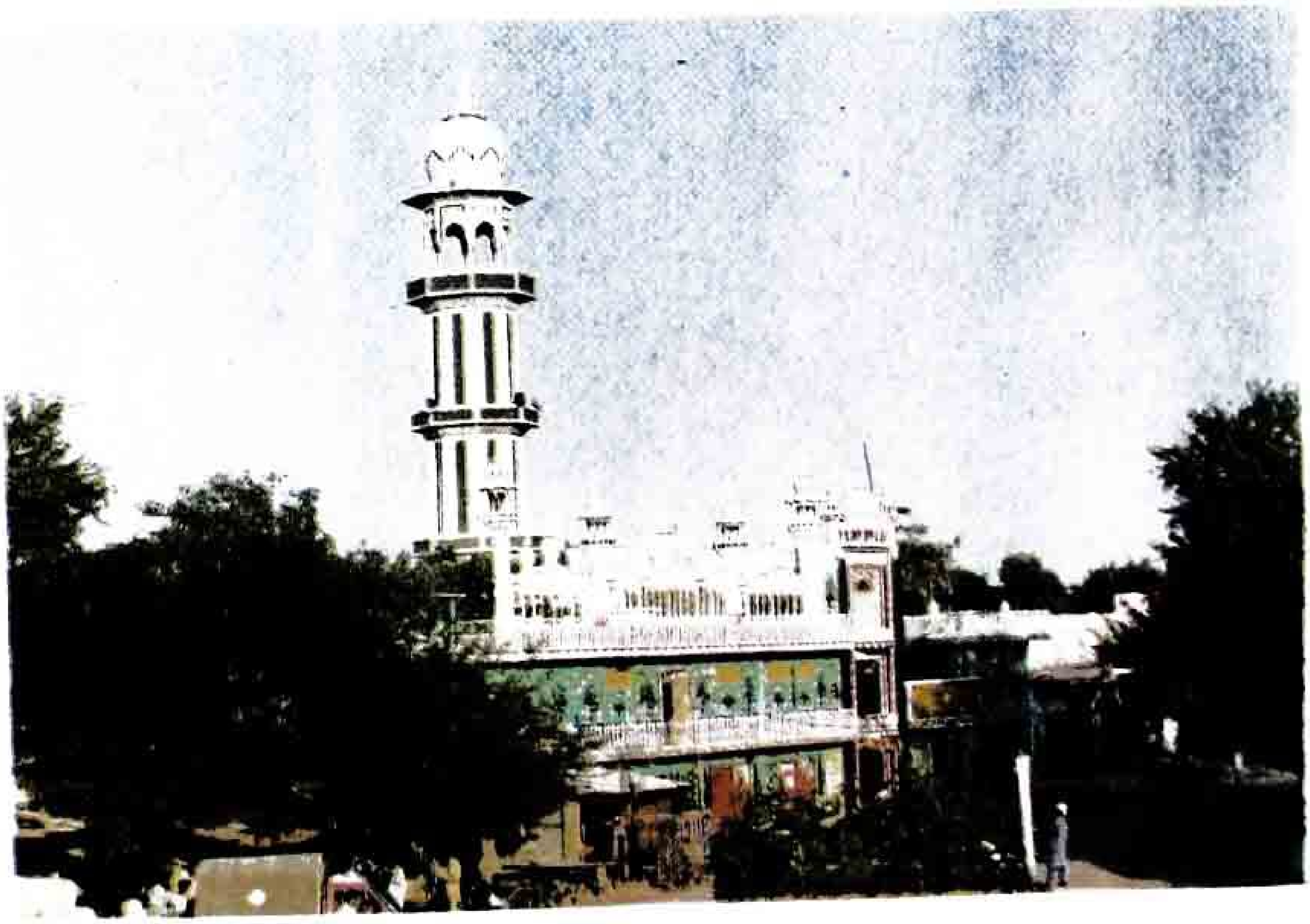

مسجد سفینہ غوثیہ چڑیاولہ شریف

marfat.com

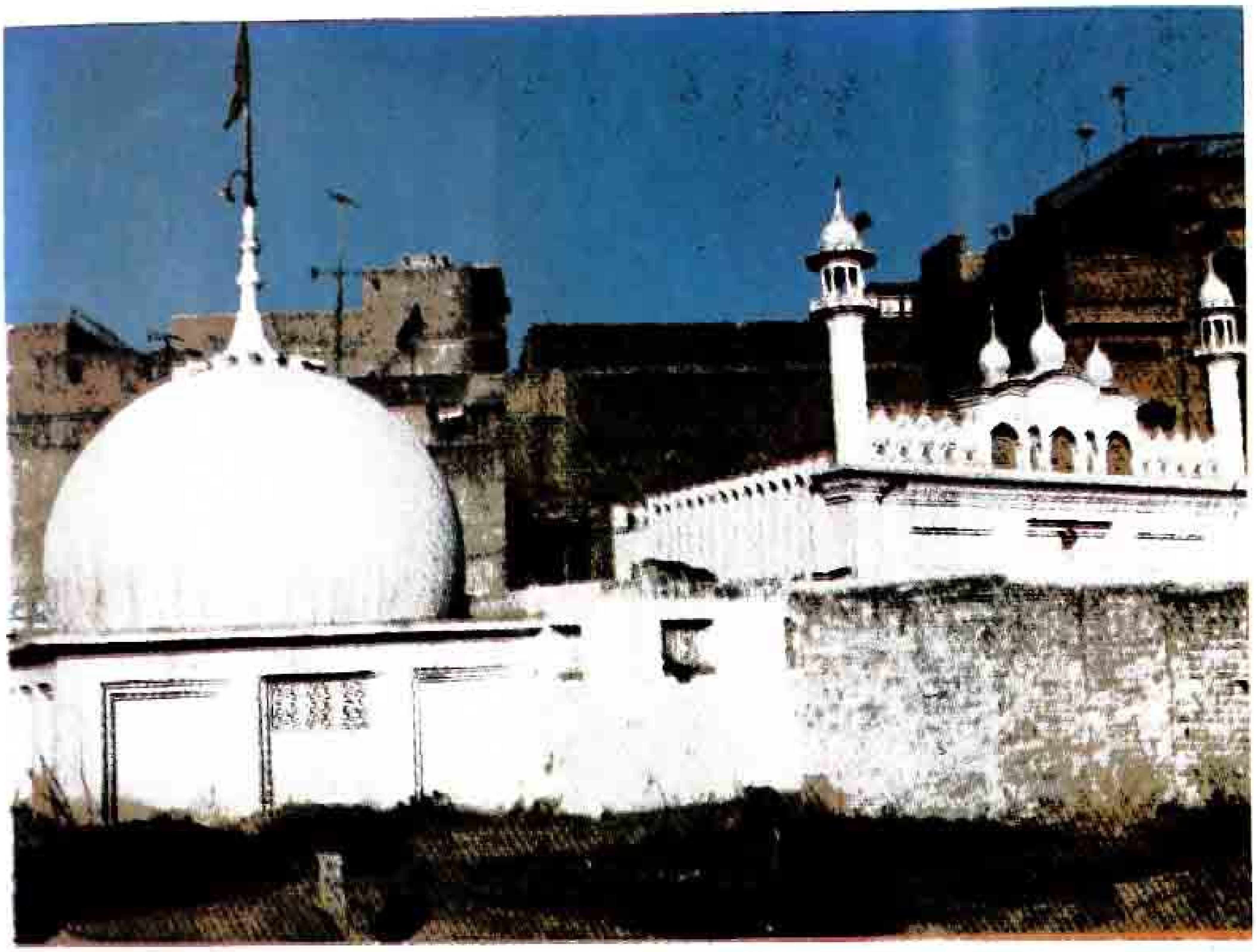

مسجد دربار رانا محمد شفیع صاحب گجرات

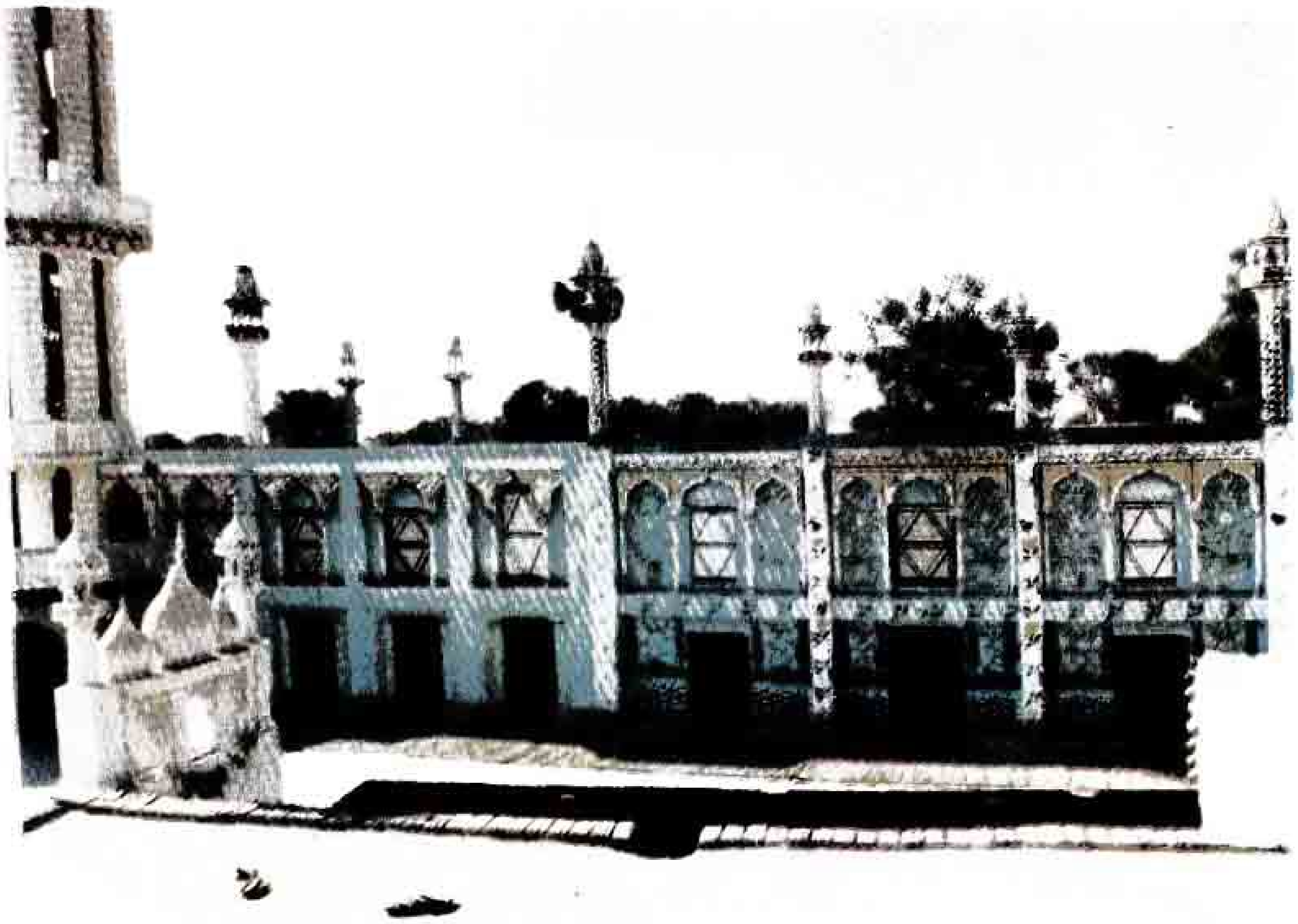

مسجد دھنڈر آزاد کشمیر

marfat.com

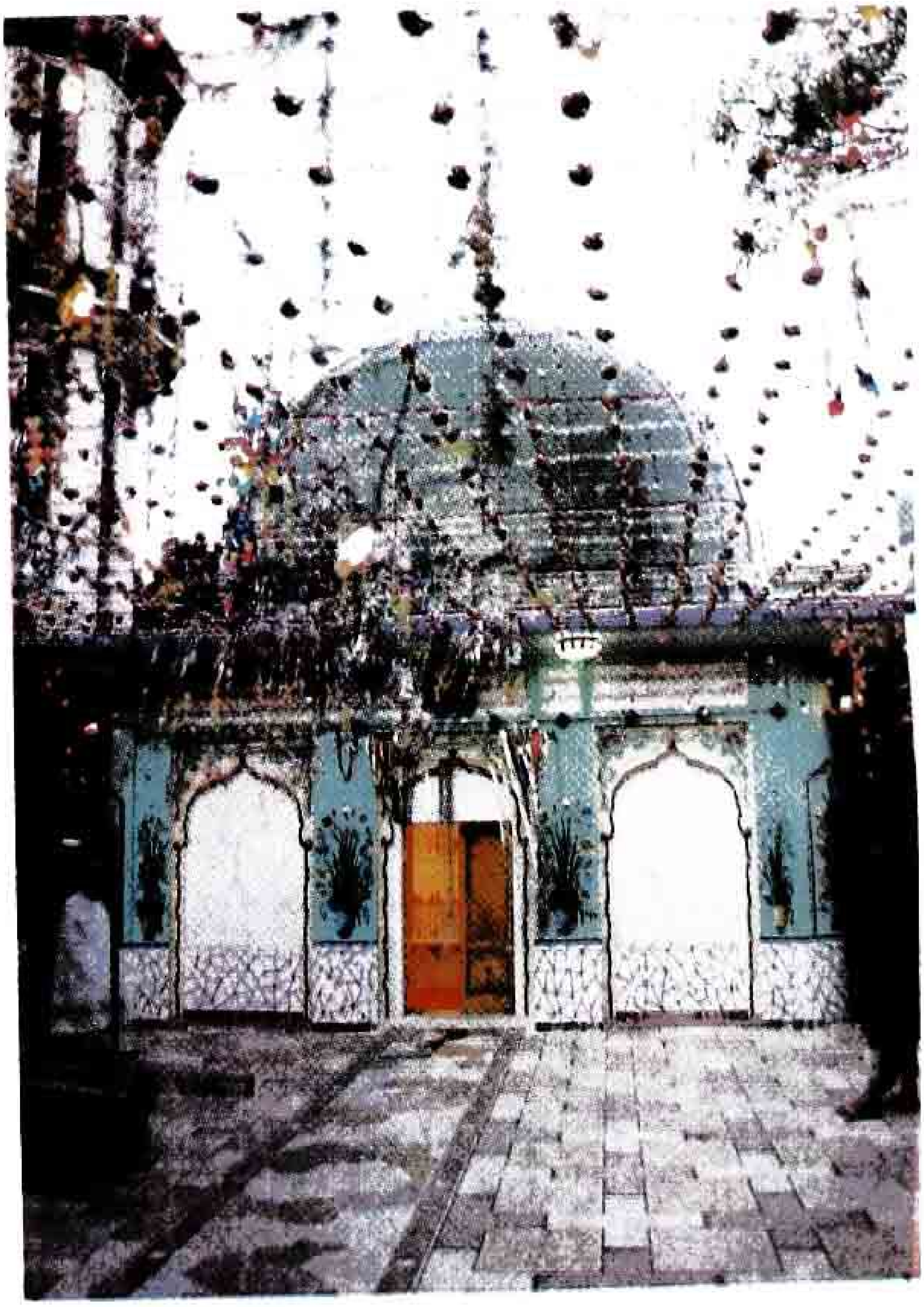

مزار شریف کا ایک بیرونی دلکش منظر

marfat.com

دربار کا گنبد اور مسجد کا مینار

مینار مسجد چڑیاوالہ شریف

marfat.com

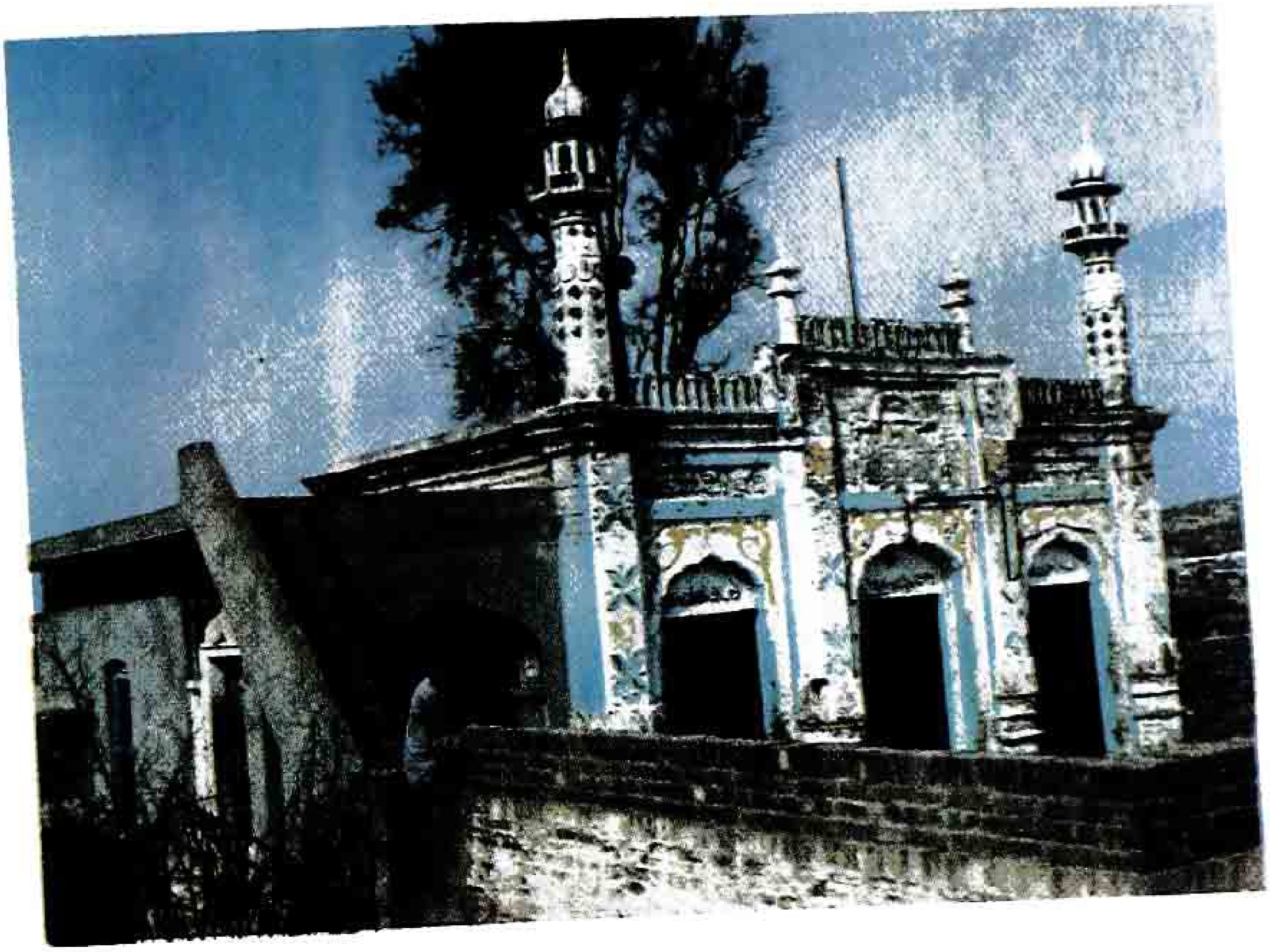

ڈھیرا (آزاد کشمیر)

بیرونی منظر مسجد و مزار شریف حضرت حاجی رحمت علی سرکار

marfat.com

چوکی سمانی آزاد کشمیر

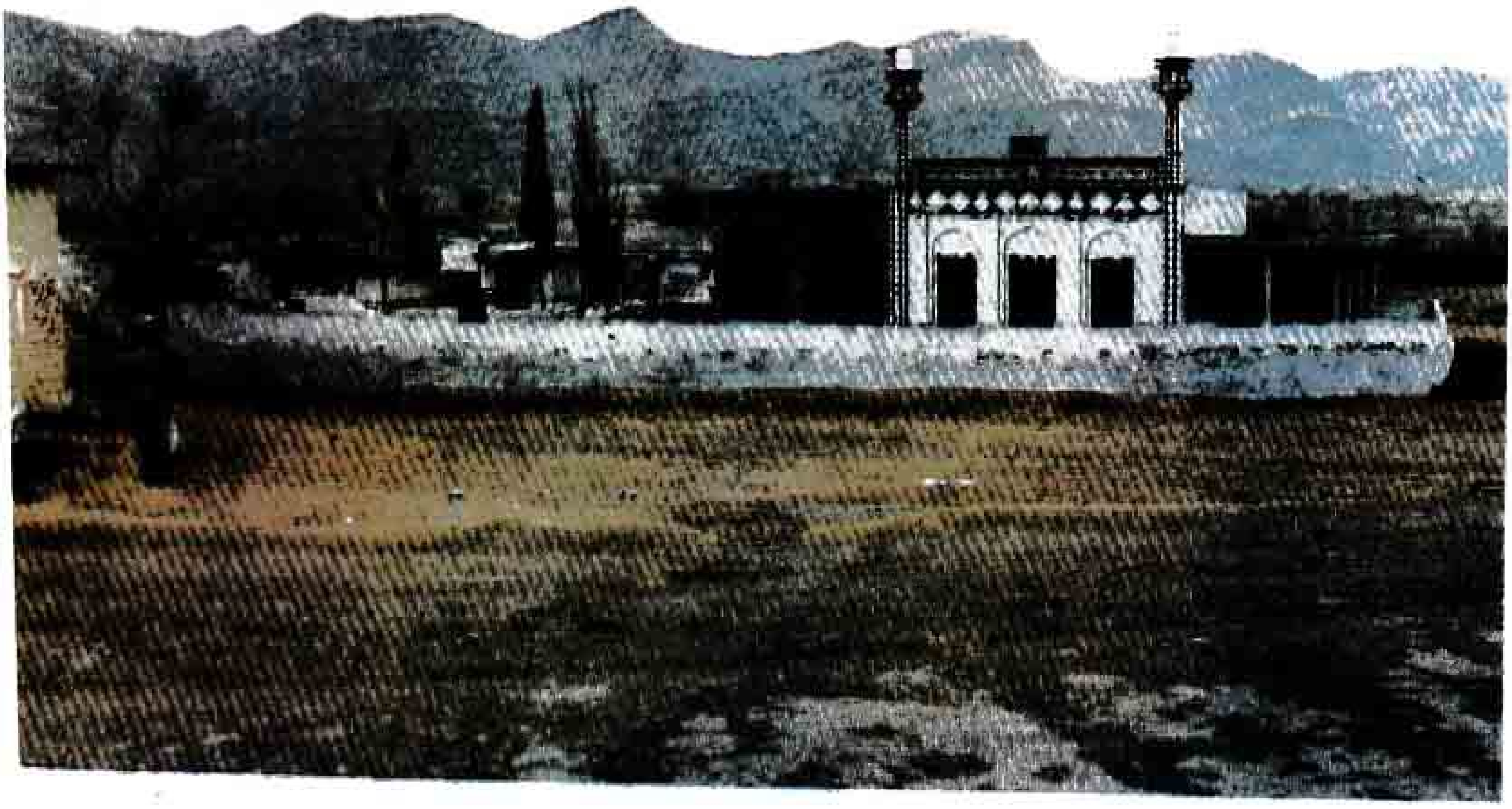

ملکاں دا گڑھا آزاد کشمیر

marfat.com

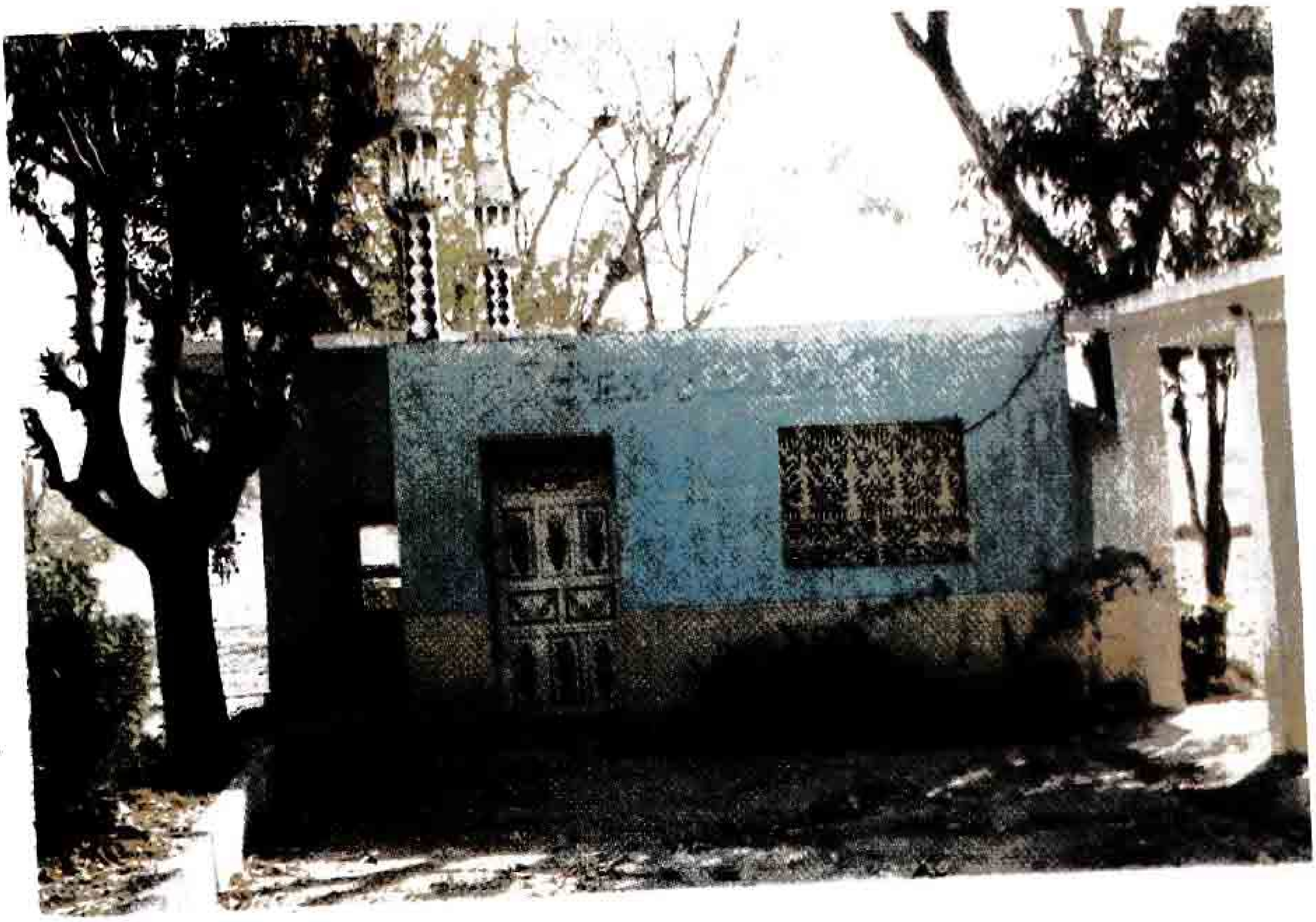

مسجد سفینہ غوثیہ ٹول آزاد کشمیر

ڈگری کالج

marfat.com

جام رحمت

محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی

مقدس سیڑھی

حاجی محمد افضل

متاع جنون
زیر طبع

حاجی محمد افضل

ابر رحمت

اظہار احمد نقشبندی

فضائل درود پاک

اظہار احمد نقشبندی

شجرہ شریف
نقشبندیہ مجددیہ

اظہار احمد نقشبندی

رحمت کی برسات

اظہار احمد نقشبندی

ایصال ثواب
کا شرعی جواز

صاحبزادہ محمد کمال الدین معظمی

مکتبہ رحمت آستانہ عالیہ چڑیاولہ شریف گجرات
زیر نگرانی رحمت فاونڈیشن